نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع ثالث
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم تحریر فاضل بے نظیر محدث لبیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دام ظلہ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسّر ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وتمم بالخیر
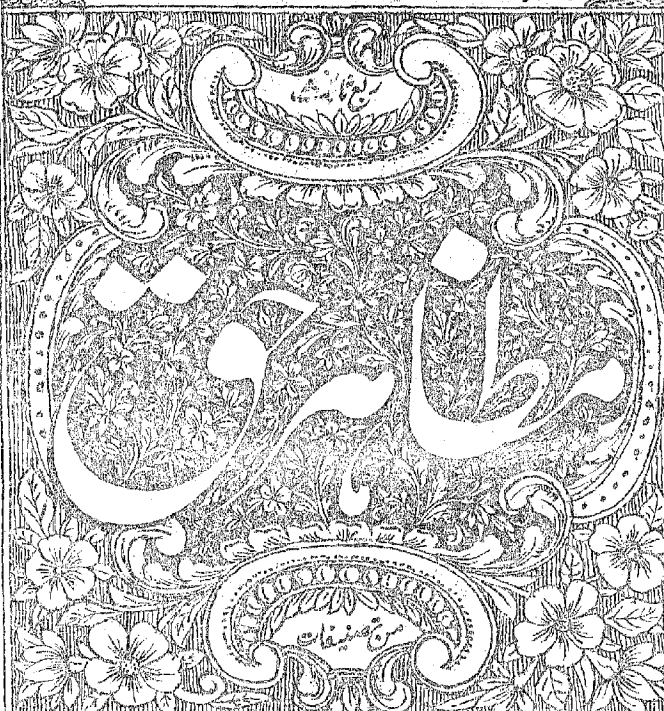
کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی **ف** اول مصنف نی ذکر کیی حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعدازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا
کہ وہ معاملات ہین اون مین سی ایک بیع ہی اور بیع معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بہی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین
کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتہ مال کی آپس کی رضامندیسی اور شرعیتہ بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی احل اللہ البیع وحرم الربوا اور حدیثون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بہی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہو کہ مقرون
مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکہتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت
اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد
باطل کا مع مثالون کی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ
وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کی اور بیع صرف یہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیہ بدلی روپیہ کی یا اشرفی بدلی
روپیہ کی یا بالعکس اسکی اور بیع سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلاً غلہ مول لینا بوعدہ بدلی روپیون کی اور بیع مطلق یہ ہی کہ بیع کری ایک چیز کو مقابلہ
نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت ودیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع رکہکر بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی
کو لیا اتنی ہی کو بیچی اور ودیعت یہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی جو آپس میں بائع مشتری راضی ہون اوسمین لحاظ
پہلی ثمن کا نہین ہوتا ۔ ح درمختار ۔ مولانا

باب الکسب وطلب الحلال

یہ باب ہی بیچ بیان کسب کی اور طلب
کرنی روزی حلال کی **ف** کسب کی معنی ہین ڈھونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہی کہ اچہا
کون سا ہو ہنر اوکو نسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکہی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر دست کاری اور کسب فرض بہی
اور مستحب بہی اور مباح بہی اور حرام بہی فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کری کسب کرنی والی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا
اور مستحب ہی زیادہ اس سی بایں نیت کہ خبرگیری کریگا سبب اوسکی فقیرون کی اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتہ نیت تجمل کی

رہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا واسطی فخر اور تکبر کی اگرچہ حلال ہو اور کسب کرکر خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی
[illegible] بغیر اسراف اور تنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا
[illegible] سوال نکیا یہانتک کہ مر گیا ماری بہوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سی تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہ کہ کہلاوی
یا سفارش کردی اسی سی کہ کہلاوی اوسکو ع ح ملتقی اور مولانا عبد العزیز شرح میں یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم کی
میں لکہا ہی کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی لینی کا دل میں نلاوی اور نیت اپنی
[illegible] کی اور بعد ازان تجارت ہی خصوصًا وہ تجارت کہ سبب لانی حاجت کی چیزون مسلمانون کی ہو ایک ملک سی دوسری ملک میں اور ایک شہر سی
دوسری شہر میں پس اگر اسطرحکا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی اور حاجت روائی اونکی سی کری تجارت اوسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت کہ اوسمین
[illegible] یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہ اور ہوا ہی بعد ان تینون کسبون کی
[illegible] اسمین چندان فضیلت نہین کہتی مگر ہان کتابت کہ اوسمین علم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی درج ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بیچ ازان حرفی کہ تعلق
[illegible] عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور بیلداری اور پکانی اینٹون اور چونی اور گہی اور تیل نکالنی کی اور روئی بیچنی اور سوت کاتنی اور بنی اور آٹا پیسنی کی کسب بہتر ہین
[illegible] لباس کہ محض واسطی تکلف اور زینت اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند سناری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر بیچنی اور رنگریزی کی
[illegible] بیچنی اپنی صحیح پر ہون کچہ کراہیت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبون کی کہ اونمین ہونا آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پیدا ہوتی ہی
[illegible] جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند نخاس کشی اور قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی
[illegible] گائی اور ناچنی اور نقالی اور جرہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی
[illegible] وہ [illegible] المطالب میں لکہا ہی کہ حدیثون میں فضیلت کسب کی او کسب کرنی والی کی بہت آئی ہین اور وعیدیں وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکی
[illegible] کسب از راہ کسل کی اور بہیک مانگتا پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان تحمل [illegible] کی اور خلل [illegible]
[illegible] عبادت میں کسب نکری تو داخل وعید میں نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال [illegible] کہتی ہین اور وہ بدتر ہی اس بات
[illegible] اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقات سی یا اور جگہ سی بہم پہونچ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادت افضل ہی کسب سی [illegible]
[illegible] پڑہانیوالی علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکی کی اگر بقدر کفایت کی معیشت رکہتی ہون تو اونکو اپنی امور میں مشغول رہنا چاہی یا کسب میں اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کری
[illegible] ہی اوسکو طلب کسب ناحلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ و ہنر میں رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری اور رازق
اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہری کسب رازق نجانی کہ یہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارات اور کسب کی [illegible] میں [illegible]
[illegible] حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام میں سی صدقہ دی تو قبول نہوگا اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی [illegible]
[illegible] کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہونچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام میں ملجاویگا تو سب مشتبہ ہو جاویگا اور اسطرحکا مال [illegible] مشتبہ سی بہی
[illegible] رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسی کو کچہ دی اور اوس چیز میں شبہ ہو تو نچاہی کہ اوسکو ساتھ حیلہ اور نرمی کی پہیری اور اگر اوسکی پہیرنی میں دینی والا آزردہ ہو تو [illegible]
[illegible] اسطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری والا نکری اسلیی کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا
[illegible] ورع ہی اور ورع کی لیی مرتکب حرام کا نہونا چاہی مگر یہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنی میں فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری بلکہ
[illegible] دی یا کسی مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار میں کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید و فروخت نکری اور بغیر علم [illegible]

اور شبہہ کی جگہ سے بچنا اور تحقیق میں پڑنا اور سوال سے بہی اور ضروری ہے کسب یا شروع کی جانی علم کا جیسا ہے سیونا کپڑا یا بوریا بنانا اور لکہنا ہی اور عقد
سے جو حاصل ہو حرام ہے جیسے بیچنا غلہ محتکرہ اور تجارتوں میں بہتر تجارت بزازی ہے اور پیشوں میں بہتر پیشہ سینا مشک کا ہے اور مانند اسکی
خرید و فروخت میں ویسی ہی شے یعنی تابیٰ کی اور کہوٹی خرچ نہ کری اور اگر شیشی تابی کی روپیہ مانند لگین تو کنوئیں میں ڈال دے اور سودا بیچنے میں
قسم نہ کہاوے اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ نہ کرے اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سے زیادہ نہ کرے اور کوئی چیز ایسی کی مانند بیچے کہ بیچنا
اوسکو بیچ فعل حرام کی کام میں لاوے جیسے انگور بیچے بیچ شراب ساز کی ہاتہ اور ہتیار قزاق اور مانند اسکی کی اور بیع میں بیوپاریوں میں آمیزش کہوٹ کا
بری چیز کی اور دغا اور فریب نکرے کہ ضروری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول میں کمی نکرے اور غبن نکرے اور بیچنے کے سبب ایکا ناگہ نہ کرے جس
کی جانے سے ترک کرے گا اور مستحب ہی کہ تہوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتوں اور حرفوں میں بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہو کا اخرت
میں مشغول ہووے

الفصل الاول

فصل پہلی عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أكل أحد طعاما قط خيرا من أن يأكل من عمل يديه وإن نبي الله داود كان يأكل من عمل يديه رواه البخاري روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہایا کسی نے
کوئی کہانا کبہی بہتر اس سے کہ کہاوے کسب ہاتہ اپنے کی سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تہے کہاتے عمل ہاتہوں اپنے کی سے نقل کیا بخاری نے
یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہی چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنی ہاتہ سے زرہ بنا کر بیچتے تہے پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
خلافت میں تجسس کرتے تہے لوگوں سے اور انبیا اور پوچہتے تہے اوس سے کہ نہ پہچانتا ہو داؤد کو کیسی سیرت ہی داؤد کی تم میں پس ایک روز اللہ تعالی نے ایک
فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت میں اوس سے بہی اونہوں نے پوچہا اوس نے کہا کہ داؤد اچہا شخص ہی مگر یہ کہ کہاتا ہی بیت المال میں سے پس مانگی داؤد علیہ السلام
اپنی رب سے کہ بی پروا کردی مجکو بیت المال سے پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نے بنانا زرہ کا اور نرم ہوا اونکی ہاتہ میں لوہا مانند موم کی سو بنائی اور چار ہزار
درہم کو بیچتی اور بعضوں نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی تہی اوسکو چہ ہزار درہم کو پس خرچ کرتے دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال اور چار ہزار
صدقہ دیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث میں رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنے پر کہ اوس میں بڑی بڑی فائدہ ہیں کہ کسب کرنیوالے کو ہی
نفع اوسکا پہونچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہیں اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کے بچتا ہی بری باتوں اور کہیل
اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سے پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسیکا نہیں ہوتا

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا وقال يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فأنى يستجاب لذلك رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانوں اور عیبوں سے نہیں قبول کرتا
صدقات اور اعمال سے مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو شبہہ سے اور فاسد ہوئی نیت سے اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنوں کو ساتہ اوس چیز کی
ساتہ اوسکی رسولوں کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہے اعمال کرنی پس فرمایا اے رسولو کہاؤ رزق حلال سے اور عمل کرو اچہی اور فرمایا اے مومنو کہاؤ
پاک حلال سے جو کہ دیا ہم نی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونوں

ہاتہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی دعا کرتا ہی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہنا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتہ حرام کی یعنی ہوئی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی اوسکی غذا ہی پس کہاں سی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکی کی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکی میں ایک سبب قابل اسکی ہی کہ اوس سبب بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک میں حاصل کرتی اور حرام قابل اسکی نہیں اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیے یا اور عبادات کی لیے اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی کہ دعا ہی مسافر مقبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہیں قبول ہوتی اس سی یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیے کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہیں اکل حلال صدق مقال * ع * **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہیں پروا کریگا آدمی ساتہ اوس چیز کی کہ لیویگا مال سی کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی تمیز نہیں کریگا درمیان حلال و حرام کی بیت ہرچہ آمد بدہان شان خوردند * آنچہ آمد بزبان شان گفتند * ح **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزیں ہیں مشتبہ نہیں جانتی انکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہہ کی چیزوں سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعن والوں کی طعن سی بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزوں میں پڑیگا حرام میں مانند چرواہی کے کہ چراتا ہی گرد روندکی قریب ہی کہ چریں اوسمیں جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کی رونہ ہی خبردار ہو کہ روند اللہ کی حرام چیزیں ہیں خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن میں ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کے درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حلال ظاہر ہی کہ ساتہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے کہانا کی چیزیں کہ متعارف ہیں اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزوں کو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتہ نص کے حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کی اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزیں مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہیں یا حلال ہیں بسبب تعارض دلیلوں کے پس انکی حقیقت بہت لوگ نہیں جانتی اشارہ ہی اسکی طرف کہ بعضی لوگ جانتی ہیں وہ مجتہدین ہیں اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہیں انکو ساتہ قوت دینی ایک دلیلوں کے اور اسمیں علما کی تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حکم کیا جاوی ساتہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسکی کی اور دوسرا مذہب یہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص نے ایک عورت سی نکاح کیا اور ایک اور عورت نی آنکر کہا کہ میں نی ان دونوں کو دودہ پلایا ہی تو وہ عورت منکوحہ اوس شخص کی حق میں مشتبہ ہی اولی یہ ہی کہ اوسکو نکاح میں نرکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے پرہیز کری۔

اور بادشاہ ہونیکی لئے تشبیہ دی حرام چیزون کی ساتھ رونہ کو منع کیا گیا ہی جسی داخل کرنی سی اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسی اور تشبیہ دی پرہیزی کو شبہات سی نیز
ساتھ چرانیکی گرد رونہ کی یعنی جو اسکو چراتا ہی رونہ سی دور چراوی تا رونہ مین جانور نجاویں اور اگر گرد اور نزدیک اوسکی چراویگا تو احتمال ہی کہ رونہ مین
جانور جا پڑیگی اسیطرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سی دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد اوسکی اسواسطے بیان کی نبی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے
ہر بادشاہ کی لئے یہ بیان ہی جاہلیت کی بادشاہون کا ہی کہ وہ رونہ رکھتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی عالم بادشاہونکو اسلیئے کہ رونہ رکھنی درست نہیں
اور رونہ اللہ کی حرام چیزین ہیں جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزون کا مستحق ہوا عذاب کا پہر اون حرام چیزون مین بعضی چیزیں ایسی ہیں
کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح
نی اس باب مین ایک جدول لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورت پر کہ اوس سی بقا اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورت سی گذرا اور مباح
مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سی محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام
کفر اور جسوقت بگڑتا ہی وہ گوشت یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار و شک و کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنی ساتہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کی طرف اور
روکی اوسکو منہمک ہونی سی شہوات مین یہانتک کہ دم باورت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہی غذای حلال پر
اسلیئی کہ اوس سی صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سی تمام بدن مین صلاحیت پیدا ہوتی ہی کہ اچھی اعمال صادر ہوتی ہین اوس سی یہ خلاصہ ہی کلام بعض محققین کا
اور اتفاق ہی علما کا اسپر اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک یہ انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ۞ ع ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون ہی نقل کی یہ مسلم نی ف دلیل
پکڑی ہی ساتہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور بعضی اور اماموں نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا
اور بیچنی کا اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہوں وہ خواہ غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون نی یہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی
حرمت پر اسلیئی کہ اسی حدیث مین ہی کسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کی معنی یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی
حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون ہی یعنی مکروہ تنزیہی ہی اسلیئی کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنی کی دی ہی اگر حرام
ہوتی تو حضرت صلعم کاہیکو دیتی ۞ ع ح وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی سی اور خرچی عورت زانیہ کی سی اور اجرت کاہن کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف منع کیا مول کتی کی یہ
ہماری نزدیک یہ محمول ہی اسپر کہ یہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتون کی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین حرام ہو گیا تہا پہر اجازت
دیدی اونسی نفع لینی کی بیان اسکا یہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نی ساتہ دینی چالیس درہمون کی
اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑ کی ساتہ دینی بکری کی اور کہا طحاوی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست ہی بیچنا کتی کا اور نہین قیمت ہی اوسکی تلف کرنیوالی پر اور آئمہ
کہتی ہین کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم ہو جائز ہی بیچنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابو حنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب ہی
قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر گذرا اور حدیث مین حلوان کو ذکر کیا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دیوی اون چیزونکی کہ زمانہ آیندہ مین ہونگی

اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہے اور ان سب کو عربی میں حلوان کہتے ہیں اور حلوان کے معنی ہیں شیرینی کے
اسکو حلوان اسلیے کہتے ہیں کہ دینا اوسکا اچھا لگتا ہے یعنی لینے والی کو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہے اور بے رنج و مشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف اور نجومی
بیچ حکم کاہنوں کے ہیں لیں جانا اونکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب السحر والکہانۃ میں آویگی انشاء اللہ
تعالیٰ ۔ ع ح وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَ
كَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی جحیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کی سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور لعنت کی سود کے لینے والی کو اور
سود کے دینے والی کو اور گودنے والی کو اور گدوانے والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے ف مول خون کی سے یعنی خون کی بیچنی سے منع فرمایا
اسلیے کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا درست نہیں اور بعضوں نے حمل کیا ہے اوسکو اجرت حجام پر اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کی مول کا
اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور گودنا یہ ہے کہ سوئی سے بدن گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں اس نیلے یا سبز داغ ہو جاتے ہیں اسیلیے منع فرمایا کہ یہ
کام فاسقوں اور بد چالوں کا ہے اور تغیر خلقت الٰہی کی ہوتی ہے اور تعلیق القرائن میں لکھا ہے کہ مٹائے جاویں داغ گودے ہوئے ساتھ کسی تدبیر کی پس
اگر نہ مٹ سکیں بغیر زخم کرنے کی تو زخم نہ کیا جاوے اور نہیں گناہ اوسپر بعد توبہ کرنے کی اور مصور وہ ہے جو تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے یا کاڑھے
اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختوں وغیرہ کی بنانی اور کھینچنی اور کاڑھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ
ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہے اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہے جیسے تصویر کاغذ پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہے کہ
جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تابع اوسکی جیسے تصویر ظروف کی اور دیواروں اور چھتوں اور قالینوں اور پردوں وغیرہ کی
پس اول قسم کا بیچنا تو نہیں درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہے اور بنانا دونوں کا منع ہے ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ
لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا
ثَمَنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکہ کے اور حضرت
مکے میں تھے یہ کہ اللہ اور رسول اوسکے نے حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتوں کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کا
حال ہے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہیں ساتھ اوسکی کشتیاں اور چکنی کی جاتی ہیں ساتھ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتے ہیں ساتھ اوسکی لوگ پس فرمایا نہیں
جائز ہے نفع اوٹھانا ساتھ اوسکی حرام ہے پھر فرمایا نزدیک اسکی لعنت کرے اللہ یہود کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کیں چربیاں جانوروں کی پگھلا کر
چربی کو بیچتے تھے اور بیچکر کھاتے تھے مول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ شراب وغیرہ کے حکم میں ہے [illegible]
درست نہیں اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہیں دینی آتی اوسکی تلف کرنے سے اور نفع اوٹھانا الخ امام شافعی کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا
جائز نہیں اور نفع اوٹھانا یعنی اور کام میں لانا سوائے کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہے خواہ چراغ میں جلاوے خواہ کشتی پر ملے
یا کچھ اور کام میں لاوے اور اسیطرح گھی یا تیل یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو سبب پڑنے نجاست کی اوسکو چراغ میں جلانا یا اوسکا صابون بنانا
درست ہے اونکے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک نہیں جائز نفع اوٹھانا ساتھ مردار کی کسیطرح سے اور حرام ہونے کی [illegible]

اوسکو پاس کیا گیا ہی اور جائز کہا ہی ابو حنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کردی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی
نزدیک خصوصاً مسجد مین اور کہاتی ہوں وسکا بھی حیلہ کرلی تھی کہ ہم نی چربی کی بہائی ہی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تھی
اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کے گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہونچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی
اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوس چیز کی ہوتا ہی ش ع ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ
الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اوپر چربیان پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہوا اونسی نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی سی اور بلاؤ کی سی نقل کی یہ مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی
کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابوہریرہ نی اور ایک جماعت نی تابعین میں سے نہین جائز کہا
اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھ ظاہر اس حدیث کی ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتھ دینی ایک صاع کی کہجوروں سے اور حکم فرمایا اوسکی مالکوں کو
یہ کہ تخفیف کرین اوس سے یعنی کم لیوین محاصل اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عادت تہی عرب کی غلاموں اور لونڈیوں سی کچہ کسب کراتی ہین
اور کہدیتی ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اونسی خوش ہوئی
اور اونکی مالکوں سے فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سے کچہ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا
یعنی پچھنے کش کا اور حلال ہے اجرت دینی اوسپر اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بہی معلوم ہوا
کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سی کچہ کسب کرواوی اور اپنی لیی وسین سی کچہ ٹہرالی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش کرنی حق والوں اوپر
دینے والوں کی بیچ الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہی
عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہترین اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری
کسب تمہاری سی ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہ ہی کہ بہترین اوس چیز کی کہ کہائی آدمی
نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہی ف اسلیی کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز
ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سی جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو بہرحال کہانا درست ہی اسیطرح
لکہا ہی علما ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہوں وہ محتاج اور عاجز ہوں کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوا
شافعی کی اور علما نی شرط نہین لگائی ہے ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ

جوارح سے ہین ساتھ تقوی اور عدالت کی ۔ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ
جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ
ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ
النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ آیا تو پوچھتا نیکی سی اور
گناہ سی کہا مین نی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرت نی اونگلیان اپنی اور مارا ساتھ اونگلیون کی سینی میری کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنی نفس
یعنی ذات سی فتوی پوچھ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑتی ہی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑتی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ
چیز ہی کہ چبھی دل مین اور شک و تردد کری سینہ مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف آیا تو پوچھتا الخ یہ دلیل ہی معجزات
کی کہ حضرت نی بغیر اسکی بیان کئے نیکی از راہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرما دی اور انگلیان حضرت نی سینہ پر اشارہ کی لیی ماری کہ دل یہان ہی
اس سے فتوی پوچھ اور تاکہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سمجھ کامل کلام کی سمجھنی کی لیی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اپنی دل سی فتوی پوچھ لے
نیکی وہ ہی کہ جس سے خاطر جمع رہی اور دل مین خلجان نہو کہ یہ بدی ہی اور گناہ وہ کہ دل مین تردد و خلجان ہی اوس سے اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ
یہ حق ہی لیکن اونکی کہنی پر عمل نکر مثلاً اگر دیکھی کسیکو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی لیکن لی اوس سے کچھ بخوف اسکی کہ کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو
مفتی اسلیی کہ فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہ حکم دل سی فتوی پوچھنی کا اچھی لوگون کے لیی ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ
سی اور انہین ساتھ تقوی کی اسلیی کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سے والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش
نفسانی مین امر خیر سے نفرت رکھتی ہین اور برائی سی رغبت اور جاننا چاہیی کہ دل سی فتوی پوچھنا اوس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو لیکن جب دو
آیتین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر
اقوال علما کی متعارض ہون تو فتوی دل سی پوچھی اور اختیار کری اونکی قولون مین سی وہ قول کہ فتوی دی ساتھ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام
پکڑی اوسپر ۔ وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ
اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا بندہ متقیون یعنی کامل متقیون کی درجہ کو یہانتک کہ چھوڑی
ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اوسمین واسطی بچنی اوس چیز کی کہ اوسمین ہی قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف شرع مین متقی وہ ہی
بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز کی کرنی سی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چھوڑنی کی اور بعضون نی کہا کہ تقوی کی تین مرتبی
ہین ایک تو یہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچتا ہی ہمیشہ کی عذاب سی چنانچہ اس آیت مین یہی مراد ہی اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرا یہ ہی کہ بچی
ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی بھی بعضون کی نزدیک یہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیت مین یہی مراد ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
اور تیسرا التقوی یہ ہی کہ خوب احتیاط کری حرام مین اور بعضی مباح کو بھی ترک کری بنا بر مصلحت کی اور باطن اپنا مشغول بغیر اللہ مین نکری لوگون سے انقطاع
کرکر رجوع اوسی کی طرف ہووی چنانچہ آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ مین یہی مراد ہی اور اس حدیث مین بھی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی
کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نہ چھوڑی بخوف گرفتار ہونی کی حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہو وہی تو
بہت پیٹ بھر نہ کھاوی اور خوشبو نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام مین اور یہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنی کی حرام اور مکروہ کی

اور

اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصوں میں سے بخوف واقع ہونے کے حرام میں اور حضرت
ابوبکر صدیق سے منقول ہے کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام میں ۔ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا
وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا
لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنیوالے اور نچڑوانیوالے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانیوالے کو اور جسکو
کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنے حکم کیا کسیکو اوٹھا لانیکا اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اوسکی مول کھانیوالے کو اور اوسکی مول لینے والے کو
یعنی بیچنے والے کے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوای انکے کے اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے ف نچوڑنیوالے کو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اوسکے لیے اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ
اپنے لیے نچڑواوے خواہ اور کے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو کہ لیوے اوس سے یعنی مول لیکے
پس وہ لائق ترین ساتھ لعنت کے ہے ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ
شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکے پینے والے کو
اور اوسکے پلانے والے کو اور اوسکے بیچنے والے کو اور اوسکے خریدنے والے کو اور اوسکے نچوڑنیوالے کو اور نچڑوانیوالے کو اور اوسکے اوٹھانے والے کو
اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے
شراب کا مول کھانے والا ہو ۔ ع وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ
فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے محیصہ سے کہ تحقیق اوسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کی پس منع کیا حضرت نے اوسکو
پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور
ابن ماجہ نے ف محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کی کہ کھانا اوسکا حلال ہے یا نہیں پس حضرت نے اوسکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے رہے
بامید اسکی کہ حضرت اوسکی کھانے کا حکم دیں اسلیے کہ اکثر صحابہ کے ہاں غلام بہت تھے اور بعضے انمیں سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہ انکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ
جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا پس بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ میں یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوسکی کمائی والنس پیکر اپنے اونٹ کو کھلاوے اور لونڈی غلام کو کھلاوے اسلیے کہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اوسکا اشراف کے لیے مکروہ جانا اور
رغبت والے عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلاموں کے لیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہیں رکھتے کہ منافی ہو اوس شرف کے اور مراد اس سے
بخلاف حر کے پس یہ نہی تنزیہی ہے اور اولی کو یہ نہیں سمجھنا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا اوسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ۔ ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانے والیوں کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں
ف اور بعضوں نے کہا مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے زمر سے یعنی اشارہ کرنے کے ساتھ چشم و ابرو کے زانیہ

مروہ مکروہ ساتھا تمام جو ہم اور ولی زیفیہ کرلیتی ہین ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن وثمنھن حرام وفی مثل ھذا انزلت ومن الناس من یشتری لھو الحدیث رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعلی بن یزید الراوی یضعف فی الحدیث اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو لونڈیون گانیوالیون کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیون کو گانا اور مول اونکا حرام ہی [illegible] مانند اسکی کی یعنی خریدنی کی واسطی گانی کی نازل کی گئی ہی یہ آیت اور بعضی آدمیون مین ہی وہ ہین کہ مول لیتی ہین کھیل کی بات نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف مول اونکا حرام ہی کہا بعضون نی کہ نہین صحیح ہی بیچنا لونڈیون گانیوالیون کا بموجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کی نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونی کی تاویل کی گئی ہی کہ لینا مول کا اونپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہی اسلیے بیچنا غیر صحیح ہی اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آوازین حرام کہ باز رکھین خدا کی یاد سی پس داخل ہین اسمین کہانیان جھوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ہنسی کی باتین اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند انکی کی یعنی کلام فضول اور اوتری یہ آیت نضر بن حارث کی حق مین کہ وہ خریدتا تھا گانیوالی لونڈیان تاکہ گمراہ کری لوگون کو اسلام کی راہ سی اور بغوی نی کہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوتری کہ اوسنی کتابین عجمیون کی لی تہین اور اونکی کہانیان قریش کی آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی ہین تمہاری آگی قصی عاد وثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم واسفندیار کی اور بادشاہون کی ع وعن جابر

حدیث جابر نہی عن اکل الھرۃ باب الاکل انشاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ [illegible] یہ ہی نہی عن اکل الھرۃ باب الاکل کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی لیکن بعد فرض کی جو مشہور ہین مانند نماز و روزہ اور سوا اونکی کی [illegible] طلب کرنا کمائی حلال کا [illegible] اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یعنی [illegible] [illegible] معلوم ہوتا ہی کہ [illegible] فرض [illegible] طلب کیا جاتا ہی [illegible] ہی کہ اونکا نفقہ اوسپر واجب ہوتا ہی ع وعن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف فقال لا باس انما ھم مصورون وانھم انما یاکلون من عمل ایدیھم رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ پوچھی گئی مزدوری لکھنی قرآن کی سی پس فرمایا کچھ ڈر نہین ہی اسکی کہ وہ نقش کھینچنی والی ہین اور تحقیق وہ سوا اسکی نہین کہ کہاتی ہین اپنی ہاتھون کی کام سی نقل کی یہ رزین نی ف کہا طیبی نی [illegible] پس حضرت [illegible] [illegible] نقش کھینچتی ہین [illegible] مزدوری لیتی ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ع وعن رافع بن خدیج قال قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہی فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنی ہاتھ سی اور ہر بیچنا جو مقبول ہو نقل کی یہ احمد نی ف اپنی ہاتھ سی یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتھ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور کتابت

وغیرہ لک اور جو بیچا مقبول ہو یعنی صحیح شرع میں یعنی اگر ہاتہ سی کسب نکری تو تجارت کری کہ اوسمیں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے

م ح ع وعن ابی بکر بن ابی مریم قال کانت لمقدام بن معدیکرب جاریة تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنه فقیل له سبحان الله اتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما باس بذلک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیأتین علی الناس زمان لا ینفع فیه الا الدینار والدرهم رواه احمد اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا تہی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانوروں کا اور قبض کرتا تہا مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہاں اور نہیں اسکا مضایقہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگوں پر زمانہ نہیں فائدہ دیگا اوسمیں مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نی ف یعنی لوگوں نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حال آنکہ دودہ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی صرف کرنیکی دوستوں اور متعلقوں کی ہے نہ بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسے کی نہیں اونہوں نی کہا کہ اسکا کچہ مضائقہ نہیں اسلیے کہ اسمیں کچہ نقصان شرعی نہیں نہ حرمت ہی اسمیں اور نہ کراہت اور میں نے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمیں نہیں نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانہ کی لوگوں پر افلاس کہ نقصان غالب ہوگا نہیں قدر کرینگی اہل کمال کی اور قدر کرینگی مال داروں کی پہس تہی صحابہ رض کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ میں ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہا ویگا

م ح ع وعن نافع قال کنت اجهز الی الشام والی مصر فجهزت الی العراق فاتیت ام المؤمنین عائشة فقلت لها یا ام المؤمنین کنت اجهز الی الشام فجهزت الی العراق فقالت لا تفعل ما لک ولمتجرک فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سبب الله لاحدکم رزقا من وجه فلا یدعه حتی یتغیر له او یتنکر له رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا میں سامان درست کرتا یعنی بہیجا کرتا اپنی غلاموں کی ساتہ مال و اسباب تجارت کی طرف شام کی اور طرف مصر کی پہر سامان درست کیا میں نے طرف عراق کے پس آیا میں ام المومنین عائشہ کی پاس پہر کہا میں نے اونکو ای ام المومنین سامان بہیجا کرتا تہا میں تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان بہیجنیکا کرتا ہوں طرف عراق کی پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیوں چہوڑتا ہی عادت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جس وقت کہ ایک سبب کردے یا اللہ واسطی کسی کی تم میں سی روزی کا ایک طرح پس چہوڑ دی اوسکو یہاں تک کہ متغیر ہو واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی ف ایک سبب کردے الخ یعنی مثلا کسی مال تجارت کا بہیجا اور راہ اوسکی نفع کی رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑنی نہیں یہاں تک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال میں پس اس صورت میں اوسکو چہوڑ دے حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چہوڑی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی لوٹتی امر مباح میں نفع خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کری اوس سے طرف غیر اوسکی کی مگر بسبب کسی عذر قوی کی

م ح ع وعن عائشة قالت کان لابی بکر غلام یخرج له الخراج فکان ابو بکر یاکل من خراجه فجاء یوما بشیء فاکل منه ابو بکر فقال له الغلام تدری ما هذا فقال ابو بکر وما هو قال کنت تکهنت لانسان فی الجاهلیة وما احسن الکهانة الا انی خدعته فلقینی فاعطانی بذلک فهذا الذی اکلت منه قالت فادخل ابو بکر یده فقاء کل شیء فی بطنه رواه البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہ تہا واسطی ابو بکر صدیق رض کے ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کما کر مال

تہا اوسکی فیسدا اوسکی کمائی مین سی جیسیکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سی کچہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہے ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سے
پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کہایا اوسمین سی ابو بکر نی پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہ کہا غلام نی
تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا
اوسکو پس ملا مجہسے وہ یعنی اب پس دی مجہکو بدلی اوس خبر کہ بتائی کی یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہے کہ کہائی تہی اسمین سے کہا حضرت عائشہ
نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قے کی ور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی یعنی ازراہ ورع کی نقل کی یہ بخاری
نی ف یعنی از بسکہ حرمت اوسمین مغلظ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوی تہی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اوسکو اور اس سے یہ
نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہے اوسکو یہ کہ قے کری جو کچہ کہایا
ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہی کہ نہ لیوی تو کچہ کسی سی یہانتک
کہ نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حال مین والا پہیر دی اوسکو ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رض سی یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگون کی ساتہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہ مال حرام کی
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا
اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا
فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت
ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رض نی دودہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ
پلایا تہا اوسنی کہان سے ہاتہ لگا تجہکو یہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ بیچ مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس
ناگہان کتنے چارپای تہی یعنی اونٹ وبکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کی سی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگون کو پس دوہا اونہون نی پہیری
لیی دودہ اونکی سی پس ڈال لیا مین نی اوسکو بیچ مشک اپنی کی ور یہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہ اپنا یعنی موہنہ مین پہر قے کی نقل کی
یہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور نہی بیچ اصل سماع
ہمارے کی لکہی ہوی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا ہی انتہی اسلئے کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکہی جاچکی ہی ساتہ اختلاف ایک دو لفظون کے
لیکن جن نسخون مین یہ نہین ہی تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہے
ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ
صَلٰوةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی ابن عمر رض
سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کہ مال حرام کا نہین قبول کریگا اللہ تعالی
واسطی اوسکی نماز جبتک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونو انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانون مین اور کہا بہری ہوجیو دونون
کان اگر نہ سنا ہووی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہی ف

نہین مقبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت قطع ہو جاتی ہے مانند نماز کی زمین غصب کی مین اور اخیر
عبارت کی یہ معنی ہین کہ مین نے اپنی کانون سی یہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنی ہو تو بہری ہون میری کان یعنی مقرر سنی ہی ۱۲

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی کی معاملات مین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ تقاضا کرتا ہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تھا بیچ اون لوگون کی کہ تھی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض روح کری اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا کیا تو نی کچھ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین پاتا ہی مین کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطی اوسکی سوچ کہا نہین جانتا مین کچھ سوای اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تھا لوگون سی دنیا مین اور احسان کرتا تھا مین اونپر وقت تقاضا کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا مین غنی کو اور معاف کرتا تھا مین مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اوسمین سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دونون روایتون کی ایک ہی ہین اور لفظون مین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجھسے زیادہ لائق ہون ساتھ اسکی یعنی ساتھ معاف کرنی کی اور فرمایا فرشتون کو درگذر کرو میری بندی سی ف آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل ع یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہی کہ حضرت عزرائیل ع ہی ارواح قبض کرتی ہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ اور یہہ ملائکہ رحمت کے یا عذاب کی لیتی ہین ارواح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسیکہ اس آیہ مین فرمایا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا یا کسی فرشتی نی کہا اور ظاہر یہی ہی کہ سوال اسکی روح قبض کرنی کی پہلی کیا جیسا کہ اول حدیث سی معلوم ہوتا اور مظہر نی کہا کہ یہ سوال قبر مین کیا طیبی نی کہا کہ احتمال یہ ہی کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینا غنی کو ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو بہت قسم کہانی سی بیچنی مین اسلیے کہ تحقیق قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہی پہر کہو دیتی ہی برکت کو نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی اگر بہت قسم کہانی کی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونی برکت و خیر کی ہوتی ہی اسلیے جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانی کی اوس سے جہوٹی قسم بہی صادر ہوجاویگی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلْفُ مَنْفَقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مَمْحَقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی قسم سبب ہی رواج کی واسطے

اللہ سے دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا یعنی کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کا ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ❊ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❊ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگے دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگوں سے تجارت میں یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْخِيَارِ

باب ہی بیچ بیان خیار کے ❊ ف ❊ خیار اسم ہی اختیار سے اور معنی اوسکے ہیں دو امروں میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع میں کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابوں میں معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انہیں ہی مذکور ہیں اور یہاں ایک قسم اور ہی کہا اوسکو خیار مجلس کہتے ہیں وہ یہ ہی کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونی ایجاب و قبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جبتک کہ مجلس میں بیٹھے ہیں اور جب وہاں سے اوٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار میں اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہیں اسکی اور امام ابوحنیفہ اور بعضے عالم نہیں قائل اسکی اور کہتے ہیں کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتے ہیں اور وہ تین دن تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سے نہیں صحیح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ❊ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا ❊ روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اونمیں سے اختیار رکھتا ہی اوپر صاحب اپنے کی یعنی اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدے نہوں یعنی جب ایک مجلس سے اوٹھ کھڑے رہیں گے اور جدا ہونگے اختیار نہ رہیگا مگر بیع خیار میں یعنی جس بیع میں شرط کی ہو گی کہ اختیار ہی مجھے چاہونگا رکھونگا اور نہیں تو پھیر دونگا اور چاہونگا نہ رکھونگا تو اوسمیں باوجود جدے ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی ہی کہ جسوقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری اپنے ایک اونمیں سے اختیار رکھتا ہی اپنی بیع میں جبتک کہ نہ جدے ہوویں یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کی پس جسوقت کہ ہوئی بیع انکی بشرط خیار کی پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یوں ہی کہ بائع مشتری ساتھ اختیار کے ہیں جبتک کہ نہ جدے ہوں مگر یہ کہ شرط کریں اختیار کی یعنی اگر شرط کرینگے اختیار کی جبتک کہ اونکو منظور ہو بعد جدائی کی بھی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یوں ہی مگر کہے ایک اونکا واسطے صاحب اپنے کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا بھی قبول کیا یعنی کہنا ایسی عبارت بدلے یا یختار کی واقع ہوئی ہی ❊ ف ❊ ظاہر حدیث کا ثابت کرنے والا اختیار مجلس کا ہی لیکن جو کہ قائل نہیں خیار مجلس کے وہ کہتے ہیں کہ مراد جدے ہونے سے یعنی جدے ہونا قولی ہی یعنی جبتک کہ مجتمع ہیں قول میں کہ ایجاب و قبول تمام نہیں ہوا اختیار رکھتے ہیں چاہیں لیکن بیچ کریں یا نہ کریں اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا پس اگر کہا ایک نے کہ مانے بیچا اور دوسرے نے کہا کہ لیا میں نے خیار فرمایا اوسکا یہ ثابت ہی

والّا تفرقا یعنی الّا کہ اس بیع میں خیار ہو اسمیں مراد جدا ہونی سی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتھ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ۔ ع وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتھ خیار کی ہیں جبتک نہ جدی ہوں پس اگر سچ کہیں بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن کی اور بیان کیں عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہی واسطی ان دونوں کی بیچ معاملہ بیچی کھوچی اونکی کی اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولا دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچی کھوچی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق میں فریب دیا جاتا ہوں بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جس وقت کہ بیع کرے تو پس کہہ نہیں ہی فریب یعنی دین میں پس تھا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہ بیچ اس حدیث کی اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سے کسی نے کچھ لکھا ہی اور کسی نے کچھ چنانچہ شرح میں وہ قول مذکور ہیں اور توربشتی نی یہ لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہ بات تا آگاہ کری بیچنی والی کو کہ مجھی واقفیت نہیں ہی بیع میں چاہی کہ مجھکو فریب نقصان دیوی تو اور لوگ اوس وقت میں دیندار و خیر خواہ خلائق کی تھی دوست رکھتی تھی مسلمان بھائیوں کی لیی وہ چیز کہ دوست رکھتی تھی اپنی لیی خصوصًا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے وہ خیر خواہی اسکی ملحوظ رکھی گا طیبی نے اسی قول کو پسند کیا ہی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ صَفْقَۃَ خِیَارٍ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یُّفَارِقَ صَاحِبَہٗ خَشْیَۃَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا مختار ہیں جبتک کہ نہ جدی ہوں مگر یہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوی تو نہیں خیار دونوں کو مگر جس بیع میں خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونی کی بھی اختیار رہتا ہی اور روا نہیں یعنی درست نہیں بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹھ کھڑا ہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کرنی بیع کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہو دین بائع اور مشتری آپسمیں مگر رضا سی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جبتک بائع اور مشتری آپسمیں راضی نہوں ساتھ دینی مول کی اور قبض کرنی مبیع کی جبتک جدا نہوں واسطی ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع میں یا مراد یہ ہی کہ بائع اور مشتری میں سی جسکا ارادہ جدا ہونی کا ہو وہ مشورہ کرے اپنی صاحب سی کہ آیا تجھکو رغبت ہی بیع میں پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت میں یہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی مضمون میں اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے ۔ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیچی کھوچی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہی بَابُ الرِّبٰوا

باب ہی بیچ بیان سود کی رف سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی بیع
مسئلہ ربوا حرام ہی بیچ امر قرض ہی اور گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اوسکی کا کافر ہی مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیئہ کا یعنی
نقد کو ساتھ وعدی کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑی کو بدلی بہت کی بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور
دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیئہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر عبارت ہی کیل
سی یا وزن سی کہ معیار شرعی یہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی ہنوگی ساتھ عرف لوگون کی اور جس چیز کو وزنی
کہا ہی کیلی نہین ہوگی ساتھ عرف لوگون کی پس بیچنا گیہون کا بدلی گیہون کی ساتھ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندی کا
ساتھ جنس اپنی کی ساتھ کیل کی اگرچہ برابر ہون اسلیئی کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہے یعنی شارع نی نہ اوسکو
کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف سے ہی عمل ساتھ عرف لوگون کے مطلق روایت کیا گیا ہی اور
ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہے قرض لینا النقود مسکوکہ کا ساتھ گنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کی اور کافی
مین فتوی اوپر عادت لوگون کی دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دو نون چیزون مین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک
پائی جاوی تو ربوا نسیئہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنون کی یا جو بدلی جو کی یا سونا عوض سونی کی
یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیئہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون
کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیئہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتھ
ایک کیل کی بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹون کی اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو بٹون کی بیچی جاتی ہین لیکن
جنس ایک نہین اور کپڑی گزی کی کو ساتھ کپڑی گزی کی یا گہوڑی کو عوض گہوڑی کی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیئہ حرام
کہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیئی کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دو نو چیزین یعنی اتحاد
جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بہی حلال ہوگا اور نسیئہ بہی مثلا گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیئہ
دونون جائز ہین اسلیئی کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض
لوہی کی یا بالعکس اسکی بیچی یہان بہی دونو چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونی کی اور ہین اور ترازو اور
بٹ لوہی کی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونی کی بیچی کہ کیل گیہون کا اور ہی اور کیل چونی کا اور مالا بد منہ وغیرہ **الفصل الاول**
فصل پہلی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ
هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی جابر سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج لینی والی کو اور دینی والی کو اور لکہنی والی کو اور گواہون کو
اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی لکہنے والی وغیرہ کو لعنت کی سبب مدد
کرنی اونکی کی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی دستک لکہنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَ
الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ
الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہوں بدلے گیہوں کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے
اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ مانند ہوں ساتھ مانند کے یعنی برابر ہوں مقدار میں جیسا کہ تاکید و بیان کے لیے کہا کہ برابر ہوں ساتھ برابر کے
دست بدست پس جبکہ مختلف ہوں قسمیں پس بیچو جس طرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اوسی مجلس میں
پہلی جدا ہونے کی بائع و مشتری ہاتھ لگو اور اوس چیز کو قبض کر لیں یہ نہیں درست کہ ایک چیز وعدے پر ہوا اور ایک چیز نقد اور اس حدیث میں
چھ چیزوں کے ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہوں جو کھجور نمک اور سوای انکی اور چیزوں کو مانند انہی اور چونکے اور اقسام دالون کی علمائے مجتہد
نے قیاس کیا ہی لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اس سببسے ہی کہ علت ربوا کی چھ چیزوں میں کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چھ چیزوں میں یہ
سمجھی ہی کہ ثمنیت سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں ہی پس جسمیں قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمیں یہ حکم
ہی پس انکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہو سکتیں ان میں ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلے ایک کے یا دینا ایک اور لینا
درست ہی اور نزدیک امام شافعی کے علت ربوا کی ثمنیت ہی سونے چاندی میں اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزوں میں انکے نزدیک ترکاری اور
میوے اور ادویات میں ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس میں نادرست اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور انند دھات اور چونہ
اور مانند انکی میں انکے نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلے دو پیمانہ چونہ کے لینا دینا درست ہی اسیطرح لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا
یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہی پھر علت ربوا کی سونے چاندی
میں وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہا کے اور باقی چار چیزوں میں علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں
مانند چونہ اور اشنان وغیرہا کے اور کیلی اور وزنی ہونا جسمیں منصوص ہی اوسمیں تو تبدیل نہیں مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ
عرف میں خلاف اوسکے جاری ہوا اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہوں پس بیع درست ہوگی ان چیزوں کی درحالیکہ
ہم جنس ہوں اعتبار وزن اور کیل کا ہی سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں برابر وزن چاہیے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے میں برابر وزن چاہیے
گھٹتی بڑھتی وزن درست نہیں اور چار چیزوں باقی میں کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہو شرعاً کیلی ہیں پس اگر کوئی
من بھر گیہوں بدلے من بھر گیہوں کے بیچی تو درست نہیں جب تک پیمانے میں برابر نہوں اور یہی حکم ہی جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز میں وزنی و کیلی ہونا
منصوص نہیں ہوا اوسمیں اعتبار عرف کا ہی اگر عرف میں وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن میں برابر چاہیے اور اگر عرف میں کیلی ہی تو اوسکے حکم
کیلی کا ہی کیل میں برابر چاہیے گو کہ وزن میں تفاوت ہو مثلاً چونہ عرف میں کیلی ہی کیل میں برابر چاہیے زیادتی کمی کیل میں درست نہیں بشرطیکہ بیع
بجنسہ ہوا اور لوہا تانبا عرف میں وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن میں برابر چاہیے کمی بڑھتی وزن میں ہم جنس کے ساتھ موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ ح ع
مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ
وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ
فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہوں بدلے گیہوں کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ
مانند کے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہی پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنے معاملہ بیاج کا لینے والا اور دینے والا اوسمیں برابر ہیں
نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا

مِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا
تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتھ برابر کی اور نہ زیادہ
کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتھ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سی غائب کو بدلی حاضر کی
یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلی نقد کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونی کو بدلی سونی کی اور نہ چاندی کو بدلی چاندی کی
مگر برابر ہون تول مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونی کی یا چاندی کا بدلی چاندی کی تو برابر بیچا ہون دونون
وزن مین ہو الیکن وسکی یعنی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معمر بن عبد اللہ سی کہا تہا مین سنتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتھ برابر کی یعنی بیچنا غلہ کا ساتھ جنس اوس غلہ کی برابر چاہیے نقل کی یہ مسلم
نی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ
رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رض سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونی کی بیاج ہی یعنی اگرچہ
دونون برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیچ دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندی کی بیاج ہی مگر دست
بدست اور گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کہجور بدلی کہجور کی بیاج ہے مگر دست بدست
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون
دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایکطرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست
ہی بشرطیکہ برابر ہون کیل مین یعنی پیمانی مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تولنی کی چیز تول مین برابر ہو اور دو صورتین اخیر کی یعنی دونون
طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس
ہو لا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ
فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ
بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ
سی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کی پاس کہجور اچھی پس فرمایا حضرت نی کیا سب کہجورین خیبر کی
ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتی ہین ایک صاع اچھی مین سی بدلی دو صاع کی یعنی ناکارہ مین سی اور دو صاع
بدلی تین صاع کی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ کر ایسا بیچ جمع کو یعنی کچیل کو کہ جسمین ہر طرح کی کہجور ہو بدلی درہمون کی پہر خرید کر بدلی درہمون کے اچھی کہجورین اور
فرمایا ترازو مین مانند اسی کی یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اچھی کہجور اور مانند اوسکی کیلی ہین کہ پیمانی مین ناپ کر بیچتی ہین اور جو چیزین کہ ترازو
مین تول کر بیچتی ہین جیسی سونا اور چاندی اونکا بہی یہی حکم ہی کہ اچھی کو بدلی بری کی ساتھ زیادتی کی نہ بیچین بلکہ بری کو بدلی درہمون کے
بیچین اور اون درہمون کی اچھی لی لی اور گیہون اور جو جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اب ہم اونہین تولکر بیچتی ہین اور اچھی اور بری باب با

بیان برابر ہیں ۞ وَعَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا لائے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے لایا کہا تھیں نزدیک ہمارے کھجوریں ناکارہ پس بیچیں میں نے اوس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنی اسطرح و لیکن جسوقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کھجوروں کی خریدنے کا کہ سالم ہو تو سود سے پس بیچ کھجور یعنی بری کو ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلے کے پھر خرید کر بدلے اوسکی اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَہٗ حَتّٰی یَسْاَلَہٗ اَعَبْدٌ ھُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اوسکا ڈھونڈتا ہوا اوسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے بیچھے اسکے یہاں تک کہ پوچھ لیتے اوس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلاموں کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربو کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسپر اہل علم نے یہ نکالا ہے کہ جائز ہے بیچنا حیوان کی بدلے دو حیوانوں کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہوں یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے وعدہ پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قول عطاء ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علماء انکے کا بھی یہی ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کی سے بدلے حیوان کے وعدہ پر اور بعض صحابہ نے اسکو جائز رکھا ہے اور یہی قول شافعی کا ہے ۞ وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَۃِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَکِیْلَتُھَا بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ڈھیر کھجور سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایسی طرح کی بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تو ڈھیر کھجور کا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہوں مثلاً بیس یا دس اسلیے کہ اوس ڈھیر کا حال نہیں معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانوں سے زیادہ ہو یا کم پس سود لازم آوے اور یہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں طرف ایک جنس کی چیزیں ہوں اور اگر دونوں مختلف جنس کی چیزیں ہوں تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اونمیں زیادتی حرام نہیں ۞ وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْھَا ذَھَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُھَا فَوَجَدْتُ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہ بیٹے عبید کے سے کہا خریدا میں نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمیں تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا میں نے اوس ہار کو یعنی سونے میں سے نگینے نکالڈالے پس پایا میں نے اوسمیں سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا میں نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوے نگینوں وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچا مال ربو ساتھ جنس اوسکی کے

اور بیع اور ثمن کی ساتھ یا ایک کی ساتھ انہیں سے کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کی خواہ اشرفیاں ہوں یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اوسکے جدا کر کر برابر سونے کی تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کی خواہ روپے ہوں یا اور کچھ تو اوسکا بھی یہی حکم ہے تا کمی زیادتی سے ربو نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کی خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کی خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھ تو اوکھاڑنا اسکے نگینوں وغیرہ کا ضرور نہیں اسلیئے کہ خلاف جنس میں کمی یا دتی ہی رہنے میں کمی یا دتی سے ربو لازم نہیں آتا ۱۲ ع ۱۲ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربو فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ ویروی من غبارہ رواہ احمد وابو داود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کھاویگا سود تو پہنچیگا اوسکو بخارا اوسکا اور روایت کیا جاتا ہے یعنی بجاے من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنے والا ہوگا یا درمیان میں پڑیگا ربو کی معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتھ سود خور کی اور ملیگا مال اوسکا ساتھ مال اسکی کی ۱۲ ع ۱۲

وعن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذہب بالذہب ولا الورق بالورق ولا البر بالبر ولا الشعیر بالشعیر ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء عینا بعین یدا بید ولکن بیعوا الذہب بالورق والورق بالذہب والبر بالشعیر والشعیر بالبر والتمر بالملح والملح بالتمر یدا بید کیف شئتم رواہ الشافعی اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونے کی اور نہ چاندی بدلے چاندی کی اور نہ گیہوں بدلے گیہوں کے اور نہ جو بدلے جو کی اور نہ کھجور بدلے کھجور کی اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کی نقد بدلے نقد کی ہاتہ بہ ہاتہ ولیکن بیچو سونیکو بدلے چاندی کی اور چاندی کو بدلے سونے کے اور گیہوں کو بدلے جو کی اور جو کو بدلے گیہوں کی اور کھجور کو بدلے نمک کی اور نمک کو بدلے کھجور کی ہاتہ بہ ہاتہ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی نے ف حاصل یہ کہ دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں تو برابر ہوں اور دست بدست اور اگر مختلف ہوں تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے زیادہ چاہے برابر لیکن ہوں دست بدست ۱۲ ع ۱۲

وعن سعد بن ابی وقاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن شری التمر بالرطب فقال اینقص الرطب اذا یبس فقال نعم فنہاہ عن ذلک رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خرید کھجور خشک کی سے بدلے کھجور تازہ کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہے کھجور تازہ سے جس وقت کہ خشک ہو کہا ہاں پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف منع کیا اوسکو اسلیئے کہ دونوں برابر نہیں ہوویں گی پس ربو لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علما نے اور جائز کہا اسکو ابو حنیفہ نے جبکہ دونوں برابر ہوں پیمانے میں اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہ جو منع فرمایا تو اوس صورت میں ایک جانب سے بالفعل نہ ہو بلکہ وعدہ کرے اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے اسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے کھجور تر کی سے بدلے کھجور خشک کی از راہ نسیہ کی اور ایسے ہی قیاس ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازہ کی بدلے خشک کے ۱۲ ع ۱۲

وعن سعید بن المسیب مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع اللحم بالحیوان قال

سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سی بطریق ارسال کی ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی گوشت کی بیچنی سی بدلی حیوان کی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوان کی جوئی جاہلیت کی سی نقل کی یہ
شرح السنہ میں ف جوئی جاہلیت کی سی مراد یہ ہی کہ جیسے جوئی مال لوگوں کا ساتھ باطل کی کہایا جاتا ہی ویسے ہی اس میں اگرچہ طریقہ کہانیکا دونوں میں
مختلف ہی اوس میں بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمیں بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمیں دلیل ہی اوپر درست نہ بیچ گوشت کی بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہو وہ
گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوسکی سی اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو یا نہ کہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہ اور دلیل اونکی یہ ہی کہ
یہ بیچ موزون کی ساتھ غیر موزون کی ہی اور مراد ساتھ نہی کی حدیث میں یہ ہی کہ ہو ایک اون دونوں میں سی نسیہ یعنی وعدی پر ع وَعَنْ سَمُرَةَ
بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوان کی سی بدلی حیوان کی بطریق وعدی کی نقل کی یہ
ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ
بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو
کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوی اونٹ یعنی اکثر لوگوں کو اونٹ دیے اور بعضی لوگ بغیر سواری کی رہ گئی پس حکم کیا اوسکو
یہ کہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹوں کی تا زمانی آنی اونٹوں زکوۃ کی نقل کی یہ ابو داود نی ف
اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لے کہ جب آوینگی اونٹ زکوۃ کی تو ادا کرینگی کذا ذکرہ علی جاننا چاہیے کہ در مختار میں لکہا ہی
کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہیں اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ
ہوا اور حضرت شیخ رح نی حل کیا ہی اسکو بیچ پر لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچ حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر اور ہمارے علمانی منع کیا ہی
اسکو بسبب پہلی حدیث کی اور نہیں لی کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہ حکم پہلی حرام ہونی ربو کی تہا
کیا ہو پہر منسوخ ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہووی دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف بیاج ہی وعدی میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدی میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلا بیچنا گیہوں کا بدلی جو کی ساتھ زیادتی کی
درست ہی اگر دست بدست ہوا اور اگر بطریق وعدی کی ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں اور ہوں برابر اور قبض
کیا دونوں ایک ہی مجلس میں تو ربو نہیں ہی اور خلاف جنس ہوں ساتھ کی زیادتی کی ہی تو نہیں لازم آتا ربو ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ
الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَّاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ
زِنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ
مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتوں نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ
نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے

گناہ ہیں چھتیس زنا سی نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ابن عباس رضی سی اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سی
اس عبارت کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ پیدا ہو گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی اولیٰ ہی ساتھ
اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا ہو لیکن ویسی تصور کیا اسکی معلوم کرنی میں اور لکھا ہی علمانی کہ سود اشد زنا سی اسلیے ہی
کہ سود کھانیوالی کی حق میں اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکی کی طرفسے
اور جس سی اللہ اور رسول وسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول وسکی سی لڑی اوسکا کیا ٹھکانا ہی اور اور سبب اسکا یہ ہی کہ پہچاننا سود کا مشکل
ہی پس اکثر حلال جانتی ہیں اوسکو جاہل پس کافر ہوتی ہیں بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام میں اور سر اس حد مخصوص کا شارع
ہی کو معلوم ہی ۞ ع ۞ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا
أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر جزء ہے
ادنی اونمیں سی یہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی ماں سی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّبَا
وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ الْأَخِيرَ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کی اگرچہ ہو بہت
لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کین یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نی و بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت
کی احمد نی اخیر کی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ
كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی
مانند گھروں کی تھی اونمیں سانپ تھی معلوم ہوتی تھی باہر پیٹوں اونکی سی پس کہا میں نی کون ہیں یہ لوگ ای جبرئیل کہا یہ ہیں کہانیوالی سود کی نقل کی یہ
احمد اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ
الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی رضی سی کہ اونہوں نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کی
تھی سود کی لینی والی کو اور دینی والی کو اور سود کی دستاویز حساب لکھنی والی کو اور صدقہ کی منع کرنی والی کو اور تھی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنی سی نقل کی یہ
نسائی نی ف صدقہ کی منع کرنیوالی کو یعنی جو شخص مطلق صدقہ دینی سی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنی والی صدقہ کی سی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا
خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی ہیں چلا کی رونی کو ساتھ بیان کرنی اوصاف اوسکی کی ۞ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ
الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی یہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیہ ربو کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہیں کھولا اوسکو واسطے
ہمارے پس چھوڑ دو ربو کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز میں شک شبہ ہو ربو کا وہ بھی حکم ربو کا رکھتی ہی اوسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نی
ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات میں جو آیتیں اوتریں ہیں اونمیں سی یہ سبکی پیچھی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیے کہ سب
آیتوں کی پیچھی آیت اوتری ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہیں کھولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنی کی حضرت زندہ نہیں ہے مگر تھوڑے دنوں سو
مشغول رہتی اور امور ضروری میں ایسی بیان مفصل اسکا نہیں کیا کہ تمام جزئیات ربو کی ذکر کر لیتی بلکہ بیان کیا چند چیزوں میں اور سوا اونکی کے

کو موقوف رکھا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیے کہ ترک کرے روبرو صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوس میں شبہ ربو کا ہی واسطے تورع اور احتیاط کی ف ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا طرف اوسکی یعنی قرض دینی والی کی یا سوار کرو دی اوسکو جانور لینی سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سواری کا بیچ درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والی کی پہلی اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں ف نہ قبول کری تحفہ تاکہ نہو اسلیے جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ ربو ہی مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی ہی تحفہ بہیجنی کی تو کچھ مضایقہ نہیں اسلیے کہ وہ قرض کی جہت سی نہیں ہے بلکہ بحسب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہوں نی قرض دیا تھا ایک روز اوسکی پاس تقاضا کو لیے گئے اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ میں نہ ٹہہرے دہوپ میں کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کی کی ع ف حدیث شریف میں آیا ہی جو قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربو کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بحسب عادت قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ میں بہی بیٹہنا مکروہ ہی مالابد منہ

وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی میں

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبٰو فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی کہ کہا آیا میں مدینہ میں پس ملا میں عبد اللہ بن سلام سی پس کہا اونہوں نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمیں بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گہاس کا پس نہ لی تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہ بخاری نی

بَابُ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا مِنَ الْبُیُوْعِ

باب ہی بیچ بیان بیعوں کی کہ منع کیا گیا ہی اونسی ف نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کی جیسی نہی بیچنی ہی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ع ح ف کچھ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالابد اور درمختار میں سی لکھی جاتی ہیں تا بہائی مسلمانوں کو مفید ہوں مسئلہ اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیچ اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض نقد کے بیچی جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل ہی مشتری مالک مبیع کا نہیں ہوتا اور فاسد سی مالک بعد قبض کے ہو جاتا ہی اور قیمت اوسکی نہو وی بیچ فی مراوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی مسئلہ بیچنا دودہ کا تہن میں باطل ہی کیونکہ شک ہی اوسکی ہونی میں احتمال ہی کہ ریح ہو پس بیچنی کا مسئلہ نہیں جائز بیچنا جانور کا ہوا میں اگر عادت پر پانی کی نہ آتا ہو اور اگر عادت پہر پانی کی رکہتا ہو مانند کبوتر کی بیچنا اوسکا اوڑنی کی حالت میں بہی درست ہی اور نہیں جائز بیچنا مچھلی کا کہ نہیں پکڑی گئی ہی پانی سی یعنی دریا وغیرہ سی یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر اوسی حوض میں ڈالدی ہی کہ نہیں پکڑی جاتی

اگر ایک ورخت سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضوں کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہیں اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور اور اماموں کے نزدیک جائز نہیں اور بیچنا انسان کی گندگی کا اگرچہ اوس میں ملا ہو نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے اور اگر راکھ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے اور بیچنا گوبر کا بھی اونکے نزدیک جائز ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمیں سے جائز نہیں اور جس چیز کی بیع جائز نہیں نفع اوٹھانا بھی اوس سے جائز نہیں مسئلہ بادشاہ حاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہے مگر جبکہ بنیے بیچ گرانی غلہ کی بہت تعدی کریں تو اوس وقت ساتھ مشورہ داناؤں کے نرخ مقرر کرے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ یہ کہ بیچے میوہ اپنے باغ کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنی مثلا دس پیمانے بھر تازی کھجوریں درخت پر اندازہ کر کر بدلے دس پیمانے بھر خشک کھجوروں کے لینے والے پاس سے بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اوسکو بدلے انگور خشک کے ازروی پیمانے کے حاصل یہ کہ بیچے میوہ تر کہ درختوں پر ہے بدلے میوے خشک کے کہ زمین پر ہے یا ہو اور کتاب مسلم میں ہے اور اگر ہو باغ کھیتی بیچے اوسکو بدلے پیمانے غلہ کے یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی میں ہوں بدلے گیہوں وغیرہ کے کہ لینے والے پاس ہوں منع کیا اس سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہے کہ منع کیا حضرت نے مزابنہ سے فرمایا اور مزابنہ بیچنا میوہ کا ہے اوپر درختوں کھجور کی ہو بدلے کھجوروں خشک کے ساتھ پیمانے معین کے بیچے بائع یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ درخت کا یعنی پیمانے معین سے پس واسطے میرے ہے اور اگر کم نکلی پس مجھپر ہے یعنی پورا کر دونگا اوسکو پھیری لیے اپنی مشتری کے **ف** مزابنہ مشتق زبن سے ہے اور زبن کے معنی ہیں دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہے اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رہتا ہے جہاں سکتی ہے کہ مشتری اور بائع میں نزاع پڑے ہر ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت میں ثمر ساتھ ثاء مثلثہ کے ہے اور دوسری میں ساتھ تاء فوقانیہ کے اور مقصود بیان ہے عام ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے اور محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور محاقلہ یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہوں کے اور مزابنہ یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے سو فرق کھجور کے کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا کہ حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر رے کے نام ہے پیمانے کا کہ اوسمیں سولہ رطل غلہ آتا ہے یعنی آٹھ سیر اور فرق ساتھ جزم رے کے ایکسو بیس رطل کا ہوتا ہے اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہے مقصود بیچنا کھیتی کا ہے بالون میں بدلے گیہوں کے جیسا کہ بیچ بیان مزابنہ کے گذرا لیکن مزابنہ عام ہے استعمال اسکا میووں میں بھی آتا ہے اور کھیتی میں بھی اور کبھی خاص میووں ہی میں آتا ہے اور استعمال محاقلہ کا کھیتی ہی میں آتا ہے اور مخابرہ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دے باین شرط کہ اسمیں بووے جوتے اور جو اسمیں پیدا ہو اوسمیں سے تہائی چوتھائی مجکو دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اجرت کے اور واسطے ہونے اوسکی کے معدوم اور مخابرہ کو مزارعت بھی کہتے ہیں اور اس مخابرت میں تخم ہوتی ہے الگ کا ہوتا ہے اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست

ہی اور فتوی اسی پر ہی اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہی لوگوں کو اوسکی ٭ ج ٭ ع ٭ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنے معاومت کے یہ ہین کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوی کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر موجود ہے اور اوسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اوسمین سے استثنا کرلے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کی عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکے لیے دیتے اور معمول تہا اپنے اہل و عیال کے ساتھ اگر باغ مین بیٹھتے تہے پس اوس فقیر کے آنے سے اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنے پاس سے میوہ اوسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لیتے اوسکو درست رکہا اور یہ پانچ وسق سے کم مین درست ہے اوس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگے مذکور ہے ٭ ع ٭ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کی سے درخت پر بدلے خشک کہجوروں کی مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اسکی کی حالت خشک ہونے کی مین یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کی کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجورین دیکر لیلے کہاوین اوس میوے کو اہل اوسکے تازہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتھ اندازہ کرنے اوسکی کی خشک کہجوروں سے بیچ اوس چیز کی کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** بیچ کم پانچ وسق کے اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہے سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح عدم جواز ہے اسلیے کہ راوی کو اوسمین شک ہے احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ اوس پر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بہی اختلاف ہے کہ رخصت خاص فقیرون ہی کی لیے ہے یا اغنیا کی لیے بہی اور صحیح یہ ہے کہ دونون کے لیے ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع مین قریب چار سیر کی غلہ آتا ہے ٭ ح ٭ ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پہل کی سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے والے کو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پہل کہجور کی سے یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ کہیتی کی سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے **ف** بیچنے والے کو اسلیے منع کیا کہ تا مال لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نہ کرے بسبب آفت کے خوف ہلاک کی ٭ ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی تزھی قیل وما تزھی قال حتی تحمر وقال ارأیت اذا منع اللہ الثمرۃ بم یأخذ احدکم مال اخیہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہین خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہوا اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب سی لیوی ایک تمہارا مال بھائی اپنی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی پہلی پختہ ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ آفت پہونچی اور میوہ جھڑ جاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والی سی مفت لیگا پس چاہیی پکنی تک صبر کری ۱۲ ح وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین وامر بوضع الجوائح رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کی سی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی نہ بیچی اور حکم کیا ساتہ موقوف کردینی آفتون کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہونچی کہ جھڑ گیا بائع کو چاہیی کہ کچھ مول مین سی کم کری یا مشتری کو پھیر دی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کی لیی ہی کہ جو آفت مبیع کو پہونچی بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنی کی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھ نہین ۱۲ ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تأخذ منہ شیئا بم تأخذ مال اخیک بغیر حق رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تو نی اپنی بھائی کی ہاتہ میوہ پس پہونچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچھ کس سبب سی لیتا ہی مال بھائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہ مسلم نی ف نہین حلال ہی الخ یہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونی کی ہی اور اگر آفت ایسی پہونچی کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول مین سی چھوڑ دی جیسکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر ہو ہلاک پہلی سپرد کرنیکی مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہ ہین کہ نہین حلال بیچ تقوی اور ورع کی ۱۲ ح ع وعن ابن عمر قال کانوا یبتاعون الطعام فی اعلی السوق فیبیعونہ فی مکانہ فنہاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعہ فی مکانہ حتی ینقلوہ رواہ ابو داود ولم اجدہ فی الصحیحین اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا خریدتی لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچ ڈالتی اوسکو اوسی جگہ یعنی پہلی قبض کرنی کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی اوسکی سی اوسی جگہ مین یہانتک کہ نقل کرین اوسکو نقل کی یہ ابو داود نی اور نہین پایا مین نی اسکو صحیحین مین ف نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہ ہی کہ اسکو اسکی جگہ سی اوٹہا کر اور جگہ رکہ لی اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کی لیا ہی کیل کر کر اوٹہا لے اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہی تو یونہین اوٹہا کر اور جگہ رکہ لی اور نہین پایا مین نی اسکو صحیحین مین یعنی بیچ ایک کی اون دونون مین سی یہہ اعتراض ہی مصابیح والی پر کہ اس حدیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہی ۱۲ ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ ابن عباس حتی یکتالہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خریدی غلہ پس نہ بیچی اوسکو یہانتک کہ پورا لی اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کی یہانتک کہ کیل کر لی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پورا لی یعنی قبض کری اور بیچنا کسی چیز کا پہلی قبض کی جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کی خواہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز

بعضوں نے بیچنا غلہ کا اور اور چیزوں کا بیچنا جائز ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب
امام احمد کا بھی یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کری یعنی ماپی کیل کو کہی ہی بعضوں نے ساتھ اس حدیث کی پس کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبروی مشتری کے
تو نہیں کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اور کری بعد قبض کرنیکے لیکن صحیح یہ ہی کہ یہ کفایت کرتا ہی اسلیئے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری
کی اسکا ہی کیل ہی م ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ
اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہی بیچنا اوسکی سی یہانتک کہ قبض کیا جاوی کہا ابن عباس
نی اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی پہلی قبض کرنیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہیں
مانند غلہ کی اور یہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر م ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا
الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا
رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ
رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ آگی جا ملو تم
قافلہ سی کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کی اور نہ بیچی بعض تمہارا اوپر بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی اور نہ جمع کرو
دودہ اونٹ اور بکری کی تہنوں میں اور جو شخص خریدی اوس جانور کو بعد دودہ جمع کرنیکی پس وہ مختار ہی رکھنی و پھیرنی میں بعد دوہنی اوسکی
اگر راضی ہوا اوس سی تو رکھی اور اگر ناراض ہو تو پھیر دی اوسکو اور دیوی چار سیر کھجوریں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے
یوں ہی کہ جو کوئی خریدی بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تہنوں میں دودہ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہی تین دن تک پھر اگر پھیری اوسکو تو پھیری ساتھ
اوسکی چار سیر کھجور نہ گیہوں ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسی سستا خریدنی کی لیے
پہلی اسکی کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سی منع اسلیئے کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہی بیچنی والی کو اور نہ بیچی الخ
یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہی بیچنی والی کو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیری ہاتھ ایسی ہی چیز اس سی سستی
مول کو دونگا اسسے منع فرمایا کہا ہی بعضوں نی کہ یہ نہی مخصوص ہی ساتھ اوس چیز کی کہ ہوا اوسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ
کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتھ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور یا بیع اسجگہ بمعنی خریدنے کی ہی یعنی ایک شخص کچھ خریدتا ہی اور
بیچنی والا اور لینی والا راضی ہیں ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لی لیوی یہ برا ہی
اور اگر قصد خریدنی کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہ اوس سی بھی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتی ہیں کہ ایک شخص
کچھ خریدتا ہی اور ایک آیا اوسنی تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہی کہ لینی والا پھیر
دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کری اسکی لینی میں اس سی منع فرمایا کہ لینی والی کو فریب دینا ہی اور نہ بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ
لایا شہر میں اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاوں ایک شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو میں بسہولت مہنگا بیچ رکہونگا اس سے
منع فرمایا کہ اسمیں روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سی اور یہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور

نہ جمع کرو دودھ الخ یعنی بچی ہی پہلی ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہی تا کہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوی تھنوں میں لوگ گمان کر
لیوی والا کہ بہت دودھ کی ہی لیں زیادہ مول دیوی اس سے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمیں اور اگر کوئی اسطرحکا جانور لیوی اور بعد دودھ دوہنی کی معلوم
ہو کہ دودھ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکھی اور چاہی پھیر دی اور پھیری تو اوسکی ساتھ چار سیر کھجوریں عوض میں دودھ کی دی اصلی کچھ دودھ پیدا ہوا ہی
بیچ مالک مشتری کی اور کچھ تھا بیچا گیا پس واسطی تمیز ہونی اسکی کی ممتنع ہوا پتا دودھ کا اور دینا قیمت اوسکی کا پس واجب کیں شارع نی چار
سیر کھجوریں واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودھ کی اور کثرت اوسکی کی جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کے سو اونٹ باوجود تفاوت
نفسوں کے اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانوروں اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہیں خیار اسمیں اور اس حدیث پہ
عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلیکہ یہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تھا کہ اسطرح کی چیزیں جائز تہیں معاملات میں بعد منسوخ کیا گیا اور کھجور نہ گیہوں کہا ابن حجر
شافعی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز کچھ دینا اس جگہ سوای کھجوروں کی اگرچہ راضی ہو ساتھ اوسکی بیچنی والا اسلیکہ اکثر طعام اونکا تھا کھجور اور دودھ
پس قائم کیا کھجور کو مقام دودھ کی اور بعضوں نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کھجور کی بھی ساتھ رضا بیچنی والی کی + ح ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جا ملو تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو ملا اوس سے
اور خرید اوس سی پس جسوقت کہ آوی مالک اوسکا بازار میں پس وہ مختار ہی درمیان پھیرنی اور رکھنی کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی لفظ
جلب کے اور لفظ رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث میں ایک ہی ہیں اور حل مطلب اسکا بھی ہیں کیا گیا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہ منع
اوس صورت میں ہی کہ خریدنا اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والوں سی چھپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری
اسکا خریدنا اور نرخ چھپاوی نہیں اور فریب نہ دیوی اونکو تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور خیار کا حکم اسمیں یہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہیں کہ جب مالک
شہر میں آوی اور دیکھی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھی کہ گراں لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار
بائع کو نہیں ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابوں سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر میں غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہیں
تو نہیں ح طیبی + مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ
بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جا ملو اسباب سی یعنی قافلہ
کو اور مذکور ہوا پہانتک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى
اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بھیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام
نکاح بہائی اپنی کی مگر یہ کہ پروانگی دی واسطی اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی میں اوپر ہو چکا اور
نہ بھیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بھیجا تھا اور دوسرا کوئی چاہی پیغام بھیجنا اور یہ اوس صورت میں منع
ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئی تھی اور کچھ نہ باقی رہا تھا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اذن دی بہائی اوسکو کہ میں نہیں لیتا یہ چیز
تو ہی لی یا میں نہیں نکاح کرونگا اس عورت سی تو پیغام بھیج تو اس صورت میں لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بھیجنا درست ہوگا + ش ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچا کوئی آدمی اوپر بیچنی بہائی مسلمان اپنی کی نقل کی یہ مسلم نی ف
یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئی تہی ایک مول پر تو اور کوئی نہ چاہیی کہ ارادہ لینی کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب
کری پس یہ مکروہ ہی اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم میں ذمی اور معاہد اور مستامن بہی ہین ۱۰ع وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ مِنْ بَعْضٍ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری اسطی جنگلی کی چہوڑ دو لوگون کو کہ روزی دی
اللہ بعض انکی کو بعض سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی چہوڑ دو جنگلیون کو کہ غلہ باہر کی لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث فراخی
رزق کا ہو شہر والون پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ۱۱ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَہٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ
وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِہٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّہَارِ وَلَا یَقْلِبُہٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَۃُ اَنْ یَّنْبِذَ
الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِہٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَہٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعَہُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَیْنِ اشْتِمَالُ
الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰی اَحَدِ عَاتِقَیْہِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْہِ لَیْسَ عَلَیْہِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَۃُ الْاُخْرٰی
اِحْتِبَاؤُہٗ بِثَوْبِہٖ وَہُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا
منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرح کی پہناوی سی اور دو طرح کی بیچنی سی منع کیا ملامست سی اور منابذت سی بیچنی مین اور ملامست
یہ ہی لگانا آدمی کا ہاتھ اپنا دوسرے کی کپڑی کو رات مین یا دن مین اور نہ الٹی اوسکو مگر بسبب اسکی اور دوسری بیع منابذت وہ یہ ہی کہ پہینکی ایک
شخص طرف دوسرے شخص کی کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہووی یہ بیع اونکی بغیر دیکہنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کی بیع ہی
جاہلیت مین کرتی تہی اسکو بہی منع فرمایا حضرت نی اور دو طرح کی پہناوی سی جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑی کا ہی بطریق صما کی اور صما یہ ہی کہ ڈالی
کپڑا ایک مونڈہی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی ننگا اوس پر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہی کہ گوٹ مارنی کپڑی سی اسحال مین کہ وہ بیٹہا
ہو اور اسکی شرمگاہ پر اوس کپڑی مین سی کچہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہ الٹی اوسکو مگر بسبب اسکی یعنی نہ چہوی اوسکو مگر بسبب چہونی
کی بغیر اسکی کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کی ایجاب و قبول لفظی اور تعاطی فعلی یعنی نہ تو منہ سی کہی بائع کہ یہ چیز مین نی بیچی اور مشتری
کہی مین نی لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سی جان مبیع دی اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نی کہ نہ الٹی کپڑی کو اور نہ کہولی اوسکو مگر ساتہ
چہونی کی یعنی شرط یہ تہا کہ کہول کر الٹ کر اور دیکہنا اوسکو اور اوسکی نہ کہولا اور نہ دیکہا سو چہونیکی اور چہونی ہی کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حاصل ہی کہ
بیع ملامست ایام جاہلیت مین یہ تہی جہان ایک نی دوسرے کی کپڑی کو ہاتہ لگایا بس ہی بیع ہو گئی دیکہنی بہالنی اوسکو کچہ نہ تہی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی
کہ بعد دیکہنی کی چاہین گی رکہین گی اور چاہین گی پہیرینگی اور بیع منابذت یہ کہ جہان آپس مین ایک نی دوسرے کی طرف کپڑا ڈال دیا بس یہی بیع ہو گئی
حاجت دیکہنی کی اور رضامندی کی کچہ نہ تہی اور صما کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہ ہین کہ ایک کپڑا سر سی پاؤن تک بدن
لپیٹ لی کہ ہاتہ بہی اوسمین لپٹی رہین اور تکلیف کہلانی ہی اور وہ دوسری پوشش یہ منع ہی کہ کولہی بیٹہی اور دونون زانون کہڑی کر کر کپڑا اپنی زانو
اور کمر کی گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کہلا ہی پس اسطرح کی لباس سی اسلی منع کیا کہ ستر کہلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع
ہی اور ہاتون ہی گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹہنا مسنون ہی ۱۲ع ۱۳ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بیع حصاۃ کی اور بیع غرر کی سی نقل کیا یہ مسلم نی ف بیع حصاۃ یہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والی کو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پہینکوں واجب ہو بیع
یا کہی بیچنی والا لینی والی کو کہ بیچی مین نی تیری ہاتہ اسباب سی وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہینکی تو اوسکو یا زمین مین سی اتنی زمین
بیچی کہ جہان تک تیرا کنکر جاوی یہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اس سی منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہی کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنی والی کی
قدرت مین نہو جیسی مچہلی دریا مین بیچنی اور جانور ہوا مین اور غلام بہاگی ہوی کو بیچنا ✽ ع وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اہل الجاہلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج
الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل
کی سی اور تہی یہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ بیجاوی اونٹنی پہر بچہ بیجاوی وہ کہ بیچ پیٹ
اوسکی کی ہی یعنی اس وعدی پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کی ہان بچہ ہوگا تب مول اوسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بیچنی حمل حمل کی یہ ہی یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ مین بچہ ہی ایک شخص نی بیع کی کہ اگر اسکی ہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو مین نی بیچا
اس بیع سی منع فرمایا اسلئی کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی یہی حکم ہی چہ جای بچی کی بچی کی بیچنا
اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کی سی یہ ہی کہ بیچی ساتہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی
بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہ اس عبارت کی وکان بیعا الخ ✽ وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب
الفحل رواہ البخاری ✽ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کروانی نر کی سی نقل کی بخاری نی
ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہ کسیکو دی مادہ پر چہوڑنی کی لئی اور اوسکی اجرت لی اس سی منع فرمایا اسلئی کہ اسمین جہالت ہی
نر کبہی جست کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی بار ور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہ اور اگر عاریۃ دی
نر مادہ پر چہوڑنی کی لئی مستحب ہی اور اگر بعد عاریت دینی کی کچہ وہ اپنی طرف سی بطریق انعام کی دیوی درست ہی قبول کرنا اوسکا ✽ ح
وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جست کرانی اونٹ کی سی یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کی سی تاکہ کہیتی
کیجاوی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تاکہ بووی زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی
کرنی اوسکی اور لیوی زمین الا بعض غلہ کہ اوسکو مخابرہ کہتی ہین اس سی منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ✽ ع
وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کی سی کہ زیادہ ہو حاجت سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو
احتیاج ہو تو جائز نہین ہی روکنا اوسکو اونسی اور بیچنا اونکی ہاتہ بلکہ یونہین دی اونکو اور رہا اوس صورت مین ہی کہ کوئی آپ پیا چاہی یا
جانورون کو پلادی اور اگر کہیتی مین یا درختون مین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کی مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ✽ ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء متفق علیہ اور روایت
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیچا جاوی زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوی بسبب اوسکی گہانس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

و

ف یعنی لازم آتی ہی بیچنا پانی کی سی بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی جا سکتا ہی چراوی جانور کسی کی پانی کی گرد اور وہ جانوروں کو پانی نہیں پینی دیتا بغیر عوض کی مضطر ہو گا ساتھ خریدنی اوسکی کی پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہو گا اور گھانس کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی اور ظاہر یہی ہی کہ تنزیہی ہی * ح * ع **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ڈھیری غلہ کی پس داخل کیا ہاتھ اپنا توڑی میں پس پایا اونگلیوں حضرت کی نی تراوت کو پس فرمایا کیا ہی یہ تری اے مالک غلہ کی یعنی کہاں سی یہ تری پونہچی اور کیوں تر کیا کہا پونہچا تھا اسکو مینہ یا رسول اللہ یعنی میں نی تر نہیں کیا مینہ سی تر ہو گیا فرمایا کیوں نہ کیا تو نی تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تا کہ دیکھتی اوسکو لوگ جو فریب دی پس نہیں مجھ سی یعنی میری طریقہ پر نقل کی یہ مسلم نی **الفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا استثنا کرنی سی مگر یہ کہ جانا جاوی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی کہ بیچا میں نی یہ چیز مگر بعض اسکی نہیں بیچی اس سی منع فرمایا بسبب جہالت بیع کی مگر جس صورت میں معلوم ہو کہ اسقدر نہیں بیچی مثلاً تہائی یا چوتہائی یا دس کیل تو درست ہی * ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ إِنَّمَا ثَبَتَتْ فِي رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کی سی یہانتک کہ سیاہ ہو جاوی یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کی سی یہانتک کہ سخت ہو جاوی یعنی قابل انتفاع کی ہو اسیطرح سی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود نی انس سی اور زیادتی کہ مصابیح میں ہی وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنی کھجور کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہیں ہوتی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابو داود کی مگر ابن عمر سی یعنی نہ انس سی اسطرح کہ کہا ابن عمر نی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کھجور کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** اسمیں دو اعتراض ہیں بغوی مصابیح کی مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سی روایت کی اور وہ ہی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض کہ نہی بیع التمر نقل کیا اور ہی بیع النخل * ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کی سی ساتھ نسیہ کی نقل کی یہ دار قطنی نی **ف** یعنی بیچنی ادہار کی سی ساتھ ادہار کی اور لفظ کالی ساتھ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بہی آیا ہی کلاء سی بمعنی تاخیر کی اور صورت نسیہ کی ساتھ نسیہ کی یہ ہی کہ خریدی ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوی مدت اور نہ پاوی مول یعنی الاموال کہ ادا کری پس کہی بیچی ڈالی وہ بیع اسکو میری ہاتھ ساتھ اور مدت کی کچہ زیادہ مول کو مثلاً دس روپی کہ وہ چیز لی تھی اسنی کہا گیارہ روپی کو میری ہاتھ بیچ ڈال ایک مہینی کی وعدہ اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنی کی آپسمیں اسی سی منع فرمایا اسلیے کہ بیع اوس چیز کی ہی کہ قبض نہیں کیے اور بعضوں نی کہا کہ صورت اوسکی یہ ہی کہ بیع سلم کا عوض ہو ایک کپڑا اور بکر کی عمرو پر دس درہم اسکی زید بکر کو کہا بیچ دی تیری ہاتھ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہی عوض ان دس درہم کی کہ تیری عمرو پر آتی ہیں پس کہا بکر نی کہ قبول کیا میں نی یہ بیع بہی جائز نہیں اسی سبب سی کہ بیع اوس چیز کی

ہے کہ قبضہ نہیں کی ہے ❊ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان کی سے نقل کی یہ مالک نے اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف تفسیر اوسکی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنے والے کو ایک روپیہ یا کمتی بڑہتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اوسکو مجرا کرینگے مول میں اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیرے پاس نہ لونگا میں اوسکو پھیر کے سندی میں اوسکو بیعانہ اور سائی کہتے ہیں شریعت میں یہ بیع باطل ہے چاہئے یوں کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنے والے کا ہے اوسواسطے کہ مول میں مجرا ہوتا ہے اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینے والے کا ہے واپس ہو اور جائز کہا ہے اوسکو ابن عمر رضی نے اور امام احمد نے ❊ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنی مضطر کی سے اور بیچنی غرر کی سے اور بیچنی میوے کی سے پہلے پختہ ہونے کی نقل کی یہ ابو داود نے ف بیچنی مضطر کی سے دو معنی ہیں ایک بیان ہو چکا یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہیں منعقد ہوتی یا مراد مضطر سے محتاج ہے کہ مضطر ہو ساتھ بیچنے کی بسبب قرضداری کی یا مصیبت کے کہ اوسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال میں سے ارزان بسبب ضرورت کے پس مروت یہ ہے کہ اوس سے نہ خریدے سستی ولیکن مدد اوسکی کرے ساتھ اور قرض دیوے یا خریدے اوسکو ساتھ قیمت اوسکی کی اور یہ عقد صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اسی باب میں ❊ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرت دینی نر کی سے واسطے چھوڑنے کی پس منع فرمایا اوسکو پھر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ ہم عاریت دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں ہم یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے ہیں اور ہمیں بطریق انعام کے دیتے ہیں پس اجازت دی حضرت نے اوسکو بیچ لینے انعام کی نقل کی یہ ترمذی نے ❊ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی و ابی داود و نسائی کی یوں ہے کہا حکیم نے کہا میں نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے مجہسے خریدنے ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میرے پس خرید لاتا ہوں میں واسطے اوسکی بازار سے یعنی اوسکی ہاتھ ایک چیز بیچتا ہوں اور بازار سے مول لاکر حوالے کر دیتا ہوں فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک تیرے ف نہیں نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری ملک میں نہیں وقت بیچنے کی پھر اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک میں ہے اور نہ پاس ہے جو وہی ہے اسکی بیع صحیح نہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ ملک میں تو نہیں اسکی مال غیر کا ہے لیکن ہے پاس اسکی اب وہ اوسکو بیچنا چاہے بغیر اذن مالک کی لیکن اگر بیچیگا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نہیں ہوگی اور پہلی صورت کی حکم میں داخل ہے بیچنا اوس چیز کا کہ قبضہ نہیں کیا ہے یا گم ہو گئی ہے یا بہاگ گئی ہے مانند غلام وغیرہ کی یا قابو نہیں اوسکی حوالہ کرنے پر جیسے جانور ہوا میں اور مچھلی پانی میں اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کی ہے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطوں معلومہ کی کہ بیان انکا باب السلم میں ہوگا انشاء اللہ تعالی ❊ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

و

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک بیع کے نقل کی یہ مالک نے
ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف اس حدیث کی دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص مثلاً کہے بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپے کے
بشرطیکہ اسکو بیچے تو میرے ہاتھ گھر اپنا بعوض [illegible] روپے کے یہ درست نہیں دوسرے یہ کہ کوئی کہے بیچا میں نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپے نقد کو یا بیس روپے قرض کو یہ بھی
نادرست ہے م ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ
صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا
یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک عقد کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس حدیث کا حکم
اور اسکے اوپر کی حدیث کے معنی ایک ہی ہیں م ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ
بَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ
قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال قرض اور بیع اور نہ
درست ہیں دو شرطیں کرنی بیع میں اور نہیں درست نفع اوٹھانا اوس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی اوسکی اور نہیں درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے
یعنی نہیں تیری ملک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف نہیں حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے
ہاتھ کچھ بیچنا اور اوسمیں شرط کرنی کہ اسقدر روپے وغیرہ مجھکو قرض دینا یہ درست نہیں یا معنی یہ ہیں کہ ایک شخص کسیکو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اوسکے ہاتھ
بیچے اوسکی قیمت سے زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلیے کہ اسکی قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے یعنی حیلہ
سود خوروں کا نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہیں درست ہیں دو شرطیں کرنی بیع میں یعنی ایک بیع میں دو بیعیں کرنی جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہے اور بعضوں نے
یہ معنی کہے ہیں کہ بیچے ایک چیز ساتھ دو شرطوں کے مثلاً کہے بیچا میں نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اسی کو [illegible] اور لکھا ہے علمائے
قید دو شرطوں کی اتفاقی ہے ایک شرط بھی بیع میں نہیں جائز اسلیے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سے اور نہیں درست نفع اوٹھانا الخ یعنی مثلاً ایک شخص نے
ایک چیز مول لی اور ابھی اوسکو قبض نہیں کیا اور بیچنے والے نے اوسکا کرایہ لیا اور چاہے مول لینے والا کہ بیچنے والے سے کرایہ لے لے تو درست نہیں اسواسطے کہ اگر وہ
چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنے والے کی ضائع ہوتی مول لینے والے کی کچھ نہ جاتی اسیطرح سے اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والے کا
نہیں م ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِیْعِ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاهِمِ
فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ یَوْمِهَا
مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَكُمَا شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھا میں بیچتا اونٹ
بدلے دیناروں کے نقیع میں کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پھر لیتا میں بدلے دیناروں کے درہم اور بیچتا اونٹ بدلے درہموں کے اور لیتا میں بدلے درہموں کے دینار
پھر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ واسطے اونکے پس فرمایا نہیں ڈر اسمیں کہ لیوے تو دیناروں کو بدلے درہموں کے یا درہموں کو
بدلے دیناروں کے موافق نرخ اوس دن کے یعنی قیمت اوسی دن کی جبتک کہ نہ جدا ہو تم ایک دوسرے سے اس حال میں کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف درہم چاندی کی ہوتی ہیں اور دینار سونے کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بیچے بدلے روپوں کے
لے اور اونکے بدلے اشرفیاں دیدے یا بدلے اشرفیوں کے لے اور اونکے بدلے روپے دیدے تو درست ہے اور نرخ اوس دن کا [illegible] مستحب ہے الا جس
چاہے لے جائز ہے اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنی قبض کیا ہو [illegible]

ہی کہ بیع مجلس کے قبض کی اسمین کرین تا ہمیں نقد کی ساتھ نسیہ یعنی وعدہ کی لازم نہ آوی اور روایت ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ میں خادم کو بازار میں بہیجتی تو نصیحت کر دیتی کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا آپکے قبض کرنی میں فرق درمیان میں نہ واقع ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ درہمو نمین نہیں ہوتی یہانتک کہ اگر کہا دیتی بیچنے والی کو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہ چیز لیتا ہوں پس بیچی اوسنی وہ چیز پہر وہ تو نہ دی ورد ی اوسکو اور درہم جائز ہی جبکہ ہوں دونون مجلس میں یکساں ہو ع **وعن العداء بن خالد بن هوذة اخرج كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب** اور روایت ہی عداء ابن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا ایک خط کہ اوسمین لکہا تہا کہ یہ خط خریدنی عداء بن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نہیں بیماری اور نہیں بدی اسمیں خریدا مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** یا لونڈی یہ شک راوی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ غلام لکہا تہا یا لونڈی اور نہیں بیماری مراد بیماری سی یہاں جنون اور جذام اور کوڑہ اور مانند انکی کی ہی اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونی غلام کی چور یا بہگوڑا اور نہیں برائی یعنی اوسکی اصل میں کہ پیدا ہوں اوس سی افعال و اخلاق بری مانند ہونی اوسکی کی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جہوٹا اور خریدا الخ یہ اشارہ ہی ساتھ رعایت خیر خواہی اور حقوق اسلام کی اس بیع میں طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام اچہا ہی عیب دار نہیں اور اس بیع میں طرفین سے دغا اور فریب نہیں اور یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتا میں اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور کچہ نہیں اور لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بعد از ہجرت کی بیع نہیں واقع ہوئی مگر تہوڑی پہلی ہجرت سی بیع اور شراء دونوں سے ہیں اور بخاری میں حدیث کو یہ ذا ما اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عداء ابن خالد ہیں اوس سے معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت تہی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم ہوا ع ہو ع **وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا فقال من يشتري هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة** اور روایت ہی انس سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان دونوں کو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم پر پس دی اونکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اون دونوں چیزوں کو حضرت نے اوس شخص کے ہاتہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** قصہ اس بیچنی کا یہ ہے کہ ایک شخص نے مانگا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پس فرمایا حضرت نے اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہ کہا اوسنے کہ نہیں ہے میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ اون دونوں کو اور کہا مول لونگا پہر جبکہ تہو تیری پاس کچہ پس مانگ صدقہ پس وہ لی آیا اور حضرت نے اونکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتی ہیں یہ بیع شرع میں درست ہی اور یہ جو آیا ہی کہ ایک کے چکانی پر دوسرا نہ چکاوی تو وہ اوس صورت میں ہے کہ بیچنی والا یعنی والا ایک مول پر راضی ہوگئی ہون تو اور کو نہ چاہیے کہ اوسکو چکاوی اور اسمیں وہ بات نہیں ہے بلکہ بیچنی والی کو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہی بیع میں اگرچہ منہ سی کچہ نہ کہیں ہو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من باع عيبا لم ينبهه لم يزل في مقت الله او لم تزل الملائكة تلعنه رواه ابن ماجة** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا سنا میں نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی عیب دار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

عضب الٰہی کی یا فرمایا ہمیشہ فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **بَابٌ** یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهٗ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کہجور کا بعد تابیر کی پس میوہ اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا نقل کی یہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اوسکو کہتی ہین کہ رکہتی ہین پہول نر کہجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کہجور کی اور اس سبب سی میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الٰہی سی پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کہجور کا مول لی اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا مین نی درخت کہجور کا ساتہ اس پہلی کی تو مول لینی والی کا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوئیگا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کی ہوی کا ہوتا ہی پہل مول لینی والی کا مگر یہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لیی تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیی مال ہو یعنی بحسب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہ مین ہی والا غلام مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کر لی مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلام کی پہنی ہوی ہو نہین داخل ہوتی بیع مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچہ بموجب ظاہر حدیث کی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اَقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا اور روایت ہی جابر سی یہ کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر پر پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی سی یا کوڑی سی کہ دست مبارک مین تہا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلی ویسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتہ اوسکو ساتہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مین نی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مین نی سواری اوسکی اپنی گہر تک پس جب آیا مین مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہے یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دیا اونکو ایک قیراط کہ نام چہٹی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ اوسکو کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی مین نی الخ یعنی شرط کر لی مین نی کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لاد ونگا پس ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہ شرط کرنی بائع کی سواری اوسکی کو اپنی لیی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی یہ شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تہا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین کہتی ہین بیع کرنی ساتہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والی کا یا مول لینی والی کا ہو خواہ مسافت قریب ہو خواہ بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہی کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا جواب یہی ہین کہ یہ بات خاص جابر ہی کی لیی جائز ہوئی اور نہین جائز یا کہ یہ شرط بعد ہونی بیع کی ہوئی ہو ﴿ح ع﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ

عامٍ وُقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ کتابت کی تھی مین نی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیری یہ کہ دون مین اوقی اونکو ایک مرتبہ سبکی سب اور آزاد کرون مین تجکو تو کرونگی مین یہہ حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنی کی پس مانا اونھون نی اور کہا کہ نہین بیچنی کی ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق ولا کا ہماری لیی پہر فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہونچی گی پہر خطبہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر فرمایا پیچہے اسکی کیا حال ہی اون لوگون کا کہ کرتی ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی اگرچہ ہوون سو شرطین یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی وسیر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوای اسکی نہین ولا واسطے اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہین اونھون نی کتابت کی اپنی مالکون سے اور کتابت اوسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پہر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اوسکی ملک مین ہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مین نی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ یا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پس مدد کرو یعنی کچہہ کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک گر چاہین کہ نو اوقیہ یکمشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کر دون تو کرون یہہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی کی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چہوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالی کو مال اوسکا پہونچیگا پس بریرہ کی مالکون نی چاہا کہ عائشہ رض لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہماری لیی ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ رض آزاد کرین اور ولا اونکی لیی ہو اور ولا اوسکی لیی ہوتا ہی کہ جو آزاد کری پس یہہ بات حضرت عائشہ رض نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی وسیر حضرت خفا ہوی اور کلام مذکور فرمایا ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کی سی اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ایک شخص نی غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیی ثابت ہوا اب چاہی کہ اوس حق کو کسیکے ہاتہ بیچی یا بخشی تو درست نہین اسلیے کہ ولا مال نہین ہی اور اوسکو بیچنا یا بخشنا سب علما کا مذہب یہی ہی ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہ کہا خریدا مین نی ایک غلام پس لی مین نی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا مین اوس سی

یعنی

یعنی عیب قدیم پہ پیچ جھگڑا الگیا بیچ اوس غلام کی مقدمہ مین طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تھی پس حکم کیا واسطی میری ساتھ پھیرنی غلام کی اور حکم کیا مجہ پر ساتھ پھیرنی کمائی اوسکی کی پس آیا مین عروہ بن زبیر کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہائی سبعہ سی تھی او رخبر دی مین نی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاونگا مین طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ مانند اس قضیہ کی یہ کہ منفعت بدل ضمان یعنی تاوان بھرنی کی ہی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میری یہ کہ لون مین کمائی غلام کی اوس شخص سی کہ حکم کیا تہا ساتہ اوسکی مجہ پر واسطی اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** بدل ضمان بھرنی کی یعنی اگر غلام اس حالت مین مر جاتا یا ناقص ہو جاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہے تو وہ بھی مول لینی والی کی ہی ۔ مولانا من المرقاۃ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ قَالَ الْبَیِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِیْعُ قَائِمٌ بِعَیْنِہٖ وَلَیْسَ بَیْنَہُمَا بَیِّنَۃٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ یَتَرَادَّانِ الْبَیْعَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بایع اور مشتری پس قول قول بیچنی والی کا ہی اور لینی والا اختیار ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہی قائم ہو جوں کی توں اور نہ ہو درمیان اون دونون کی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پھیر دین دونون بیع کو **ف** جسوقت کہ اختلاف کرین بایع و مشتری یعنی قدر مول مین یا شرط خیار مین یا مدت مین یا سوا انکی اور شرطون مین تو قول بیچنی والی کا ہی یعنی ساتہ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ تو نی نہین بیچا اتنی اتنی کو اور مول لینی والا اختیار رکھتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتہ اوس چیز کی کہ قسم کہائی ہی واسطی بایع نی اور اگر چاہی قسم کہاوی کہ مین نی نہین خریدی ہی مگر اتنی کو پھر اگر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہوا ایک ساتہ قول دوسری کی خیر اور اگر راضی نہو فسخ کری قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون وقت ہلاک مبیع کی بلکہ قول اس صورت مین قول مشتری کا ہی ساتہ قسم کی اور روایت المبیع قائم ہو یہ ہی ان دونون کا مذہب اور قول وہ ہی کہ بیچنی والا لی یعنی جسوقت کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والی کو قسم دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والی کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گذرا یا دونون فسخ کرین بیع کو اور اگر نہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول مشتری کا ہی ساتہ قسم کی ورنہ قسم دیجاوی بیچنی والی کو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی کذا فی المرقاۃ اور یہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ شُرَیْحٍ الشَّامِیِّ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پھیر لیوی بیع مسلمان کو بخشیگا اوس سی اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنہ مین بیچ حدیث مذکور ہی ساتہ اون الفاظ کی کہ مصابیح مین ہی شریح شامی سی بطریق ارسال **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہی پہلی قبض کی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نی متصل روایت کی ہی یہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سی اور مصابیح مین یہ حدیث یون ہی من اقال اخاہ المسلم صفقۃ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کی ہی اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ

للذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت العقار ولم ابتع منك الذهب فقال بائع الارض انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الى رجل فقال الذي تحاكما اليه ألكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لي جارية فقال انكحوا الغلام الجارية وانفقوا عليهما منه وتصدقوا متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نی اون لوگون میں سے کہ تھی پہلی تم سی میں ایک شخص سی زمین اپنی اوس شخص نی کہ خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک ٹھلیا کہ اوسمین تھا سونا پس کہا بیچنی والی کو اوس شخص نے کہ لی تھی زمین لی سونا اپنا مجھسے نہین خریدی مین نے مگر زمین اور نہین خریدا مین نے تجھسے سونا پس کہا بیچنی والی زمین کے نی کہ نہین بیچی مین نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لی گئی دونون طرف ایک شخص کی پاس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیگئی تھی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی ونمین سے کہ میری ہان لڑکا ہی اور کہا دوسرے نی کہ میری ہان لڑکی ہی پھر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کردو اوس لڑکی کا لڑکی سی اور خرچ کرو اونپر اوس سے نی ہی اور اللہ دو یعنی جو بچ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہی بعضون نے کہ وہ فیصلہ کرنی والے حضرت داود تھی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی والی اور لینی والی کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسیکہ مستحب ہے غیر اسکی کو

باب السلم والرهن باب ہی بیع بیان بیع سلم کی اور گرو کی ف سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹھہرالی کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی مین مثلا ایکسو روپئے کسی کو دی اور اوس سے ٹھہرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجھسے لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبھی سلف بھی کہتی ہین اور ہندی مین بدھنی بھی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکی سولہ ہین چھ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چھ شرطین راس المال مین یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری ہی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈبلی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی کھری ہین یا کھوٹی اور معلوم کرنا قدر راس المال کا مثلا یہ سو ہین یا دو سو ہین روپی یا اشرفی نقد دینا اور جدا نہ رکھنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کی ہیں اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کہا درکی ہین یا بانگری اور بیان کرنا صفت کا کہ اچھی ہین یا بری اور جتنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کیسے سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سے یعنی جسوقت سے عقد کیا ہے اوسوقت سی لینی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہ ہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہووی عقد بیع سلم کی بدون خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ دینگا اگر ہو مسلم فیہ [illegible] اور مسلم فیہ کا منضبط ہونا یعنی بیان کی جنس اور نوع اور صفت کی وہ چیز معلوم ہو لیکن جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کی سی معلوم اور متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑی وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے مولانا

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنة والسنتين والثلث فقال من اسلف في شيء فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم متفق عليه روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سی ہجرت کرکے مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تھی میوون میں ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپی دیتی تھی اور شرط کرتی تھی کہ بعد ایکسال کی دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس

کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بیچی جاتی ہی
تول کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولہ یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایک برس اور زمانہ آئندہ کی اور ظاہر
اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک مدت معلوم کا
ہونا اسمین شرط نہین شرح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ
دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت
معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کچہ مول لینا بنسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی
کچہ گرو رکہنا بدلی دین کے اور جائز ہی گرو رکہنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ قید سفر کی ہی
اتفاقی ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہ اہل ذمہ کی اسلیی اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ اور اور کفار سے جبتک
نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہے لیکن نہین جائز ہی مسلمان کو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتہ اور نہین جائز مطلق
کفار کی ہاتہ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت انکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانون کا اونکی ہاتہ اور کہا نووی نی کہ اسمین
بیان ہے اسکا کہ حضرت دنیا مین قلت مال کی رکہتی تہی اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا
یہودی سی کیا اور صحابہ سی نکیا تو کہا ہی بعضون نے کہ شاید یہ بیان جواز کی لیی کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیی کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نہ تہا
سوای یہود کی ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ
صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسحالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک
یہودی کی بدلی تیس سیر جو کی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ
يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کا سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی کی جسوقت
کہ ہووہ گرو اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی کی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل
کی یہ بخاری نی ف ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہ لکہا ہی یعنی جائز ہی گرو کرنیوالی کو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی سبب
اسکی کہ اسپر ہی دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہ لکہا ہی یعنی جو کوئی سوار
ہوتا ہی اور دودہ پیتا ہی اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوے اور اگر راہن دانا گہانس دیتی ہی اوسکو
جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا لیکن حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما برخلاف
اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی مرتہن کو کہ نفع لی ساتہ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع کہ حرام ہی اور
لکہا ہی علمانی کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتہ حدیث آئندہ کی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهٗ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گرو کی ہوئی کو مالک اوسکی سی کہ جسنی گرو کی ہی اوسکو یعنی گرو کی ہوئی چیز اوسکی ملک سی

سے کھانا اور سکی لینی ہی فائدہ اور زیادتی اوسکی وارد ہوئی ہی تاوان اوسکا نقل کی یہ شافعی نے بطریق ارسال کی اور روایت کی یہی نقل اس حدیث کی یعنی
موافق اسکی لفظا اور معنون میں یا مثل معنی اسکی کی یعنی موافق معنون میں اور مخالف لفظون میں کہ مخالف نہیں ہی اسکی معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اونہون
نے روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کی ف فائدہ اسکا الخ یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گروی کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی گر
بچی وغیرہ ہون گروی کی چیز کی حق راہن کا ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کی ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہو امرتہن کی حق پر
سے کچھ ساقط نہین ہوتا راہن کو سب قرض دینا ہوگا اور بعضی نسخون مین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہی اسصورت مین فاعل شافعی
ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہونگی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ
مِیْزَانُ اَہْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی
اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکی کی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا
ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جبتک کہ نہو دوسو درہم موافق تول مکی کی اور صدقہ الفطر مین اور
اور صدقات واجبہ مین پیمانہ معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیئے کہ مدینہ والی اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال پیمانونکا اور مکہ والی اہل تجارت ہین وہ
احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی والبغوی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ہَلَکَتْ فِیْہِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ناپنے والون اور تولنے والون کی کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے یعنی ناپنے
اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین پیشتر گذری ہوئی پہلی تمسی نقل کیا اسکو ترمذی نے ف مانند قوم شعیب وغیرہ کی لیتی تھے لوگون سے پورا اور دیتی تھی کم اور حاصل
یہ کہ تم کم ناپنے اور کم تولنے سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی ہلاک ہو جاو ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس نہ پھیرے اوسکو
طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرنے اوسکی کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف نہ پھیرے الخ یعنی کسی کے ہاتھ بیچے اور نہ مبیع کی پہلی قبض کرنے کی یا یہ کہ بدل
نکرے یعنی بیچ کو ساتھ غیر اوسکی کی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلے اور چیز نہ لی پہلی قبض کرنے کی ع

بَابُ الْاِحْتِکَارِ

یہ باب ہی بیچ بیان احتکار
کی ف شرع مین احتکار کہتی ہین بند کر رکھنی قوتون کو یعنی غلہ گرانی کی یا بہ طریق کہ وقت گرانی کی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتے ہون مول لیکر
بند کر رکھے اس نیت سے کہ جب بہت زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہی ہان اگر اوسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی مین بیچے
یہ حرام نہین اور اسیطرح حرام نہین ہی بند کر رکھنا اون چیزون کا کہ قوت نہین مین ع اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون
اور جانورون کے جبکہ ہو یہ احتکار بیچ ایسی شہر کے کہ ضرر کرے شہر والون کو یعنی شہر چھوٹا ہی اسکی احتکار سے گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو
اور اگر شہر بڑا ہی یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین پہنچیگا وہان کچھ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہو کے غلہ کو اور شہر سی نہین
ہی وہ احتکار کرنیوالا ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ
فَہُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہ مسلم نے
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی

روزہ رکھنا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ کَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہ کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن پہر صدقہ دی اوسکو نہو گا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہ رزین نی ف چالیس دن تک غلہ بند
رکھنی کا یہ حکم بسزا ہی اور اگر کم اس سی کی اوسکی بہی یہی سزا ہی لیکن کم اس سی ✽ **بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ** یہ باب ہی بیچ
بیان مفلسی کی اور مہلت دینی کی معاملہ میں ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہو گیا ہو اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی ✽ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ
رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
مفلس ہو گیا پس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق تر ہی ساتھ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلاً
ایک شخص نی کچھ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہو گیا قاضی نی حکم اوسکی مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک ہوئی
تہی وہ چیز یا معنی ساتھ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ اور وقف کی تو اوسکو پہونچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لی لی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرضخواہوں کی
وہ مقدم ہی اور اگر کچھ مول لی لیا تھا بائع سی اور کچھ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا ایسی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول میں سی
یہی مذہب ہی امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہیں پہونچتا ہی بیچنی والی کو فسخ کرنا بیع کا اور لی لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرضخواہوں کی
ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تہی کہ خیار بائع کی لیی تہا پہر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہو گیا پس
لائق ہی اسکو یہ کہ اختیار کری فسخ کو ✽ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ
وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی ابی سعید سی کہ کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوی کی کہ خریدا تہا اوسکو پس بہت ہو دین اوسپر فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگوں کو صدقہ دو اوسکو یعنی تا کہ دین ادا کری پس صدقہ دیا لوگوں نی اوسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اوسکی کی پہر فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی قرضخواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطی تمہاری مگر یہ نقل کی یہ مسلم نی ف پہونچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی میں
ایک شخص نی درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تہا آفت کی سبب سی جہڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تہا بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی
والی نی لوگوں سی قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی مدیون بہت سا ہو گیا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ نہیں پہونچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا
اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکی کی پس لازم ہی مہلت دینی اوسکو جب کچھ اوسکی پاس دیکہو گی پہر لینا نہ یہ کہ حق تمہاری کا اوسکی ذمہ سی ساقط ہوا ✽ ح
ملا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ
مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا ایک شخص معاملہ کرتا تہا لوگوں سی یعنی دین کا اور تہا کہتا واسطی کماشتی اپنی کی جب آوی تو تنگدست کی پاس درگذر کر اوس سی
شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مرا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سی یعنی گناہوں سی یہ
مواخذہ نکیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ

يُنجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او يضع عنه رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ نجات دیوی اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کی سی پس چاہیئی کہ تاخیر کری طلب کرنی دین مین مفلس سی یا موقوف کردی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کردی یا کچھ اوسمین سی نقل کی یہ مسلم نی ف قرض افضل ہی نفل سی اٹھارہ درجی مگر تین مسائل مین ایک تو معاف کرنا حق کا تنگدست پر سو مستحب ہی لیکن وہ افضل ہی اوسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدای سلام سنت ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسری وضو پہلی وقت کی مستحب ہی لیکن افضل ہی وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی کریکی وہ فرض ہی ۔ وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله من كرب يوم القيامة رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ مہلت دی مفلس کو یا معاف کری اوس سی یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سی نقل کی یہ مسلم نی وعن ابي اليسر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله رواه مسلم اور روایت ہی ابی الیسر سی کہا سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص مہلت دیوی تنگدست کو یا موقوف کردی اوس سی جگہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کی سی اور آسان کریگا اوسپر شدت اوسکی نقل کی یہ مسلم نی ف اور روایت احمد اور ابن ماجہ اور حاکم فی الطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پھر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پھر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ کا ہی ۔ وعن ابي رافع قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرني ان اقضي الرجل بكره فقلت لا اجد الا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطه اياه فان خير الناس احسنهم قضاء رواه مسلم اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تھا حضرت نی اوس سی پس کہا مین نی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تھا بجای اوسکی یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہی کہ بہت اچھا ہو ادا کرنی میں قرض مین نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور اخیر جملہ سی یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہی اور حلال ہی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نکی ہو ۔ وعن ابي هريرة ان رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغلظ له فهم اصحابه فقال دعوه فان لصاحب الحق مقالا واشتروا له بعيرا فاعطوه اياه قالوا لا نجد الا افضل من سنه قال اشتروه فاعطوه اياه فان خيركم احسنكم قضاء متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک شخص نی تقاضا کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو پھر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چھوڑو اوسکو واسطی کہ صاحب حق کو جگہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیی اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ

اوس سے لیا تھا مگر زیادہ تھا اوسکی عمر سے یعنی اونکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و اوسکو
یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم میں وہ ہے جو اچھا ہو تم میں از روی ادا کی
قرض کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہودیوں میں سے یا عجز اونکی بین سے اور بعضوں نے کہا کہ شاید یہ اعراب گنوار دیہاتی
ہی تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنی کی کہا ابن مالک نے کہ مراد حق سے یہاں دین ہے یعنی جبکہ کسی پر قرض آتا ہو پہر وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں
تو پہونچتا ہے قرضخواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اوس سے اور پہنچاوے اوسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اوس پر ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرے حوالہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی مول دینے کا اور پہر وہ نہ دے یا قرضدار کو اور کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنیکا اور وہ تاخیر
کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت
کرے اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو
میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اسبات کو جلدی سے قبول کرے تاکہ اوسکا مال ضایع نہو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضوں
نے کہا وجوب کے لیے اور بعضوں نے کہا اباحت کے لیے ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہوں نے تقاضا کیا ابن ابی حدردؓ سے اپنی دین کا کہ تھا اوسپر بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد میں پس بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اور حضرت تھے گھر اپنے میں پس
ارادہ نکلنے کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کھولا پردہ اپنی حجرے کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا اے کعب عرض کیا
کعب نے حاضر ہوں یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعبؓ نے تحقیق کیا میں نے یا رسول اللہ فرمایا
حضرتؐ نے ابن ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد میں اور سفارش
کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جھگڑنے والوں میں اور قبول کرنا سفارش کا بغیر معصیت میں ع ح وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى
فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ
دَنَانِيرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا اصحاب نے نماز پڑھیے اوسپر پس پوچھا حضرتؐ نے آیا اوپر
اوسکے دین کہا اصحاب نے کہ نہیں پس نماز پڑھی اوسپر پہر لایا گیا اور جنازہ پس فرمایا کیا اوپر اوسکے دین ہے کہا گیا ہاں فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا اصحاب نے کہ
چھوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑھی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا اوپر اوسکے دین ہے کہا اصحاب نے تین دینار فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہیں

فرمایا پڑھو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے یارسول اللہ اور میری ذمہ ہی دین اسکا پس نماز پڑھی حضرت نے اوسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ یہ تینوں جنازے ایکدن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون میں اور دوسرے شخص وہی تین دینار کا قرض ہوگا جو اسکی پاس سے نکلی اسلیے حضرت نے اوسپر نماز پڑھی اور تیسرے مین جو مال ادای دین کی لیے نکلا اور حضرت نے اوسپر نماز نہ پڑھی یہ یا تو اسلیے تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنی سے ادامین یا مناسب جانا حضرت نے کہ مین دعا کرون اوسکی لیے اور وہ مجھکو نہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگون کی ہین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن ہونا میت کی طرف سے جائز ہی برابر ہی کہ چھوڑا ہو مال ادای دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک یہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علمانے لکھا ہی کہ دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالت اوس میت کی طرف سی کہ نہین چھوڑا مال اور رہوا اوسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتی اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کی طرف سی اسلیے کہ کفالت میت مفلس کی طرف سی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یہ کہ ہووی اقرار ساتھ کفالت پہلی کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ ہو وعدہ نہ کفالت ۱ع ر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی مال لوگون کا ارادہ رکہتا ہوا ادا اوسکی کا یعنی قرض لی احتیاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوسسے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر دنیا مین یا راضی کردیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال اور ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکی کا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو اوسکی ادا کرنی کا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کریگا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنی مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ خبر دو مجھکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی صبر کرنیوالا اور نہین صبر کرنیوالا طلب ہونیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا شہرت کا اور کمائی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہ دینیوالا کیا مٹادیگا اللہ تعالی مجہسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا ہی اسی طرح سی کہا جبرئیل نے اور وحی لائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل حضرت سی کچھ باتین سوای قرآن کی بھی کہہ جاتی تہی ۱ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشی جاتی واسطے شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد وہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسیکا اسکی ذمہ ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہ نہین بخشے جاوینگے بسبب شہادت کے اور کہا ابن مالک نے کہا ہے بعضون نے کہ یہ بیچ حق شہدای بر یعنی جنگل کی ہی اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بھی ۱ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ

المتوفی علیہ الدین فیسأل ھل ترک لدینہ قضاء فان حدث انہ ترک وفاء صلی والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم
فلما فتح اللہ علیہ الفتوح قام فقال انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین فترک دینا فعلی
قضاؤہ ومن ترک مالا فھو لورثتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی
پاس آدمی مردہ اسحال مین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچھتی کہ کیا چھوڑا ہی واسطے ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہی مال اسقدر کہ دین ادا
ہو جاویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچہ فرماتی واسطی مسلمانون کی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتی اور ونکو فرماتی کہ تم پڑہو
پس جب کھولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتہ لگین کہڑی ہوی یعنی خطبہ کی لیے پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتہ مسلمانون کے
اونکی جانون سے پس جو کوئی مری مسلمانون سی اور چھوڑ جاوی دین یعنی اور نہو کچہ اوسکا مال پس میری ذمہ ہی ادا کرنا دین اوسکی کا اور جو شخص
کہ چھوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسکی کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس
واجب ہی مومنو پر یہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون کی سی اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو
مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکی کی اپنی نفسون پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسو پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق ساتہ ادا کرنی دین اونکی کی جیسا
فرمایا من توفی الخ اور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا
بیت المال مین سی اور یہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت اپنی مال مین سی ادا کرتی تہی پہر کہا بعضون نی کہ تہا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر
اور بعضون نی کہا کہ تہا یہ تبرعا یعنی از راہ احسان کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی خلدۃ الزرقی قال
جئنا ابا ھریرۃ فی صاحب لنا قد افلس فقال ھذا الذی قضی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل
مات او افلس فصاحب المتاع احق بمتاعہ اذا وجدہ بعینہ رواہ الشافعی وابن ماجۃ روایت ہی ابی خلدہ
زرقی سی کہ کہا آئی ہم پاس ابو ہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تہا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگون کا تہا کہ انہون
دیا تہا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ یہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتہ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جوں کا توں نقل کی یہ شافعی اور ابن ماجہ
نی ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفس
المؤمن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ رواہ الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہونچتی
بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا ہی
بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنی قرض
لیا حق واجب ادا کرنیکی لیے بقدر ضرورت کی اور مالی بقدر ادا کرنیکی نہ چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکنیکا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر سلطان
اپنی حاکم کو چاہئی ادا کری اوسکی طرف سی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرضخواہونکو راضی کر دیگا ع **وعن** البراء بن عازب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الدین مأسور بدینہ یشکو الی ربہ الوحدۃ یوم القیمۃ رواہ

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِيَ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ فَأَتَى غُرَمَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دَيْنِهِ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي الْمُنْتَقٰى وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوا لِأَحَدٍ لَتَرَكُوا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضدار قید کیا جاویگا سبب دین اپنی کی بہی جنت کی داخل ہونی سی اور صالحین کی صحبت میں پہونچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی گئی یہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرضخواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیے بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین میں یعنی اونکی دین ادا کرنی کی لیے یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہی اور یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نہیں پای میں نی یہ حدیث اصول میں یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں مگر منتقی میں اسطرح اور روایت ہی عبدالرحمان بیٹی مالک کی سی کہ کہا کہ معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال میں سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض میں پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تاکہ کہیں اونکی قرضخواہوں سے یعنی یہ کہ قرض چہوڑ دیں یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہوں نی کچہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیی واسطے خاطر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضخواہوں کی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نی اپنی سنن میں بطریق ارسال کی ف شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت میں جاوینگے اور یہ اونکی پاس جانی سی محروم رہیگا اور کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہڑا دی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سے چہٹکارا پاوی ساتہ دینی نیکیوں اوسکی کی قرضخواہ کو یا کہنی گناہوں قرضخواہ کی اوسپر یا ساتہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرضخواہ کو اپنی فضل سی پس یہ تنہائی بہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سے عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت میں آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی دین کے اپنی قبر میں شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہیں پائی میں نے یہ اصول میں الخ اصول اون کتابوں کو کہتی ہیں کہ جنمیں حدیثیں مع سند کی لکہی گئی ہیں اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مؤلف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نہیں پایا میں نے اسکو اصول میں مگر منتقی میں ساتہ ان الفاظ کی وعن عبدالرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ ان اصول میں نہیں ہی کہ دیکہا اونکو مؤلف نی لیکن موجود ہی منتقی میں پس اگر ہوتی یہ بعض اصول میں تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب میں انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن سے عبارت وعن عبدالرحمن کی سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل الخ وَعَنِ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہی آبروئی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا آبروئی اوسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور سزا یہ ہی کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی غنی ہو کر جو قرضخواہ کا قرض ادا کرنی میں دیر کری مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی واسطی اوسکو اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ درنگ کرنا اوسکا ظلم ہی ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بجنازۃ لیصلی علیہا فقال ہل علی صاحبکم دین قالوا نعم قال ہل ترک لہ من وفاء قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال علی بن ابی طالب علی دینہ یا رسول اللہ فتقدم فصلی علیہ وفی روایۃ معناہ وقال فک اللہ رہانک من النار کما فککت رہان اخیک المسلم لیس من عبد مسلم یقضی عن اخیہ دینہ الا فک اللہ رہانہ یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ کہ نماز پڑہیں اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگوں نے ہان فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی واسطی قرض ادا کی یعنی مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی میں نہیں پڑہنی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکا ای رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت میں معنی اس حدیث کی ہین یعنی ان الفاظ مذکورہ اور زیادہ ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کری اللہ تعالی نفس تیرا کو آگ دوزخ سی جیسا کہ خلاص کیا تو نی نفس بہائی مسلمان اپنی کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکی کو دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو بریء من الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتہ مقبولوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بہا عبد بعد الکبائر التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کی کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہ گناہوں کی بندہ پیچہی کبیرہ گناہوں کی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہ ہی کہ مری آدمی اس حال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑی مال واسطی اوسکی بقدر ادا کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نی ف پیچہی کبیرہ گناہوں کی اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سی نہیں ہی بلکہ وہ مستحب ہی جیسا کہ آیا ہی بعض احادیث میں اور نہی جو آئی ہی اوس سی بسبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگوں کا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کی گئی لذاتہا میں طیبی ایک توجیہ خوب یہ ہی کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہا کی انکی بعد درجہ اسکا ہی بحسب اس توجیہ کی یہ بہی کبیرہ گناہوں میں داخل ہا مولانا وعن عمرو بن عوف المزنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطہم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابوداؤد وانتہت روایتہ عند قولہ شروطہم اور روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانوں کی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہین یعنی شرطیں کہ آپس کی ہین صلح و جنگ میں اور سوای انکی ہین لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داود نی اور تمام ہوئی روایت ابو داود کی لفظ شروطہم تک ف مگر صلحا الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہیں صحبت کریگی کا بیوی کی سوکن سی تو یہ صلح نہیں درست کہ اسمین لازم سمجہا حلال کو اور اسی طرح وہ صلح بہی نہیں درست ہی کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کری شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی کہ نہیں صحبت کریگا اپنی لونڈی سی اور یا حلال کری حرام کو مثلا یہ شرط کری کہ نکاح کریگا بیوی کی بہن سی ساتہ بیوی کی تو ایسی شرطیں نہیں درست مناسبت اس حدیث کی ساتہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہ کہ

کہا جاوی کی صلح بیع وشراء مین وقت افلاس کی ہوتی ہی واللہ اعلم ؏ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن سُوَيْد بن قَيْس** قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَأَرْجِحْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنی کی لیے ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پھر آئی ہمارے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتی تھی یعنی سوار نہ تھی پس چکایا ہمسی پایجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہ ایک شخص تولتا تھا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اوسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہی اوس سے کچھ زیادہ تول دی نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابی ہریرہ سے لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پایجامہ چار درہم کو خرید ا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پایجامہ خریدا اور پہننا پایجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پایجامہ چکایا اوسمین بیان ہی حضرت کی خلق وکرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کی نہ ظاہری مگر یہ کہ کہین زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ؏ ح **وعن جابر** قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس ادا کیا مجھکو اور زیادہ دیا مجھکو نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچھ زیادہ دی اپنی طرف سے کہ شرط درمیان مین آئی ہو سری سی تو یہ درست ہی اسکو حکم سود کا نہین ؏ مولانا **وعن عبد الله بن أبي ربيعة** قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ربیعہ سی کہ کہا قرض لیا مجھسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس دیا سب مال پاس میری وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجھکو اور فرمایا برکت دی تجھکو اللہ تعالی بیچ اہل تیری کے اور مال تیری کی نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر وثناکرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نی **وعن عمران بن حصين** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمد نی **وعن سعد بن الأطول** قَالَ مَاتَ أَخِي وَتَرَكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِينَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَأَرَدْتُ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِي دِينَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکی چھوٹی پس چاہا مین نی یہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بھائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلی دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین

بیچ کر سکتا ہو ان کی قرضوں کو ادا کرتا ہوں کے پاس لیس آکر اوسکی طرف سے کہا سعد نے پس گیا میں اور ادا کیا میں نے قرض اوسکی طرف سے پھر آیا میں اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا میں نے اوسکی طرف سے اور نہیں باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہے دو دینار کا اور نہیں ہے واسطے اوسکے گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہ احمد نے ف یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کی معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینے کا اسلیے جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کی اور یا حضرت کو وحی سے حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ﷺ **وعن** محمد بن عبد الله بن جحش قال كنا جلوسا بفناء المسجد حيث يوضع الجنائز ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس بين ظهرينا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره قبل السماء فنظر ثم طاطأ بصره ووضع يده على جبهته قال سبحان الله سبحان الله ماذا انزل من التشديد قال فسكتنا يومنا وليلتنا فلم نرها الا خيرا حتى اصبحنا قال محمد فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما التشديد الذي نزل قال في الدين والذي نفس محمد بيده لو ان رجلا قتل في سبيل الله ثم عاش ثم قتل في سبيل الله ثم عاش ثم قتل في سبيل الله ثم عاش وعليه دين ما دخل الجنة حتى يقضى دينه رواه احمد وفي شرح السنة نحوه اور روایت ہے محمد بیٹے عبد اللہ جحش کی سے کہا تھی ہم یعنی صحابہ بیٹھی ہوئی بیچ صحن متصل مسجد کی وس جگہ کہ رکھی جاتی تہی جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تہی درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جہکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی ازراہ تعجب کی کہ کسقدر اوتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال سے اوس دن اور رات پس نہ دیکھی ہمنی مگر بہلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنی یعنی اونہوں نے خیال کیا تہا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ قرض کے سختی اوتری ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکی کی ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہوا اور اوسپر ہو دین نہیں داخل ہوگا بہشت میں یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا یعنی اگرچہ بار بار اللہ کی راہ میں مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہیں ہوتا نقل کی یہ احمد نے اور شرح السنہ میں مانند اسکی ہے یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اوسکی اور ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنازہ و نیز نماز مسجد میں پڑھتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ﷺ **باب الشركة والوكالة** باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکت دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہوں دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خریدنی کی یا کوئی ہبہ کرے اون دونوں کو کچھ یا غالب ہوں دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کریں دو شخص وغیر ذلک یا ملجاوے مال دو شخصوں کا اسطرح کہ تمیز نہ ہو سکے یعنی ایک جنس مال دونو کا پاس تہا وہ مل گیا جیسے دودہ ایک کا دوسرے کے دودہ میں ملجاوے یا دونوں قصدا اوس مال کو ملا دیویں پس اس شرکت کا حکم یہہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کی حصہ میں اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کی ہاتھ اور غیر شریک کی ہاتھ بہی بیچنا جائز ہے اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوای دو قسم اخیر کی یعنے دونوں نے مال ملا دیا یا بہ آپ سے ملگیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہیں اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہی ایک دوسرے سے کہ شریک کیا میں نے تجکو فلانی چیز میں اور دوسرا قبول کرلی اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اوسکی یہ ہے کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنی کسی دو چیزوں کی فائدہ میں سے واسطے ایک کے اور نہیں تو نہیں سے یعنی اگر دو شریکوں میں سے ایک یہ شرط کرلے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمیں

پانچ روپے میں لی لونگا مثلا ایسی ایسی شرط شرکت کو قطع کردیتی ہی نہونا اسکا شرط ہی اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت
مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہی کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں
تصرف میں اور دین میں اور مال میں اور نفع میں اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی اور نہیں
جائز ہی یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کی اسلیے کہ دین میں مساوی نہیں اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے
اسلیے کہ تصرف میں مساوی نہیں اور ضرور ہی اسمیں لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکی کا اور نہیں شرط ہی اسمیں دینا مال کا اور
نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونوں میں سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوای طعام اور لباس اپنی اہل کی پس وہ دونوں کا ہوگا اور نہیں صحیح
شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسوں کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھ ڈلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ
کرتے ہوں لوگ ساتھ اونکی اور اگر ایک دونوں شریکوں میں سے مالک ہووے بسبب ہبہ کی یا وراثت کے ایسے مال کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ ہو سکتی ہی مانند روپے
اشرفی کی تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکوں میں سے ایسی چیز کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں چیزوں میں کہ ذکر کی گئیں یعنی تصرف
وغیرہ میں یا نہ برابر ہوں اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہی کہ شریک ہوں دو کاریگر والے مثلا دو درزی
ہوں یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کریں کام دونوں اور ہو کسب درمیان دونوں کے یعنی دونوں ملکر کسب کریں اور اگر
شرط کریں دونوں کام کرنے میں آدھوں آدھ کی اور نفع میں یہ شرط کریں کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونوں پر
سے لازم ہوگا دونوں پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا ہو سکتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا
ساتھ دینے کی ایک کو اون دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونوں کی ہوگی اگرچہ کام کرے ایک ان دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہی
کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہیں شریک ہوں اسطرح کہ اپنی وجاہت و روبیت سے اسباب مول لاکر بیچیں گے اور نفع درمیان دونوں کے ہو
جسقدر شرط کریں پس اگر شرط کریں دونوں اسمیں بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکہیں تو بطور شرکت عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لیں یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کریں دونوں آدہوں آدہ ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمیں یا تہائی ایک
لیوے اور دو تہائی ایک لیوے تو نفع بھی اسی طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہیں جائز ہی شرکت اوس چیز میں کہ نہیں صحیح ہی وکالت
اوسمیں مانند کاٹنی لکڑیوں کے اور گھاس کے اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لیوے
بحسب معمول و عرف کی اور وکالت کی معنی ہیں قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف میں اور شرط وکالت کی یہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو
عقد کو یہ ملتقی الابحر میں سے مختصر کرکر لکھا ہی جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی میں سے یا اور فقہ کی کتاب میں سے دیکھ لے الفصل

الاول فصل پہلی عن زهرة بن معبد انه كان يخرج به جده عبد الله بن هشام الى السوق فيشتري الطعام
فيلقاه ابن عمر وابن الزبير فيقولان له اشركنا فان النبي صلى الله عليه وسلم قد دعا لك بالبركة فيشركهم
فربما اصاب الراحلة كما هي فيبعث بها الى المنزل وقال عبد الله بن هشام ذهبت به امه الى النبي صلى الله عليه
وسلم فمسح راسه ودعا له بالبركة رواه البخاري روایت ہی زہرہ بن معبد سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتی اونکو دادا اونکی عبد اللہ بن ہشام
طرف بازار کی پس خریدتے دادا اونکی غلہ پھر ملتے اونسے ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونوں اونکو کہ شریک کرلے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لی دعا کی ہی واسطی تیری ساتہ برکت کی پس شریک تہی دادا میری اونکو لیس اکثر پاتی دادا میری فائدہ مقدار بوجہ اونٹ کی غلہ سی نقصان
یعنی بہ برکت دعا حضرتؐ کی بہیجتا اوسکو طرف مکان اپنی کی اور تہی عبداللہ بن ہشام کہ لیگئی تہی اونکو ماں اونکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتہ برکت کی نقل کی یہ بخاری نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی
عقود میں ۳ع وعن ابی ہریرۃ قال قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل
قال لا تکفوننا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا سمعنا واطعنا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا
انصار نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بہائیون ہمارے کی درخت کہجور کی فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفالت
کرو تم ہمسی یعنی مہاجرون سی محنت کو یعنی لفظا تمہین محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوی مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی
یہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی مدینی مین اور مال اپنا مکی وغیرہ مین چہوڑ آئی تو اوسوقت انصار نی یہ بات عرض کی کہ درخت کہجور کی
ہمارے بیچ مین اور ہمارے بہائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجیے اوسکی جواب مین حضرتؐ نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ
دینی کی محنت اپنی ذمہ رکہو ان بیچارون سی محنت نہین ہو سکیگی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اوس
حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مدد کرنی بہائی مسلمانون کی اور دور کرنا مشقت کا اونسی اور اسمین بیان ہی صحت شرکت کا ۴ع وعن عروۃ
بن ابی الجعد البارقی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا یشتری لہ شاۃ فاشتری لہ شاتین فباع احدہما بدینار و
اتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعہ بالبرکۃ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ رواہ
البخاری اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطے اونکی ایک بکری پس
خریدین اوسنی واسطے حضرتؐ کی دو بکریان پہر بیچی ایک ونمین سے ایک دینار کو اور لای حضرتؐ کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بیع اوسکی کی ساتہ برکت کی پس تہے عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹہاتی اوسمین نقل کی یہ بخاری نے ف
کہا ابن ملک نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہی اونمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا
بغیر اذن اوسکی کی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور کہا شافعی نے کہ نہین جائز ہی اگرچہ
راضی ہو مالک بعد اوسکی ۵ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرۃ رفعہ قال ان اللہ عز وجل یقول
انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما رواہ ابو داود وزاد رزین وجاء
الشیطان اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ پہونچائی حدیث حضرتؐ تک کہ فرمایا حضرتؐ نی تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جبتک
کہ نہین خیانت کرتا ایک دونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون مین درمیان دونون کی سی نقل کی یہ ابوداود نی اور زیادہ کیا
رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتہ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکہتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون دونون کو رزق
و خیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون جو دونون کی اور نکلتا ہون مین الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکلنی حفاظت کی اون دونون سے اور اس سے
معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلئی کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالی کیطرف سی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلئی کہ ہر ایک دونون شریکون مین سے سعی کرتا ہے
بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندہ کا جبتک بندہ اپنی بہائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ۶ع وعنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اد الامانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار بنا دے تجھکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی جو خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ف کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اوسکی کی پس ہوگا تو مثل اوسکی اور نہیں داخل ہے اسمین وہ کہ لیوے مستحق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سے اسلیے کہ حق اپنا لیتا ہے تو یہ نہیں ہے عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہے اور مذہب امام اعظم رح کا یہ ہے کہ اگر کسیکا کچھ کسیکے ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال میں سے بقدر اپنی حق کی لی لی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سے ہو کہ اوسکی ذمہ ہے مثلاً دس روپے اسکے کسیکے ذمہ تھے اور یہ اوسکی روپیوں پر قادر ہو تو دس روپے اپنی لی لی کذا یفہم من الہدایۃ ۱۲ ع مولانا **وعن جابرٍ قال اردتُ الخروجَ الی خیبرَ فاتیتُ النبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فسلّمتُ علیہِ وقلتُ انّی اردتُ الخروجَ الی خیبرَ فقالَ اذا اتیتَ وکیلی فخذْ منہُ خمسۃَ عشرَ وسقًا فانِ ابتغٰی منکَ آیۃً فضعْ یدکَ علی ترقوتِہٖ رواہُ ابوداودَ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا طرف خیبر کی پس آیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اونپر اور کہا میں نے تحقیق میں چاہتا ہوں نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جس وقت کہ پہنچے تو میری وکیل کے پاس پس لے اوس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھسے کوئی نشانی پس رکھ ہاتھ اپنا اوپر حلق اوسکی کی نقل کی یہ ابوداود نے ف پندرہ وسق یعنی کھجوریں اور وسق ہوتا ہے ساٹھ صاع کا اور حضرت نے اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ مانگنے آوے اور تو اوس سے نشان دینے کا طلب کرے اور وہ ہاتھ تیری حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ میں نے بھیجا ہے اوسکو پس حضرت نے یہی نشانی سکھا کر اوسکو بھیجا تاکہ اس پتے سے دیوے ۱۲ مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن صہیبٍ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ ثلٰثٌ فیہنَّ البرکۃُ البیعُ الی اجلٍ والمقارضۃُ واخلاطُ البُرِّ بالشعیرِ للبیتِ لا للبیعِ رواہُ ابنُ ماجۃَ** روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ اونمیں برکت یعنی خیر کثیر ہے بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول میں اور مضاربہ اور ملانا گیہوں کا ساتھ جو کی واسطے خرچ گھر کی نہ واسطے بیچنے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کیلیے کسیکو دیوے اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع ٹھہرا لیں آدہوں آدہ یا کم و بیش اور جو ملاوے گیہوں میں گہر کی خرچ کیلیے تو بہت ہوجاوے اور بیچنے کیلیے ملاوے تو گناہ و فریب ہے **وعن حکیمِ بنِ حزامٍ انّ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ بعثَ معہُ بدینارٍ لیشتریَ لہٗ بہٖ اضحیۃً فاشتری کبشًا بدینارٍ وباعہٗ بدینارینِ فرجعَ فاشتری اضحیۃً بدینارٍ فجاءَ بہا وبالدینارِ الذی استفضلَ منَ الاخری فتصدّقَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ بالدینارِ فدعا لہٗ ان یبارکَ لہٗ فی تجارتہٖ رواہُ الترمذیُّ وابوداودَ** اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ساتھ اونکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطے حضرت کی ساتھ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈھا بدلہ دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھرا یعنی اپنی گھر کو پایا پھر اوس خرید نے سے اور شروع او معاملہ میں کہا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سے یعنی قیمت اوس قربانی کی کہ بیچا اوسکو پس صدقہ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کی کہ برکت دیجاوے واسطے اوسکی بیچ سوداگری اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے

باب الغصب والعاریۃ یہ باب ہے بیچ بیان غصب اور عاریت کی ف غصب چھین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کی اور چوری کی اور عاریت کو سب جانتے ہیں حاجت بیان نہیں رح **الفصل الاوّل** فصل پہلی **عن سعیدِ بنِ زیدٍ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ من اخذَ شبرًا منَ الارضِ ظلمًا فانّہٗ یطوّقہٗ یومَ القیمۃِ من سبعِ ارضینَ متّفقٌ علیہِ**

روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین مین سے ازراہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے
پہنائی جاویگی اوسکی گردن مین دن قیامت کی ساتون زمینون مین سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اوسکی گردن مین
ڈالدینگے اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانی کی یہ ہین کہ دہنساویگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین یعنی جو ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردن مین مثل
طوق کی ہو ح ع **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرئ بغیر
اذنہ ایحب احدکم ان یؤتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ وانما یخزن لہم ضروع مواشیہم اطعماتہم
رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بے اذن اوسکی یعنی بدون
حکم و رضا اوسکی کی کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا یعنی نہین دوست رکہتا یہ کہ آوی کوئی خزانہ اوسکی یعنی پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹہا لیا جاوے
غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہین کہ حفاظت کرتی ہین واسطے اونکی تہن مواشی اونکی کی طعامون اونکی کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی تہن اونکی مواشی کے
بیچ حفاظت کرنی دودہ کی بمنزلہ خزانون تمہاری کی ہین جو کہ محفوظ رکہتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ
اونکی اور چورالیا اونہین سی کچہ اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہین جائز ہی دودہ دوہنا کسیکے مواشی کا بغیر اذن اوسکی کی
مگر جبکہ بیقرار ہو اور بہوکا ہی تو بقدر ضرورت کی پی لی اور ضامن ہی یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہو اوسوقت دیوی والا جب اوسکے پاس ہو
تب دی ہو ع **وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند بعض نسائہ فارسلت احدی امہات
المؤمنین بصحفۃ فیہا طعام فضربت التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہا ید الخادم فسقطت الصحفۃ
فانفلقت فجمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلق الصحفۃ ثم جعل یجمع فیہا الطعام الذی کان فی الصحفۃ ویقول غارت
امکم ثم حبس الخادم حتی اتی بصحفۃ من عند التی ہو فی بیتہا فدفع الصحفۃ الصحیحۃ الی التی کسرت صحفتہا وامسک
المکسورۃ فی بیت التی کسرت رواہ البخاری** اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض بیبیون اپنی کے
یعنی حضرت عائشہ کی پس بہیجی ایک نے بیبیون مین سی یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمین تہا کہانا پس مارا اون بی بی نی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے اونکی گہر مین یعنی عائشہ نی خادم کی ہاتہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر
اکٹہا کیا ٹکڑون مین کہانا کہ تہا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نی پہر ٹہہرا رکہا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی
پاس سے کہ حضرت اوسکی گہر مین تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تہی رکابی اوسکی اور رکہلی ٹوٹی ہوی رکابی اونکی گہر مین
کہ توڑی تہی جنہون نے نقل کی یہ بخاری نی ف خادم لونڈی کو بہی کہتے ہین اور غلام کو بہی اور یہان لونڈی مراد ہی اور حضرت نی
جو کہانا اکٹہا کیا اس سی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیون کی ساتہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی
اور ماں تمہاری نی یہ خطاب عام ہی اس قصہ سننی والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی
کہ جبلت مین ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اس طرح کا رشک نہین دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سی یہ اسلیے بیان فرمایا کہ تا
لوگ اس فعل کو حمل بر ابتری نکرین بلکہ جان لین کہ باقتضای بشری یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائی
کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اسلیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تہا اگرچہ کسی سبب سی ہو یا یہ کہ بہیجنا طعام کا بطور تحفہ کے
تہا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریت کی تہی ہو ع ومولانا **وعن عبد اللہ بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ**

عليه وسلم انه نهى عن النهبة والمثلة رواه البخاري اور روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ منع کیا لوٹنی سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ ہے کاٹنا ناک کا اور کان کا اور ہاتہہ پانوں کا اور یہہ حرام ہے ع وعن جابر قال انكسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ست ركعات باربع سجدات فانصرف وقد آضت الشمس وقال ما من شيء توعدونه الا قد رأيته في صلوتي هذه لقد جيء بالنار وذلك حين رأيتموني تأخرت مخافة ان يصيبني من لفحها حتى رأيت فيها صاحب المحجن يجر قصبه في النار وكان يسرق الحاج بمحجنه فان فطن له قال انما تعلق بمحجني وان غفل عنه ذهب به وحتى رأيت فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض حتى ماتت جوعا ثم جيء بالجنة وذلك حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد مددت يدي وانا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظروا اليه ثم بدا لي ان لا افعل رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت نے لوگوں کو چہہ رکوع ساتہہ چار سجدوں کے یعنی دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پہر پہرے نماز سے اس حالت میں کہ ہو گیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی میں نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا تم نے مجہکو پیچہے ہٹتے اوس ڈر سے کہ پہونچے مجہکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا میں نے اوسمیں لکڑی سرمڑی لاٹہی والے کو یعنی عمرو بن یحیی کو اس حال میں کہ کہینچتا تہا آنتیں اپنی دوزخ میں اور تہا وہ چراتا حاجیوں کی چیزیں ساتہہ لاٹہی لکڑی اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتہہ اوسکے کہتا کہ اٹک گئی تہی میری لاٹہی میں یعنی آپسے اور اگر نہ جانا جاتا ساتہہ اوسکے لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا میں نے دوزخ میں ایک عورت بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنے بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوے حشرات الارض یعنی چوہے وغیرہ یہانتک کہ مر گئی مارے بہوک کے پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا تم نے مجہکو کہ آگے بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا میں اپنی جگہہ کہڑے ہونیکی میں اور تحقیق دراز کیا میں نے ہاتہہ اپنا حال آنکہ ارادہ رکہتا تہا میں یہہ کہ لوں میوے اوسکے سے تاکہ دیکہو تم طرف اوسکی پہر عقل میں آیا میرے یہہ کہ نہ کروں یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتہہ غیب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نے ف اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو گئی ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا آگ و عذاب کی جگہہ سے سنت ہے اور تہوڑا سا عمل بیچ نماز کے باطل نہیں کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیے جاتے ہیں دوزخ میں اب بہی ۳ع وعن قتادة قال سمعت انسا يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا متفق عليه اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سنا میں نے انس سے کہ کہتے تہے تہی مدینہ میں گہبراہٹ خوف یعنی اسسبب کہ لشکر کفار کا قریب آ گیا تہا پس عاریۃ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑا ابوطلحہ سے کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑے کو مندوب یعنی سست تہا پس سوار ہوئے حضرت اوسپر اور نکلے مدینہ سے تحقیق خبر کے لیے پس جبکہ پہرے فرمایا نہیں دیکہی میں نے کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا میں نے اوس گہوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابوطلحہ کا گہوڑا اصل میں بہت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکہنا جانور کا اور ہتہیار وغیرہ سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگوں کو وقت خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا ۴ع

الفصل الثاني

فصل دوسری عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من احيى ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق رواه احمد والترمذي وابو داود ورواه مالك عن

عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے
زمین مردہ کو پس وہ واسطے اوسکے ہی اور نہیں واسطے رگ ظالم کی حق کوئی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے یعنی متصل اور روایت کی مالک نے عروہ سے
بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان
کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھہ کاموں مصلحت شہر کے یا گاؤں کے جیسے کہ مواشی کی بیٹھنے کی جگہہ ہی یا دہوبی کپڑے وہاں دہوتے ہیں وغیر ذلک اور سوا امام
اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرط ہی صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک نہیں شرط اور دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی کتابوں میں اور مرقات میں مذکور ہیں اور
نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کہیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین آباد کی ہوئی کسیکے وہ بسبب اسکے مستحق اوس زمین کا نہیں ہوتا ہی ع **وَعَنْ**
اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو
خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھہ خوشی اوسکی کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبی میں **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ کہا نہیں ہی جلب اور نہ جنب اور نہیں ہی شغار اسلام میں اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں ہی
ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں سے نہیں یا ہمارے طریقہ پر نہیں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب ایک تو سباق میں آتی ہیں اور ایک صدقہ میں اور
سباق اوسکو کہتی ہیں کہ دو شخص آپس میں گہوڑے دوڑا دیں کہ دیکہیں کون آگے نکل جاوے پس سباق میں جلب یہہ ہی کہ گہوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنے گہوڑے کے پیچھے کہ
کہ گہوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب یا سمین یہہ ہی کہ گہوڑا اپنے ساتھہ رکہے کہ اگر سواری کا گہوڑا تہک جاوے تو اوسپر سوار ہو کر آگے نکلجاوے اور صدقہ میں
جلب یہہ ہی کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہہ اوترے اور مال والوں کے پاس آدمی بہیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آویں اور
جنب یا سمین یہہ ہی کہ مالدار اپنے مکان سے اور کہیں چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف ہووے کہ یہاں آن کر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات
میں گذرا پس انہی منع فرمایا کہ یوں نہ چاہیے اور شغار یہہ کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر
اوسکے ساتھہ [illegible] مہر کے ہو اور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کے نزدیک مگر ابوحنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوتا ہی
لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیے ع **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ**
عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا اور روایت ہی سائب
بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹہی اپنے بہائی کی کہیلتے ہوئے قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوے لاٹہی بہائی
اپنے کی پس چاہیے کہ پہیر دے اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت ابوداود کی لفظ جادا تک ہی **ف** کہیلتے ہوے الخ یعنی لیوے لاٹہی ظاہر
میں ہنسی سے اور قصد ہو اوسکا اسطرح کہ رکہہ چہوڑونگا اس سے منع فرمایا اور ذکر لاٹہی کا مبالغہ کے لیے ہی کہ ایسی چیز حقیر کے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے
زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا ع **وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ**
بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ
پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکے پس وہ سزاوار ہی ساتھہ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود
اور نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہیں کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور وہ دوسرے کے ہاتھہ پڑا

اَدْرَاعَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا یَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِیَۃٌ مَضْمُوْنَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی امیہ بن صفوان لڑکے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اوس سے کئی ایک زرہین دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے آیا چھیننے کی راہ لیتے ہو اے محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پھیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** صفوان اوس دن مانی من کافر تہا پھر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور شافعی اور احمد کے نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی یہہ لیتے ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر جاتی رہین ۱۲ع **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَالْمِنْحَۃُ مَرْدُوْدَۃٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاریت ادا کیجاوے یعنی واجب ہی عاریت لینے والے پر پہنچا دینا اوسکا مالک کے تئین اور منحہ پھیری جاوے اور دین ادا کیا جاوے یعنی واجب ہی ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بھرنے والا ہی یعنی جو کوئی کسیکے قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** منحہ میم کی زیر سے اوسکو کہتے ہین کہ دودھ کا جانور کسیکو دے تاوہ دودھ پیوے یا زمین یا باغ دے کہ میوہ وغیرہ کے کہانیکے لیے پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل اوس چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہی پھیر دینا اوسکا ۱۲ع **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِیِّ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِی النَّخْلَ قُلْتُ اٰکُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَکُلْ مِمَّا سَقَطَ فِیْ اَسْفَلِہَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سے کہا تہا مین لڑکا پھینکتا تہا درخت کھجورون انصار کے پس لایا گیا مجکو یعنی لائے مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیون پھینکتا ہی تہر کھجورون پر کہا مینے کہاتا ہون مین کھجورین یعنی کھجورون کی کہانیکے لیے تہر پھینکتا ہون اور غرض کے لیے فرمایا نہ پھینک تہر اور کھا جو گرا پڑا ہو نیچے اوسکے پھر ہاتہ پھیرا سر پر اور کہا یا الٰہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اور کہا جو کچھ گرا ہوا ہو یعنی اسلیے کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوے کے کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو کہ اونکو ترکاریکے کہانیکی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نے اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پرسے بہی توڑنیکی اجازت دیتے ۱۲ع **وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ فِیْ بَابِ اللُّقَطَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی** اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لی زمین سے کچھ ناحق یعنی از راہ ظلم کے دھنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی ساتوین زمین تک نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَیْرِ حَقِّہَا کُلِّفَ اَنْ یَحْمِلَ تُرَابَہَا الْمَحْشَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لی زمین ناحق یعنی از راہ ظلم کے تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاوے گا اوسکو یہہ کہ اوٹہا وے مٹی اوسکی بیچ حشر مین نقل کی یہہ احمد نے **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق کر کر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کے اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہہ قسمین عذاب کی ہین بعضی اوسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضی اسطرح ۱۲ع **وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ کَلَّفَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَحْفِرَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِیْنَ ثُمَّ یُطَوَّقُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

جو شخص کہ لیوے از راہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر میں کہ کھودے اوسکو یہانتک کہ پہنچے آخر ساتوین زمین تک پھر
طوق کر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گلو میں دن قیامت تک یہانتک کے حکم کیا جاوے درمیان لوگون کی نقل کی یہہ احمد نے

باب الشفعة

باب ہی بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہی شفع سے یعنی ملانی اور جفت کرنیکے یہہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانی زمین خریدی ہوئی کا
ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور بیچ روایت صحیح کے امام احمد کے
ثابت ہے ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین اور جسنے کہ اوسمین کلام کیا ہی بے حجت کلام کیا ہی ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن جابر** قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق
فلا شفعة رواه البخاري روایت ہی جابر سے کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ثابت ہونے شفعہ کے بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر
منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیر دیجاوین راہین یعنی ہر ایک کے حصہ کی راہ جدی ہو جاوے پس نہین شفعہ نقل کی
یہہ بخاری نے **ف** یعنی بسبب باقی رہنے شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شفعہ شریک کے لیے ہی نہ ہمسایہ کیلیے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے ہی دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث مین وہ تاویل یہہ کرتے ہین کہ مراد یہہ ہی کہ شفعہ شرکت کا نہین ہی پس اس سے نفی شفعہ
جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہین لازم آتی ہاع **وعنه** قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة او
حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به رواه مسلم ر
روایت ہی جابر سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہی مالک بائع کو بیچنا
یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتھ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اوس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل
کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانور وغیرہ کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا پھر شفعہ خاص نہین ہی ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی مین بھی ہی اور نہین
حلال بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کردینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا ہاع **وعن ابي رافع** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الجار احق بسقبه رواه البخاري اور روایت ہی ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب
نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک ومتصل ہو اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے ہاح **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع
جار جاره ان يغرز خشبة في جداره متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے ہمسایہ اپنے
ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کی سے بیچ دیوار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہہ
امر وجوب کے لیے ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کے ہاع **وعنه** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة اذرع رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹھہرایا جاوے چوڑاو اوسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی
اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو بہتر اور اگر اختلاف کرین پس ہو مقدار
اوسکی کی تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کہ اوسکو کم کرے

کچھ اوسمین سے اور کہی کرامات اوسکی کافی ہی ؏ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن سعید بن حریث قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من باع منکم دارا او عقارا قمن ان لا یبارک له الا ان یجعله فی مثله رواه ابن
ماجة والدارمی اور روایت ہی سعید بن حریث سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گہر یا زمین تو لائق
ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ کردالے اوسکو بیچ مانند اوسکیکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی بیچنا زمین کا
اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اس لیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چرایا جاتا اوسکو
بخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اوسکا زمین و مکانات مین ؏ وعن جابر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم الجار احق بشفعته ینتظر بها وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا رواه احمد والترمذی
وابوداود وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ اپنی کے انتظار
کیا جاوے اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے
وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الشریک شفیع والشفعة فی کل شیء رواه الترمذی قال و
قد روی عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وهو اصح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کے یعنی غیر منقولات مین مانند زمین و باغ اور مانند انکی نقل
کی یہہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح
تر ہی وعن عبد الله بن حبشی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قطع سدرة صوب الله راسه فی النار
رواه ابوداود وقال هذا الحدیث مختصر یعنی من قطع سدرة فی فلاة یستظل بها ابن السبیل والبهائم عبثا وظلما
بغیر حق یکون له فیها صوب الله راسه فی النار اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
کاٹے درخت بیر کا اولٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹے بیر کو جنگل مین
کہ سایہ پکڑتے ہین ساتھ اوسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھ بغیر حق کہ ہووے واسطے اوسکے اوس درخت مین تو اولٹا ڈالیگا اللہ
تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلما اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی اور حق سے مراد شفعہ ہی اور ابوداود کی مرقات الصعود مین لکہا ہی کہ طبرانی
نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹے اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نے
کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکے سایہ مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ مال کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از
راہ ظلم کے کاٹ ڈالے ؏ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض
فلا شفعة فیها ولا شفعة فی بئر ولا فحل النخل رواه مالک روایت ہی عثمان بن عفان سے کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین
زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوسمین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کی یہہ مالک نے ف نہ شفعہ ہی
کوئین مین اسلیے کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکہی اور کوا احتمال تقسیم کا رکہتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہمارے نزدیک
شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکہی مانند کوئی اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہی الشفعة فی کل شیء یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کہجور نر کے یعنی جسوقت کہ وارث ہوے کتنے شخص کہجور کے

درختوں کے اور آپس میں بانٹ لیے درخت اور اونہیں میں ایک درخت نر کہ ڈالتے ہیں اپنی کھجور پر پھول اوسکا جس وقت کہ بیچے ایک شخص اونمیں سے اپنا
حصہ ساتھ حقوق اوسکی کے درخت نر سے اور غیر اوسکی سے تو نہیں ہے شفعہ شریک کو درخت نر میں اسلیے کہ وہ زمین نہیں ہے اور نہ ممکن ہے بانٹنا اوسکا ع باب
المساقاة والمزارعة باب ہے بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے ف مساقات یہہ ہے کہ اپنے درخت کسیکو دے اور یہہ کہدے کہ انمیں پانی دیا
اور اصلاح کریا اور میوہ جو حاصل ہو گا آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اوسکی اور مزارعة یہہ کہ کسیکو زمین دے کہ اسمیں بووے
جو اسمیں پیدا ہو آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ وغیر ذالک حاصل یہہ کہ مساقاة درختوں میں ہوتی ہے اور مزارعة زمین میں اور حکم دونوں کا ایک ہے اور مساقاة اور مزارعة
فاسد ہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینوں اماموں اور علما کے جائز ہے دلیل امام ابو حنیفہ کی یہہ ہے کہ یہہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے اور معدوم کے ہے اور درست
نہیں اور حدیث میں بھی نہی واقع ہوئی ہے مخابرت سے اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے ع الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شطر ثمرہا رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر
ما یخرج منہا روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دئے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اوسکی اس شرط پر
کہ محنت کریں اوسمیں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اور کہیتی کریں اوسمیں اور یہود کے لیے آدہا اوس چیز کا کہ نکلے اوس سے ف
خیبر نام ایک جگہہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یہہ حدیث دلیل ہے سب علما کی سوای امام ابو حنیفہ کے بیچ جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ
یہہ اوس قبیلہ سے نہیں ہے اسلیے کہ درخت و زمین حضرت کی ملک سے نہتی کہ اونکو بطریق مساقات و مزارعت کے دیں بلکہ اونہیں کے درخت و زمین کو اونپر مسلم
رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہے خراج موظف و خراج مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ مال اونسے لیا مقرر کرے جیسے کہ اہل نجران سے
ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنی جوڑے لیتے تہے اور خراج مقاسمت یہہ کہ تقسیم کرے آپس میں جو چیز کہ زمین سے نکلے جیسے کہ اہل خیبر سے کیا ع وعنہ
قال کنا نخابر ولا نری بذالک باسا حتی زعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فترکناہا من اجل ذالک
رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا تہے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکہتے اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا اس سے پس چہوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نے ف مخابرہ اوسی مزارعة کو کہتے ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام
ابو حنیفہ کی ہے ع وعن حنظلة بن قیس عن رافع بن خدیج قال اخبرنی عمای انہم کانوا یکرون الارض علی عہد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذالک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذالک ما لو نظر فیہ ذوو الفہم
بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرة متفق علیہ اور روایت ہے حنظلہ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہ کہا خبر دی
مجہکو دو چچاؤں میرے نے یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتے تہے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اوس چیز کے کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرایہ
کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتہہ تخم اپنے کے اور جو کچہہ کنارے نالیوں کے یا نہروں کے اگے وہ مالک کے لیے ہو اور بقیہ زمین اوسکی اور
سوای اوسکے عامل کے لیے ہو یا کرایہ کو دیتے تہے زمین ساتہہ اوس چیز کے کہ جدا کرے اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ
جو کچہہ کہ اگے قطعہ معین میں مالک کے لیے ہو اور جو کچہہ سوای اوس قطعہ کے اگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنی اوسکے

کہ اسمین خطر اور فریب ہی شاید کہ وہان کچھہ نہ اوگے یا خشک ہو جاوے پس کہا مینے واسطے رافع کے پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلے درہمون اور دینارون کے
پس کہا نہین ساتھہ اسکے مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سے وہ چیز ہی کہ اگر دیکھی اوس مین صاحب فہم کا ساتھہ حلال اور حرام کے تو
نہ جائز رکھے اوسکو واسطے اوس چیز کے کہ اوسمین ہی مخاطرہ سے کہ ہو وے یا نہ ہو وے جیسی صورتین کہ ذکر کی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
پس منع کیا ہی اوسکو ان صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہی نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے اور جانا چاہیے کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کے مختلف
آئی ہین اور درمیان اوسکی تاویل کا جانبین سے کلام ہوا ہی اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی بھی اوپر جواز کے ہی سبب مین ہی جواز کے بہی واسطے
حاجت کے ف **وعن رافع بن خديج قال كنا اكثر اهل المدينة حقلا وكان احدنا يكري ارضه فيقول هذه القطعة لي
وهذه لك فربما اخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه** اور روایت ہی رافع بن خدیج سے
کہا تھے ہم اکثر مدینہ والون مین کھیتی کرنی کرا اور تھا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہی یعنی جو کچھ پیدا ہو اس ٹکڑے مین
ہو میری لیے ہی اور یہہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسرے کے
قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ سے اسلیے کہ ایک کے ہاتھہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن عمرو قال قلت لطاوس لو تركت المخابرة فانهم يزعمون ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عنه قال اي عمرو اني اعطيهم واعينهم وان اعلمهم اخبرني يعني ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه
عنه ولكن قال ان يمنح احدكم اخاه خير له من ان ياخذ عليه خرجا معلوما متفق عليه** اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی
سے کہ کہا مینے واسطے طاوس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیے کہ کہتے ہین علما یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی
اوس سے کہا طاوس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کھیتی کرنیکے لیے اور مدد کرتا ہون مین ان کی اور تحقیق بڑے عالم اونکے نے
یعنی ابن عباس نے خبر دی ہمکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا زمین کو اپنے بھائی کے
تئین بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ لیوے اوس پر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین ہوتا ہی کہ کچھہ دیتے
ہین اور کچھہ لیتے ہین پس اگر احسان کرے اور بغیر کچھہ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اوس سے لینے والا فائدہ اوٹھاوے تو بہتر ہی ف ح
**وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه
متفق عليه** اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین
یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا
مظہر نے کہ یعنی لائق یہی ہی آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس سے
یا دیوے اوسکو اپنے بھائی مسلمان کو تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرے تو رہنے دے زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کے لیے ہی
یعنی توبیخ ہی اوپر ترک کرنے دونون امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور توبیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہو اور نہ
اور کو نفع پہنچاوے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر انکار کرے بھائی اوسکا قبول کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے
لیے ہی ف ح **وعن ابي امامة ورأى سكة وشيئا من آلة الحرث فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل
هذا بيت قوم الا ادخله الذل رواه البخاري** اور روایت ہی ابی امامہ سے اس حال مین کہ دیکھا اونہون نے ہل اور کچھہ اسباب کھیتی کا

پس کہا کرنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہہ کسی کے گہر میں مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر میں ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نے ف اسمیں عتاب لاتی ہی جہاد کرنے پر کہ زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کریں اسواسطے کہ حاصل کریں زور و قوت جہاد کی کریں تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید میں داخل ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ لوگ حق میں ہی کہ قریب دشمن کے ہوں اسلیے کہ اگر مشغول ہونگے زراعت میں اور ترک کرینگے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اونپر

الفصل الثانی

فصل دوسری عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ہذا حدیث غریب۔ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی پس نہیں واسطے اوسکے کھیتی میں کچھ اور واسطے اوسکے ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالے کیلیے کچھ نہیں ہی سوا اوسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کے لیے ہوگی اور اوسکو نقصان زمین کا دینا ہوگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالموں نے اور کہا ابن مالک نے کہ اسپر اجرۃ زمین کی ہی قبض کرنے اوسکے دن سے فارغ ہونے اوسکے تک اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا کھیتی سے پس وہ تخم والے کیلیے ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اہل بیت ہجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاؤا بالبذر فلہم کذا رواہ البخاری۔ روایت ہی قیس بن مسلم سے کہ نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینہ میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتے تہائی اور چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے کہ تہا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سے مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمر نے لوگوں سے یعنی ساتھ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوے عمر بیج اپنے پاس سے پس واسطے اوسکے آدھا اور اگر لاویں لوگ بیج پس واسطے اونکے اتنا یعنی آدھا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا میرک شاہ نے کہ سمجھا جاتا ہی بخاری سے اور اوسکی شرحوں سے کہ کلام ابی جعفر کا تمام ہوتا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہی ان کو بخاری بغیر اسناد کی پس اولی یہہ تہا کہ کہتا مصنف رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارۃ

یہہ باب ہی بیچ بیان اجارہ کے ف اجارہ کے معنی ہیں کرایہ دینا کسی چیز کا اور شرع میں اجارہ کے معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو اسواسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکہا اوسکو لوگوں کی احتیاج کیلیے اور ثابت ہی اجارہ احادیث و آثار سے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزارعۃ وامر بالمؤاجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا گمان کیا ثابت بن ضحاک نے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجارہ کے اور کہا نہیں ڈر ساتھ اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے ف منع کیا مزارعت سے یعنی اوس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہری ہوئی سینگی کہچوائی اور دی سینگی کہینچنے والے کو مزدوری اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سینگی کا اجارہ اور کسب سینگی کہینچنے کا اور

جاوے ہی وہ اگرچہ کی ح وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما بعث الله نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابه وانت
فقال نعم کنت ارعی علی قراریط لاهل مکة رواه البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے
کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں پس کہا اونکے صحابیوں نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تہا میں چراتا اوپر اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ
کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی نوکر رکہا مجکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریوں کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت ہمیشہ کے اور قیراط
کہتے ہیں آدہے دانق کو اور دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریاں چراتے تہے اس لیے کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور
صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتہہ ایسی ہی ہے جیسے چرواہے کو ساتہہ بکریوں کے ح وعنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی ثلثة انا خصمهم یوم القیمة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل
استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجره رواه البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے تین شخص ہیں کہ میں جہگڑونگا اونسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام و سوگند میری کے پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنے
ایک آزاد کو پہر کہایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکہا یا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سے پورا یعنی جس کام کے لیے لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی
اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے ف پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس
وعید میں ہی ح وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم مروا بماء فیهم لدیغ او سلیم فعرض لهم رجل
من اهل الماء فقال هل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منهم فقرا بفاتحة الکتاب علی شاء فبرا فجاء
بالشاء الی اصحابه فکرهوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب الله اجرا حتی قدموا المدینة فقالوا یا رسول الله اخذ علی کتاب الله اجرا
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب الله رواه البخاری وفی روایة اصبتم اقسموا واضربوا
لی معکم سهما اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ ایک جماعت صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانوں پر کہ اوسمیں تہا لدیغ یا
سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس متوجہ ہوا واسطے اونکے ایک شخص بستی والوں میں سے پس کہا کیا ہی تم میں کوئی منتر پڑہنے والا تحقیق بستی
میں ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اونمیں سے یعنی صحابیوں میں سے اور پڑہی سورۃ فاتحہ اوپر لینے بکریوں کے یعنی
اس شخص نے اونسے کہا کہ میں منتر پڑہتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریاں پس وہ راضی ہوئے پہر اونہوں نے پڑہی فاتحہ بنا بر اسکے کہ آیا ہی فاتحۃ الکتاب
شفاء من السم پس اچہا ہو گیا وہ پہر لایا یہہ بکریاں اپنے یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یاروں نے اس لینے اونکے کو اور کہا اونہوں نے کہ لی تو نے کتاب اللہ پر مزدوری
یہاں تک کہ آئے وہ صحابہ مدینہ میں اور کہا یا رسول اللہ لی فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق
تر ہی اوس چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچہا کیا تمنے تقسیم کرو
یعنی بکریوں کو آپسمیں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتہہ اپنے ف لفظ او سلیم شک راوی کا ہی لفظ میں کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم سے ایک ہی
معنی ہیں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نے کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کے کاٹے ہوئے پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوئے پر اس صورت میں شک راوی
ہی معنوں میں اور بعضوں نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنے والے کا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی تہی تیس آدمی تہے اور بکریاں بہی اونکی
تیس ہی تہیں اور حضرت نے اپنا حصہ لگانیکو واسطے فرمایا کہ تا وے خوش ہوں اور جانیں کہ بیشک و شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر کے ساتہہ
قرآن اور ذکر اللہ کی اوراد پر مزدوری لینی درست ہے اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہیں درست اور فرق ان دونوں میں یہہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہی

عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست اور کسی کو کچھ پڑھ کر دم کرنا اور اوس سے اچھی ہو جانا اوسکا عبادت نہیں پس اوسپر لینا درست ہی اور یہہ بھی اس سے
معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکھوائی کو لکھنا مصحف اور اور کتابوں دینی کا جائز ہی اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر
قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو حرام کہا ہی ۱۲ ع ح م ۶ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری عن خارجة بن الصلت عن عمه قال اقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاتينا على حي من العرب فقالوا انا انبئنا انكم قد جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها
في القيود فقلنا نعم قال فجاؤا بمعتوه في القيود فقرأت عليه بفاتحة الكتاب ثلثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل قال
فكانما انشط من عقال فاعطوني جعلا فقلت لا حتى اسأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت
برقية حق رواه احمد وابو داود روایت ہی خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ کہا چلے ہم اپنے وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب میں سے پس کہا اوس قوم نے یعنی بعضوں نے ان میں سے یہہ کہ ہم خبر دیے گئے ہیں کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص کے
پاس سے یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہارے پاس کچھ دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیوں میں
پس کہا ہم نے کہ ہاں ہمارے پاس منتر ہی پھر لائے وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں بندھے ہوئے پس پڑھی میں نے اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسحال میں کہ جمع کرتا میں تھوک اپنا پھر
تھوکتا میں اوسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی بندھی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہو گیا جلدی پھر دیا لوگوں نے مجھکو مزدوری پس کہا میں نے کہ نہ
لونگا میں یہہ مزدوری یہاں تک کہ پوچھوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پھر پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا حضرت نے کہ کہا لے قسم ہی زندگانی
اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتھ منتر باطل کے برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف منتر باطل وہ ہی کہ
جسمیں ذکر ہو ستاروں کا اور مدد مانگنی ستاروں اور جنات سے اور ادا اور وہ جو سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمیں ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور
اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پھر حضرت نے کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سے قسم نہیں ہی بلکہ جاری ہو گیا ہی
یہہ لفظ عرب کے کلام میں بسبب عادت کے ونیکی یا یہہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کہائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید جائز تہی ایسی قسمیں
کی کہانی کہ یہہ حضرت کی خصوصیات سے تہی ۱۲ ع ۶ مولانا وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا الاجير
اجره قبل ان يجف عرقه رواه ابن ماجة اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اوسکی
پہلے خشک ہونے پسینے اوسکے کے یعنی بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وعن الحسين
بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للسائل حق وان جاء على فرس رواه احمد وابو داود وفي المصابيح مرسل
اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہی اگرچہ آوے گھوڑے پر
نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے اور مصابیح میں کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی ف یعنی خالی نہ پھیر سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کر آوے اور مانگے اور کہا
نے کہ نہ پھیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسی حال سے کہ دلالت کرتا ہو اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا نفس
آگے اپنے نفس کو اور گویا دینا اجرت ہی اوسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ میں اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد میں کلام ہی کہ
بعضی محدثین نے کہا ہی امام احمد نے کہا کہ کچھ اصل اسکی نہیں اور کہا کہ یہہ حدیث بازاروں میں پھرتی ہی اور ابو داود نے اس سے سکوت کیا ہی پس وہ
نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہی اور کہا مصابیح میں کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی [illegible]

ہی ہین ع ۔ الفصل الثالث فصل تیسری عن عُتْبَةَ بْنِ النُّدَّرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ
طٰسٓمٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ۔ روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا انہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھی تھی طسم پڑھا یہانتک کہ پہونچے قصہ حضرت
موسیٰ تک فرمایا تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری میں دیا ذات اپنی کو آٹھہ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنی کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے ف سورہ طسم یعنی سورہ قصص میں ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانیکا مدین میں اور ملاقات کرنا اونکا
حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسیٰ کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری میں دینا حضرت موسیٰ کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ
تک پہونچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سے نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نے اونکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ میں آٹھہ برس یا دس برس
تک بکریاں تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹھہرایا اونکی شریعت میں درست تہا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھہرا دیں اور دیا مہر اور ہو دی اور یہہ خدمت بطریق
احسان کی ہو اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی ہین کہ نہیں جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا
برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سے عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کے نزدیک
درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطے بعضی کاموں کے اور خدمت کی جسکا ہونا معلوم ہو یا مخدوم فیہ معلوم ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے
کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کے بہیجی طرف میرے کمان ان شخصوں میں سے کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہیں ہی کمان
مال میں تیر اندازی کرونگا میں اوس سی بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف نہیں ہی کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہیں ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی
کرونگا اوس سی جہاد میں لیکن جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جو وہ تیری لیے اجرۃ کلام اللہ کی لیکن تم یا طالب نیکی تیرے اخلاص کی بس لی تو اوسکو
اور جو حرام کہتے ہین اجرۃ لینے کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل پکڑتے ہین ساتہہ ظاہر اس حدیث کے ع

باب احیاء الموات والشرب

باب ہی بیچ بیان آباد کرنے زمین بنجر اسکی اور بیچ حق پانی پلانے کے ف نہایہ مین لکہا ہی کہ موات وہ زمین ہی کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان
اور نہ اوسکا کوئی مالک ہو اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتے ہین کہ فائدہ نہ اوٹھایا جاوے اوس سے بسبب منقطع ہونی پانی کی اوس سے
یا بسبب غلبہ پانی کی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمیں ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی یعنی جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہیں کوئی اوسکا یا مملوک
ہی اسلام میں کہ معلوم نہیں مالک اوسکا اور دور ہی بستی سے اسقدر کہ اگر کہڑا رہے آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس میں نہ پہونچی
پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سے مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتہہ مکان بنانی کے ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کے
یا ہل چلانیکے کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرح کی زمین کا آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہو جاتا ہی پہر آباد کرنی میں اذن لینا امام کا شرط ہی
امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہیں ہی اور شرب ساتہہ زیر شین کے حصہ پانی کو کہتے ہین اور شریعت میں
عبارۃ ہی نوبت انتفاع سے ساتہہ پانی کے دینی پانی کہیتی میں اور جانورونکو پلانا اور لوگو نکا حق ہی پانی میں کہ منع کرنا چاہیے لوگوں کو اوس سے اور بیان مسائل
ہی درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیون کے کہ باسنون میں ہی کہی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ میں لیکن یہہ مختصر یہان اسکا

کہ دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہی بیچ پہنچنے کے اور زمین میں پانی دینے کے اور نہریں کہود کر پانی لیجانے میں اپنی زمینوں میں نفع لینا پانی دریا
مانند نفع لینے کے ہی آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسیکے ساتھہ نہیں ہی تو سب لوگ اوسمیں شریک ہیں اور کنوؤں اور ندیوں میں بھی سبہونکا حق ہی
لیکن اگر کوئی چاہے کہ اوس پانی سے زمین کو احیا کرے یعنی افتادہ زمین میں زراعت کرے تو اہل نہر اوس سے منع کر سکتے ہیں نقصان کے سبب اونکو یانا
پانی لینا اوسکا اس لیے کہ اوسمیں خالص اونہیں کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنوں میں بہرا جاتا ہی مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتا ہی جیسے کہ شکار
کسی نے پکڑا تو اوسکی ملک میں آجاتا ہی اور اگر کنواں اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک میں ہوں تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونے سے اپنی ملک میں حق
کہ اوس پانی پاوے مگر نزدیک اوس پانی کے بیچ غیر ملک کسیکے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادے یا اجازت دے اوسکو تا آوے اور پانی
بشرطیکہ کنارہ کنوئیں کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کہودا ہو کنواں بیچ زمین موات کے تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہیں پہنچتا اوسکو جیسے کہ زمین مالک اوسکی ہوتی ہی پانی
ملک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کرے اور یہہ شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونے سے اور سواری کی ہلاک ہونی سے تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑے ہتیار سے اور پانی کنوئیں کا
ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانی کے کہ باسن میں بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتیار کے اور اسی طرح طعام حالت مخمصہ میں اور بعضوں نے کہا کہ ا
یہہ ہی کہ کنوئیں کے پانی نہ دینے میں بھی لڑے بغیر ہتیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعزیر کے ہی یہہ سب مسائل مذکور ہیں ہدایہ میں انتہی

الفصل الاول ﴿ عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة
قضى به عمر في خلافته رواه البخاري ﴾ روایت ہی عائشہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین کو کہ نہیں کسیکی ہو پس
لائق تر ہی ساتھہ اوسکے کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتھہ اسکے حضرت عمر رضی نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اونکے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ حدیث
منسوخ نہیں ہی ﴿ وعن ابن عباس ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا حمى الا لله ولرسوله
رواه البخاري ﴾ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ صعب بن جثامہ نے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہیں ہی روند مگر واسطے اللہ کے
اور رسول اوسکے کی نقل کی یہہ بخاری نے ف حمی کہتے ہیں اوس زمین کو کہ گہانس اوسمیں روکی جاتی ہی جانوروں کے لیے جسکو ہمارے ملک میں روند کہتے ہیں
پس معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ نہیں لائق ہی کسیکو یہہ کہ کرے یہہ مگر ساتھہ اذن اللہ کے اور رسول اوسکے کے ایام جاہلیت میں عادت تہی کہ سردار عرب کے گہیر لیتے تہے
اپنی مواشی کے لیے اوس زمین کو کہ جسمیں گہانس اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گہوڑوں اور اونٹوں کے کہ جہاد کے لیے
تہے اور واسطے جانوروں زکوة کے اور نہیں جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند اپنے لیے اور اختلاف کیا ہی بیچ روکنے اوسکے واسطے
اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہی جیسے کہ حضرت نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہر والوں کا ہو روکنا اوسکا انتہی

﴿ وعن عروة قال خاصم الزبير رجلا من الانصار في شراج من الحرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك
فقال الانصاري ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء الى جارك
فاستوعى النبي صلى الله عليه وسلم للزبير حقه في صريح الحكم حين احفظه الانصاري وكان اشار عليهما بامر لهما فيه سعة
متفق عليه ﴾ اور روایت ہی عروہ سے کہی کہ جہگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار میں سے بیچ نالیوں پانی کی زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پہر چہوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ ابن زبیر
بیٹے ہیں پہوپہی تمہاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پہر فرمایا پانی دے اے زبیر پہر روک رکہہ پانی یعنی مت چہوڑ پانی اوسکی زراعت میں یہاں تک کہ پہنچے
منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین میں اور اندازہ کیا ہی اوسکو ساتھہ پہنچنے پانی کے پاشنہ تک پہر چہوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے زبیر کو حق اوسکا بیچ صریح حکم کے اوسوقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تہی حضرت نے مشورہ دیا تہا اون دونونکو بیچ مروت کے
امر کا کہ واسطے اون دونون کے تہی اوسمین فراخی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عروہ بن زبیر ابو عبد اللہ کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ مدینہ
مین تہی اونہین مین سے ایک یہہ بہی ہین اور ماں انکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکر کی ہین اور باپ انکا زبیر حضرت کی پہوپہی کے بیٹے ہین کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا
اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی تہی کہ اونکی چچا نے عذاب دیا اونکو ساتہہ دہوئین کے تاکہ چہوڑ دیوین اسلام کو پس نہ چہوڑا اور حضرت کے ساتہہ حاضر رہی سب
لڑائیون مین اور عشرہ مبشرہ مین سے ہین یہہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی کہیتونکو دیا کرتے تہے پس ایکبار دونون جہگڑے اوسنے کہا مین پہلے پانی
دونگا کہیت کو اونہون نے کہا مین پہلے دونگا پہر دونون حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دیکر پہر بہیجیو
کی زمین مین چہوڑ دے کہ زبیر کی زمین اونچی تہی اوسکی زمین سے اور متصل تہی نالی سے اسپر اوس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پہوپہی کے بیٹے ہین اسلیے یہہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے
اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی اپنے کہیت کو دے جو کہ حق تیرا ہی پہر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چہوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق
اپنا لیلے اور سے تہے حضرت الخ یعنی اول حضرت نے زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچہہ حق اپنا ازراہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چہوڑ دے بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر
اوسپر پہر جب انصاری نے ازراہ جہل کے قبول نکیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتہہ پورا حق لیلینے اپنے کے رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کس سبب سے تہی بعضونے تو کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اسلیے کہا کہ انصار کے قبیلہ مین سے تہا انصار کے قبیلون
بعضے منافق بہی تہے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اوسکو یا تو اسلیے نکیا کہ تالیف اوسکی منظور تہی یا واسطے صبر کرنیکے ایذای منافقون پر تا لوگ
نہ کہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضونے کہا کہ وہ مومن تہا ازراہ غصہ کے اسطرحکی گستاخی کر بیٹہا واللہ اعلم ع ح وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اوسکی زیادہ گہانس کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گہانس ویران
چراتی ہین جہان پانی ہوتا ہی پس اگر پانی پلانے سے جانورونکو منع کروگی تو کوئی گہانس کا ہیکو چراویگا پس پانی سے کیا منع کیا گویا گہانس سے منع کیا اور کہا تا
کی احتیاج مواشی کو پڑتی ہی منع کرنا اوسکا درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرنا اوس سی باز رکہنا گہانس سی نہ لازم آوی وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم رجل حلف علی سلعۃ لقد اعطی بہا اکثر مما
اعطی وہو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم
امنعک فضلی کما منعت فضل ما لم تعمل یداک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ ملامت کا اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے نہ نظر غضب سے
ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کی کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی بیچ بدلی اس اسباب کے زیادہ اوس چیز سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی
اور خریدار سے کہتا ہی اور یعنی واللہ قسم کہاتا ہی کہ مجہکو زیادہ اس سی ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص جہوٹا ہی یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم
کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہے نماز عصر کے تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنے زیادہ پانی کو پس فرماویگا
اللہ تعالی یعنی دن قیامت کے کہ آج کے دن منع کرونگا مین تجہکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تو نے زیادہ پانی سی کہ نہین نکالا تہا ہاتون تیرے نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پیچہے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہی کہ قسمین مغلظ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اوسکو
اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکے حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتون تیرے نے

یعنی بہری قدرت سے نہیں نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض میری ہی قدرت سے
ہی شروع وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے

ف وہ حدیث یہہ ہی منع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع فضل الماء سے صاحب مصابیح نے یہاں ذکر کی تھی اور ہم نے وہاں شروع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کھینچنی کافی ہی بیچ ملک ہونے زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتوں کے اور تینوں اماموں کے نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب میں ہو چکا اور دیوار کھینچنی کو احیا میں دخل ہی نہیں اور مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہی شروع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دی واسطے زبیر کے درخت کھجوروں کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس میں سے تہے کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تھی کہ آباد کیا اوسکو شروع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنے گھوڑے کے اوسکے یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہان جا ٹھہرے وہانتک پس دوڑایا زبیر نے گھوڑا اپنا یہان تک کہ ٹھہر گیا پھر پھینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نے دو زبیر کو جہاں تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت کی علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بھیجا حضرت نے ساتھ میرے معاویہ کو تا کہ اونکو دیویں وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نے معاویہ کو دے وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہیں کے تہے شروع وَعَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَأْرِبِيِّ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابیض بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا حضرت سے یہہ کہ جاگیر دیں اوسکو کان نمک کی وہ کہ تھی مارب میں پس جاگیر دی حضرت نے کان نمک اوسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو نہر کہ دیا آپ نے اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالے نے ابیض ہی پس پھیر لیا حضرت نے اوسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا اوس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو کی گھیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچیں اوسکو پاؤں اونٹوں کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن میں اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنے والا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرت نے اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ یا سنگ اوس کان کا ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت و مشقت کے نمک ہی جو دہی مانند پانی اور گھاس کے پھیر لیا اوسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگوں کا ساتھ اوسکے پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینے میں وہ کہی حاصل یہہ کہ ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کے ہی پھیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کان کا جائز ہی جبکہ ہوں پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اوس سے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جبکہ ہوں ظاہر کہ حاصل ہو

مقصود اوسی طرح تدبیر و حفاظت کی جس سے تحقیق ہو کہ جا کر دیا اوسکو بلکہ لوگ اوس میں شریک ہیں مانند گھاس اور پانی اور نمک کے اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم
کرے پھر ظاہر ہو کہ حق اوسکے خلاف میں ہے تو جائز ہے کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اوس سے اور گھیری جاوے یعنی احیا یعنی آباد کیجاوے اور نہ ہو تحجیر یعنی گھیرنا
پاس اونکی بھی مگر کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ احیا نہیں جائز ہے قریب عمارت کے اسلیے کہ وہاں احتیاج پڑتی ہے چار پایوں کے
چرانے کی ہو ترجمہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں پانی اور گھاس اور آگ میں نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کنوؤں اور دریاؤں کا ہے جسکا ہے نہ پانی بھرا ہوا باسن میں چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب میں ہو چکا ہے اور گھاس
سے وہ گھاس مراد ہے کہ جنگل میں اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسیکے پاس آگ ہو تو نہیں سہتا ہے اوسکو کہ منع کرے کسیکو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اوسکی روشنی میں
بیٹھنے سے اور مانند اوسکے لیکن اوسکو جائز ہے کہ منع کرے اوس شخص کو کہ لے اوس میں سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جاویگی اور بجھ جاویگی اور بعضوں
نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقماق ہے یعنی نہ منع کرے کسیکو اوس پتھر کے لینے سے جبکہ ہو زمین موات میں ترجمہ وَعَنْ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے اسمر بن مضرس سے
کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی میں نے حضرت سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنی پہنچ جاوے طرف ایسے پانی کے
نہ پہنچا ہو طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جو کوئی لیوے پانی مباح میں سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہے
اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہ وہ اوسکی ملک میں نہیں آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزوں کا ہے مانند گھاس اور لکڑی وغیرہا کے ترجمہ وَعَنْ طَاؤُسٍ
مُرْسَلًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيٰى مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِيُّ الْأَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ
عِمَارَةِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِي
اللّٰهُ إِذًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکے ہے اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کی ہے پھر واسطے تمہارے ہے میری طرف سے نقل کی یہہ شافعی نے اور
روایت کی گئی شرح السنہ میں یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گھر مدینہ میں اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانوں
اور کھجوروں اونکی کے پس کہا بیٹوں عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہم سے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس کیوں بھیجا ہے مجھکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہیں پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اونمیں حق اوسکا ف قدیم زمین
کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد کے قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اونکے کے واسطے مبالغہ کے اور مراد اوس سے زمین خراب ہے اور
رسول اوسکی کی الخ یعنی میں تصرف کرتا ہوں اسمیں جس طرح چاہتا ہوں اور دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور اذن دیتا ہوں اسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی لکم سے
معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطے ذکر رسول کے اور اونکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ کا ہی ہے اور گھر جو حضرت نے عبد اللہ کو دیے
واقع تھے درمیان عمارتوں اور کھجوروں کے درختوں انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانوں اونکے ہو اور مسعود باپ
عبد اللہ کے حلیف تھے بیٹوں عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت میں اور ام عبد ماں ہے عبد اللہ کی [illegible] بیٹوں عبد بن زہرہ نے کہا کہ ہٹا [illegible] عبد
کے بیٹے عبد اللہ بن مسعود کو [illegible] از راہ حقارت کے کہا پس آنحضرت نے جواب دیا کہ [illegible] مجھکو اللہ نے کیوں بھیجا ہے یعنی جبکہ

میں تقویت ضعیفوں کی اور مددگاری مسکینوں کی نکرون تو بھیجنا کاہے کے لیے ہوگا اور حکمت میرے بھیجنے میں کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہیں کرتا گناہوں سے اون امت
کو کہ حق ضعیفوں کا انمیں نہیں لیا جاتا ہے یعنی عبداللہ بن مسعود ضعیف ہے تم میں پس تمکو لازم ہے کہ تقویت اوسکی کرو ۔ وعن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی
الاسفل رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کے یہہ کہ بند کیا جاوے یہان تک کہ پہونچے ٹخنوں تک پھر چھوڑ دیوے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ
ف مہزور نام ایک پانی کا تہا بیچ قریظہ میں کہ وہان سے پانی آتا تہا کہیتوں اور باغوں میں انکی پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو پانی سے اول اوسکا حق
ہے پانی دینے کا یہان تک کہ ٹخنوں تک پہنچے اور پھر چھوڑ دے پانی کو پیچھے اوس میں کہ نیچے اوس سے ہے اور ایسے ہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہو از خود بغیر عمل و محنت
کسی کی کہ جسکی زمین جانب بلندی میں ہو وہ تا پہنچنے پانی کے پاشنہ تک روک رکہے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچے اوس سے ہو اوسمیں پہونچے ۔ وعن
سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار ومع الرجل اہلہ فکان سمرۃ یدخل علیہ فیتأذی
بہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبیعہ فابی فطلب ان یناقلہ فابی قال
فہبہ لہ ولک کذا امرا رغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال للانصاری اذہب فاقطع نخلہ رواہ ابو داود اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے یہہ کہ تہے اوسکے کتنے ایک درخت کہجوروں کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار میں سے اور ساتہہ اوس شخص کے اہل اوسکے تہے یعنی باغ میں اوسکے
ساتہہ اہل و عیال بھی اوسکی رہتے تہے پس تہے سمرہ کہ آتے تہے باغ میں پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکے پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر
کیا یہہ روبرو حضرت کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کے ہاتہہ یعنی درخت کہجور کا تا کہ نہ آیا جایا کرے اوسکو پس نہ مانا سمرہ نے
پھر طلب کیا حضرت نے یہہ کہ بدل کرے ان درختوں کو ساتہہ درختوں انصاری کے اور جگہ تہے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرت نے پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطے
تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں گی یہہ امر ہے کہ رغبت دلائی اوسمیں یعنی یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانے کی ہے یا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے ایک امر
رغبت کا یعنی ثواب کا پھر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پھر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانے والا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوے واجب ہے تاکہ
دفع ضرر کا اوس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکے درخت کہجوروں کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف کہا بعضوں نے کہ نام اوس انصاری کا مالک
بن قیس تہا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اونہوں نے نہ مانا تو سبب اوسکا یہہ ہے کہ وہ امر وجوب کے لیے نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کے تہا اسلیے کہ
رغبت دلائی ثواب میں ورنہ کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتے اور شاید کہ حضرت نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہوا حضرت کو
سمرہ ضرر پہونچاتا ہے اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہے نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے ۔ وذکر حدیث جابر من احیی ارضا فی
باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار اضر اللہ بہ فی باب ما ینہی من التہاجر اور ذکر کی گئی حدیث
جابر کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہے من احیی ارضا باب غصب کے میں ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہے من ضار
اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء
الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ ہذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء
من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح
ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما

بحکاۓ احیاها رواه ابن ماجہ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ اونہوں نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہیں درست ہی نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا میں یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانی کا اور احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتہہ اوسکے اور ضرر پہنچانا اونکو نہیں دینی میں کیا حال ہی نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین تو تہوڑی ہیں نہیں ہی حقیر چیزین ہیں نہ دینا اورنہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ دیوے آگ پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس آگ نی اور جس شخص نی کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچہا کیا اوس نمک نی اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اور پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اور جگہ کہ نہیں پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کو حال جاننی کا اوس دعوی کی ذکر نکی لیی حضرت نی پانی کا ثواب خبر کو بیان کیا یعنی تو نہیں جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل **باب العطایا** باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان ہی قسم بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا فی الشیخ شرح اور عطا عامہ ہی شرح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخششین امراء کی اور انعام اونکی ہین کہا امام غزالی نی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائز ہونی بخششون سلاطین کے اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نی کہا کہ اولی ہی لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہوا اوسکی حلال ہونیکا اسلیے کہ اس زمانہ مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ صلے بادشاہون کے حلال ہین غنی اور فقیر کے لیے جبکہ نہ محقق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال اوسکی دینے والی پر ہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سی باوجود فرمانی اللہ تعالی کی اونکو اکالون للسحت اور بعضون نے کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کے لیے نہ غنی کی لیے اور نہیں حرج ہی فقیر پر بیچ لینے مال سلطان کے یہہ اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان کی ہی تو لینا اوسکا اور اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کے لیے بہی اوسمین حق ہی فرمایا علی نی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام میں برغبت اور یاد کری قرآن میں واسطے اوسکی بیت المال میں ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا دنیا مین تو لیگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو لی فقیر اور عالم حق اپنا اوس مین سے **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمرؓ سی یہہ کہ حضرت عمرؓ نی پائی ایک زمین خیبر میں یعنی غنیمت میں سی انکو حصہ مین آئی اور اوسمین کہجورین تہین پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر میں کہ نہیں پایا مینی کوئی مال کبہی بہت نفیس نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجہکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطے اللہ کی اور نہیں جانتا ہون کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایئے طور اوسکا فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکی کو پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمرؓ نی اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرون میں اور قرابتیون میں اور بیچ آزاد کرنی بردونکی یعنی جسکو کہ مکاتبون کو دیں تاکہ بدل کتابت دیکر آزاد ہوں اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور حاجیون کے لیے اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گہرون میں مال رکہتی ہون اور بیچ مہمانو نکی نہیں گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہوا اوس زمین کا یعنی تدبیر کری اوسکی اور لیوے حاصل اوسکا مصارف کو وہ مین یہہ کہ کہاوی اوسمین سے موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کہلاوے یعنی اہل اپنی کو جو کہ مالدار نہو اوس حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل میں سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کے کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی درستی وقف کی اور اجماع ہی اوپر درستی اوسکی سب مسلمانونکا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہوا اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور تفسیر تحبیس کی گئی تہی مقسوم یعنی از راہ غلبہ کی

اور

اور غانمین میں تھی غنیمت لینے والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہون نے اوسکو اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہ کہ نفع اوٹھاوی ساتھ وقف اپنے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے کھانا اوسکو لیکے کہ متولی ہوویگا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نے کہ کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہو ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان نے ع **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمری جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عمری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اسطرح سے کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا پس یہہ جائز ہی اور جبتک وہ شخص زندہ ہی اوس سی یہہ نہین لے سکتا اور یہہ کہ بعد اوسکی اوسکی وارثونکو بھی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ یہہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا میں نے جبتک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیری وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق کرتے ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتے ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بھی یہی ہی اور صحیح یہی ہی قول شافعی کا بھی یہی ہی اور بعضی علما کے نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثونکو نہین پہنچتا اور پہر مالک کیطرف رجوع کرتا ہی اور تیسری یہہ ہی کہ کہی کہ یہہ تیری لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اوے یا میری وارثونکی ملک مین تو صحیح یہہ ہی کہ یہہ بھی حکم اول کا رکھتا ہی اور ہمارے نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح قول شافعی کا بھی یہی ہی اور امام احمد کہتے ہین یہہ عمری اسطرح کا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالک نے کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ع **وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العمری میراث لاہلہا رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی اسکے اہل اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسکو مکان بطور عمری کے دیا وہ اوسکی مالک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا یہی مذہب جمہور کا ہی ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی اعطیہا لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث متفق علیہ** اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو دیا گیا عمری واسطے اوسکے اور واسطے وارثون اوسکی کے پس تحقیق وہ عمری واسطے اوس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوجاتی ہی نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا اونسا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہوجاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکے وارثونکو اور دینے والیکیطرف رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذری اوسکی فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اسحدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا ع **وعنہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا متفق علیہ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکھا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیری لیے ہی اور تیری وارثون کے لیے پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیری لیے ہی جبتک کہ جیتا ہی تو پس تحقیق وہ عمری پہر آتا ہی طرف دینے والے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابوہریرہ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمر فہی لورثتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جس کو رقبی کیا گیا کچھ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمری وہ واسطے وارثون اوسکی کے ہی نقل کی یہہ ابو داود نے

ف رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کسیکو کہ مکان تجکو دیتا ہون بایں شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجہسے تو یہہ مکان تیری پاس ہی اور اگر تو مجہسے پہلے مرے تو پہر آوے طرف میری اور رقبی مشتق ہی ارقاب سے یعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسریکا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سے اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکے کہ وہ اوسکی ہو جاتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطے اوسکی اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سے اور پہنچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضایع نکرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتہہ رقبی اور عمری کی پس نہی کرنی پہلی جائز ہونی انکے کے ہو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کے ہی ولیکن بعد کرنیکے صحیح ہوتے ہین اور ہو جاتے ہین اوسکے لیے اور اوسکے وارثون کے لیے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نے لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ہی ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف رح کے نزدیک اور کہا بعضے شارحین نے ہماری علما سے کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر پہیرو اوسکو بلکہ جب ہبہ کی تمنی ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کے یا عمری کے یا رقبی کے **وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة لاهلها والرقبى جائزة لاهلها رواه الترمذي وابو داود** اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمری جائز ہی واسطے عمری والون کے یعنی جسکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطے رقبی والون کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسكوا اموالكم عليكم لا تفسدوها فانه من اعمر عمرى فهي للذي اعمر حيا وميتا ولعقبه رواه مسلم** روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہو تم اپنی مالونکو اپنی پاس نہ خراب کرو انکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطے اوس شخص کے ہی کہ عمری کیا گیا واسطے اوسکے حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطے اولاد اوسکیکے نقل کی یہہ مسلم نے ف تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی شرح

باب یہہ باب متعلق ہی پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح رواه مسلم** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جاوے پہول خوشبودار پس نہ پہیرے اوسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچھی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیرے نہ تاکہ بہیجنی والیکو رنج نہو شرح **وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب رواه البخاري** اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتے تہے خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نے **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہیرنے والا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر پہیر لینے والا مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی لائق نہین ہی ہم اہل ملت کو کہ کرین ایسی چیز کہ تمثیل دی جاوے بسبب اوسکی اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سے بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہمارے نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر کتنی ایک صورتون مین جائز نہین چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فایدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث بہی اس باب مین آئی ہی اور یہہ حدیث واسطے بیان کراہت اور بیمروتی کی ہی اور تینون امامون کے نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نے اسکو حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سے جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سے کہ ہبہ کی ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ آگی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابو حنیفہ نے جواب حدیثون کی معنی لئی ہین آگی مذکور ہونگی شرح **وعن النعمان بن بشير ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما فقال اكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه وفي رواية انه قال ايسرك ان يكونوا اليك في البر سواء قال بلى قال فلا اذا وفي رواية انه قال اعطاني ابي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أُشْهِدُ عَلَى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ باپ انکا
لایا اونکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا میں نے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نے کیا ہر ایک فرزند اپنے کو دیا ہے تو نے مانند
اس بیٹے کے کہا کہ نہیں فرمایا پس پھیر لے اوسکو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے اوسکو کیا خوش کرتا ہے تجھکو یہ کہ ہوویں فرزند تیرے طرف تیرے نیکی میں برابر
یعنی کیا چاہتا ہے تو کہ سب فرزند تیری سلوک کریں تجھسے اور فرمانبرداری و تعظیم کریں تیری کہا ہاں فرمایا پس نہیں ہے اسوقت یعنی اگر تو یہ چاہتا ہے تو دیکر ایسی بیٹے کو
غلام اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان نے کہا کہ دی مجھکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تھی بشیر کی نہیں راضی ہوتی میں یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق دی میں نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک چیز پس کہا مجھکو عمرہ
نے یہ کہ گواہ کروں میں آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ دیا تو نے اپنی ساری فرزند کو مانند اس چیز کے کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو
درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیری بخشش اپنی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں گواہ ہوتا میں ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم
ف شیخ زندہ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹوں اور بیٹیوں کو اور پھیر لی ہبہ امر برابر دینے کے ہے یعنی اولی ہے پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک
اور ابو حنیفہ نے کہ اگر اولاد میں سے بعضوں کو دے اور بعضوں کو نہ دے تو ہبہ صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کے اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحق وغیرہم نے کہ یہ حرام
ہے اور دلیل پکڑی ہے اونہوں نے ساتھ قول حضرت کے لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہے پہلوں نے ساتھ اسکی کہ ایک روایت میں آیا ہے فاشہد علی ہذا غیری پس
اگر یہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیوں فرماتے حضرت یہ قول ؛

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے میں یعنی لائق نہیں ہے کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث دلیل ہے
امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کیسے یعنی لینے
اور خرچ کرنے اوسکے کا ہے اپنے نفقہ میں وقت حاجت کے مثل تمام اموال اوسکے کے ۱۲ ح ف امام اعظم کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہے مع الکراہۃ مگر سات
جگہہ اونکے ہاں بھی نہیں درست چنانچہ اون سات جگہوں کی طرف اشارہ ہے ان حرفوں میں دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنی جو زیادتی ہو کر متصل
ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا مثلا کسی نے کسیکو زمین بے عمارت اور بے درختوں کے ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اسنے اوسمیں عمارت بنائی یا درخت لگائی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت
میں نہیں پھیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہے یعنی اگر کسی نے کسیکو کچھ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مرگیا تو ہبہ کرنیوالیکے وارثونکو موہوب لہ
سے دعوی کچھ نہیں پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مرگیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثوں سے بابت اس ہبہ کے کچھ دعوی نہیں پہنچتا اور عین سے اشارہ ہے
ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ میں نہیں پہنچتا اور خ سے اشارہ ہے طرف خروج کی یعنی چیز موہوب
موہوب لہ کی ملک میں سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضا اگر موہوب لہ سے نہیں لے سکتا اور ز سے اشارہ ہے طرف زوجین کے
یعنی اگر خاوند بی بی کو کچھ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے نہیں لے سکتا اور ق سے اشارہ ہے طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمیں محرمیت ہو مثلا باپ
بیٹے کو بخشے کچھ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوای اونکے کہ جنمیں قرابت ہے محرمیت کی تو رجوع نہیں کر سکتا اور ہ سے اشارہ
ہے طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہنچتا ؛ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي

جزای خیر دیوی اور اگر کسی صالح سے رنج پاوے تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کرے اور برا انکو نہ کہے بلکہ یوں کہے غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہے ع ج وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہیں شکر کرتا ہے لوگوں کا نہیں شکر کرتا ہے اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا
تمام نہیں ہوتا ہے ساتھ تابعداری اوسکے اور بجا لانے حکم اوسکے بیچ شکر کرنے لوگوں کے کہ وہ واسطہ ہیں بیچ پہنچانے نعمتوں کے طرف اوسکی پس جسنے
تابعداری کی اوسکی ایسے بعض اوامر اور اگر نہ ہوا لاشکر اونکی نعمتوں کا یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگوں کا اور بعد ازاں نکریگا اونکی نعمتوں کا وہ خدا تعالی کا بھی شکر نہیں ادا
کریگا بسبب عادت کرنے کے ساتھ کفران نعمت کے ع ج وعن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ المھاجرون
فقالوا یا رسول اللہ ما رأینا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا بین اظھرھم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا
فی المھنأ حتی لقد خفنا ان یذھبوا بالاجر کلہ فقال لا ما دعوتم اللہ لھم واثنیتم علیھم رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے انس
سے کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یعنی ہجرہ کر کر حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت
خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے میں مال تھوڑے سے اوس قوم سے کہ اوترے ہم درمیان اونکے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے
اور شریک کیا ہمکو منفعت میں یہاں تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہہ کہ لیجاویں وہ تمام ثواب پس فرمایا نہیں یعنی تمام ثواب نہیں لیجاوینگے جبتک کہ دعا کروگے تم
اللہ سے اونکے لیے اور تعریف کروگے تم اونکی یعنی شکر انکی نعمت ادا کروگے نقل کی یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ میں تشریف
لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھے آدھے اونکو بانٹ دیے اور طرح طرح کی خاطر داریاں کیں پس مہاجرین نے عرض کیا یا رسول
اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنیوالا ہمنے نہیں دیکھا کہ خبرگیری ہماری کی تھوڑی اور بہت مال سے یعنی جیسا کسیکو مقدور تھا اوس سے دریغ نکیا اور غمخواری ہماری کی کہ بار
ہمکو محنت سے یعنی خبرگیری درختوں کی و رسانا سکا اونکا وغیر ذلک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت میں کہ جو کچھہ درختوں میں سے حاصل ہوتا ہے آدھا آدھا
بانٹ دیتے ہیں پس ڈرتے ہیں ہم کہ سارا ثواب یہ لیجاویں یعنی دیوے اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرہ کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرۃ احسان اونکے
ہمپر حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہیں لیجاوینگے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا لیکن جبتک کہ تم دعا کروگے اونکے لیے بھلائی کی
تو دعا تمہاری بدلا اونکی احسان کا ہوگی اور ثواب تمہاری عبادت کا تمکو ملیگا ع وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تھادوا فان الھدیۃ
تذھب الضغائن رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا
ہے کینوں کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی بغض و عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوۃ کے میں بعد لفظ رواہ
کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے تھی سو سے کسینے لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہے ع وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تھادوا
فان الھدیۃ تذھب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینہ کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسائی واسطے ہمسائی اپنی کے
اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائی بھیجنے والی کو چاہیے کہ تھوڑی سی چیز بھیجنے کو ہمسائی کی تئین حقیر نجانے بلکہ بھیجدے گو تھوڑی
ہو اور اسیطرح ہمسائے لینے والی کو نہ چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائی کے تحفہ کو بلکہ لیلوے اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہو ع ج وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب قیل اراد بالدھن الطیب
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہ پھیر دیجاویں تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث

غریب ہی کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت ؐ کے ساتھ تیل کے خوشبو کی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ یعنی کے لاوے تو
نہیں پھیر دینا چاہیے اور تخصیص ان تینوں میں سے خوشبو کی مراد لی ہی جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہی اسلئے کہ عرب لگاتے ہیں
تیل سر میں ع وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ
الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی ابی عثمان نہدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پہول
خوشبو واپس نہ پھیرے اوسکو اسلئے کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی اصل پہول کی بہشت سے نکلی ہی مراد یہ ہی
کہ آتی ہی اوس میں خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکے ہلکا ہی یعنی احسان اوسکا کم ہوتا ہی جیسا کہ اوپر گذرا ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی
کی نے بشیر کو کہ بخش دے بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے کی
نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ جورو ہی میری ہی سوال کیا مجھسے یہ کہ بخشدوں میں اوسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
حضرت نے کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سبکو دیا ہی تو نے مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں
لائق ہی اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہ مسلم نے ف حق یعنی حق خالص ہی کہ کراہت ہو اوس میں یا حق یہ نہ باطل ہی اور مفصل بیان اسکا
فصل اول میں گذر چکا ہی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا
عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ دیے گئے نیا پہل رکہا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے
ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پہر دیتے میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت ؐ کے لڑکوں میں سے نقل کی یہ بیہقی نے
دعوات کبیر میں ف حضرت آنکھوں پر رکھتے تھے پہل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالیٰ کے اور آخر اوسکا یعنی دنیا میں بہت ہوگی یا عمر درازی کی
اور یا عقبیٰ میں پس اس صورت میں اشارہ ہی طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہی آخرت کے آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی الٰہی نصیب کر ہم

باب اللقطة

باب ہی بیچ بیان لقطہ کے ف ۱ لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زبر اور جزم سے آیا ہی لیکن محدثوں کے نزدیک قاف کے
زبر سے مشہور ہی اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹھانا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اسکی
تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اوسکا اولیٰ ہی اور واجب ہی اوٹھانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکے ضائع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع
ہوگیا تو گنہگار ہوگا نہج ۲ درمختار ف ۲ لقطہ امانت ہی اگر اوٹھانیوالے نے کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ میں مالک کو دینے کیلیے لیتا ہوں پس
اس صورت میں ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہیں دینا آویگا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا
میرے دینے کے لیے اسنے نہیں لیا تہا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ کو اوس جگہ پایا گیا ہی اور لوگوں کی جمع ہونیکی جگہ اتنی
مدت تک کہ جانے کہ نہیں طلب کریگا مالک بعد اوسکے اور صاحبین کے نزدیک برس روز تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ ٹہرے اوسکو تعریف
کرے یہاں تک کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا پہر اگر نہیں آیا مالک اوسکا چاہیے اجازت ہی [illegible] ہوگا اوسکو اور چاہے [illegible]

مالک

مالک سے یا فقیر سے جیسیکہ جانور پالی ہوئی کا حکم ہے اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہے اوسکا یعنی مالک سے کچھ نہیں لینا پہنچتا اور
اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے کے لینے خرچکے مالک سے تو دین ہے اوسکی مالک پر اور کمائی کروا دے قاضی اوس چیز سے کہ اوسمین منفعت ہے
مانند غلام بھاگے ہوئے کے اور خرچ کرے اوسپر اوسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت اوسمین لائق ہے قاضی ساتھ خرچ کرنے کے اور بعد
اور شرط کرے لینے اوس خرچ کی مالک اوسکے سے اگر مالک کے حق میں یہ بہتر ہو والا بیچ ڈالے اوسکو اور رکھ چھوڑے مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو
روک رکھنا اوس چیز کا پہنچتا ہے واسطے لینے خرچ کے پھر اگر بیان کرے مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہے دیدینا اوسکا واجب نہیں بغیر گواہوں کے
اور نفع اوٹھاوے ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو والا صدقہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہوں وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگی ہوئی کا اوس
شخص کو کہ پکڑ سکے اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولی ہوئی پر و نیچار رکھ لینا اور بردے بھاگے ہوئے کے لے آنے والے کو مدت سفر کی چالیس درہم دیے
جاویں اگر گواہ کر لیا تھا کہ میں پکڑتا ہوں مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اوسکے
حساب سے دے مثلاً ڈیڑہ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اوس سے تو نہیں ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہیں کیا کسیکو تو کچھ نہیں دینا آتا اوسکو
اور ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوے تو اوٹھا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہے
مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال میں سے دیا جاوے اور میراث اوسکی بھی بیت المال میں رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے
لقیط اوس سے کہ لیوے اوسکو اور نسب اوسکا اوس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کرے اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کریں تھا اور اگر ایک اون دونوں میں سے نشانی بیان
کرے اوسکی مثلاً کہے کہ اوسکی پیٹھ پر مسّا ہے اور وہ سچ ہو یا ایک اون میں کا پہلے دعوی کرے تو اولی وہی ہے اور اگر غلام دعوی کریگا اوسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اوس سے
لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سے بھی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر ذمیوں کی بستی میں نہیں تھا اور اگر اونکی بستی میں
تھا تو یہہ بھی ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر ... خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضوں نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اوٹھانے والے کے جائز ہے سپرد
کرنا اوسکا حرفہ کی لیے نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکے مال میں اور نہ مزدوری کو دینا اوسے یہی ہے صحیح روایت کی مسئلہ ایک شخص نے رکھیں جوتیاں
اپنی ایک جگہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھیں جوتیاں اپنی اوسی جگہ پھر آیا پہلا اور لیلیں جوتیاں دوسرے کی پس آیا جانے ہی دوسرا کہ لیلیوے جوتیاں پہلی کی مختار
ہی کہ نہیں جائز ہے جبکہ ہوں جوتیاں پہلی کی مانند جوتیوں اوسکی یا بہتر اوسسے اور اگر ناقص ہوں اوسکی جوتیوں سے تو جائز ہے اوسکو انتفاع اوٹھانا اوسسے بلا کلفت
کذا فی الظہیریہ مسئلہ آدمی جو پاتا ہے مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اسطرحکا ہوتا ہے کہ جانتا ہے یہہ کہ نہیں طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹھلی کے
بیچ متفرق جگہوں کے اور مانند چھلکوں انار کے بیچ متفرق جگہوں کے پس جائز ہے اوسکو یہہ کہ لیلیوے اونکو اور نفع اوٹھاوے اوسسے اور نہیں ہوتی ہیں وہ ملک
لینے والے کی اور پہنچتا ہے اونکے مالک کو لیلینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہو جاتی ہیں ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرحکا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ
مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونے چاندی کی اور تمام اسباب کے پس چاہیے اوسکو یہہ کہ لیلیوے اور رکھ چھوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہنچا دے
طرف مالک اوسکی کی اور اگر پاوے روٹی یا کچھ اوسمیں سے تو مباح ہے کہانا اوسکا حالت فراخی میں اور اگر پاوے گیہوں کی بالیں کھیتی میں اور بچاوے اوسکے آگے
آ ... باقی رہتا ہے کچھ میں عادۃ تو نہیں مضائقہ ہے اوسکا اور اگر لیوے کسیکے جھاڑوں میں سے خلال ... دانتوں کی لیے تو نہیں مضائقہ ہے اسکا اور لید وغیرہ جو جانور
کرتے ہیں شہروں میں تو بعد جانا مالک اونکیکو وہ ملک ہوتی ہے اوسکی کہ لیوے اوسکو یہ صاحب کی مولانا شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ انتہی الفصل الاول

فصل پہلی عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها
ووکاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشانك بها قال فضالة الغنم قال هی لك او لاخیك او للذئب قال فضالة

لابل قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فقال عرفہا
سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اوسکا یعنی جسمین ہی خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور
پہچان رکھ سر بند اوسکا پہر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے
پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیری ہی یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کی کہا اوسنی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم
فرمایا کیا کام ہی تجھی اوس سی یعنی چھوڑدی اوسکو اور نہ لے کہ حاجت اوسکے لینی کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکے ساتھہ مشک اوسکی ہی اور موزی
اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت یعنی پتی یہان تک کہ ملے اوس سی مالک اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے تعریف کر اوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکھ سر بند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا
پس دی اوسکی تئین اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دی **ف** کہا ابن مالک نے کہ ظرف اور سر بند پہچان رکھنی کو اس لیی فرمایا کہ تا معلوم
ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنی پہچانا ظرف اور سر بند
اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کی اسلیے کہ یہی مقصود ہی پہچاننی ظرف اور سر بند کی اور
کہا شافعی اور ابو حنیفہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سر بند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکے نفس مین یہہ کہ سچا ہی پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر
کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہوں کے اس صورت مین پہچان رکھنی کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل نجاوی کہ تمیز کر سکے جبکہ آوی مالک اوسکا
اور پہر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سے اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارونمین اور مسجدونمین اور اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون
اور طریقہ تعریف کا یہہ ہی کہ پکاری کہ جسکی کچھہ چیز گئی ہو آوی او صفت اوسکی ذکر کری اور برس بہر تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد
کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قید مدت معین کی نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا
بسبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کم دس درہم سے ہو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینی تک
اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارونمین سی لازم آ
یہی نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹھانیوالیکی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے
دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہانونمین اور میوونمین یہان تک ہی کہ خراب نہون اور اگر
کچھہ چیز حقیر ہو مانند گٹھلی اور چھلکون انار کے اور چہ شدہ انار کے بعد کاٹنی کے تو فائدہ اوٹھاوی ساتھہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا
اوسکا اور اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہی دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنے کام مین لاوی اس سے
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کے مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی صحابہ نی کہا کہ غنی تصدق
کرے اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور ابو حنیفہ کا بہی یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی
چاہی جائز رکہی تصدق کو اور ثواب اوسکی لیے ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلہ لی اوس سی یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جو نسا دونو مین
سی ضمان دی دوسری پر نہ رجوع کری یعنی دعوی [illegible] دوسری پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ
وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حاشی شرح وقایہ کی مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہی

اور

اور رکھہ چھوڑنا اوسکا غریب ہی اور روہ واسطے تیرے ہی الخ یعنی اگر کری تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکے مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطے بھائی تیرے کے یعنی اگر تو نی بکری اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لیلیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو بہی وہ لیلیگا یا سینی بہیڑیا بہی تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتوں مین سے ایک بہی نہ پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی لینے پر جائز ہونی لینے اور منتفع ہونے کے ساتھ اوسکے تا ضائع نہوا اور بہیڑیا نہ کہا جاوا اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کے لیے کہ بغیر چرانے ایسے ضائع ہوا اور مشک اوسکی ہی یعنی پیٹ اوسکا منہ لیک شاک کی مشک کے اوس مین رطوبت ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانور ویسی تحمل نہین پا سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہی اور موزہ اوسکی یعنی قوی ہین پاؤن اوسکے کہ قدرت ہے چلنی کی اور پانی اور گہاس کہانیکی لیے جانیکی اور بچنی کی درندون سے خوب کہتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتھ اوس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتھ رکہتا ہی اور لکہا ہی علما کی بیچ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہی کہ ضائع نہیں ہوتا بغیر چرانے اسکے مانند گہوڑی اور گائے اور گدہے کے اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینے اونٹ اور گائے سے کے جنگل مین اور اگر پائی جاویں یہہ جانور بیچ آبادی مین اور شہر مین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطے محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث ذیل سے کہ یہہ حکم اوس زمانے میں تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ہاتہہ کسی خائن کا اون تک نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانے مین امن نہین ہی پس الکی پکڑ لینے مین محافظت ہی مال مالک کی تخریج ملتقی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَّا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹہکانا دے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جبتک کہ نہ تعریف کرے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیی کہ تعریف کرے اوسکو اور بغیر تعریف کی نہ رکہہ چہوڑے کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہی تخریج **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیون کے لقطہ لینے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی حرم مکہ مین نہیں حلال ہی لکھنا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی تعریف کرتے رہنا کو کرتی رہی اوسکو یہان تک کہ مالک اوسکا آوی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب مکہ مین مفصل ہو چکا ہی تخریج

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ إِلٰى آخِرِهِ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ سے سوال کیے گئے میوی لٹکے ہوے سے یعنی درختون مین پس فرمایا حضرت نے کہ جو صاحب حاجت کا پہنچے اوس سے کہاوے نہ بہر لیوے پلا اپنا جہولی میں پس نہین کچھ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچھ میوے سے یعنی کہاوی اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوس پر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوی میوہ مین سی کچھ بعد اسکی کہ ٹہکانا دیا ہوا اوسکو کہلیان نے یعنی کہلیان مین پڑا ہو پس پہنچے میوے کے مول کو ڈہال کے پس اوسپر ہی ہاتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کی جیسا ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت حکم لقطہ کا پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانون آباد کی کہ لوگ وہان رہتے ہون پس تعریف کر اوسکو برس روز تک پہر اگر آوے مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکے اور اگر نہ آوے پس وہ واسطے تیرے ہی یعنی

تو اپنے کام میں لا اور وہ لقطہ کہ بیچ ویرانہ قدیم کے پس اوسمین اور رکاز کی بیچ ہی مین پانچوان حصہ خدا کا ہی روایت کی یہہ نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے عمرو بن شعیب کے قول او سکے سے وسئل عن اللقطۃ آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سے یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہونچا ہو یا مضطر ہی یعنی جو کہ بہوک کے مارے مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بقدر ضرورت میوہ درخت کا کہاوے اور جہولی بہر کر نہ نکلے او سپر کچہہ گناہ نہیں آور کہا ابن ملک نے مراد یہہ ہو کہ گنہگار نہیں ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہہ حکم ابتدای اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالے کچہہ میوے سے پس اوسپر بدلہ ہی جو مثل اوسکے یعنی دو قیمت اوسکی ہوی کہا ابن ملک نے کہ یہہ بطریق تنبیہ کے فرمایا ورنہ لازم نہیں پر قیمت اوسکی نہیں دیا جاتا اور حضرت عمر رضہ دوچند ہی قیمت کا حکم کرتے تہے بموجب ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور او سپر ہی سزا یعنی تعزیر اور ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اسلیے کہ اوس زمانی میں باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوی نہتہی اور جو کوئی چرا وی میوہ میں سے بعد رکہنے کے کہلیان میں اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے تو اوسکا ہاتہہ کاٹا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہی اور یہہ نصاب چوری کی ہی نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نے کہ قیمت سپر کی اوس زمانی میں دس درہم تہے اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ میں کہ او سپر اکثر لوگ چلتے ہوں تو واجب ہی تعریف اوسکی اسواسطے کہ غالب یہہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوے گانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوی او سپر عمارت اہل اسلام کی ورنہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوای انکے قسم ظروف اور زیور سے پس اوسمین اور رکاز گڑا ہوا جو نکلے اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا دینا آتا ہی ف ح ع **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ علی بن ابی طالب رضہ نے پایا ایک دینار یعنی راہ میں سے بطریق لقطہ کے پس لائی اوسکو حضرت علی رضہ فاطمہ رضہ کی پاس پہر پوچہا حضرت علی نے حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ رزق ہی اللہ کا پس کہایا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہایا علی اور فاطمہ رضہ نے یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جسوقت کہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتی ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی دی تو دینار نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اس سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت علی رضہ نے بغیر تعریف کے وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نے جو فقط اوس عورۃ کی کہنے سے دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسنے علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی ف ح **وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ** اور روایت ہی جارود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوی چیز مسلمان کی شعلہ ہی آگ کا نقل کی یہہ دارمی نے **ف** یعنی اگر لیوے کوئی لقطہ کو اس ارادہ سے کہ مالک ہوویگا اوسکا اور نہ رعایت کرے اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سے تو وہ لقطہ پہونچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین طیبی **وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا یَكْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ** اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے صاحب عدل کو ایک یا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوے لقطہ کو یعنی پنہان ترک کرنے تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالے اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیجدے پہر اگر پاوے اوسکے مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک کو اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور

ابو داؤد اور دارمی نے ف گواہ کر لے یعنی دو گواہ کرے کہ یہ چیز میں نے پائی ہے تاکہ لالچ نفس اور تہمت اور دعوی باطل کا نہ رہے اور اسمیں یہی حکمت ہے کہ بغیر گواہ کرنے کے
کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہے کہ گواہ تو کوئی ہے ہی نہیں مالک کو دینا کیا ضرور ہے اور گواہ کرنے سے یہ طمع نہیں رہتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے
اور یہ بھی اسمیں حکمت ہے کہ شاید موت ناگہانی کی وارث اوسکو داخل ترکہ میں نہ کر لیں اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہیں کہ بطریق استحباب کے ہے
بعضے کہتے ہیں کہ بطریق وجوب کے ہے اور اس حدیث میں کہا کہ وہ مال ہے اللہ کا اور اوپر کی حدیث میں کہا کہ رزق اللہ کا ہے مراد ان دونوں لفظوں سے یعنی حلال ہے یعنی وہ
مال حلال ہے منتفع ہو اوس سے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک آوے تو دے اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا رخصت
دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی میں اور کوڑے میں اور رسی میں اور مانند انکی میں کہ عرب میں انکو قلیل جانتے ہیں کہ اوٹھا لیوے اوسکو آدمی فائدہ لیوے
اوس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی لقطہ اوٹھانیوالا ان چیزوں سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے کہ
قلیل مال کی تعریف کیا جاوے ولیکن اسمیں کلام ہے اور حد قلیل کی کیا ہے بعضوں نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہے اور بعضوں نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہے
بموجب حدیث حضرت علی رض کے ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اَلَا لَا يَحِلُّ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کی گئی حدیث
مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہ ہے الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کے

بَابُ الْفَرَائِضِ

باب ہے بیچ بیان فرائض کے ف یعنی اس باب میں بیان ہے حصوں کا کہ معین ہیں قرآن میں یا حدیث میں بیچ میراث کے اور کہا ہے علماء نے کہ متعلق ہوتے ہیں مال متروکہ میت کے
چار حق ہیں اس ترتیب سے کہ اول تو میت کو تکفین و تجہیز کریں یعنی پہلے اوسکو غسل دیں پھر کفن دیں پھر نماز پڑھ کر اوٹھا کر مقبرہ میں لیجاویں اور قبر میں دفن کریں اور ان
چیزوں میں کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کریں بعد اسکے اگر میت کے ذمہ دین ہو تو دین ادا کریں بعد اسکے جو مال بچے اوسمیں سے تہائی
تک وصیت جاری کریں اگر وصیت کی ہو پھر بعد اسکے مال کو درمیان وارثوں کے بانٹیں اسطرح سے کہ پہلے اصحاب فرائض کو دیں یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث میں معین
ہے پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دیں کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہے وہ لیتے ہیں اور اگر اصحاب فروض وارثوں میں نہ ہوتے ہیں تو سب ترکہ عصبات
نسبی کو پہنچتا ہے اور اگر عصبات نسبی نہوں تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنیوالے کو دیں اگر میت بردہ آزاد ہوا اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد
کرنیوالے کے عصبوں کو دیں جو عصبہ کہ مرد ہیں اور اگر یہ بھی نہوں تو رد ہو اصحاب فروض پر سوا زوجین کے کہ اونپر رد نہیں اور رد یہ ہے کہ جو کچھ بچے اصحاب
فروض کے حصوں معین سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکے کے دیں اور اگر نہ اصحاب فروض ہوں اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہوں تو ذوی الارحام کو دیں
اور وہ بھی نہوں تو مولی موالات کو دیں اور صورت مولی موالاۃ کی یہ ہے کہ ایک شخص لا وارثی نے کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہے وارث ہوگا تو میرا جب میں مرونگا
اور خون بہا دینا تو میری طرف سے اور اوسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہے اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہے اور اگر دوسرا شخص لا وارث تھا
اور اوسنے بھی اسیطرح کہا اور اسنے قبول کیا تو اسمیں ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہوں تو اوسکو دیں کہ جسکے نسب کا اقرار کیا ہے میت نے غیر پر یعنی
کہا کہ یہ بیٹا میرے باپ کا ہے اور اوس اقرار سے نسب اوسکا ثابت نہو سوا اسکے اقرار کے اور اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دیں اور وہ بھی نہوں
تو بیت المال میں مال اوسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال نہو تو مصرف بیت المال میں خرچ کریں یعنی فقراء وغیرہ کو دیں اور اصحاب فروض بارہ
ہیں باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہوں اور بھائی اخیافی اور بھائی اخیافی وہ ہے کہ ماں اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور
خاوند اور ماں اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافی یعنی باپ کا جدا ہو
ہے اگر اوسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور اگر یہ دونوں نہوں اور اسکے ساتھ [illegible] میت کی اگرچہ نیچے کے درجہ کی

تو چھٹا حصہ بھی لیگا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کا بیٹا کی اگرچہ نیچے درجہ ہو حاصل یہہ کہ پہلی صورت میں باپ نرا صاحب فرض ہی اور دوسری
صورت میں صاحب فرض بھی ہی اور عصبہ بھی اور تیسری صورت میں نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونی باپ کے تینوں احوال کو میں باپ کے ہی اور باپ
میت کے ہوتے ہوے دادا محروم ہی اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چھٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد اور عورت برابر
بانٹ جاوی اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کیکی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہین اور خاوند کا چوتھائی حصہ ہی اگر میت
کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہے اور بیوی کا آٹھوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتھائی ہی اور مان کا چھٹا حصہ
ہی اگر اسکے ساتھہ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی
اور اگر ان میں سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال میں سے اور جس صورت میں کہ مان کی ساتھہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کے ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دیکہ تہائی
مابقی کے وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ میں دادا بجای باپ کے ہو تو حصہ مان کا تہائی سب ترکہ کا ہو کہ دادا اسمین بجای باپ کے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی
طرف کی ہو یا مان کی طرف کی یا دونون طرف کی چھٹا حصہ ہی کہ سب برابر بانٹ لین بشرطیکہ درجے مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کے قریب کی محروم
ہوگی اور سب جدات یعنی دادیان اور نانیان مان کی ہونے سے محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری یعنی جد میت کے سے ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی نہین ساقط
ہوتی اور بیٹی ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت میں کہ اوسکے ساتھہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور
بہائی کی ہوتی ہوی عصبہ ہوتی ہی پس حصہ اوسکا نسبت بہائی کے حصہ کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم انکی اسیطرح ہی کہ بیٹے کے
دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سے تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک
بیٹی میت کے ہوتے ہوے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کے ہوتے ہوے پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کے
ساتھہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت میں باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتی کی درجے سے نیچے ہو پس حق
عصوبت کا سب پوتا پوتیکو پہنچیگا کہ تقسیم انکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتے کی دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی یا
چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوی محروم محض ہی بہرحال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہونی اولاد بیٹے میت کی پڑپوتی میت کی قائم مقام
پوتی کی ہی سب باتون ذکر کی گئی ہین اور اولاد پوتی کی پوتی کی ہونے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونے سے محروم ہین اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی سبب
ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹیکی اولاد کے ہونے سے اگرچہ نیچے کی درجے کے ہون اور باپ اور دادا کی ہونی سے بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت
نہونی بیٹے کے اور نہونے پوتے کے اور نہونی پڑپوتی کے سب حال میں قائم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہن
سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہون
اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائیکی ساتھہ عصبہ ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کے ساتھہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کے
ساقط ہوتی ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوی ایک سگی بہن کی چھٹا ہی ایک ہی یا زیادہ ایک سے اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوی سوتیلی بہن ساقط
ہوتی ہے مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتھہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے
سوتیلی بہن ساتھہ بہائی سوتیلی کے عصبہ ہوتی اور حصہ درمیان انکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتھہ بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی وغیرہ میت
کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونے بیٹے اور پوتے کے اگرچہ نیچے کے درجے کا
ہو اور بسبب ہونے باپ اور دادا کی مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ اور دادا اگرچہ

اوپر کے درجے کے ہون پہر تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کے باپ کے اور چچا میت کے دادا کے اور اونکے
بیٹے اور پوتے ان تینون چچاؤن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم انہین مین بیٹے ہین پہر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر
کے درجے کے ہون پہر بہائی پہر بہتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک قسم اول مین سے ہوگا تو باقی تین قسمون کے لوگ بالکل
محروم ہونگے اور اسیطرح سبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے باقی دو قسمون کے لوگ محروم ہونگے اور سبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے چوتہی قسم کے
لوگ محروم ہونگے اور بیچ ہر قسم کے ان قسمون مین سے قریب بعید سے اولی ہے یعنی سبب ہونے قریب کے بعید کو کچہہ نہین پہنچنے کا اور سگا سوتیلے سے اولی ہے یعنی اور نے
میت کی چچاؤن کے چچاؤن باپ میت کے سے اولی ہین اور پوتی باپ کی چچاؤن کے چچاؤن دادا کے سے اولی ہین مسئلہ ذوی الارحام بہی چار قسم پر ہین
اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑپوتی کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون جد فاسد
اوسکو کہتے ہین کہ بیچ واسطہ اوسکے کے ساتہہ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کی اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکی کے ساتہ
میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کے مان کے اور دادی اور نانی کی باپ کی مان کے کہ یہہ ذوی الارحام سے ہین اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطہ
اوسکی کے ساتہہ میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کے ساتہہ میت کے نہو مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کے اگرچہ اوپر کے
درجے کی ہون اور یہہ ذوی الفروض سے ہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اور تیسری قسم ذوی الارحام کی اولاد سگی بہنون کی اور سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلے
بہائی کی ہین چوتہی پہپہیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین ہین پس اگر ایک قسم اول سے یا اولاد اونکی سے اگرچہ
نیچے کے درجے کا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور سبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے لوگ قسم تیسری اور چوتہی کے محروم
ہونگی اور سبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے لوگ چوتہی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسمون کے اولی ہین اور باقی تفصیل انکی فرائض
مین دیکہنی چاہیے مسئلہ موانع ارث کے چار ہین یعنی چیزین ایسی کہ وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ بردہ کسیکا وارث آزاد ہو یا بردہ آزاد کا وارث
ہوتا ہے بردہ اور دوسرے قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین ہین اور بیان اگر کیا جائے تو
مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیت پس ان چارون صورتون مین محروم
ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو از راہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنے کو نفس اپنے سے مار ڈالے تو اصلا محروم نہین ہوتا اور
ایک قسم انمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اوس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اوس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل
بالتسبیب یہہ ہے کہ کہودے ایک شخص کنوا یا رکہے پتہر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہو جاوے اوس سے انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین
محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرا اختلاف دو دینون کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور چوتہا
اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرون کے لیے ہے اہل اسلام
کے لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتے ہون تو آپس مین ایک دوسرے کا وارث ہوگا مغنی الطلاب [illegible] الفصل

الاول فصل پہلی عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن مات وعليه دين ولم
يترك وفاء فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته وفي رواية من ترك دينا او ضياعا فليأتني فانا مولاه وفي رواية من ترك مالا فلورثته
ومن ترك كلا فالينا متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتہہ مسلمانو
جانون اونکی سے یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سے شفقت میری اونپر بہت ہے شفقت اونکی سے اپنی جانون پر پس ہو نہین لائق تر ساتہ اونکے

ورثون کی لیکن اگر کچہہ شخص کہ مرجاوے اور اوسپر قرضہ ہو اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین ادا ہو سکے پس مجھہ پر ہی ادا کرنا اوسکی دینکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اوسکے وارثون کے لیے ہی یعنی بعد ادا کرنے دین و وصیت اوسکی کے اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس کہ مین وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس وہ اوسکی وارثون کے لیے ہی اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بہاری یعنی دین اور عیال پس وہ رجوع کرنیوالا ہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر قرض اور مال چہوڑ گیا ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازے کی نماز نہ پڑہتے اور آخر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہہرایا کہ دین اوسکا اپنے ذمہ کر لیتے اور نماز پڑہتے چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کے سے کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین جہی دار ونکو پہر جو کچہہ بچے پس وہ واسطے اوس شخص کے ہی کہ بہت نزدیک ہو میت سے مردون مین سے کہ اوسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ مین کہ اونکو ذوی الفروض کہتے ہین اول اونکو دو تر کے مین سے پہر جو کچہہ بچے اون سے تو عصبو نکو اور عصبو نمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضے وارث حاجب یعنی روکنے والے ہوتے ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطے تاکید کے اور احتراز کرنیکی خنثی سے ہی **وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا بہی یہی ہی اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین بہی اختلاف ہی نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ جو کچہہ کمایا ہی حالت مرتد ہونی مین پس وہ بیت المال کے لیے ہی اور جو کچہہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطے وارثون مسلمان اوسکی کے ہی ع **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مولی سے مراد یہان آزاد کرنیوالا یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنیوالے کا نہین ہوتا بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسا کہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی ایسے ہی بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوئے پر بہی زکوۃ حرام ہی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہانجا قوم کا اونہین مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بہانجا وارث ہوتا ہی ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہی اور نہین وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور امام احمد رح کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہین کہ نہوئے میت کی ذوی الفروض و عصبہ

اور وہی الارحام کا بیان ابتدای باب مین تفصیل سے ہو چکا ہی اور دلیل اوسکی ہی ساتھہ احادیث کی حنفیہ نے اور وارث ہونے ذوی الارحام کے
طیبی نے ع ش ح: وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ فِي بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ
فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلے باب السلم
ہی اور ذکر کرینگے ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی الخالۃ بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ
ماں کے ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتھہ پھپی کی تو دو ثلث پھپی کو ملینگے اور ایک ثلث خالہ کو ش ح:

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّىٰ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
جَابِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین میراث ہوتی ہی درمیان دو دین والون مختلف کے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن
ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سے ف یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر کا ش ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو مار ڈالی تو وہ اوسکی میراث سے محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدای باب مین گذر چکا ہی ش ح وَعَنْ بُرَيْدَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹھہرایا واسطے
جدہ کے چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب اوسکو ماں نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سے اور جدہ کی مراد
عام ہی نانی ہو یا دادی ش ح مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد آواز سے علامت
زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکی وقت آدہی سے زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو
ہلا اور پھر مر گیا تو اوسپر نماز جنازہ بھی پڑہی اور اوسکو وارث بھی ٹھہراوی اور اوسکا ورثہ بھی بانٹی پس اگر مرا ایک شخص اور وارث اوسکا بیٹا پیٹ مین تو رکھہ چھوڑیجاوے اوسکے لیے
میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکے وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ پیدا ہوا اور وارث لینگے ش ح وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے کہ اونہوں نے نقل کی دادا کثیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سے ہی
اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ دارمی نے ف مولی قوم کا الخ بیان اسکا اوپر حدیث انس کی مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تھی
کہ آپس مین قسمیں کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان حکم
منسوخ ہوا ساتھہ آیت مواریث کی اور بہانجا قوم کا الخ بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کے گذر چکا ش ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَىٰ مَنْ لَا مَوْلَىٰ لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ
وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ
عَنْهُ وَيَرِثُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین لائق تر ہون ساتھہ ہر مومن کے جان اوسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے قرض اپنے
یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثون اوسکے کے ہی اور مین کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز
اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکے مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین والا انبیا وارث نہین ہوتے کسیکے اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی اور چھڑاتا ہون مین قیدی

اوسکو یعنی دوسرے جو تھی بہاد بنا لازم آیا تھا اور سبب اوسکی نفس اوسکا سفید و معذب ہے عالم برزخ میں اوسکی طرف سے دیکر اوسکو چھڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں وارث اوس شخص کا
ہے کہ نہیں کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سے ہی وارث ہوتا ہے اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبی نہیں ہوتے وارث ہوتا ہے کہ کہ مال کا اور چھڑاتا ہے قیدی اوسکو اور
ایک روایت میں ہی کہ میں وارث ہوں اوسکا کہ نہیں وارث اوسکا چھڑاتا ہوں اوسکا خون بہا اداکرتا ہوں اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہوں اوسکا اور ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہیں کوئی وارث اوسکا چھڑاتا
ہے اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوزُ الْمَرْأَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيثَ
عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لیتی ہے عورت تین شخصوں کی میراث اپنے آزاد کیے ہوئے کی اور اپنے پائے ہوئے کی اور بچے اپنے کی کہ لعان ہوا اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف میراث آزاد کیے ہوئے کی یعنی
ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے اور اوس بردہ کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہیں تو وہ عورت وارث اوسکی ہوتی ہے مانند مرد کے اور پائے ہوئے کی یعنی ایک عورت نے بچہ راہ میں سے
پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو تو اوسکی عورت وارث ہوتی ہے بعد مرنے اوسکے اور یہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہے اور اور علما کا مذہب یہ ہے کہ نہیں ولا ہے واسطے ملتقط کے یعنی بچہ کو راہ میں سے اوٹھانیوالا
نہیں وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنیوالے کے ساتھ قول اپنے کے لا ولاء الا لمن اعتق پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور نزدیک بعضے
اور قاضی نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ مال اوسکا بیت المال کے لیے ہے اور یہ عورت اولی اور احق ہے نسبت اور مسلمانوں کے ساتھ اوسکے کہ صرف کیا جاوے اوس پر وہ مال کہ چھوڑا ہے
لڑکے نے اور لعان اوسکو کہتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہوئے کا کہ یہ میرا نہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان فصل ثانی باب اللعان
میں ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچے کی پیدایش میں لعان ہوئی اوس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ آپس میں ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے
ہوتا ہے اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ آپس میں وارث ہوتے ہیں اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا کی
اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے
ولد الزنا ہوتا ہے نہ وارث ہوتا ہے وہ اور نہ میراث لیجاتی ہے اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی لڑکا نہیں وارث ہوتا زنا کرنیوالے کا اور نہ اوسکے اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے
ہوتی ہے اور نسب ہے نہیں درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنیوالے کے اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہے اوس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنیوالے کے بخلاف ماں کے کہ وہ اوس لڑکے کی وارث ہوتی ہے اور لڑکا
اوسکا ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا
مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ غلام آزاد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتیدار اور
فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والوں میں سے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف چونکہ اوسنے کوئی وارث نہ چھوڑا تھا پس مال اوسکا
واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال کے فقرا و غیرہ ہیں پس آنحضرت نے اوسکی بستی والوں کو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے کے اور حضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی آتی
نہ تھی کہ انبیا وارث کسیکی ہوتے ہیں اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ
الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ
انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ
تلاش کرو واسطے اوسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اوسکی
بڑے کو خزاعہ میں سے نقل کی یہ ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ میں سے یعنی اور دو اوسکو یہ ف اسکی بھی تاویل وہی
ہے جو اوپر کی حدیث میں گذری کہ ہر گاہ اوسکا داخل بیت المال کی تھا حضرت نے مناسب یوں جانا کہ ایک شخص بڑا کو اوس بستی کا بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال تھا اور یا باعتبار

ہم نہ بیان کر چکے اور یہ ایسی آیت ہے ہیچ **وعن علی قال انکم تقرؤون هذه الآية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وان اعيان بني الام يتوارثون دون بني العلات الرجل يرث اخاه لابيه وامه دون اخيه لابيه رواه الترمذي وابن ماجة وفي رواية الدارمي قال الاخوة من الام يتوارثون دون بني العلات الى آخره** اور روایت ہے حضرت علی سے کہا کہ تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت کہ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کرتے ہو ساتھ اسکے یا دین اور بہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلے وصیت کے اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے یعنی باوجود ہونے حقیقی بھائیوں کے سوتیلوں کو نہیں پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا سوتیلے بھائی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ بھائی کہ ان میں باہم شریک ہوں یعنی ماں اور باپ میں شریک ہوں یعنی سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ بھائی کہ فقط باپ میں شریک ہوں یعنی سوتیلے تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی

ف ظاہر ہوتا ہے اس آیت کو ان حاصل آیۃ کا یہہ کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ ستحق کی اور بعد ادا کرنے دین میت کے ہے اور مراد حضرت علی کی یہہ ہے کہ تم اس آیۃ پڑھتے ہو اس سے یہی سمجھتے ہو اس کا یہہ ہے کہ آیۃ میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا ابتدا حکمت پس ہم گمان نہ کریں لوگ کہ درمیان آیۃ اور فعل آنحضرت کے منافات ہے بلکہ جانیں کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے ورثہ سہل جانیں بلکہ اسکے جاری کرنے میں اہتمام خوب طرح کریں اور آدمی وارث ہوتا ہے الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے ؛ ح ۶ ع

وعن جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد بن الربيع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد شهيدا وان عمهما اخذ مالهما ولم يدع لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت آية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمهما فقال اعط ابنتي سعد الثلثين واعط امهما الثمن وما بقي فهو لك رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچا سعد کے بھائی نے لیلیا سبب رسم جاہلیت کے کہ عورتوں کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال اور نکاح نہیں کیجاتیں یہہ مگر کہ ہو واسطے انکے مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکے یعنی صبر کر تا وحی آوے انکے مقدمہ میں پس اتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو انکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور دے لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی مال کے چوبیس حصے کر کر یوں تقسیم کریں

میت ۲۴
بنت ۸ | بنت ۸ | زوجہ ۳ | عم ۵

وعن هزيل بن شرحبيل قال سئل ابو موسى عن ابنة وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسيتابعني فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابي موسى فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين اقضي فيها بما قضى النبي صلى الله عليه وسلم للبنت النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين وما بقي فللاخت فاتينا ابا موسى فاخبرناه بقول ابن مسعود فقال لا تسألوني ما دام هذا الحبر فيكم رواه البخاري اور روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہا سوال کیا گیا ابو موسی اشعری سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مرے اور یہہ وارث چھوڑ کر تو انکی میراث کیونکر ہے پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے جاؤ ابن مسعود کے پاس یعنی اور پوچھو اونسے وہ بھی یہی مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیا گیا ابن مسعود اور خبر دیے گئے ساتھ جواب ابو موسی کے پس کہا ابن مسعود نے تحقیق میں گمراہ ہوں اسوقت یعنی میں اگر ایسا فتوی دوں تو گمراہ ہوں اور نہ ہوں میں راہ پانیوالوں سے حکم کرونگا میں اس مسئلہ میں

مثلا عبد مر گیا یا اور غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکے مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھ عصبہ کے یعنی عصبہ بنفسہ کو وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہین ہی عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورت وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کرے تو اوسکو ولا کی وارث ہوتی ہی شرح طیبی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْجَاہِلِیَّۃِ وَمَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ اَدْرَکَہُ الْاِسْلَامُ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ** روایت ہی عبداللہ بن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنے جاہلیت کے ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا اوسے واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کے لینے کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکے بانٹی جاویگی تو بحسب حکم اسلام بانٹی جاویگی ۱۲ مولانا **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّۃِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاہُ مَالِکٌ** اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سے یہہ کہ اوسنے سنا اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب فرماتے کہ تعجب ہی واسطے پھوپھی کے کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** یہہ تعجب ازراہ قیاس و عقل کے ہی اور جب کہ دیکھے طرف بجا آوری حکم کے اور طرف اسکے کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر بھتیجا مر جاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مر جاوے تو پھوپھی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھپھیان ذوی الارحام سے ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکے کہ وارث کرتے ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۱۲ طیبی شرح **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّہٗ مِنْ دِیْنِکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ** اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعود نے یہہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہارے سے ہی نقل کی یہہ دارمی نے

بَابُ الْوَصَایَا

باب ہی بیچ بیان وصیتون کے **ف** وصایا جمع وصیت کی ہی جیسے خطایا جمع خطیئہ کی اور وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے پیچھے بعد یون کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علمای ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اوروں کے نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلی نازل ہونے میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسیلیے وصیت وارث کیلیے درست نہین اور کہا ہی علمانے کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کرجاوے اور لکھکر اوسپر گواہیان کرواوے ۱۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصٰی فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو واسطے اوسکے ایک چیز ہو کہ وصیت کی رکھتی ہو قبیل مال اور معاملات سے ساتھ لوگون کے کہ گذارے دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکھی ہو اوسکے پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکھتا ہو اپنے ذمہ یا کچھ معاملہ ہو لوگون سے تو چاہیے کہ دو راتین نگذرنے پاوین مگر اوسکے پاس وصیت نامہ لکھا ہی اور مراد دو شب سے زمانہ قلیل ہی اور گئی ہین علمائے ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کی سبب اس حدیث کے اور نہین دلالت ہی اسمین واجب ہونیپر لیکن اگر ہو کسی دین یا اوسکے پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جاری کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکھکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کرواوے ۱۲ ع س **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**

يعودني فقلت يا رسول الله ان لي مالا كثيرا وليس يرثني الا ابنتي افاوصي بمالي كله قال لا قلت فثلثي مالي قال لا قلت
فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون
الناس وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا اجرت بها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك متفق عليه اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پونہچا مین کنارہ موت پر پس آئی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت
کو پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہی بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرون مین ساتہ تمام مال اپنی کے فرمایا کہ
نہین کہا مینے پس دو تہائی مال اپنے کی وصیت کرون نہین فرمایا کہ نہین کہا مینے پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینے پس تہائی کی وصیت کرون
فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثونکو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑی اونکو مفلس احتیاج مین کہ ہاتہ پہیلاوین آگے
لوگون کے مانگنی کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتہہ اوس خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا
تو اوس سبب کی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوی تو اوسکو طرف منہہ بیوی اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
مین سے یا ایسے وارث نہین سے کہ خوف اونکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوای بیٹی کے یہہ تاویل اسلیی کی کہ وارث اونکی بہت عصبات تہے
اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثون کے حق مین اور اتفاق ہی سب علماء کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث
ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سے زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکہین وصیتہ کو تو جاری ہوگی اگرچہ ساری مال کی جائز رکہین اور جس
میت کا کوئی وارث نہو تو بہی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہی کہ زیادہ تہائی سے وصیت نہین جاری ہوگی اور جائز رکہا ہی اسکو ابو حنیفہ اور علماء اونکے نے اور اسحق
اور احمد نے ایک روایت مین اور اس حدیث مین ترغیب لائی ہی ناتیدارونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیون سے
سلوک کرنا افضل ہی غیرون کی دینی سے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنیسے اپنے عیال پر ثواب پایا جاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہی جیسی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اوسکی منہہ مین دینا وقت خوشی کی عادت
ہی اور وہ بہت دور ہی طاعت سی اور امور آخرت سی اور باوجود اسکی حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب
ملتا ہی پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا

الفصل الثاني

فصل دوسری عن سعد بن ابي وقاص قال عادني رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قلت هم اغنياء
بخير فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصه حتى قال اوص بالثلث والثلث كثير رواه الترمذي روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا خبر گیری
کو میری آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تو نے کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا
مینی اپنی ساری مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہی بیچ اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چہوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتہ مال کی پس فرمایا وصیت
دسوین حصہ کی پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تہا او تحقیر کو کہ فرماتے تہی حضرت یہان تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہ تہائی کی اور تہائی بہت ہی نقل کی یہہ
ترمذی نے وعن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع ان الله قد اعطى
كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث رواه ابو داود وابن ماجة وزاد الترمذي الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على الله وروي عن
ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا وصية لوارث الا ان يشاء الورثة منقطع هذا لفظ المصابيح وفي رواية الدارقطني
قال لا تجوز وصية لوارث الا ان يشاء الورثة اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی بیچ خطبہ اپنے

کے سال حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہر صاحب حق کو حق اوسکا پس نہین ہے وصیت واسطے وارث کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ
فرزند واسطے صاحب فراش کے ہی اور واسطے زنا کرنیوالے کے محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
نہین وصیت واسطے وارث کے مگر یہہ کہ چاہین وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور بیچ روایت دارقطنی کی یہہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرت نے نہین جائز ہوتی
وصیت واسطے وارث کی مگر یہہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نے دیا ہر یعنی وارثونکے لیے اللہ تعالی نے حصہ معین فرما دیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارثکو حاجت
وصیت کی نہین اگر مست وصیت کر جاوی کسی وارث کی لیے کہ اور وارثون سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعا اوسکا اعتبار نہین مگر سب وارث کہ بالغ ہون اور وہ ایک
وارث کے لینے زیادہ اوسکے حصہ سے دین بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہین اور پہلی اوترنے میراث کے وصیت اقربا کے لیے فرض تھی پھر جب آیۃ میراث کی اتری تو فرض
ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیے کہا کہ پڑتی ہی نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فرش سے یہان صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سے
زنا کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا یا صحبت کرنیوالا ساتھہ شبہ کے اور زانی کے لیے پتھر ہی
یعنی وہ محروم ہی بلکہ نسب لڑکے کا اوس سے ثابت نہین ہونیکا اور میراث اوسکی اسکو نہین پہنچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کو
موافق کرتوت اوسکی کے جزا دیگا اس عبارتکو دو سرے مضمون سے بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالونپر حد قائم کرتے ہین اور حساب اونکا خدا تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کرے
اور اگر چاہی بخشدے اور احتمال ہی یہہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہوا اوسپر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہی اگر چاہی بخشدے اوسکو اور
چاہی عذاب کرے طیبی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا**
الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ
بندگی کرتے ہین اللہ تعالی کی ساٹھہ برس پھر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پہنچاتے ہین وصیت کرنے مین پس واجب ہوتی ہی اونکے لیے دوزخ پھر پڑھی
ابو ہریرہ نے یہہ آیت میراث لیکن پیچھے وصیت کے کہ وصیت کیا جاوے ساتھہ اوسکی یا پیچھے دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو پڑھی یہہ آیۃ اس قول تک اور یہہ ہی مراد
بانی بڑی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** ضرر پہنچاتے ہین یعنی وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی
یا ہبہ کر دیتے ہین تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہنچے اور وارث کو کچھہ مال اونکی سے پس یہہ مکروہ اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہی اسکی سبب سے لائق عذاب
دوزخ کے ہوتے ہین پھر ابو ہریرہ نے واسطے تائید اس حدیث کی اور بیان کرنے اوسکی یہہ آیۃ پڑھی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ وصیت کرنے
مین ضرر نہ پہنچاوین بسبب وصیت کرنیکے زیادہ تہائی سے نوع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَّسُنَّةٍ وَّمَاتَ عَلٰى تُقًى وَّشَهَادَةٍ وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اوپر وصیت کے یعنی وقت مرنیکے وصیت کی کچھہ مال دینی کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور
مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدون میں ہوا اور مرا اس حالت مین کہ بخشش کیگئی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ**
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ
يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى
اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَّاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب

سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ سے یہہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیے اوسکے بیٹے ہشام نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اوسکے عمرو نے یہہ کہ آزاد کرے اوسکی طرف سے پچاس دوسرے باقی یعنی سو مین سے جو باقی رہے تھے پہر کہا عمرو نے یعنی اپنے دل مین کہ نہیں آزاد کرونگا مین یہان تک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہہ کہ اوسکی طرف سے آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہیں پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بہائی میرا ہی آزاد کیے اوسکے طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے اوسپر یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردے کیا پس مین آزاد کردون ہین اوسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم اوسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اوسکی طرف سے یا حج کرتے اوسکی طرف سے پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی ابوداود نے ف عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکے دو بیٹے تھے ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوگئے تھے اور صحابہ مین سے تھے رضی اللہ تعالی عنہم اور حاصل حضرت کے جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اونکا نہ پہنچا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کے لیے اور اوسکو ہونیوالا عذاب سے اسکے نہین بچاتا اور مسلمان کے لیے مفید ہی ح ۴ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ سے ف یعنی اللہ تعالی نے جو مومنون سے وعدہ فرمایا ہی وارث ہونیکا بہشت کا اس آیت مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پانیوالونکے ساتہہ ح

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب ہی بیچ بیان نکاح کے ف نکاح کے معنی ہین لغت مین جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہوجاویگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب پاتا ہی اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچہ ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سے اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکونگا تو مکروہ ہی اور یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کے اور مستحب ہی کہ نکاح باندہنے والا ثقہ ہو اور گواہ عادل ہون اور مکروہ ہی نکاح پہلے نکاح کے اور مستحب ہی کہ بیوی کم عمر مین بنسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خلق مین اور ادب مین اور جمال اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب اور قبول کے کہ دونون ساتہہ لفظ ماضی کے ہوویں جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا تیری بیوی کرمین یا اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مینے تجہسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین ایک ساتہہ لفظ ماضی کے ہو جیسے عورت کو کہے کہ نکاح کر مجہسے اور وہ کہے نکاح کیا مینے یا عکس اسکی اور اگر کہے مرد کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت نے کہہ دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مینے کے تو بہی درست ہی اور اگر کہے آسکے گواہ ہون اسکے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اون الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتہہ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے ہر ایک

عاقدین میں ہی لفظ دوسرے کا اور گواہ ہوں دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتیں اور ہوں دونوں گواہ مکلف مسلمان اور سنیں دونوں گواہ معاً لفظ عاقدین کی پس نہیں صحیح ہوگا نکاح اگر دونوں گواہ سنیں متفرق اور جائز ہی ہونا دونوں گواہ ہونگا فاسق یا حد لگائی گئی قذف میں یا دونوں اندھے ہوں یا دونوں بیٹے ہوں عاقدین کے یا دونوں بیٹے ہوں ایک کے اور دونوں میں سے اور اگر ایک نے کسی کو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ دیکھے تو جائز ہوگا اور باپ کے پیچھے پیچھے سو دو گواہ ہوں گے درست نہیں رح درمختار و ملتقی الابحر ف فوائد نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنے بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کے چھ ہیں عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام میں اور قصور ہونا ادا حقوق عورتوں کی میں اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹھانا ایذا کا عورۃ سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کے سے پس اگر یہ موجود ہوں فوائد اور جمع ہوں آفات تو بہتر رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہوں دونوں امر یعنی فوائد اور آفات برابر ہوں جس چیز سے دین کی باتوں میں زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوے مثلاً نکاح کے سے شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی میں خلل یہ ہی کہ صبر نہیں ہو سکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا میں گرفتار ہوگا اور خصلتیں پسندیدہ منکوحہ میں آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب پاس سے یہہ خصلتیں احیاء العلوم سے نقل کی گئیں ہیں مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول فصل ہی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہیں پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزے رکھنے پس تحقیق روزہ رکھنا اوسکی لیے خصی کرنا ہی یعنی جیسے فوطے کوٹنے سے شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسے ہی روزے رکھنے سے جاتی رہتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف آدمی بعد بالغ ہونے کی جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی امام شافعی کی نزدیک تیس برس کی عمر تک ہی اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک شیخ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اونکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف تبتل کے معنی ہیں انقطاع کرنا عورتوں سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری کے ہاں اچھا تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا کہ بہت ہو تبتل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اسپر سعد بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتوں کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمان کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہہ مبالغہ کہا معنے اگر حضرت اونکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل میں یہاں تک کہ خصی ہو جاتے اور نہیں ارادہ کیا ساتھ اسکی حقیقۃ خصی ہونا اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نے کہا کہ نہیں کہا یہ گمان اونکی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موافق واقع کے تھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کو حرام ہی چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہی اور جو جانور کھایا جاتا ہی اوسکا خصی کرنا درست ہی چھوٹی عمر میں اور حرام ہی بڑی عمر میں اور امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہی شیخ ملا علی رح نے مرقاۃ میں دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہیں بہت سی دلیلیں امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نے تو جانوروں کے خصی کرنے میں یہہ تفصیل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ میں بدون تفصیل مذکور کے لکھا ہی کہ خصی کرنا چارپایوں کا جائز ہی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کے بسبب مال اوسکے کے اور بسبب حسب اوسکے کے اور بسبب جمال اوسکی کے اور بسبب
اوسکے دین کے پس مطلب پا تو ساتھہ دین والی کے خاک آلودہ ہوں دونون ہاتھہ تیرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب حسب اوسکے یعنی بسبب بزرگی اور شرافت
اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکی ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سی کہ بیچ نسبت فرزند کی اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا
ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتوں کے نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کے پس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ
ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بد دعا ہی لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہی بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنیکے بیچ طلب کرنے عورۃ دیندار کے ح ع

وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہی اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل سی اور نفع ہی جاتا رہنیوالا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہین ساتھہ اوسکے دنیا مین عورت
نیکبخت ہی اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرۃ میں ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل
صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتوں کی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتوں سے اولاد پر بیچ چھوٹی عمر اونکی کے اور
بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتوں سے خاوند پر بیچ مال اوسکے کے کہ اونکے قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین
عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ح ع **وعن اسامۃ
بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ** اور روایت ہی اسامہ
بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چھوڑا مینے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اسلیے کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتے ہین حرام مین اور سعی کرتے ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکے اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت
دلاتی ہین عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکے حق مین فرمایا ہی حضرت نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچھے
اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتون کے فتنہ کا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہ تہا اسلیے کہ اوس وقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا
ع **وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون
فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہی کہ کسطرح عمل کرتے ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے پس تحقیق اول فتنہ
بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتون کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبزی آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا
دلون مین پیاری ہی اور آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ دنیا کے
مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا
کہ تہے پہلے تم سے پس جو تمکو جو کچھہ کہ اونکی پاس تہا پس دیکھتا ہی کہ کیونکر عبرۃ پکڑتے ہو ساتھہ حال اونکے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اونکی مال مین اور بچو دنیا سے یعنی دنیا
کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب ہی اور ڈرو عورتون سے یعنی بسبب اونکی میل کرو منع چیزونکی طرف
اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا حکیم

حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جباروں کے ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا
لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنیکے لیے آئے ہین ہمارے لیے دعا کر کہ یہان سے پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا اور مومنون پر
کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون
اللہ تعالی سے دیکہون کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنون پر بددعا مت کر بلعم نے
اپنی قوم کے آگے یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم بقصد دعا
کے اپنے گدہے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ تا لشکر موسی کی [illegible] راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹہاتا تہا آخر الامر گدہا
ساتہ حکم الہی کے بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکہتا ہے تو کہ کہان جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آنکر مجکو پہیرتے ہین بلعم نے گدہے کو چہوڑ کر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑہا
اور دعای بد کلمہ پڑا کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبان سے نکالنے کا ارادہ کرتا تہا قدرۃ الہی سے بجای بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تہا قوم نے کہا کہ ہمپر بد دعا
کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالی جو کہواتا ہے یہہ بغیر ارادہ میرے کے نکلتا ہے بعد ازان زبان بلعم کی منہ سے نکلکر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرۃ میری دونون برباد گئین لیکن
حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچہہ چیزین اونکے ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین اون چیزون کے بیچنے کے حیلے سے اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل
مین سے کسیکو تم مین سے بلاوے تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سے زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم تمہارے سر ہو جاوینگی قوم بلعم نے ایساہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین
آئین تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمری بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا
اور ہاتہہ اوسکا پکڑ کر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکے پاس نجانا زمری نے کہا اس امر مین
تمہارا انہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجاکر اوس سے زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بہیجی ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئی فنحاص بن [illegible]
حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور سردار دغہ حضرت موسی کا تہا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمری کے خیمہ مین آیا اور زمری کو اور اوس عورتکو مار ڈالا اور کہا الہی کیا تو بسبب معصیت
اس شخص کے ہلاک کرتا ہے تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا سبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا انتہی بحر العلوم وعن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہے
ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑی مین ہوتی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست
تین چیزون مین ہوتی ہے عورتون مین اور مکان مین اور جانور مین ف شوم ضد ہے یمن کی یعنی بے برکتی کہ اوسکو نحوست بہی کہتے ہین ہوتی ہے ان تین چیزونمین اور
مراد نحوست سے کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے برے ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہے کہ بہت مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور
زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑے کی یہہ ہے کہ شوخ ہو اور بیٹہا ہو قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوے اوسپر اور بعضون نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے
انہین یہہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزونمین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہے یہہ تین چیزین قابل نحوست کے تہین جیسے
حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سے تو عین ہی یعنی ٹوک اور بعضون نے کہا یہہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکی ایسی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو
رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا معلوم نہوتا ہو اوسکو تو چہوڑ دے اسکو یعنی گہر سے کہ اوس گہر سے اوٹہہ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورتکو اور بیچ
ڈالے گہوڑے کو پس نہین ہے یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہہ اس قبیلہ سے نہین ہے بلکہ اصل یہہ ہے کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہہ مکان نامبارک
ہوا یا قدم اس گہوڑے کا یا عورۃ کا نامبارک ہے [illegible] وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما
قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب قلت بل ثیب

قال

قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جبکہ پھری تھے ہم نزدیک مدینہ کے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق
میں نیا بیاہا ہوا ہوں یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤں گھر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہی تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہی کہا میں نے کواری
نہیں ہی بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہی فرمایا کیوں نہ نکاح کیا تو نے کواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ میں ارادہ کیا ہم نے کہ
داخل ہوں ہم اپنے گھروں میں فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تا کہ داخل ہو ویں ہم رات کو یعنی وقت شام کے تا کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور بال زیر ناف کے لیوے وہ عورت کہ غائب
تھا خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کھیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپس میں اسلئے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہی اوسکا دل کہیں متعلق ہوتا
ہی ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہی صحبت و مخالطت میں اگر نہیں پاتی ہی دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کواری کی کہ اوسمیں یہہ باتیں نہیں ہوتیں
اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ ٹھہری رہو تا کہ عورتیں بناؤ اور سنگار کر لیں اور مستعد تمہاری صحبت کی ہو رہیں اگر کہا جاوے کہ اور حدیث میں منع فرمایا ہی
کہ سفر سے آوے تو رات کو گھر میں نہ جاوے اور اسمیں فرمایا رات کو جاویں جواب اسکا یہہ ہی کہ منع اوس صورت میں ہی کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر میں چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسے کہ لشکر کے
آنے میں تو منع نہیں

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت
ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ لازم ہی اللہ تعالیٰ پر مدد اونکی یعنی بمقتضائے وعدے اسکے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہی
ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ میں نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپیے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ جو روپیا اوسنے اپنا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتے ہیں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ
وَفَسَادٌ عَرِيضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص
کہ راضی ہو تم دین اوسکے سے اور خلق اوسکے سے پس نکاح کر دو اوس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خطاب
ہی اولیاء عورتوں کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سے کوئی شخص دیندار اور اچھے خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا
اور اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کرو گے بلکہ نظر کرو گے مال و جاہ پر جیسے کہ عادۃ دنیاداروں کی ہی تو اکثر عورتیں رہیں گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیوی کے پس بہت
ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار او غیرت اولیاء کو پس ہلاک کریں گے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں
دلیل ہی واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفاءت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ رعایت کریں چار چیز کی دین اور حریت
اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیک بخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہور النسب کا گمنام سے اور نہ
سوداگر اور اوسکے اچھے حرفہ والے کی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھ نکاح کرنے بغیر کفو کے تو صحیح ہو جاویگا
نکاح شرح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو
اسلئے کہ تحقیق میں فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتوں پر نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دو قیدیں ذکر کیں [illegible]
اگر عورت بہت جننے والی نہ ہو اور خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہیں ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننے والی نہ ہو تو حاصل نہ ہوگا [illegible]

مطلوب کرو کثرت امت کی ہی سبب بہت ہونے بچوں کے اور یہہ دونوں صفتیں اکثر کنواریوں میں کہ اسکی قرابت میں نہ پائی جاتی ہیں اسلئے کہ طبیعت اقربا کی ایک کی دوسرے میں سرایت کرتی ہیں اور عادت اور خو میں ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلئے کہ حاصل ہوتا ہی اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرت امت کے اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنے سے ساتھ ان کی یہہ ہی کہ جن میں یہہ صفتیں پائی جاویں ثابت رہو انکے نکاح پر واللہ اعلم ش ع طیبی **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا** اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی سالم سے سالم نے نقل کی دادا عبد الرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتھ کنواریوں کے اسلئے کہ وہ شیریں ہوتی ہیں ازروی منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور بدزبان و فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جننے والیاں اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے سے مال پر تھوڑے اور جماع کے سے راضی رہتی ہیں نقل کی یہہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کنواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہی اسلئے کہ حرارت انکی رحم میں بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہیں ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال و غیرہ پر راضی رہتی ہیں اسلئے کہ اور خاوند کا کچھ دیکھا نہیں ہوتا ہی کہ زیادہ طلبی کریں ش ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی تو نے یعنی ای سننے والے وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنیوالوں کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جیسی کہ درمیان خاوند اور جورو کے بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکے برابر کسیکو نہیں دیکھا مولانا **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیویوں سے **ف** اسلئے کہ آزاد بیبیاں پاک و پاکیزہ ہوتی ہیں بہ نسبت لونڈیوں کے پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کے اور آزاد بیبیاں ادب سکھاتی ہیں اولاد کو اور لونڈیوں میں یہہ بات نہیں ہوتی وہ خود ذلیل اور آوارہ ہوتی ہیں اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہی ح طیبی **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ** اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوی خدا تعالی کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے وہ اسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اور اگر دیکھے طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور اگر قسم دے اوسکو پورا کرے اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سے خیر خواہی کرے اوسکی بیچ نفس اپنی کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اوسمیں نقل کیں ابن ماجہ نے یہہ تینوں حدیثیں **ف** تقوی کہتے ہیں احکام الٰہی کے بجا لانیکو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اوس چیز میں کہ نہیں گناہ ہی اوسمیں اسلئے کہ وارد ہوا ہی کہ نہیں طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اوسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اوسکی کرنی یا نکرنی مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنے یا نکرنے کو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی بحسب مرضی اوسکی کے اوسکو کرے یا ترک کرے ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا

اور ستر عورت کی لونڈی کا بھی مانند ستر محرم کے ہی پس اسکو دیکھنے اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنے اور مس کرنے محرم کے ہی اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتھ شہوۃ کے حرام
ہی اور جائز ہی دیکھنا اور ہاتھ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنیکی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنیکی اجنبی سی
اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہی اور دیکھنا عورۃ بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بی شہوۃ اور منع ہو مرد الخ جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگے ہو کر اور حرام
ہونا عورۃ کا ساتھ عورۃ کی ننگی ہو کر اگرچہ بسبب عادت کے محل آفت نہیں لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ہی ح ع ملتقی و مولانا وعن جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذارے مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہہ کہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد رات گذارنی سے یہاں خلوت
کرنی ہی تنہا ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع نہوں رات ہو یا دن اور ثیب کہتی ہیں اوس عورۃ کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہاں مراد ثیب سے عورۃ جوان ہی اور محرم سے
مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودھ کے ہو ع ح وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم
والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ کے یا ستر ننگی کہلی بیٹھی ہوں پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو دخل
حمو کیسی عورتوں پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حمو کہتی ہیں خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹے خاوند کے اور حمو موت ہی یعنی حکم
ہونا اوسکا مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سے بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتی ہیں اور خلوت ملا رہتی ہیں اور
قادر ہونا اوسکو آسان ہوتا ہی بسبب مخالطت کے اور یہہ کلمہ عرب میں مقام خوف والی میں بولتی ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی قرب انکا مانند قرب
اور آگ کے ہی یعنی پس چاہیے کہ بچو موت سے ع وعن جابر ان ام سلمۃ استأذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ
ان یحجمہا قال حسبت انہ کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ ام سلمہ نے پروانگی لی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کہچوانیکی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچے ام سلمہ کے کہا جابر نے کہ گمان کرتا ہوں میں یہہ کہ ابو طیبہ بہائی تہے ام سلمہ کے دودہ
شریک یا لڑکے تہے نابالغ نقل کی یہہ مسلم نے ف کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں میں الخ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہنچوانیکی ضروری تہی وقت
ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچے اور فصد کہولے اور علاج کی لیے دیکہے طرف تمام بدن عورت کی ع طیبی وعن جریر بن عبد اللہ
قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا
پوچہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑے پس حکم کیا مجھکو یہہ کہ پہیر دوں میں نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نے ف
یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑے معذور ہی لیکن پہر نہ دیکہتا رہے بلکہ جلد سے نظر پہیر لے اور پہر دوبارہ نہ دیکہے اسلیے کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصد سے معاف ہی پہر اگر دیکہتا رہے
گنہگار ہوتا ہی واجب ہی کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم اور کسی غرض کے لیے مانند نکاح
وغیرہ کے دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا فصد کہلواوے یا کچہہ اور ضرورۃ ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورۃ کی دکہاوے اور باقی بدن کپڑے سے
چہپا لے ش طیبی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ
شیطان اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذلک یرد ما فی نفسہ رواہ مسلم اور روایت
ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہی بیچ صورت شیطان کی اور جاتی ہی بیچ صورت شیطان کی جسوقت کہ کسیکو تم میں سے خوش لگے ایک
عورۃ پس آوے محبت اوسکی بیچ دل اوسکے پس چاہیے کہ قصد کرے طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت کرے اوس سے پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کرے گا

کولاوسکی دلمین یعنی خواہش اوسکی نقل کی ہیہ مسلم نے **ف** مشابہت دی عورت کو شیطان کی ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنے مین یعنی جیسی
شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دل مین اور گمراہ کرتا ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس سی استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو
یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورۃ اور نباہ کرنہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور طرف کپڑون اوسکیکی اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ
ہی واسطی مرد کے یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکے لیے دنکو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ
پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرنے جماع کے اوسکی بدن مین یا دلمین ٭ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِہَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر کرسکی یہہ کہ نظر کری طرف
اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کے کہ باعث ہوا اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ منہ اور ہاتہہ ہین پس چاہی کہ کری نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** دیکہہ لینا مخطوبہ کو پہلی بہیجنے
پیغام نکاح کے مستحب ہی اسلیے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کے اوسکی سبب زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہی کہ نکاح
نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اوس سی یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین کی نکری
٭ ع وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ نَظَرْتَ اِلَیْہَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْہَا
فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا ارادہ کیا مینی منگنی کا ایک
عورۃ سی پس کہا واسطے میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورۃ کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا لائق تر ہی
ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوی درمیان تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بعد دیکہنی کی جو نکاح کرنیگا تو محبت اور الفت
ہوگی آپسمین اسلیے کہ جب نکاح بعد دیکہنی کے ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ٭ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَہِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَہَا نِسَاءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی
اَہْلِہٖ فَاِنَّ مَعَہَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ
حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کے پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہین تہین خوشبوئی اسحال مین کہ اونکے پاس تہین عورتین پس خلوۃ کر دی
عورتون نے حضرت کیلیے یعنی باہر چلی آئین اوس جگہہ سی پس پوری کی حضرت نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سی پہر فرمایا حضرت نے جو مرد کہ دیکہی
کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیے کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیے کہ تحقیق ساتہہ
بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کے کہ ساتہہ اوس عورت کے ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** خوش لگنا اوس عورۃ کا
حضرت کو بمقتضای طبیعت کے تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ٭ ح وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ
عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَہَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ
نکلتی ہی یعنی اپنی پردی سی اچہا کرکی دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردون کی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** عورۃ ستر ہی یعنی پردہ مین رہنا چاہیے عورۃ کو
جیسی ستر کو پردہ مین رکہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ٭ ع وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی
بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے ای علی نہ ڈال نظر پیچہی نظر کے یعنی ایکبار اگر نظر ناگہان جا پڑی عورۃ اجنبیہ پر دوبارہ پہر نہ دیکہہ

اوسکو اسلیے کہ جائز ہی واسطے اسکے پہلی نظر یعنی جگہ بغیر قصد کے ہو اور جائز نہیں تیرے لیے نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلا ینظرن الی عورتھا وفی روایۃ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیے کہ وہ حرام ہو گئی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکھے اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے اور اوپر زانو کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اپنی غلام کے ساتھہ نکاح کر دینے کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنے غلام کے ساتھہ نکاح کرنے مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہی دیکھنا اوسکی اتنی بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کے ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا اور امام شافعی کے نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کے ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین موجود ہین مولانا رح **وعن** جرھد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جرہد سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تونے کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** کتاب اسد الغابۃ مین لکہا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈہانک ران اپنی کو کہ ران ستر ہی اور اسمین حجت ہی اوپر جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سے شرح ش ع **وعن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی کی اے علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندہ کے ران کو اور نہ مردہ کی ران کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کے ش ح **وعن** محمد بن جحش قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معمر وفخذاہ مکشوفتان قال یا معمر غط فخذیک فان الفخذین عورۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی محمد بن جحش سے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر ایسے حال مین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی تہین فرمایا اے معمر ڈہانک اپنی رانون کو اس لیے کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیے کہ تحقیق ساتہہ تمہارے وہ ہین کہ نہین جدا ہوتے تم سے یعنی فرشتے نگہبانی کرنیوالے اور کرام کاتبین مگر وقت پائخانہ کے اور اوسوقت کہ صحبت کرے مرد اپنی بی بی سے پس حیا کرو اونسے اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر نہ کہولا کرو اور ایسے کام کرتے رہو اور بری اور لغویات باتون سے بچتے رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی ہین اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کہولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرہ کے ش ع **وعن** ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئے ابن ام مکتوم کہ صحابی تہے نابینا پہر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون بیبیونکو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندہا کہ نہین دیکہتا

ہے کہا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونوں کیا نہیں دیکھتیں تم دونوں یعنی اگر وہ اندھا ہے تو تم دونوں تو اندھی نہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن اکثر علما کہتے ہیں کہ یہ قول ورع اور تقویٰ پر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانو کے اس لیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ میں دیکھتی تھی حبشیوں کو اس حال میں کہ وہ نیزہ بازی کرتے تھے اور یہ دیکھنا مسجد نبوی میں تھا ان ایام میں حضرت عائشہؓ سولہ برس کی تھیں اور حکم پردہ کا نازل ہو چکا تھا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورتوں کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر مذکور کے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ امن میں ہو شہوت سے والا بالکل نہ دیکھے مرد کو ع

وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله افرايت اذا كان الرجل خاليا قال فالله احق ان يستحيى منه رواه الترمذي وابوداود وابن ماجة اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو جس وقت کہ ہو آدمی تنہا وہاں بھی ڈھانکے پس فرمایا اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ وہاں کوئی نہو لیکن حق تعالیٰ دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چھپانا خلوت میں بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہ جو فرمایا مگر اپنی بی بی الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتے ہیں نظر کرنیکو طرف ستر کے جانبین سے ع

وعن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذي اور روایت ہے عمر رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی شیطان اون دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جوش میں لاتا ہے اونکی شہوت کو یہاں تک کہ ڈالتا ہے اونکو زنا میں ع

وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك يا رسول الله قال ومني ولكن الله اعانني عليه فاسلم رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو اون عورتوں پر کہ اونکے خاوند غائب ہیں اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کی جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف اور وسوسہ اوسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے میں کہا ہم نے اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف جن عورتوں کہ خاوند اونکے غائب ہوں خاص اونکو اس لیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہیں خوف فتنہ کا وہاں زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ رح نے یہی کیا ہے جو مذکور ہوا [illegible] اور ملا علی قاری نے [illegible] کیا ہے مانند جاری ہونے [illegible] بدن میں جاری ہوتا ہے اور ہم نہیں کہتے کہ ان دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان ع

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها وعلى فاطمة ثوب اذا قنعت به راسها لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ راسها فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال انه ليس عليك باس انما هو ابوك وغلامك رواه ابوداود اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہ کے پاس ساتھ غلام کے کہ اونکو بخشا تھا غلام حضرت فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر کپڑا تھا یعنی ایسا چھوٹا جس وقت کہ ڈھانکتیں اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اون کے پاؤں تک اور جس وقت کہ ڈھانکتیں ساتھ اوسکے پاؤں اپنے نہ پہنچتا اونکے سر تک پس جب

دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنے مین سبب حیا کے فرمایا تحقیق نہین ہی تجہہ پر مضائقہ سوا اسکے نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہی کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر اوس قدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اس سے یہہ بات کہ تم کہتے ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہوئے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنۃ غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم متفق علیہ** روایت ہی ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے پاس اور گھر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوسنے واسطے عبد اللہ بن ابی امیہ کے کہ بھائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمہارے کل کو طائف پس تحقیق مین بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتھ چار کے اور جاتی ہی ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا کرین تم پر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زبر نون اور ساتھ زیر نون کے ہی اور زیر فصیح ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث اوسکو کہتے ہین کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اخلاق میں اور کلام مین اور حرکات و سکنات مین جسکو ہیجڑا زنانا اور زنخا کہتے ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبھی یہہ مشابہ ہونا تکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور حق مین اوسکے حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کری اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتونکے اور یہہ جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیون کے پاس آتا تہا سبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اوس سے عورتونپر پردہ واجب نہین پس جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سے ہی منع فرما دیا کہ یہہ مخنث عورتونکے پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہی اور اس مخنث کے کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتھ چار کے اور جاتی ہی ساتھ آٹھ کے مراد اوسسے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہی کی پیٹ مین چار شکنین پڑتی ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹھہ پہیرتی ہے تو اون شکنون کے سرے دونون پہلوون کی طرف سے معلوم ہوتی ہین چار ایکطرف سے اور چار ایکطرف سے پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتھ آٹھ کے مراد اوس سے یہی ہی کہ جب پیٹھہ پہیرتی ہی تو وہ آٹھہ شکن کہ سرے ہین پیٹ کی شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ کہ وہ بڑی فربہی اور عرب مین فربہ عورۃ کی طرف بہت میلان ہوتا ہی مردونکو اس لیے اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا یا ماطع **وعن المسور بن مخرمۃ قال حملت حجرا ثقیلا فبینا انا امشی سقط عنی ثوبی فلم استطع اخذہ فرآنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراۃ رواہ مسلم** اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہا اوٹھایا مین نے ایک بھاری پتھر پس اوس وقت مین چلتا تہا گر پڑا میرے بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ کر سکا مین لے سکوں پس کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگی ستر دیکہا مجکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہہ عام خطاب کیا اسکو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن عائشۃ قالت ما نظرت او ما رایت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا نہین نظر کی مین نے یا کہا نہین دیکہا مین نے ستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کے ایک ہی ہین اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکہا اور نہ مینے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہی کہ مرد و عورۃ آپس مین ایک دوسرے کا ستر نہ دیکہین **وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امراۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ الا احدث**

اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑی اوسکی طرف
حسن کے عورۃ کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لیا اوس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی احمد
نے ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی ملنے کے سبب ثواب بے انتہا کے اور ثواب ملیگا بہت زیادہ بدلا دس لحمی کا ہی کہ صبر کیا تہا ع وعن الحسن مرسلا قال بلغنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال
کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابی سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والیکو اور اوسکو کہ دیکھا گیا طرف اوسکی یعنی
بغیر عذر و بغیر ضرورت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کرے قصدا اوسچیز کیطرف کہ نہیں جائز نظر کرنی طرف
اوسکی خواہ وہ عورۃ اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کرے اوسکو کہ جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جس صورتمین کہ اوسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے
قصدا دکہایا ہو ع

باب الولی فی النکاح واستیذان المرأۃ

باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورۃ کا قصد نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنے لے اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عورت کی نکاح کرنیکا اور اس
باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح میں اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہی اور ولایت نکاح مین عصبات کو
ہی اور بہ ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہوں تو ولایت ماں کو ہی پہر دادی کو اور قنیہ مین عکس اسکی ہی پہر
بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر ماں کی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہوں یا عورۃ
پہر اونکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپیوں کو ولایت ہی پہر ماموؤنکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیوں کو اور اسی ترتیب سے اونکی اولاد کو پہر مولائے
موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکے فرمان میں ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کے نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینی کی اور نہیں تو نہیں اور حریت
اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت میں شرط ہی پس نہیں ہی ولایت غلام کو اور نہ چہوٹے کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان کو بہی کافر پر
ولایت نہیں ہی مگر ساتہہ سبب عام کے جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو شرع در مختار

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ
وکیف اذنہا قال ان تسکت متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوے عورۃ شوہر دیدہ بالغہ
یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورۃ کواری یعنی کواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کس طرح ہی اذن
اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا یہہ کہ چپکی رہی یعنی اگر چہ چپکی رہی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتے ہین اوس عورت کو کہ خاوند
نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ یعنی خاوند کیا تہا وہ مر گیا یا طلاق دی اوسنے اور یہان ایم سے مراد ثیبہ بالغہ ہی اور ثیبہ کے نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ
کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیبہ امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریح اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنے
اور اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کے ہو اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن
عورۃ کی لیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم ہین اول ثیبہ بالغہ پس اسمین اتفاق ہی علما کا کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر
اذن اوسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جاویگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق
ہی علما کا کہ حاجت اوسکے اذن کی نہین ولی بغیر اوسکی اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہی تیسری ثیبہ صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکی اذن
جائز ہی حنفیہ کے نزدیک نہ شافعیہ کے نزدیک چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک

جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کے نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیبہ ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا و لا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ۱۲ ش ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتھ نفس اپنے کی اپنے ولی سے اور لڑکی کنواری یعنی بالغہ طلب اذن کی جاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی اوس سے اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی اصلاح نہیں ہی نص صریح کی بلکہ کافی ہی چپ رہنا اوسکا بسبب کثرت حیا اوسکی کے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتھ نفس اپنے کی ولی اپنے سے اور لڑکی کواری طلب اذن کی جاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت میں یون ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتھ نفس اپنے کی ولی اپنے سے اور عورۃ کواری طلب اذن کرے اوس سے باپ اوسکا بیچ نکاح کرنے اوسکے کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتھ راضی ہونے کے یہان تک کہ نکاح کیجاوے مگر یہہ کہ اذن بزبان ہو بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث میں گذر چکی ہی اور یہہ سب روایتیں آپس میں قریب المعانی ہیں ۱۲ ع ح **وَعَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا اور روایت ہی خنساء بیٹی خذام کی سے یہہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اس حال میں کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سے اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوس نے اوس عقد کو پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اوسکا **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اونسے اس حال میں کہ وہ سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کے گہر میں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنی کے ساتہہ اونکے تہے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئی عائشہ سے اس حال میں کہ عائشہ تہین اٹھارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سات برس کی تہین کہا نووی نے کہ اور اکثر روایتون میں آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان روایتون میں یون دی گئی ہی کہ حضرت عائشہ کچہہ اوپر چہہ برس کی تہین پس ان روایتون نے تو اختصار کیا چہہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت میں کسر کو یعنی اوس سال کو بہی کہ لگی تہین وہ سمین یعنی ساتوین برس میں شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکے اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقین کے اور سوائی باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین جائز ہی نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اوروں نے کہ جائز ہی اور اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت میں بہی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کہلونون سے گڑیا ہین اور اوس حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نے دیکہا اونکو اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیون کا اور مباح ہی لڑکیون کو کہیلنا گڑیون سے اور کہا ہی علمانے کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ لڑکیان گڑیون کو کہیلنے سے سیکہتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہو یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ میں پہلی حرام ہونی تصویر کے اور بعضون نے کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ تہی ہوتی تہین جیسی تصویرون میں ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ ہوتی ہین پتہرون وپتہرون کی مانند تہین ۱۲ ع طیبی ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نہیں ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہمارے نزدیک یہہ حدیث محمول ہے نابالغہ اور غیر عاقلہ کے حق میں ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہیں ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے ولی کی اور نہیں ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتوں کے برابر ہی کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کی اور ابو حنیفہ نے اوپر نفی کمال کی ع وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة نكحت نفسها بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کری اپنا بغیر اذن ولی اپنے کے پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پھر اگر صحبت کی ساتھ اوس عورت کے پس واسطے اوسکی ہی مہر سبب اوس چیز کے کہ فائدہ اوٹھایا شرمگاہ اوسکی سے پھر اگر اختلاف کریں جھگڑیں پس بادشاہ ولی ہی اوسکا کہ نہیں اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی لیے اور یہہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کی الایم احق بنفسها من ولیها اسلیے حنفیہ اسمیں تاویل کرتے ہیں کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کریں بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اس حدیث کی اور دوسری حدیث کی صحت میں کلام ہی اور حاصل آخر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا نے جب منع کیا نکاح کرنے سے تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہیں ہی ولایت بادشاہ کو ولی کے ہوتے ع ح وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة والاصح انه موقوف على ابن عباس رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر گواہوں کے اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہوں کی نہیں ہوتا اور یہی مذہب ہی اماموں کا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سے ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليتيمة تستأمر في نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز عليها رواه الترمذي وابو داود والنسائي ورواه الدارمي عن ابي موسى اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہی پس وہی ہی اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسی سے ح وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر رواه الترمذي وابو داود والدارمي اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے ف یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کے بعد حرام ہوگا اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہی منعقد صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہی لیکن نافذ یعنی صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کی ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان جارية بكرا اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنی بالغہ تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ نہیں راضی تھی پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ ابو داود نے ف اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزوج

الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف نہ نکاح کرے عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کرے عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی ولی اوسکا
ہی اور نہ نکاح کرے عورۃ کسیکا اپنا ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہون کی یا غیر کفو سے نکاح نکرے اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورت اپنا
نکاح بغیر ولی کی نکرے اسلیے کہ زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کے نزدیک یعنی عقد کرنیکی لائق
عورتکو اپنی عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہی یعنی عبارت عورتونکی سے نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے ۱۲ مولانا وَعَنْ أَبِي
سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ
بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اوسکا اور ادب نیک سکھا وے اوسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و طریقت کے
کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہون پھر جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور ہو فقیر اور نہ نکاح کرے اوسکا یعنی باپ اور ہو وہ قادر
نکاح کر دینے پر پھر پہونچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوای اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کی ہی ف اسلیے کہ اسمین قصور کیا
اوسنے اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بھی ہین ۱۲ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ
يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے اور انس بن مالک سی کہ نقل کی انہون نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توریت مین لکھا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہونچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اوسکا یعنی باوجود پانی کفو کی پھر پہونچی وہ بیٹی
گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنے نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کے اور بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کے ف
آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانیکے ہو اور دف بجانے مین علماء نے اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضون کی نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنے
مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوای انکی حرام ہی اور خطبہ ساتھ پیش خ کے اور زیر خ کی دونون طرح صحت کو پہونچایا ہی علماء نے زیر سے جو خطبہ
ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سی بمعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہان پیش سی ہی اور قاموس مین لکھا ہی کہ
خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی پیش عقد
بیع سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوای انکی کے اور مراد شرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ۱۲ ح ق ۲ یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیے گئے
بموجب مذہب شافعی کے ہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو مانند انکی اور صاحبین کے نزدیک خطبہ ذکر طویل
کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کے ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نہی راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سی نہین مضائقہ
نہی گانے اور بجانے دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علماء کی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف
اور امام محمد رح کے اور نہین جائز سننا نہی راگ کا ہی عورۃ اجنبیہ سی اور امرد اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو گناہ

کفر

کفر کا وہ حرام ہی یعنی نہ پہنے رنگ مین بہی اگر یہہ باتین ہوں تو وہ حرام ہو جاتا ہی اور نکاح کی بہت سی رسمین سی ہی ظاہر کرنا جو نکا اور فخر امیر کا اور اسراف کی چیز دینکا اور ظاہر
کرنا کسبی کہلنی والون کا یعنی تیلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوارونکا ساتہہ کپڑونکی واسطے زینت کی اور سواری کرنی گہوڑون کی اور پہرانا شہر مین بغیر حاجت کے
فرمایا اللہ تعالی نی نہو وتم مانند اون لوگون کے کہ نکلی اپنی گہرون سی اتراتی ہوی اور واسطے دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانا بجانا
لیس تحقیق یہہ بہت بیحیائی ہی اور ساتہہ دولہ کے ڈہول اور باجا اور ضایع کرنا مال کا مانند جلانی باروت کی اور کاغذ کی یعنی آتشبازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ
روبرو مردون کے پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرح سی ظاہر کرنی چیزون بردون کی نکاح کی مجلس میں اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور باندہنا ڈورا ہاتہہ
پگڑی دولہ کے باقد دولہ کے پہر دینا اوسکو ساحر کے تئین تا کہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کی اور پہنانا سونے چاندی کا بستون میں اور بہت تعریف کرنی
خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیون کی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیی جاوین ساتہہ اوس چیز کے
کہ نہین کی اور اسیطرح سی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونوں میں حرام ہین اور اسیطرح سی حرام ہی قبا یا پگڑی کا دولہ
سر سے اور رکہہ دینا اوسکا دولہن کی سر پر اور اسیطرح سی پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کے سامنی اور باتین کرنی اوس سے اور
ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور دیگر بیحیائی کی باتون کا اور دہلوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کے عورت سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا ہاتہہ کا
دولہن کے بدن پر اور گننا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی مونہہ سے اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کے یہہ سب باتین بدعت کی نکاح میں حرام ہین اور ان سے
ضروری بچنا اسیطرح جیسے لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کیی ہوی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری نے اپنی کتاب
مین کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی ونمین اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم
بجا لاوے علاوہ ذنب و جنایت کا درمیان انمین کے اوٹہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا
ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند و دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی کپڑے مین باندہ کر دولہ دولہن کے ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین
اور اوسکو اہل ہند کنگنا کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ مٹی کا ٹہلیا پہول اٹہاتی ہین اور صندل اوسپر لگاتی
لگاتی ہین یہہ رسم گبروں کی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر اوڑہنی
پہنا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین الی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لعنت خدا کی
اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہی اوس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردون کے اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کے
دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرون کی رسمون سی ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان بہر کی عورتین بدن پر کہتی ہین
اور مرد اوسکو اپنی مونہہ سی اوٹہاتا ہی جسکو بیان بنات چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہو جاتا ہی اور یہہ گبرونکی رسمون سی ہی اور مشابہت ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور اور یہہ
یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی ناڑا لاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہا کر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ناپتی ہی اور عورتین گیت کہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی لعنت
کیی جاتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ کالی فقیری بندہ دیتی ہین یہانتک کہ حقارت مسجد و محراب و شملہ کی اون گالیون مین ہوتی ہی اور حقارت ان چیزونکی کفر ہی اور اور یہہ رسم
ہی کہ دولہ گرد دولہن کے سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ بچونکی شربت سی دہوتی ہین اور عورت اوسکو
پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین ایسی جن چیز سے کفر کا ہی اور یہہ رسم ہی کہ کاجل تر کر لگاتی ہین یہہ بالاتفاق کروہ ہی اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین دف اور رباب پہ شہنا وغیرہ اور تالیان
بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک سادہ اور مذہب ہی کا فر ہوتی ہین اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی پیشانی پر باندہتی ہین یہہ
بہی بالاتفاق حرام ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کے جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہے اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس

پیغام بہیجے مرد نکاح کا اور پیغام اپنے بہائی مسلمان کے تاکہ نکاح کر دیوے وہ یا چہوڑ دیوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت میں ہی کہ جب دونوں راضی ہو گئے ہوں اور مہر بہی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کے کرلیگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ت ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت یعنی کسی شخص سے طلاق اپنی بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کے تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اوسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اوسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اوسکے ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح میں رکہتا ہی اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیبی کو طلاق دے یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہیں ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو طلاق دیوے خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر ساتھ ہی کیوں اسکی حارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کرے یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہی اور باعتبار معنی دوسرے کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اور خاوند سے ع

ت ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہہ ہی کہ نکاح کر دیوے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دیوے اس سے وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اور نہو انمیں مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے نہیں نکاح شغار اسلام میں **ف** شغار اسکو کہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے کسی سے یا اس شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیوے اور نہ ہو دونوں کا مہر سوا بدل کرنا انمیں مہر ہو اس طرح کا نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تہے اسلام میں منع کیا اس سے اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کے نزدیک ہو جاتا ہی اور لازم آتا ہی مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہیں کرنا اور امام شافعی کے نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہیں اور دلیلیں طرفین کی فقہ میں مذکور ہیں ت ع **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں کے سے دن خیبر کے اور منع کیا کہانے گوشت گدہوں کے سے کہ گہروں میں رہتے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** متعہ اسکو کہتے ہیں کہ عورت سے نکاح کرے اسطرح کہ فائدہ اوٹہاؤ نکاح سے اتنے دنوں تک مثلاً مہینا بہر تک عوض اتنے روپوں کے پس یہہ ابتداے اسلام میں درست تہا بعد ازاں حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیشتر از خیبر کے پہر حرام ہوا دن خیبر کے پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابدالآباد کو اور منسوخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن عمر کے کہ متعہ کی اجازت ابتداے اسلام میں تہی اوسکے لیے کہ مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کے پہر اجماع ہوا صحابہ کا اوپر کہ جب بیچ نکاح متعہ کا حکم کیا جاوے ساتہہ باطل ہونے اوسکے اور اجماع ہی سب علما کا اسکے حرام ہونے پر نہیں خلاف کیا ہی اسمیں کسی نے مگر ایک رافضیوں نے اور ابن عباس سے جو مشہور ہی کہ وہ اسکی اباحت کے قائل تہے ثابت ہوا ہی رجوع کرنا اونکا اس سے اور ہدایہ میں جو امام مالک سے جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نے لکہا ہی کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کے غلط ہی اور نووی نے شرح مسلم میں اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہے جو گہروں میں رہتے ہیں انکے گوشت کہانے سے منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کے گدہے کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتے ہیں ت ع **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ میں تین دن پہر منع کیا اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوطاس نام جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی اوسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کے ہی متصل اوس سے پس اباحت متعہ کو نسبت کیا طرف ان متصل فتح مکہ کی جیسا کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ میں ذکر کیا گیا ت ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**

قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَہُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَہُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَہُّدُ فِی الصَّلٰوۃِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَالتَّشَہُّدُ فِی الْحَاجَۃِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَیَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فَسَّرَ الْاٰیَاتِ الثَّلٰثَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ بَعْدَ قَوْلِہٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَبَعْدَ قَوْلِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ عَظِیْمًا ثُمَّ یَتَکَلَّمُ بِحَاجَتِہٖ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ خُطْبَۃِ الْحَاجَۃِ مِنَ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ

روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا سکہلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد یعنی نماز میں اور تشہد یعنی حاجت میں کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے تشہد نماز میں یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی ہی واسطے اللہ کے ہین سلام ہی تجہپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندوں اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کے ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کے مدد چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سے اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کے ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنے اوسکیکا اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہی ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکی اور ڈرو ناتی توڑنے سی یعنی کہتی ہو مانگتی ہین ہم تجسی یہہ چیز واسطی اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتی کیسی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق مطلب پایا ہو اسطلب پانا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنی ان الحمد للّٰہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود سی یہہ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کری حاجت کی لیے عبارۃ من النکاح وغیرہ بڑہا دی ہی **ف** تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف ہی اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کی خطبہ سنت ہی تمام عقود مین اور دوسری آیۃ یہہ ہی جو لکہا یا ایہا الذین آمنوا الخ مشکوۃ کی نسخون مین ہی شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین یہہ اتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنوا کی اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نساء مین ہی اور حصن حصین سی سمجہا جاتا ہی کہ ابوداود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جب نکاح باندہنی بیٹہو اول یہہ خطبہ پڑہی بعد اوسکی ایجاب

قبول کر راوی جسطرح کہ ابتدائی کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیھا تشھد فھی کالید الجذماء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہوا وسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ف یعنی جیسی ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتھ والیکو اوس سی کچھہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر و برکت سی شیخ ملا علی قاری نی لفظ خطبہ کا ساتھہ زیر خ کی ضبط کیا ہی او رمعنی اوسکی لکھی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا اوا اسد شرفانی فرمایا کہ ہمنی اپنی استادونسی ساتہہ پیش خ سنا ہی اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بال لا یبدء فیہ بالحمد للہ فھو اقطع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ شروع کیا جاوے اوسمین ساتھہ حمد خدا کی پس وہ کام بے برکت ہی نقل کی ابن ماجہ نے وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدون مین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر کرو یعنی ساتھہ گواہون کے پس امر واسطی وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھہ شہرت دینی کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد مین اور دن جمعہ کے برکت حاصل ہوتی ہی ش ع وعن محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی محمد بیٹی حاطب جمحی کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال و حرام کی آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی ف مراد آواز کرنے سی گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگون مین اور غرض اس حدیث سے یہہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اسلیے کہ نکاح دو گواہونکی سامنی ہی ہو جاتا ہی بلکہ مراد اس حدیث سی ترغیب دلانی ہی طرف ظاہر کرنے نکاح کی اور مشہور کرنے اوسکے اور حد مشہور کرنیکی اس سی معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان مین ظاہر ہو جاوے اور دف بجانے اور آواز کرنے سی معلوم ہو جاتا ہی اور یہہ حد نہین ہی ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھہ بجانی نوبت اور اور باجونکی ش مولانا من الشروح وعن عائشۃ قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زوجتھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ الا تغنین فان ھذا الحی من الانصار یحبون الغناء رواہ ابن حبان فی صحیحہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی نزدیک میری ایک لڑکی انصار مین سی کہ نکاح کر دیا مینی اوسکا یعنی کسی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ کیا نہین گاتی ہو اسلیے کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نی بیچ کتاب صحیح اپنی کی ف لڑکی حضرت عائشہ کی پاس ہا تو انکی قرابتیون مین کی تھی جیسکہ آگی کی حدیث مین ہی یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی انہون نے اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اسواسطی کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالم ... اوسکی جگہ یہہ عبارۃ لکھدی ہی ابن حبان فی صحیحہ ع وعن ابن عباس قال انکحت عائشۃ ذات قرابۃ لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیھم غزل فلو بعثتم معھا من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نے ایک عورۃ کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تھی انصار مین سے پس آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا لڑکی کو کہا ہان گئی ہی فرمایا کیا بھیجا ساتھ گھر کے لوگونکی کہا ہان فرمایا کیا بھیجا تمنی ساتھہ اوسکی ایسکو کہ گاوے کہا عائشہ نی کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اونمین میل ہی طرف

کہا کیوں نہیں کہا اشعار کو بہیجا تم ساتھ اوسکے اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم تمہارے پاس آئی ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالی باقی رکھے ہمکو اور باقی رکھے سلامت تمکو
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف اور بعد اسکے ہے ولولا الحنطۃ السمراء لم نسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہوں سرخ نہ موٹی ہوتیں بیٹیاں کواری تمہاری اور بعضوں
نے کہا کہ بعد اوسکے یہہ ہے ولولا الحبۃ السوداء ما کنا بوادیکم یعنی اور اگر نہوتیں کھجوریں سیاہ نہ رہتے ہم بیچ مکانوں تمہارے یعنی بہوکوں کی ماری کہیں نکل جاتے
یہہ گیت ہے کہ عرب میں شادیوں میں گاتی ہیں ختم ہوا وعن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجها ولیان فهی للاول
منهما ومن باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہے سمرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کردیں اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطے اول کے ہے اون دونوں میں سے اور جو کوئی بیچ ڈالے دو آدمیوں کے ہاتھ ایک چیز پس وہ چیز بھی واسطے پہلے کے
ہے اون دونوں میں سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف نکاح کردیں دو ولی یعنی دو شخصوں سے اسطرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے
دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا وہ اوسکی بیوی ہوگئی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دو ولی ایک درجہ کے ہوں اور
اگر ایک درجہ کے نہوں تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح باندہیں ساتھ دونوں کے ایکہی وقت میں ایک
ولی ایک سے نکاح باندہے اور دوسرا ولی ایک دوسرے سے باندہے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ختم ہوا الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن مسعود
قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنهانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان
احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایها الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم متفق علیہ روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا تہے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تہیں ساتھ ہمارے عورتیں یعنی بیبیاں اور لونڈیاں اور ہم خواہش اونکی رکہتے تہے پس کہا ہمنے کیا نہ
خوجا ہوویں ہم یعنی تاکہ چھٹکارا پاویں شہوت نفس اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے پھر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا نکاح
کرتا تہا عورت سے بدلے کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پھر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزوں کو اون چیزوں میں سے کہ حلال کی
ہیں اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہہ رخصت ابتداء اسلام میں تہی پیچہے منسوخ ہوگئی
چنانچہ اگلی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلی بہی حدیثیں گذریں کہ اون سے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیت مذکورہ پڑہی اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے
کہ وہ معتقد تہے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب پہنچنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود
بہی شاید کہ پہرے ہوں اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہوں بسبب نہ پہنچنے نص کے اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ہو ختم ہوا وعن ابن عباس
قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بها معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ
وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم قال ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام میں تہا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اوسکے اوس شہر میں شناسائی یعنی لوگوں سے کہ ٹہکانا دیں اوسکو کوئی پس
نکاح کرتا ایک عورت سے بمقدار اوس مدت کے کہ جانتا کہ ٹہیرے گا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اوسکے اسباب اوسکے کی اور پکاتی واسطے اوسکے کہانا اوسکا یہاں تک کہ
اوتری یہہ آیت مگر اوپر بیبیوں اپنی کے یا اوپر لونڈیوں اپنی کے کہا ابن عباس نے پس جو شرمگاہ ہے سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی
نے ف حاصل آیت کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتے ہیں اپنی شرمگاہوں کو سوای اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیوں کے سو وہ ملامت نہیں کئے گئے ہیں اور جو کوئی سوای اسکے ڈہونڈہے وہ تجاوز کرنیوالے
ہیں یعنی حلال سے حرام کی طرف بڑہنے والے کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے وصف کیا انکا ساتہہ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہیں شرموں اپنی کی سوا
شرمگاہوں بیبیوں اپنی کے اور لونڈیوں سے نہیں محافظت کرتے یعنی اون سے صحبت کرتے ہیں اور متعہ کی عورت بیوی نہیں ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کی یعنی میراث کی

اسمیں

آپسمیں بانٹا جاتا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہی نفس اپنی کی تعین چند روز کو پس نہیں داخل ہی وہ بیچ حکم کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورت نہیں ہی بیوی اوسکی پس واجب ہی یہہ کہ نہ حلال ہووے اور تعجب ہی شیعہ سی کہ عمل کرتی ہین قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتی ہین حضرت علی رض کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتی ہین پس فرمایا حضرت علی نے کہ تو ایک مرد ہی اسطرح اپنی ابن عباس اسلیے کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سی دن خیبر کی اور پلی ہوی گدہونکی گوشت سے ع وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ت اور روایت ہی عامر بن سعد سے کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی پس ناگہان کئی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا مینی ای دو صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کی کیا گانا بجانا ہی بیہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چھوکریون کا پس کہا دونون صحابیون نے بیٹھ تو اگر چاہی تو پس سن ساتھ ہمارے اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطے ہمارے بیچ گانیکی وقت شادی کی نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ مین بہی مشہور حرمت اور کراہت راگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند انکی کی بعضونکو معلوم تہی اور بعضونکو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ع

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

باب ہی بیچ بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیریہ مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ مائین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤن سی مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہون اور بیٹیون سی مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون اور پہپیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپ کی پہپیان اور دادونکی پہپیان اور اسکی ماں کی پہپیان اور دادیون کی اور نانیون کی پہپیان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون یا یہہ کہ پہپی کی پہپی اسکو دیکہین اگر پہپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی پہپی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی اخیافی ہی تو اسکی پہپی نہین حرام اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماؤن کی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہینگے اگر قریب کی خالا اسکی سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کی یعنی سسرال کی علاقہ سی انکی چار فرقے ہین اول ساسیں اور دادیا ساسیں اور نانیا ساسیں اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویون کی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچی کے درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویون سے برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین یا نہو اور ہماری علمانی نہین قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کی بیچ حرام ہونی بیٹیون کی اور تیسری بہو اور پوتی کی بہو اور نواسی کی بہو اگرچہ نیچی کے درجہ مین ہو صحبت کی ہو اوسنی بیٹی وغیرہ نے یا نکی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لی پالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی مگر عقد سے بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکی حلال ہو صحبت یا شبہہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کے حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہو اور حرام ہوتی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچی درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سی زنا کیا زانی پر باپ اور اوسکے باپ دادے پر اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور اوسکی بیٹون پر اگرچہ نیچی کے درجہ مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورت سی پس آگیا بچہ اور سکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اس لیے کہ یقین نہین ہی صحبت فرج مین ہونی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جبکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت

وطی کو ثابت ہوتی ہی سبب چھونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنے کے طرف فرج کے ساتھ شہوت کی برابر ہی کہ ہو چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہمارے
اور کہا علما ہمارے نے کہ شبہ اور بغیر شبہ اسمین برابر ہی اور مباشرت شہوت سے بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتھ شہوت کی اور اگر دیکھا ایک عورت
نے طرف ستر مرد کی یا چھوا مرد کو ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا اوسکا ساتھ شہوت کے متعلق ہوئی ساتھ اوسکی حرمت مصاہرت کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی ساتھ
نظر کرنے کے طرف تمام اعضا کی مگر ساتھ شہوت کی اور وہ ساتھ چھونی تمام اعضا کے مگر شہوت سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کے ہی لکھا ہی جلالی کی اگر دیکھا
مرد نے طرف فرج عورت کی اور حالیکہ وہ کھڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی بلکہ پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کے جبکہ
بیٹھی ہو تکیہ لگائی ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورت کی ساتھ شہوت کی باریک پردہ کی پیچھے سے یا شیشے کے پیچھے سے کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین سی فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت
مصاہرت کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورت کی اور نظر کی شہوت سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکھا
عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورت کنارہ حوض پر یا نہر اور دیکھی مرد پانی مین پس دیکھی شہوت سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھی
مرد فرج عورت کی اور نظر کری شہوت سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پھر جیسی ثابت ہوتی حرمت کی ساتھ چھونیکی نہین ہی فرق اسمین کہ چھوئی قصدا یا بھول کر یا ازراہ جبر
کے یا ازراہ خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکے لیے پھر پہنچ جاوے ہاتھ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سی ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتھ شہوت کے
گمان اوسکی کہ یہہ ماں اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اور چھوئی بال عورت کی ساتھ شہوت کی وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو
ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکتے ہوئی بالونکو چھوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونیکو باعث حرمت لکھا ہی بغیر اس تفصیل کے اور اگر
چھوئی ناخن عورت کے ساتھ شہوت کے تو ثابت ہوتی ہی حرمت پھر چھونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرت کو وہ چھونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورت کی کپڑا اور
جبکہ کپڑا درمیان دونون کی ہو تو اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوے چھونیوالا حرارت چھوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرت کی اگرچہ کھڑا ہو جاوے
ستر مرد کا سبب اسکی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کہ پہنچی حرارت چھوئی گئی کی چھونیوالیکی ہاتھ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چھوئی
موزہ کی نیچے کی جانب مگر جبکہ چمڑا لگا ہوا ہو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اوسکی چھونیسے حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورت کا اسحال مین کہ درمیان
دونون کی کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹھنڈک دانتونکی یا ہونٹ کی ہونٹون کی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہو اور ہاتھ درست کرنی چھونی پر نہین ہی شرط واسطے ثابت ہونی حرمت
کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پھیلاوی کوئی ہاتھ اپنا طرف بیوی کی ساتھ شہوت کی اور پڑ جاوے ہاتھ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوت اوسکی تو حرام ہوتی ہی
بیوی اوسکی اگرچہ اوٹھالیوی ہاتھ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورت مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہی کہ عورت نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سی پس اگر جماع کری صغیرہ غیر
مشتہاۃ سی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوے عورت یہانتک کہ حد مشتہاۃ سی نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت
حرمت کے پس نہین نکلتی سبب بڑھاپی کی اور صغیرہ ایسی ہی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوت ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا ساتھ اپنی باپ کی بیوی
تو نہین ثابت ہوتی اسسبب کی حرمت مصاہرت کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکھا ہی جلالی کہ لڑکا کہ
جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی وہ ہی کہ جماع کر سکی اور خواہش کری عورت کی اور چاہیں عورتیں مثل اوسکی سی اور شہوت معتبر ہی وقت چھونی اور نظر کرنی کی اور یہانتک کہ اگر پائی
جاوین یہہ دونون چیزین بغیر شہوت کی اور پھر شہوت ہو بعد چھوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی اسسبب سی حرمت اور حد شہوت کی مرد مین یہہ ہی کہ کھڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کھڑا
ہو یعنی تیزی ہو اگر پہلی سی کھڑا تھا اور یہی صحیح ہی وعلیہ الفتوی ہین جسکا کھڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کی پس نہین
حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کھڑا ہو اور یہہ حد شہوت کی جبہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوت کی یہہ ہی کہ حرکت
کری دل اوسکا ساتھ خواہش کی یعنی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تھا حرکت کرنیوالا پہلی اسکی تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کی

ہونے کی شہوة کی یہہ ہی کہ خواہش ہو کر دل میں اور لذت حاصل ہو ساتھہ چھونے وغیرہ کے اگر تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور بیوقوف شہوة
کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی ہدایت مین اور چھونی وغیرہ سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت
چھونے کے یا دیکھنے کے تو نہین ثابت ہوگی حرمت مصاہرة کی ساتھہ اوسکے وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونے کے کہ یہہ چھونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا
اور اگر دیکھی مقعد عورة کی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرة کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کرے ساتھہ عورة کے پیچھے سی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اسکی حرمت یہی الاصح وعلیہ
الفتوی اور اگر جماع کرے مردہ سے نہین ثابت ہوتی اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھہ حرمت مصاہرة کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرا دی جاویگی درمیان میان بیوی کی اور
اسیطرح اگر نسبت کرے اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تھا مینی تیری مان سی پہلی نکاح تیرے کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرا دیجاویگی
دونون مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مدام وقت کری اس اقرار پر نہین ہی شرط یہانتک کہ اگر رجوع کرے اس سی اور کہی جھوٹ
کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانیگا اسکو ولیکن اگر جھوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہوگی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہی آدمی ایک عورة کو کہ یہہ مان میری ہی دودھ کی
پہر ارادہ کرے نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سی استحسانًا اور اگر بوسہ لیا ایک عورة کا پہر کہا کہ نہین تہا ساتھہ شہوة کے
یا چھوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ ساتھہ شہوة کے تو بوسہ لینی مین فتوی دیا جاوے ساتھہ ثابت ہونے حرمت کے جبتک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر
شہوة کے اور چھونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتھہ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتھہ شہوة کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے
مین شہوة ہی بخلاف چھونے اور نظر کرنیکے اور یہہ جب ہی کہ چھوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چھوا تہا تو نہ سچ جانا جاوے گا کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چھاتی عورت کی اور کہا کہ
تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھہ عورة کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوے بخلاف اسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتھہ اوسکی پانی
سی یعنی اوس صورة مین سچ جانین اوسکی کہنی کو اور قبول کیجاوے گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتھہ چھونے کے اور بوسہ لینے کے ساتھہ شہوة کے اور قبول کیجاوے گواہی اوپر
نفس چھونی اور بوسہ لینی کے ساتھہ شہوة کے اسلیے کہ شہوة ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتھہ حرکت کرنے عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی
عضو اوسکا یا ساتھہ اور علامتون کی اوس شخص سی کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک شخص والی نی بدن لگایا اپنا ساتھہ بدن بیٹی
اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چھوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہو جاتی ہی مان اوسکی اور کہا گیا ایک شخص
سی کہ کیا کیا تونے اپنی ساس سی کہا اوسنی کہ جماع کیا مینی اوس سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرة کی اگرچہ دونون نے انکار کیا ہی کہ کہا تہا مین بعد اسکی اگر وہ کہیگا
کہ مینی جھوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینی اس سی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی
بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ مینی صحبت کی اس سی تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جھٹلا دی اوسکو اور صحبت کرے اوس سی اور اگر حرام کیا جاے
لونڈی میراث باپ اپنی کی تو جائز ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی یہانتک کہ جانی یہہ کہ باپ نے صحبت کی اوس سی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورة سی اس شرط پر
کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سی کہ کسنی توڑا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیرے باپ نے اگر تصدیق کیا اوسکو خاوندنے
جدی ہوگی وہ اوس سی اور نہین ہی مہر واسطی اوسکی اور اگر جھٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورت نی یہہ کہ چھوا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوة سے
تو سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کے قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتھہ شہوة کے یا بوسہ لیا باپ نے اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتھہ
شہوة کے اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نے ہونے اوسکا ساتھہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی تو واقع ہوگی
فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور لے مہر خاوند مہر اوس سے کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کے کرنیوالی نے فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا
تو نہ لے اور صحبت کرنے مین مہر لے اگرچہ قصد کیا تہا ساتھہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتے نکاح کیا

ایک شخص نے کسیکی لونڈی سے پھر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوۃ سے اور
جھٹلایا اوسکو لونڈی نے کہ اگر اسنے تو وہ جدی ہوجاویگی اپنے خاوند سے بسبب کہنے خاوند کے کہ اسنے بوسہ لیا شہوۃ سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا مہر بسبب جھٹلانے مالک کے
اوسکو اور نہیں قبول کیا جاویگا قول لونڈیکا اسمین اگر کہا اوسنے کہ بوسہ لیا میں نے اوسکا ساتھ شہوۃ کے اور اگر پکڑا ایک عورت نے ستر داماد کا لڑائی میں اور کہا کہ تھا یہہ
بغیر شہوۃ کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرۃ کے اور دودہ پلانیکے بلکہ فاسد ہوجاتا ہے یہانتک کہ اگر صحبت کی اوس سے
خاوند نے پہلے تفرق کے ازراہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورۃ سے یا چہوا اوسکو ساتھ شہوۃ کے پھر توبہ کی تو ہوگا
محرم اوسکی بیٹی کو لیے اسلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اوس چیز کے
کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے حرمت مصاہرۃ کی نہیں مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورۃ سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر لپیٹا
اپنے ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورۃ سے اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہیں منع کرتا تہا پہنچنے حرارۃ کو طرف ستر اوسکے کے تو حلال ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ سبب
اوسکے حرارۃ نہیں پہنچتی تھی تو نہیں حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہے کہ حرام ہیں بسبب دودہ پینے کے جو عورتیں کہ حرام ہوتی ہیں بسبب قرابت اور صہریت کے حرام ہوتی ہیں
بسبب علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہے اور تھوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی میں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اوسکے حرمت اور تھوڑے کی حد یہہ ہے کہ
معلوم ہووے پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابوحنیفہ کے نزدیک تیس مہینے ہیں اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر
شیرخوارگی کے اندر پھر پیا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی مدت مین اور جب تمام ہوچکی عمر شیرخوارگی کی تو
نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودہ پینے کے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی جو مستحق ہونے اجرۃ دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہے ساتھ دو برس کے
یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کے باپ سے بعد دو برس کے اجرۃ دودہ پلانیکی اور باپ انکار کرے اوسکے دینے کا تو جبر کرنا نہیں آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ
حرمت جیسیکہ ثابت ہوتی ہے ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب مین ویسیہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودہ اوترا
بسبب صحبت کرنے اوسکے یعنی خاوند دودہ پلانے والی کا حرام ہیں رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول انکی اور فروع انکی خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی یہانتک
کہ ماں رضاعی کی اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سے یا غیر اوسکے سے پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اوسکے یا دودہ پلایا کسیکے لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی
اوسکی سے پہلے اس دودہ پلانے کے یا بعد اوسکے پس سب بھائی اور بہن ہیں رضیع کی اور اولاد انکی بھتیجی اور بھانجی اوسکی ہونگی اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا
ہوگا اور بہن اوسکی پھپی اوسکی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی
ہے حرمت مصاہرۃ کی دودہ پینے مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اور مگر
دو مسئلون مین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کے علاقہ مین یہہ درست ہے اسلیے کہ اسکی نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سے
ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کے علاقہ مین یہہ باتیں نہیں ہوتیں یہانتک کہ اگر نسب مین بہی ایک بات ان دونون
باتون مین سے نہیں پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکوں مین اوسنے بچہ جنا اور دونون شریکوں نے دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت
ہوا نسب دونون سے اور پھر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہے اور عورت نسبی تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ ان باتون مین سے
ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی کا یا بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بھائی کی
ماں سے اور یہہ جائز ہے دودہ کے علاقہ مین اسلیے کہ نسب مین اگر دونون بھائی ہونگے اخیافی تو ماں بھائی کی اوسکی بہی ماں ہوگی اور اگر دونون سوتیلے بھائی
ہونگے تو ماں بھائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتیں دودہ کے علاقہ مین نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودہ شریک بھائی کی جیسیکہ حلال

ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی باپکے نطفہ سے نہین ہی کسی اور سی ہی اور مان دونون کی ایک ہی تو اوس سی حلال ہی نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی مان دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پہپی اور ماموں رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پہپی سی اور اوسکی بہن کی مان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پہپی کی بیٹی سی اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ بہن رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ نسب والے سے جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنی عدت کی اور صحبت کری اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب تک جنے گی بچہ دوسرے سی تو دودہ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنی دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اوس سے کبہی پہر اوترا اوسکے دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا دہ دودہ عورتکا نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکے پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سی ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز اوس زانی کو اور اوسکی باپ دادونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سی اور جائز ہی زانی کے چچا کو اور اوسکی ماموں کو نکاح کرنا اوس لڑکے سے مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سے ہو اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتہہ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پہر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو وہ بیٹی ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سے ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودہ مان کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سی پہر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکیکو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنی ایک لڑکے کو تو جائز ہی اس لڑکے کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورۃ نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترآیا دودہ پس پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی تمام احکام دودہ کے درمیان اون دونون کے یہانتک کے اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر ایک لڑکی نہ پہنچی تہی نو برس کی عمر کو اور اوترآیا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی کہ لڑکی نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترآیا باکرہ عورۃ کی چہاتیون مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورۃ نی چہاتی دی بچہ کو منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیی کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کے اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائے وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کے آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت ساتہہ دودہ پینے کے چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالنی سے کے منہ مین اور ناک مین نچوڑنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتہہ دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوے دماغ مین یا پیٹ مین یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک حقنہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر ملجاوے دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر ہوگیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہونیکی اوس سی ہی حرمت

اور اگر دودہ غالب ہوگا تو بھی نہیں ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسلیے کہ جب پکی چیز ملی ایک ستہ چیز مین ہوگئی تبع تابع اوس ستہ کی پس حکم بھی اوسکے
کہ ہمشروب یعنی پینے کے لائق رہے یہانتک کہ کہا ہی علمانے اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی بہی دودہ لائق پینے کی ثابت ہوتی ہی اسلیے کہ حرمت دودہ کی اور اگر ملگیا دودہ
آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر ہمگوئی عورۃ لی روٹی اپنی دودہ مین اور جذب کرلیا روٹی نے دودہ کو یا
گہونٹ ستو اپنے دودہ مین اگر پایا جاویگا اوسمین سے مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوے طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ پیوے ثابت ہوگی
حرمت اور اگر ملا دودہ عورتکا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کے پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہی
اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہووے اوس سے مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزونمین سے اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو واجب ہی ثابت
ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودہ مغلوب ہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتونکا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ غالب اونکی کی نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کے اور کہا محمد رح نے کہ متعلق
ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونونکے بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابوحنیفہ سے بہی ہی اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اور اگر دونون عورتونکے دودہ برابر ہون تو
متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونونکے اجماعًا اور اگر کیا جاوے دودہ یا جہاج یا دہی یا پکایا پنیر یا مانند اوسکی کی اور کہا دیا اوسکو لڑکا کو تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودہ پینا
نہین کہتے اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورۃ نے گانو کی لوگونمین سے لیکن معلوم نہین کہ کس نے پلایا پہر نکاح کیا اوس سے ایک مرد نے اوس گانو کے لوگونمین سے تو درست ہی اور
واجب ہی عورتونپر یہہ کہ نہ دودہ پلاوین ہر لڑکیکو بغیر ضرورۃ کے اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا لکہہ رکہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کے اور پہلی
اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوار سے پہر آئی مان خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہوگئی اوسپر اور واجب
ہوا واسطے اوسکی خاوندپر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون
دودہ پیتی ہوئیون سے پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو ساتہہ یا آگے پیچہے حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے ان دونون مین جس سے
چاہے اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوے اونکو ساتہہ حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سے چاہے اور اگر دودہ پلاوے اون تینونکو آگے پیچہے
تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور رہیگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا ساتہہ پہر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا ایک
پہر دو کو ساتہہ حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوندپر واسطے ہر ایک کے اونمین سے آدہا مہر اور پہر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیان
نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا ساتہہ یا آگے پیچہے فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو پہر تین کو ساتہہ حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین
سے ساتہہ پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوئی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پہر دودہ پلایا بڑی نے چہوٹی کو حرام ہوئین
دونون خاوندپر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سے نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لیوے خاوند آدہا مہر بڑی سے اگر ارادہ کیا تہا اوسنے فساد
کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سے کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کے دو امرون
مین سے ایک تو اقرار سے اور دوسری گواہی سے اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت
مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی درمیان میان بیوی کی پس اگر یہہ تفریق پہلی صحبت
کرنیکی ہو تو نہین ہی واسطے عورتکی کچہہ اور اگر بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور
اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لائق ہی بیوی کو رہنا پاس خاوندکی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت
ہوجاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوتی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی اور اوسکی دل مین آوے کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی یہہ پرہیز کرنا واجب نہین یا کی جاوے
خبر دینی پہلی عقد کی یا پیچہے عقد سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پس کہا ایک عورت نے کہ میں نے تم دونونکو دودہ پلایا ہی تو اوسکی چار صورتین ہین اگر سچ جانا دونون

اور ا

اوس عورة کا میان بیوی کی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کی اگر صحبت نہین کی تہی اوس سی اور اگر جہٹلایا دونون نے اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن اگر گواہی دینے
والی عادل ہی تو اولی یہہ ہی کہ چہوڑ دی اوسکو اور جب چہوڑ دی تو اولی یہہ ہی کہ دیوی اوسکو آدہا مہر اگر ہو یہہ امر پہلے صحبت کرنیکے اور اس عورة کو افضل یہہ ہی کہ نہ لے
اوس سی کچہہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہی کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورتکو افضل یہہ ہی کہ لیوی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر
معین مین سے اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی ہی چہوڑ دینا اوسکو اگر گواہی
دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا مرد نے اور جہٹلایا اوسکو عورة نے تو فاسد ہوا
نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورة نے کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نے تو نکاح قائم ہی ولیکن لازم ہی عورة کو کہ قسم دیوی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر انکار کری خاوند
قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورة سی پہر کہا بعد نکاح کے کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو جو کہ کہا مین نے اسطرح نہین ہی تفریق
کیجاوی درمیان انکی از راہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان دونکی اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی تو نہین نفع ہوگا
اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورة نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورتکی اور اگر جہٹلایا عورة نے اوسکو تو عورتکو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تہی اوس سے
تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جہٹلایا تہا عورة نے اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورة نے اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل سے
اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا ماں میری ہی رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین تو
جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورة سی اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سی اور اگر کری نکاح تو تفریق کیجاوی میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار
سی اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق کیجاوی میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورة نے کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا میرا ہی رضاعی
اور انکار کیا مرد نے پہر جہٹلایا عورة نے اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نے اوس سی تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کری اوس عورة سی پہلی اس سی کہ
جہٹلاوی اپنی تئین اور اگر کہا عورة نے ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورة نے اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس سی اور اگر اقرار کیا مرد نے نسب کا پس کہا کہ یہہ بیٹا
ہی میرا نسبی یا ماں میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورة کی نسب معروف اور صلاحیت رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہووے عورة ماں یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پہر جاوی
دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونوکا بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی
تو تفریق کیجاوی درمیان دونون کی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورة کی نہین پیدا ہو سکتی واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد و عورتین اور اگر کہا
مرد نے واسطی عورة اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور واسطی عورة کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان انکی اور اسیطرح اگر کہا مرد نے
کہ یہہ ماں میری ہی اور واسطی اوسکی ماں معروف ہی اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنیکی اور حرام
کرنا دو قسم ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنی اجنبیات کا بیان تو یہہ ہی کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتون سے اور نہین جائز
غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتون سی اور جائز ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ
اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز ہی نکاح کرنا چار عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتون سی آزاد ہون
وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتون سی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ
سی ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جسکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہوئین یا ہوویان تو اگر نکاح کیا تہا
اونسی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اونسی اکٹہی تفریق کیجاوی درمیان اسکی اور درمیان
سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پہر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اورونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوند سے ایک عقد مین پس اگر نہین واسطے

ایک کے اونہیں سے چار بیویاں تو جائز ہوا نکاح دوسری کا اور بیان جمع کرنے محرموں کا یہہ ہی کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتھہ نکاح کے اور نہ صحبت کرنیکی ساتھہ ملک یمین کے برابر ہی کہ
ہوں وہ دونوں بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی ہوں کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کریں تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب [illegible]
یا رضاعت کے تو اون عورتوں کا جمع کرنا نہیں جائز پس نہیں جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پھوپی کا نسبی ہو پھوپی یا رضاعی اور اسیطرح نہیں جائز جمع کرنا ایک عورۃ
کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند اونکے کا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورتکو مرد فرض کریں تو حلال ہوگی اوسکی لیے بیٹی اوسکی خاوندکی بخلاف
عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کریں تو اوسکی لیے نہیں حلال ہوگی بیوی اوسکی باپکی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی لونڈیکا بشرطیکہ لونڈی سے پہلی نکاح
کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنوں سے ایک عقد میں تفریق کیجاوی درمیان اونکے اور درمیان مرد کی پھر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہیں دینا آتا اونکو کچھہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول
کی تو واجب ہوگا ہر ایک کے لیے اونمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور اگر نکاح کیا دو بہنوں سے دو عقدوں میں تو نکاح پچھلی کا فاسد ہی اور واجب ہے خاوند پر یہہ کہ الگ
ہو جاوی اوس سے اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروادی اونمین پس اگر تفریق کری اس سے پہلی صحبت کرنیکی تو نہیں ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سے اور اگر تفریق
کری اس سے بعد صحبت کرنیکے تو اوسکی لیے مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی
مرد اپنی بیوی سے یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنوں سے دو عقدوں میں اور معلوم نہیں کہ کس سے پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوندکو اسکی بیان کرنیکا پس جو
کچھہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان خاوند کے اور اون دونوں کی اور اون دونوں کی لیے آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونوں کا
برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی دخول کی اور اگر ہوں دونوں مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کے اون دونوں مین سے ساتھہ چوتھائی مہر اوسکی کی اور
اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونوں کی بدلے آدہی مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر
ہندوانی نے کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح ہونیکی اور گواہ ہو وین نہیں اونکی لیے تو حکم کیا جاوے واسطے دونوں کے آدہی مہر کا اور اگر
کہیں کہ نہیں جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوے کچھہ یہانتک کہ صلح کریں دونوں اور صورۃ صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہیں دونوں بیویاں آگی قاضی کی کہ واسطی
ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونوں سے باہر نہیں ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینی آدہی مہر کے تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلے
نکاح ہونیکے تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونوں کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دونوں بہنوں کی ثابت ہین درمیان ہر دو عورت
کی کہ نہیں جائز جمع کرنا اوسکا محرمات مین سے اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سے اون دونوں مین سے بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیے یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت
کرنیکی اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہیں جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوے عدۃ دونوں کی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونوں مین سے نہ دوسری کی تو جائز ہی خاوند کو
نکاح کرنا اوس عورۃ سے کہ عدۃ مین ہی نہ دوسری سے جبتک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سے اون دونوں مین سے تو جائز ہی خاوند کو
نکاح کرنا اوس سے نہ دوسری سے جبتک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سے چاہی اون دونوں
سے اور نہیں جائز جمع کرنا دو بہنوں کا از روی فائدہ اوٹھانیکی جیسیکہ نہیں جائز جمع کرنا اونکا از روی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنوں کا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا
ایک سے اون دونوں مین سے پس جبکہ فائدہ اوٹہاوی ایک سے تو نہیں جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سے بعد اسکے یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی اوپر اور اسیطرح اگر
خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اوس سے پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سے اور نہیں جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سے جبتک کہ
نہ حرام کری پہلی کو اپنی اوپر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہی ساتھہ نکاح کر دینے کے کسیسے یا ساتھہ نکال دینیکی اپنی ملک سے یا تو ساتھہ آزاد کر دینی کے یا ہبہ کر دینی کے یا بیچ ڈالنی کے
یا صدقہ دینے کے یا مکاتب کر دینیکی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنیکے کل کے ہی اور اسیطرح مالک کر دینا بعض کا مانند مالک کر دینیکے کل کے ہی اور اگر کہا کہ وہ
مجہپر حرام ہی تو نہیں حلال ہوتی واسطے اوسکے دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنوں سے کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہیں

جائز

جائز او سکو صحبت کرنی ایکسے اون دونون مین سے یہانتک کہ حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سے یا نکاح کردیا یا ہبہ کردیا پہر پہیر لی گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اوسکی نے اور ہوچکی عدۃ اوسکی صحبت کرے ایکسے اون دونون مین سے یہانتک کہ حرام کرے دوسریکو اپنی اوپر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس صحبت کی اوس سے یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خریدی ہوئی سے اسلیے کہ فراش ثابت ہوتا ہے اسطرح اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کی اوس سے کہ خریدا تہا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سے اور نہ صحبت کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کی اسباب مذکورہ سے تو اوسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر صحبت کی نہی لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا تجہسے بدلے اتنے مہر کے اور نکلی دونون کلام اون دونون سے بسعا پس قبول کیا مردنے نکاح ایک کا اون دونون مین سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوندنے پس کہا کہ نکاح کیا مینے تم دونون سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نے تو نکاح دونون کا باطل ہوئی کہا امام محمد نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کرے اوسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایکنے اون دونون مین سے ایک ایک عورت سے بغیر امر اون عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام معا پس دونون نکاح باطل ہوئی اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونونکا خون ساتہہ رضا عورت کی یا ہوا دونون نکاح ساتہہ رضا دونون کی نکاح کیا دو بہنون سے اور ایک اون دونون مین سے عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی جیسے اصحاب مین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہے کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسے کہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیوی کی عدۃ مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہین جائز جمع کرنا اون دونون کا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سے سوائی اسکی اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے یہانتک کہ ہوچکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوائی اوسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک حلال ہے بہن بہی اگر کہا خاوندنے کہ خبر دی تہی مجکو بیوی نے کہ ہوچکی عدۃ پس اگر ہو اوسکی یہہ ایسی مدت کہ جسمین تمام ہوسکتی ہیچ مثال اوسکی کے عدۃ تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول ہوگا اگر خبر دی تہی اوسنے مگر یہہ کہ بیان کرے بیوی اوسکو ساتہہ اوسچیز کے کہ محتمل ہے وہ چیز گذرنی عدۃ کو مانند اسقاط حمل کے کہ بچہ اوسمین پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت مین کہ تمام ہوسکی بیچ مثل اوسکی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نے اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اور نسی یا بہن اوسکی سے اگر ہے یہہ اور اسیطرح اگر بتلادی عورۃ اوسکو ہماری علما کے نزدیک اور مرتدہ جب کہ چلی جاوے دار الحرب مین تو جائز ہے اوسکے خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلی تمام ہونی عدۃ اوسکی کی جیسے کہ بعد مرنے اوسکی کے یہہ جائز ہے پہر اگر وہ آدمی مسلمان ہوکر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلے نکاح کرنیکی اوسکی کے آوے تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو عورتونکا کہ ہر ایک ان دونونمین سے پہپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سے خالہ ہو دوسری کی اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی ماں سے نکاح کرے اور وہ اوسکی ماں سے اور ان دونکی یہان پیدا ہوین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسریکی پہپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اوسکی بیٹی سے اور اونکی ہان پیدا ہوین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسریکی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سے کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ اوسکے اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک اون دونون مین سے ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سے نکاح بسبب اسکی کہ محرم تہی یا خاوند والی تہی

یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس سے تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اوسکی لیے ہوگا
کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کے ہی اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہوا ور مہر معین سارا اوسکے
لیے ہوگا کہ حلال تہی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورت پر یا ساتہہ اوسکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈیسی آزاد عورت پر اور نہ ساتہہ اوسکے اور ویسا ہی حال مدبرہ
اورام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہی کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورتکا تنہا
پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملا نا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی پہر آزاد ہی تو صحیح ہوا نکاح دونوںکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسے
آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کے یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کی اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی
طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈیسی اور آزاد عورتسی اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا
اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورتسی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ تہی طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہی ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورۃ سے اور صحبت
کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پہر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن مالک اپنی کی پہر اجازت دی مالک نے دونون کو نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک
لونڈیسی بغیر اذن مالک اوسکی کے اور صحبت نہین کی اوس سے پہر نکاح کیا آزاد عورۃ سے پہر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن
اوسکے مالک کے پہر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تہی آزاد پہر اجازت دی مالک نے لونڈی کی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی تہی بالغہ اور
لونڈی تہی بالغہ پس کہا اونہی ایک شخص سے کہ تجہسے بیہی دونو نکا نکاح کر دیا بدلے اتنی مہر کے اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکے نکاح آزاد
کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈیسی مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈیسی نکاح کرنا مکروہ ہی اور
اگر نکاح کیا چار لونڈیونسی اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد
کو نکاح کرنا کسیکی بیوی سے یا اوس سے کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا
منکوحہ غیر سے از راہ انجانی کی پہر صحبت کی اوس سے واجب ہو گی عدۃ اور اگر جانتا تہا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہین واجب ہوگی عدۃ یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت
کرنی اوسکی اور جائز ہی صاحب عدت کی لیے نکاح کرنا اوس سے یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہو وہان کوئی مانع سوای عدۃ کی اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سے کہ حاملہ
ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین یعنی مساس وغیرہ نکری اوس سے یہانتک کہ جنی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اوس شخص نے کہ زنا کیا تہا اوسنے اوس سے
اور ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بہی کرنی اوسکو درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورۃ نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سے پہر عورت نکا حمل
گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز ہوا
اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعا اور ابو حنیفہ رحمہ سے روایت ہی کہ اگر وہ حمل حربی سے
جیسی کوئی عورۃ ہجرت کر کر آوی دار الحرب سے پابندی مین آوی تو جائز ہی نکاح اوس سے لیکن صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہہ روایت
ابو یوسف رحمہ نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی اور امام محمد رحمہ نے روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوس سے اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نے اور یہہ صحیح اور
قابل اعتماد کے ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسیسے اسحال مین کہ وہ حاملہ تہی اوس سے پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نتہی تو صحیح ہوا
نکاح اوسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈیسی پہر نکاح کر دیا جائز ہوا نکاح مگر یہہ کہ اسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دے اوس سے واسطے محافظت نطفہ
اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوس سے اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہ کے اور کہا
امام محمد رحمہ نے کہ نہین دوست رکہتا مین یہہ کہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ استبرا کروے اوس سے اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رحمہ کا قریب

ہی

ہی طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہین ہم اور یہہ خلاف اوس صورت مین ہی کہ نکاح کیا اوسکے مالک نے پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوسنے
پہلی نکاح کرنے اوسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکہا ایک عورۃ کو زنا کرتے ہوئے پہر نکاح کیا اوس سی حلال ہوگی
صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکے کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد نے کہ نہین دوست رکہتا ہون مین واسطی اوسکی یہہ کہ صحبت کری اوس سے
جبتک کہ نہ استبرا کری ۔ باپ نی اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سی غیر بندی کی پہر نہین اگر وہ بہاگ کر
آئی تہی تنہا پہر نکاح ہوندی کی اوسکا نکالی گئی طرف دارالاسلام کی اور نہین عدۃ اوسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدۃ
اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدۃ ہی اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہین خلاف اسمین کہ نہین حلال ہی صحبت کرنی اوسی حاملہ سی
استبرا کی ساتہہ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کے نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سی اور بت پرستون سی اور برابر ہین اسمین آزاد
اور لونڈیان انکی اور داخل ہین بت پرستون مین پوجنے والیان سورج کی اور ستارونکی اور صورتون کی کہ اچہا جانتی ہین اور انکو معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کری اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سی اور جائز ہی مسلمانکو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے
آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہہ ہی کہ نہ نکاح کری اونسی اور نہ کہایا جاوی جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کری مسلمان کتابیہ سی تو پہنچتا ہی اوسکو
منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سی طرف عبادتخانون اونکی کے اور بنانی شراب کبسی اوسکی گہر مین اور نہ جبر کری اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کی اور اگر نکاح کیا مسلمان
نی کتابیہ حربیہ سی دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہہ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکل گیا مسلمان دار الحرب سے اور
اوسکو وہین چہوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کی اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور
شیث عم کی اور زبور داود عم کی پس وہ اہل کتاب سی ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا اونکی جانور ذبح کیے ہوئی کو اور جسکی ماں باپ مین سی ایک کتابی
ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب کا ساہی اور نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ سی پہر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اوسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا
اور اگر نکاح کیا یہودیہ سی پہر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سی نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمین یہہ ہی کہ ایک میان بیوی مین
سی جب ایسا ہو جاوی کہ اگر از سر نو نکاح کیا جاوی تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عورتکی جانب سے تو
ہو جاتی ہی تفریق اور عورتکو نہ مہر دینا آتا ہی اور نہ متعہ اگر ہو پہلی صحبت کرنیکی اوس سی اور اگر بعد صحبت کرنیکے فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد سے
کیسی تو اگر ہوا پہلی صحبت کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو مہر اوسکا واجب ہوگا
مہر سارا اور نہین جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی ؛ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی ؛ اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا ساتہہ مشرک
سی اور نہ کتابی سی ؛ اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی لیی مگر مرتد کی لیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح دینونکا بعضونکا بعض سی اگرچہ مختلف ہون
دین اونکی ؛ اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلم پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونون نوبت بنوبت کرینگے برابر ہین ؛ اور آٹھوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے
نہین جائز عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکی کی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوی ملک مین نکاح پر اسطرح
کہ مالک ہو جاوی میان بیوی مین سی ایک دوسری کا یا بعض اوسکا ؛ اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈی سی یا اوس لونڈی سی کہ مالک ہو بعض اوسکا تو نہین جائز
یہہ نکاح ؛ لکہا ہی علمانی کہ اس زمانہ مین اولی یہہ ہی کہ نکاح کر لیا کری اپنی لونڈی سی اسلیی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہین پس اگر ہوگی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کی ؛ اور اگر خریدا مرد آزاد نی اپنی بیوی کو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابی حنیفہ کی ؛ اور نوین قسم
حرام ہین عورتین بسبب طلاقون کی نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ آزاد کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرنے دوسرے

خاوند کی اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈی سے کہ اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سے نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سے ساتھہ ملک یمین کی اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کرے غیر اوسکا اور صحبت کرے اوس سے پہر طلاق دے اوسکو اور ہوچکی عدۃ اوسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہو اوسپر طلاق اور نہ ایلاء اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہین آپسمین اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سے تمتع یعنی فائدہ اوٹہاونگا ساتہہ تیرے مدۃ دس روز تک مثلا یا کہی چند روز یا کہی متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دنونکا عوض اپنے مال کو اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہین ہی فرق درمیان مدۃ دراز اور کم مدۃ کو اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کے اور مجہولہ کے اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ بقین ہی اوس مدۃ تک دونون نہین جینے کی مثلا ہزار برس کی قید لگادین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اوس سے قائم ہونے قیامت تک یا نکلنے دجال تک یا اوترنے عیسیٰ تک اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سے مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکے ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سے اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینے کی پس یہہ جائز ہی اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنے نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کرے ایک عورۃ سے اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ تیرے دنکو نہ راتکو اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہے ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسے ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورۃ کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعویٰ کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا اور گذارے گواہ پس کردے اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنے نکاح کیا تہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوے ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کرے مرد سے کرنا جماع کا جماع کرے اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کے ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سے پس کیجاویگی قضا حکم قاضی کی اسلیے شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشاء کی یہانتک کہ اگر ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنے اوسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہوسکی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی نزدیک اور اگر مرد دعویٰ کرے عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کرے قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننے عورۃ کے تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح کرنا اور سے بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کو لیے اور نہ دوسرے کی لیے اور نزدیک محمد رح کی حلال ہوگا نکاح اول کو لیے جبتک کہ نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا حرام ہوجاوے گی اول پر واسطے واجب ہونے عدۃ کی اور دوسرا اوسکی لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبہی دعویٰ کیا ایک مرد نے ایک عورۃ پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیون پر مثلا اس شرط پر کہ اقرار کرے عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نے پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کے ہوگا پس اگر ہو یہہ اقرار روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنے کی عنداللہ ہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہین منعقد ہوسکیگا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنے کی ہوالصحیح بعد الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورتکی اور پہوپہی اوسکیکی اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہوپہی اور خالہ سے عام پہوپہی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجہ کی جیسے دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا اسیطرح سے اور اوپر کے درجہ کی اور تخصیص پہوپہی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہین کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اسکا شروع فائدہ مین ہوچکا **ع ن ح** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی

بعضنے سی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی دودہ کی پینے سے حرام ہوتی ہین جو کہ نسب کے سبب سے حرام ہوتی ہین مگر کتنے ایک مسائل مستثنا کیے گئے ہین اس سے یعنی کچہہ تہوڑا
فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا شرح فائدہ مین ہو چکا اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان ہے اسبات کا کہ علاقہ دودہ سے حرام ہو جاتا ہے نکاح
حلال ہوتی ہے نظر اور خلوة اور مسافرة لیکن نہین مترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتی دونون آپسمین اور نہین واجب ہوتا کسی پر ان دونون مین سے
نفقہ دوسرے کا اور نہین آزاد ہوتا اوسپر ساتہہ مالک ہونیکے اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانیوالی سی قصاص ساتہہ مار ڈالنے دودہ پینے والی کی پس وہ دونون مانند اجنبیون کے ہین ان
احکام مین ع ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِيْ لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ
کہا آیا چچا میرا دودہ کے ناتے کا اور پروانگی مانگی مجہہ سے پاس آنیکی پس انکار کیا مینے اذن دینے کا یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اوسکا میرے پاس
درست ہے یا نہین پس تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا مینے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نے
پس کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ دودہ پلایا مجکو عورة نے اور نہین دودہ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے
کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوے تیرے پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکے تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف چچا
نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کا کہ وہ تہے حضرت عائشہ کے اور دودہ پلایا مجکو عورة نے یعنی حاصل ہوا ہے دودہ پلانا جانب عورة کیسے نہ جانب مرد کیسے پس گویا
کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نے کہ دودہ پلانا عورة کا نہین سرایت کرتا طرف مرد کی اوسپر حضرت نے پہر وہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اور اس سے معلوم ہوا
کہ جیسے حرمت دودہ پینے کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکی خاوند کی جانب مین ہوتی ہے ع ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی
چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہے
دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی سبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی سبب نسب کے نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دودہ شریک بہائی یون ہوئے کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنے اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا
اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونے بہتیجے کیمین اوس لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا اسی سبب سے خوشی کی کرنیکی ابولہب
کو پیر کے دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر ہی کے دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتون نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثویبہ
نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کے باپ کی لونڈی تہین ؛ ع ؛ مولانا وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ
الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِيْ أُخْرٰى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ
هٰذِهِ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا دوبار دودہ پی لینا
یعنی ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا اور اور روایت
ام الفضل سے یون آئی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا پہاتی کا یا دوبار داخل کرنا یہہ روایتین ہین مسلم کی ف ظاہر ان حدیثون کا یہہ
سمجہا جاتا ہے کہ دو بار دودہ پینے سے نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ جو پیے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل بہی اسپر کیا ہے اور ہمارے نزدیک

اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ ہی کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینے کے ہووے کہ وہ دو برس ہین اکثر وُنکے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک اڑہائی برس اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آیۃ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکہتی نہین کہ مقید کرے
اطلاق کتاب کو اور اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ وہ بہی مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ
بار سی کم ہووی تو حرام نہین ہوتا اونکی دلیل حدیث مابعد کی ہی ترجمہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ
يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عائشہ سے کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی قرآن مین یہہ کلام کہ دس بار دودہ پینا کہ یقینا معلوم ہووجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہ پانچ
بار دودہ پینے کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکی یہہ حکم اوترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اس سے پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیجئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
حالانکہ یہہ آیۃ پڑہی جاتی تہی قرآن مین نقل کی یہہ مسلم نے ف پہلی حکم یہی تہا کہ دس بار دودہ پیے تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ
ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہی پہر یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قرأۃ میں اور منسوخ ایہ پڑہنا اسکا اوصحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک حکم اسکا باقی ہی اور تلاوۃ
منسوخ اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی ترجمہ مولانا وَعَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ
مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نے دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا
پس ہو اسکی نہین کہ معتبر ہی دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کے ہو
اور بہوک کو دفع کرے اور یہہ بات خردسالی مین ہوتی ہی پہلی تمام ہوسنے دو برس کے اکثر وُنکی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے تمام ہونی اڑہائی برس
کے کہ اس مدت مین بچہ طعام سی سیر نہین ہوتا سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس
بیٹہا تہا اور اوسکو اونہوں نے دودہ شریک بہائی کہا اونسی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین بہی حاصل
ہوجاتی ہی ترجمہ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي
تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا
فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا
غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اونہی نکاح کیا بیٹی ابواہاب بیٹی عزیز کیسی پہر آئی ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا ہی میں نے عقبہ
اور اس عورتکو کہ نکاح کیا عقبہ نے اوس سی یعنی پس وہ عورۃ دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نے کہ نہین جانتا
مین کہ تحقیق تونی دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تونی مجکو یعنی پہلی اس سی پس بہیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کے پس پوچہا اونسی کہ
تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس عورۃ نے پس کہا اونہون نے نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورۃ نے ہماری لڑکیکو پس سوار ہوکر چلی عقبہ طرف نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو اس حال مین
تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کردیا اوس عورۃ کو عقبہ نے اور نکاح کیا اوس عورۃ نے اور خاوند سی سوا اوسکی نقل کی یہہ بخاری
نے ف اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نے کہ ایک عورۃ کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اور اکثر علماء کی نزدیک ثبوت

دودھ پلایا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سے ہوتا ہے اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتے ہین کہ حضرت نے بنابر احتیاط کے اور تقوی کے فرمایا کہ چھوڑ دے اوسکو
دونو کا مناسب نہین ۃ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا
فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ
أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہہ کا نزدیک طائف کے
پس ملے دشمنون سے اور لڑے دشمنون سے پس غالب آئے یہہ دشمنون پر اور پائی واسطے اپنے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیون نے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز
کیا صحبت کرنی اون لونڈیون کے سے سبب ہونے خاوندون اونکے کہ مشرک تھے پس اوتاری اللہ تعالی نے اس مقدمہ مین یہہ آیۃ اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیان
مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئے ہین ہاتھہ تمہارے یعنی وہ لونڈیان کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی مین اور اونکے خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس یہہ لونڈیان
واسطے تمہارے حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوے عدۃ اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف عورۃ جو کسیکے نکاح مین ہو اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنے تصرف مین لانا
درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندی ہین پکڑی آوین اور خاوند اونکے دار الحرب مین موجود ہون تو اونکو اپنے تصرف مین لانا درست ہے جسوقت کہ عدۃ اونکی
گذر جاوے اور مراد عدۃ سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اور جسکو نہ آتا ہو ایک مہینا گذر جاوے پھر کہا طیبی نے
کہ گئے ہین ابن عباس طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جسوقت بیچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والیکو صحبت کرنی اوس سے بعد استبرا
کے بسبب عام ہونے اس آیۃ کے اور اور سب علما کہتے ہین کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہے اور آیۃ خاص ہے قیدیون کے حق مین نازل ہوئی ہے ۃ ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوِ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا
وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ بِنْتِ أُخْتِهَا روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح
کیجاوے عورۃ اوپر پھوپی اپنی کے یا پھوپی اوپر بھتیجی اپنی کے اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورۃ اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوے چھوٹی ناتے والی
بڑی ناتے والی پر اور نہ بڑی ناتے والی چھوٹی ناتے والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور نسائی نے اور روایۃ نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہے ف
نہ نکاح کیجاوے چھوٹی ناتے والی الخ یہہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹی ناتے والی سے بھتیجی اور بھانجی ہین اور مراد بڑی ناتے والی سے پھوپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بھانجی پر
اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھوپی پر اور پھوپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینے ایکے اونمین سے اور بعد گذرنے اوسکی عدۃ کے یا بعد
مرنے اوسکے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ۃ ح مولانا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ
تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَ
لِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيِّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي بَدَلَ خَالِي اور روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھہ اوسکے نشان پس کہا مین نے کہان جاتے ہو پس کہا بھیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح
کیا ہے اوسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤن مین حضرت کے پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی مین اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی
روایت مین یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نے یہہ کہ مارون مین گردن اوسکی اور لون مین مال اوسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کے
ف پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہے براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تھا نشان ساتھہ اوسکے علامت کی لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا

بیچا ہوا جاتا ہی کام ذکر کیا ہی کی ہی اور کہا طیبی نے کہ حضرت نے جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکہتا تہا حلال ہونی نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ
جیسا کہ اعتقاد تہا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی اعتقاد کرے حلال ہونا ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکے مال کا غ
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ
الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودہ پینی سے کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ
کہول دے انتڑیونکو یعنی پہنچے چہاتی کی اور ہووے پہلی وقت دودہ چہڑانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف کہولے انتڑیونکو یعنی لڑکیکی انتڑیونکو مانند طعام کی اور وہ
اوس جگہ غذا کی اور یہہ نہیں ہوگا مگر جو بچہ عمر شیر خوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہی مراد یہہ ہی کہ حرمت بسبب دودہ پینی کے بڑی عمر میں یعنی بعد دو برس یا
اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ چہوٹی عمر میں یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک بچہ کے ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ پہنچے چہاتی کی مقصود اس سے بیان
کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانی کا ہی کہ چہاتی سے دودہ پلایا کرتے ہیں والا شرط نہیں ہی بیچ ثابت ہونی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتیوں سے دودہ پیوے
یعنی برابر ہی کہ چہاتی سے دودہ پلاوے یا کسی چیز میں لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہوجاویگی اور پہلی وقت چہٹانی دودہ کے یعنی شرع میں
جو وقت چہٹانیکا مقرر ہی اوس سے پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ میں لکہا ہی کہ نہیں اعتبار ہی دودہ چہٹانیکا پہلی وقت معین کے
یہانتک کہ اگر دودہ چہڑا دی بچہ کا پہلی وقت معین کے اور پہر دودہ پلاوے اوس مدت میں تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ پلانا بعد مدت معین کے
درست نہیں اسلیے کہ دودہ جزو آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جزو آدمی کا سے بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب دفع ہوگئی اور بنا بر اسکی نہیں جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودہ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نے اسمیں اختلاف کیا ہی بعضوں
نے تو کہا کہ نہیں جائز ہی اور بعضوں نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا شرح درمختار وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے تحقیق اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجہسے حق دودہ
پینی سے فرمایا کہ مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف یعنی پوچہنے والی نے پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ
اوسکو ادا کریں سے حق دودہ پلانیوالیکا ادا ہو حضرت نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودہ پلانیوالی کو حق اوسکی دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہی چونکہ دودہ پلانیوالی
خدمت کرتی ہے دودہ پینے والیکی اوسکے بدلے میں اوسکو بہی خادم دیجے تا خدمت کرے اوسکی شرح وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ
قِيْلَ هٰذِهِ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی طفیل غنوی سے کہ کہا تہا میں بیٹہا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ پس بچہا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنیکی لیے یہانتک کہ بیٹہ گئی وہ چادر پر
پس جب چلی گئی وہ کسی جگہہ یعنی اور تعجب کیا لوگوں نے بسبب تعظیم کرنے اوسکیکے اور بیٹہہ جانی اوسکی کے چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نے دودہ پلایا تہا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ غیلان
بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حالمین کہ اوس پاس تہین دس عورتیں جاہلیت میں اور وہ عورتیں بہی مسلمان ہوئین ساتھ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
رکہہ تو چار عورتوں کو یعنی اپنی نکاح میں اور جدا کر تو باقیوں کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہی

یہانتک

یہاں تک کہ جب مسلمان ہوں تو حکم نہ کیو جاوین ساتھ تجدید نکاح کے مگر جبکہ اونکے نکاح میں ایسی عورتیں ہوں کہ جائز نہیں ہی جمع کرنا اونکا نکاح میں اور یہہ بھی لازم
اس سے انہیں جائز ہی نکاح کرنا زیادہ چار عورتوں سے اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورت میں سے موجب تفرق کا نہیں یا مرتد ہونیکی جیسا کہ مذہب
حنفیہ کا ہی ۱۲ ع وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً
وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی نوفل بیٹے معاویہ کے سے
کہ کہا مسلمان ہوا میں اور تھیں نکاح میرے میں پانچ عورتیں پس پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اونکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو رکھ چار کو پس قصد
کیا میں نے طرف پہلی کے جو پانچ کی کہ سب سے پہلے تھی صحبت میں نزدیک میرے ساٹھ برس سے بانجھ اگر دیا میں نے اوسکو نقل کی شرح السنہ میں وَعَنِ
الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ضحاک بیٹے فیروز دیلمی کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا اور نکاح
میرے میں دو بہنیں ہیں فرمایا اختیار کرے اون دونوں میں سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف کہا مظہر نے کہ مذہب
شافعی اور مالک اور احمد کا میں یہہ ہی کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اوسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں کہ وہ بہی اسلام لائی ہوں ساتھ اوسکے تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کرے
ایک کو اون دونوں میں سے خواہ پہلی نکاح کی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونوں سے ساتھ تو نہیں جائز ہی کہ اختیار کرے ایک کو اون دونوں میں سے
اور اگر نکاح کیا تہا اون دونوں سے آگے پیچھے تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کرے اوس عورت کو کہ جس سے نکاح اول کیا تہا نہ دوسری کو ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامَيْنِ
بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَالدَّارِ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مُغِيرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ
الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيرَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ حَتَّى أَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَأَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ
أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت پھر نکاح
کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تہا اور جانا تہا اسنے اسلام میرا یعنی اور باوجود
اسکے نکاح کیا پس نکالا اوس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالہ کیا اوس عورت کو طرف خاوند پہلے اوسکے کے اور ایک روایت
میں یہہ ہی کہ اوس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس حوالہ کی حضرت نے وہ عورت اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی گئی شرح السنہ
میں کہ تحقیق کتنی ہی عورتوں کو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پہلے نکاح کے اونکے خاوندوں پر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے مختلف ہونے دین کے
اور ملک کے اونمیں سے یعنی اون عورتوں میں سے کہ پہیر دیا اونکو حضرت نے اونکے خاوندوں پر ساتھ پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کی تہی نکاح صفوان بیٹے امیہ کے میں پس
اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کے یعنی خاوند کے پہلے اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانے سے پس بہیجا حضرت نے طرف اوسکی بیٹے چچا اوسکے کو کہ نام اوسکا
وہب بن عمیر تہا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام واسطے امان دینے صفوان کو یعنی قتل و تعرض سے پس جب آیا صفوان کہ کیا

واسطے ایذا دینے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی بیوی کے مسلمان ہونیکے دو مہینے بعد پس ٹھہری بیٹی ولید کی بیوی اوسکی ساتھ
اوسکے نکاح میں اور تھی اون عورتوں میں سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورت عکرمہ بیٹے ابوجہل کی دن فتح مکہ کی اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی
عکرمہ اسلام لانے سے یہانتک کہ آیا یمن میں پس سفر کیا ام حکیم یعنی بیچ طلب خاوند کے یہانتک کہ آئی خاوند کے پاس یمن میں پس بلایا خاوند کو طرف اسلام
کی پس مسلمان ہوا پس رہے دونوں اپنے نکاح پر نقل کی یہہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے **ف** یہہ مختلف ہوئی دین اور مالک کے کہا مظہر نے کہ یعنی
جب اسلام لاتی خاوند اور بیوی پہلی گذرنے عدت کی تو ثابت رہتا ہی نکاح دونوں میں برابر ہی کہ ہوتی اکٹھے یہہ جیسے دونوں کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا
ایک اون دونوں میں سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونوں دار الاسلام میں یا دار الحرب میں یا ایک اون دونوں میں سے ہوتا بیچ ایک کے
اون دونوں میں اور دوسرا اور میں اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نے کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت دونوں میں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزوں
سے یا تو عدت ہو چکی یا عرض کرے اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اون دونوں کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے
طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اون کے نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینے تک یا امن میں
پھرا رہے درمیان مسلمانوں کے تاکہ دیکھے خصلت اونکی پس پھر گیا اونمیں چند روز پھر نصیب فرمایا اوسکو اللہ تعالی نے اسلام ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ حرمت عليكم امهاتكم الاية رواه البخاري
روایت ہی ابن عباس سے کہا حرام کی گئیں نسب سے سات عورتیں اور مصاہرت سے سات پھر پڑہی یہہ آیہ حرام کی گئیں تمپر مائیں تمہاری آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری نے
ف نسب سے سات عورتیں یہہ حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھپی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی اور مصاہرت کہتے ہیں اوس قرابت کو کہ بسبب نکاح کے
حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سے چار عورتیں تو ہمیشہ کو حرام ہیں ماں بیوی کی اور بیویاں بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور باپ دادا کی
بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سے اور تین عورتیں جو مصاہرت کے علاقہ میں کہ ہمیشہ کو حرام نہیں سو بیوی کی
بہن اور پھپی اور خالہ اور آیہ مذکورہ سند کے لئے پڑہی کہ اسمیں جو عورتیں کہ نسب کی حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرۃ سے جو حرام ہیں اکثر
اونکی اسمیں مذکور ہیں اور ساری آیہ یوں ہی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت وامہاتکم اللاتی ارضعنکم
واخواتکم من الرضاعۃ وامہات نسائکم وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم وحلائل ابنائکم الذین
من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف ان اللہ کان غفورا رحیما ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وان لم يدخل بها فلينكح ابنتها
وايما رجل نكح امرأة فلا يحل له ان ينكح امها دخل بها او لم يدخل بها رواه الترمذي وقال هذا حديث لا يصح من قبل
اسناده وانما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب وهما يضعفان في الحديث اور روایت ہی عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ
سے پھر صحبت کرے اوس سے پس نہیں درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اوس سے پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سے یعنی بعد طلاق کے
اوس عورۃ کو یا بعد مرنے اوسکے اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ سے پس نہیں حلال ہی نکاح کرنا ماں اوسکی سے
صحبت کی ہو اوس عورۃ سے یا نہ صحبت کی ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں صحیح بسبب اسناد کے سوا اسکی نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن
لہیعہ اور مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور دونوں نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہیں بیچ نقل کرنے حدیث کے **ف** بیٹی کی مقدمہ میں جو اسحدیث

مین فرمایا یہہ مضمون اس آیۃ سے ثابت ہی وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ماں کی مقید نہین کی فرمایا بلکہ مطلق وارد ہوئی اس آیۃ کی فرمایا وامہات نسائکم اور سبب ہشام کی یہی سبب ہی یون کہ یہہ صحیح نہین ہی اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنی کے بسبب مطابق ہونیکی ساتہ آیۃ مذکورہ کی ع

باب المباشرۃ

باب ہی بیچ بیان صحبت کرنیکے عورتون سے

الفصل الاول

عن جابر قال كانت اليهود تقول اذا اتى الرجل امرأته من دبرها في قبلها كان الولد احول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم متفق عليه

روایت ہی جابر سے کہا تہی یہود کہتی جسوقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورۃ سے پیچہے کیطرف سے اوسکے اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اتری یہہ آیۃ کہ عورتین تمہاری بیویان اور لونڈیان کہیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سے چاہو نقل کی بہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورۃ سے صحبت اسطور سے کرے کہ اوسکے پیچہے کہڑا ہو کر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکے اگلی ستر مین داخل کرے تو اوس جماع سے لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکی اس وہم کے رد کرنیکو یہہ آیۃ اوتری کہ تمہاری بیویان تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہین جیسے زمین کہیتی پیدا ہونیکی جگہہ ہی اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہہ پاخانہ کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آؤ تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑے یا بیٹہے یا لیٹے یا پیچہے سے آگے کی ستر مین یا آگے سے آگے کی ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچہہ مضر نہین بشرطیکہ آگے کی جانب مین ہو اور پیچہے کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب کے نزدیک حرام ہی ع

وعنه قال كنا نعزل والقرآن ينزل متفق عليه وزاد مسلم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينهنا

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تہی ہم عزل کرتے اوس حال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کے زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتے تہے اور نہی نہ آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہمکو ف معنی عزل کے یہہ ہین کہ مرد عورۃ سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورۃ کی شرمگاہ مین سے نکالکر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کے اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکی اذن سے جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سے جائز ہی اور سید نے لکہا ہی کہ جائز کہا ہی شافعی نے عزل کو لونڈی سے برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کرنے مین عزل کرے تو اذن لیلے اوس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیے کہ سبب ہی قطع نسل کا ع

وعنه قال ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان لي جارية هي خادمتنا وانا اطوف عليها واكره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سيأتيها ما قدر لها فلبث الرجل ثم اتاه فقال ان الجارية قد حبلت فقال قد اخبرتك انه سيأتيها ما قدر لها رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے عزل کر اوس سے اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی پس ٹہرا کئی اوس شخص نے ایک مدت پہر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تہی مینے تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنا اوس حمل کی یا نہین کہا علما نے کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف عورۃ کی یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تہا پہلے عود کرنیکی تو نہین جائز ہی اسیطرح منقول ہی علی رضی اللہ عنہ سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین تہا وہ گر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنیکی پیشاب کیا پہر نکلی منی تو واجب ہی پہر کرنا غسل کا ع

وعن ابي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْئَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوۂ بنی المصطلق کے پس پائی ہمنے بندی بندی عرب کیسی یعنی پکڑلائی لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتوں کی یعنی صحبت کرنی عورتوں سے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنی اپنے دلوں میں یا آپس میں کہ عزل کرین ہم اسحال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلے اس سے کہ پوچہین ہم اونسے کہ آیا جائز ہی یا نہین پہر پوچہا ہمنے اونسے حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ ہونیوالی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندی عرب کی سے کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی غلام ہوجاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ میں سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب ہی مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نے اور شافعی نے قول قدیم میں کہ نہین جاری ہوتا ہی اونپر رق بسبب شرافت اونکی کے اور لفظ ان لا تفعلوا میں ساتہ زبر الف اور زیر ہمزہ کے ہی کہا نووی نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نے پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا نکرو پس سبب کیا جائز ہوا عزل **ت ح** وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا پوچہے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے سے کہ کیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا نہین ہوتا ہر پانی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگون نے اذن انکا عزل کے بیچ بخوف فرزند ہونیکے پس جواب دیا گیا کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہی اسطرح نہین اسلیے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہین ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور اسیطرح نہونا بہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ہان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سے پیدا ہوتا ہی پس ہوسکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کے بے اختیار کچہہ نطفہ سے رحم میں جا پڑی اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الٰہی میں پیدا ہونا ہی اوسکا تو بغیر نطفہ کے بہی وہ پیدا کرسکتا ہی اور ان حدیثون سے رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علماء کا جو اسمین ہی بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کے گذر چکا طیبی **ت ح** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سے پس کہا واسطے اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون میں اوپر لڑکے اوسکی کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ڈرتا ہون الخ یعنی میری اہلیہ دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سے تو حاملہ ہوجاویگی اور اسصورت میں اسکا دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اور معنی اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانے میں اور حمل وہ بہانا ضرر کرتا ہی اوس بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کیوقت کم ہوجاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی

فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکے کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس غیلہ مت کرو بسبب خوف حاملہ ہونی عورتکی اور اسمین بیان ہی بیچ
نہی کے عزل ہی فقط ش ح وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کیسی کہ کہا حاضر ہوئی مین بیچ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگون کے اسحال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال روم اور فارس کے
وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۂ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچہی جاویگی نقل کی یہہ مسلم نے ف غیلہ
ساتہہ زیر عین کی کہتی ہین کہ کہتی ہین دودہ پلانیکو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہی کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ پلانی مین پس عرب احتراز
کرتے تہی غیلہ سی بگمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیے پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتے ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد
کو نہین پہنچا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نے فرمایا کہ عزل کرنا وأد
پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور موید ہی اونکی یہہ کہ
بیٹہی حضرت عمر کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ
نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی رض نی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ
یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنے جانکی اسقاط حمل کری یا آپ سی پیدا ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رض نی کہ سچ کہا تمنی
عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایکسو بیس روز مین بعد حمل رہنی کے اور بعضون
نی کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اس لیے کہ نہین ہی یہہ بیچ حکم وأد حقیقی کی اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان
کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اوسکی اسلیے اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنے نطفہ کے کہ مہیا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی فرزند پیدا ہونیکی لیے مشابہ ہی ہلاک
کرنی فرزند کی اور گاڑ دینی اوسکی کو جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہی ابن مسعود سی کہ اونہون نی فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سی کہ
وہ پوچہی گئی حکم عزل سی پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینی کسی مسلمانکو کہ کرتا ہو یہہ اور ابن عمر رض سی ہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصونکو اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ نہی محمول ہی تنزیہہ پر فقط ع وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ
يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق بڑی امانت
نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کو وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف
عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اوس سے اور پہنچی عورت طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے ف قولہ تحقیق بڑی امانت الخ کہا
طیبی نی کہ لفظی بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سی
پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کے خیانت اوس شخص کی
ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنے بہید سی مراد یہہ ہی کہ کہتا پہرے لوگونسی جو کچہہ گذرا ہی اوسکی درمیان اور اوسکی

بویین قسم کلام اور افعال سی جسپر عادت ہی زنا لون کی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبون مین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیون مین سی اون چیز کو کہ واجب
ہی شرعا یا عرفا چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیوی مین سی امانت رکہی گئی ہین دوسری کی پاس پہر جو کوئی فشا
کری اون دونون مین سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نی کہ ارادہ کرتا ہون مین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی
کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اوسکو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تو نی کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب عورۃ اجنبیہ کا پہر کہا بعضون
نی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب ہو اوسپر کچھہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورۃ دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہونی خاوند
کا اپنی سی یا مانند اسکیکی تو نہین کراہت ہی اوسکی ذکر کرنی مین فرمایا اللہ تعالی نی لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ترجمہ **الفصل
الثانی** فصل دوسری **عن ابن عباس قال اوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم الآیۃ
اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطے تمہاری پس آؤ تم اپنی کہیتیون مین آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرف سی اور پچھلی طرف سی اگلی جانب مین
اور پرہیز کرو داخل کرنیسی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی وقت حیض کی اگلی جانب مین بہی صحبت
نکری کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکری یہہ بہی حرام ہی اور لفظ اقبل ادبر تفسیر و بیان ہین فأتوا حرثکم الخ کا ؛ مولانا ع **وعن خزیمۃ بن ثابت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تأتوا النساء فی ادبارہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی**
اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی فعلی
نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برا کہی جانیکی
اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی ترک سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو
مقدر ہی ما بعد کا کیا اسمین تاکید و تنبیہ ہی اوپر نہایت برائی اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیے
اگرچہ بطریق منع ونہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سی اونکی مقعد مین پس عورتون سی جب منع ہوئی تو
مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نی کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کے
واسطے زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بہی سی بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیون سی حرام ہی اور جسنی جائز کہا اوسکو بڑی خطا کی اور
کہا طیبی نی کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سی تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سی یا اپنی لونڈی سی کری تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے
اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعزیر دیا جاوی اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا
ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل
اور مفعول کے ترجمہ شرح مولانا **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرہا
رواہ احمد وابو داود** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس
بیچ مقعد اوسکی کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یأتی امرأتہ فی دبرہا
لا ینظر اللہ الیہ رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کی
پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین و

عن

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس مقعد میں نقل کی یہہ ترمذی نے وعن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقتلوا اولادكم سرا فان الغيل يدرك الفارس فيدعثره عن فرسه رواه ابو داود اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اوسکو گھوڑے اوسکے سے نقل کی یہہ ابو داود نے ف نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کے معنی اوپر گذرے کہتے ہیں کہ دودھ پلانیکو حالت حمل میں یا صحبت کرنیکو حالت دودھ پلانے میں کہتے ہیں یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے میں بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کی تا پہنچے لڑکے کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی میں سست ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور ہوتا ہے یہہ مانند قتل کے حاصل یہہ کہ غیلہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے غیلہ کا بچہ میں اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثوں میں تھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کی کہ وہ مؤثر حقیقی اوسکو جانتے تھے اور اثبات اوسکا یہاں ایسی ہے کہ وہ سبب ہے مجازی اور مؤثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یوں کہا جاوے کہ یہہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق لقد ہممت ان انہی حمل کیا جاوے تحریم پر پس نہیں منافاۃ دونوں میں یا یوں کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونوں یہہ اجتہاد تھیں اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد ازاں حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ اونکو غیلہ نہیں ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہے اسپر واللہ اعلم ع ثم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر بن الخطاب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعزل عن الحرة الا باذنها رواه ابن ماجة روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے حرہ کی سے بدون اذن اوسکی کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اوسکی کے عزل نکرے واسطے کہ متعلق ہونے حق اوسکی کے یا تو بسبب لذت جماع کی حق اوسکا متعلق ہے یا واسطے بچہ کی اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا آزاد عورت کی صحبت کرنے میں باذن اوسکی کے اور لونڈی کی صحبت کرنے میں بغیر اذن اوسکیکے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ع ثم

باب

باب ہے بیچ بیان حدیثوں کے کہ متعلق ہیں پہلے باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها في بريرة خذيها فاعتقيها وكان زوجها عبدا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها متفق عليه روایت ہے عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لے اوسکو پھر آزاد کر اوسکو اور تھا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تھی ایک یہودی کی بعد ازاں حضرت عائشہ نے اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع میں گذر چکا ہے پس حضرت نے وقت خریدنے اوسکے کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اوسکو مالکو لیسے اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونے اوسکی کے اختیار دیا کہ چاہے اوسکی نکاح میں رہے اور چاہے فسخ کرے نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہیں کہ اگر لونڈی کسیکی نکاح میں ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کی نکاح میں رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہرا یہہ کلام عروہ کا ہے اور یہی قول تینوں اماموں کا ہے کہ اختیار عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونے کی اوس صورت میں ہے کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کی نکاح میں کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلیں اونکی فقہ میں مذکور ہیں اور اگر میان بیوی دونوں ساتھ آزاد ہوں تو اختیار ثابت نہیں سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو اختیار نہیں ہے اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد

ہو یا دوری میں رح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي
سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ
بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ
لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ میں دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچھے بریرہ کے
مدینہ کے کوچون میں روتا اور آنسو اوسکی بہتے اوسکی داڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنے مغیث کی سے بریرہ
کو اور دشمن رکہنے بریرہ کی سے مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاش کہ رجوع کرے تو مغیث سے یعنی نکاح کرے اوس سے پس عرض کیا بریرہ نے
کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجھکو یعنی تو جواب فرمایا سوا اسکے نہین کہ سفارش کرتا ہون مین یعنی حکم کرتا ہون تجھکو استحبابا کہا بریرہ نے نہین حاجت مجھکو اسکی رجوع کرنی
یعنی مجھکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کی تہا بدصورتی مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہو گیا
آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سے اچھی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول
کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کے جائز ہی ع الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ
بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ اونہون نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو مملوک اپنے کا کہ آپسمین تہے خاوند بیوی پس پوچہا
عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی تا کہ عورۃ
کو اختیار رہے بیچ نکاح کی یعنی اگر عورۃ کو پہلے آزاد کرتین تو آزاد غلام کے نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نہ رہتی
جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نہ رہے اور ظاہر تر یہی کہ اول مرد کو
آزاد کرنیکو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہی یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار رہتی ہی عورت اس سے کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع وَعَنْهَا
أَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ بریرہ آزاد ہوئی اسحالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح رکہنے نہ رکہنے کا
اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجہسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہیگا واسطے تیرے یعنی واسطے حاصل ہونے رضا کی ساتہ زوجیت اوسکی کے نقل کی
یہہ ابوداود نے ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتہ اذن مولی اپنے کے یا نکاح کردے اوسکا مولی ساتہ رضا اوسکے کے یا بغیر رضا
اوسکے کے اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنے نہ رہنے کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنے آپ کرے بغیر اذن مولی کے
پہر آزاد کرے مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہو جاتا ہی نکاح اوسکا ساتہ آزاد کرنے کے اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہمارے
کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کے خاوند کی تحقیق مین روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوچکے
حدیث عائشہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد
کی گئی اور سوا مسلم کے سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس اور اماموں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابوحنیفہ نے
روایت دوسری کو [illegible] شیخ ملا علی نے قول ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکہا ہی بخوف درازگی کی خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا بَابُ الصَّدَاقِ
باب ہی بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے دس درہم ہین اور امام مالک کے نزدیک چوتہائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد
کے نزدیک

نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکھی ساتھ اوسکی مہر باندھنا جائز ہی شرح **ف ۲** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن میں سات مثقال کے ہوتی ہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ بھر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سید ہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار تو دس درہم سکے دو روپے اور دس آنے ہوئے اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویونکا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب مذکور سے ایکسو اکیس روپے چار آنے ہوئے اگر روپیہ بارہ بارہ ماشہ کے ہوں جیسے کلدار سید ہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایکسو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ٹکڑے پائی کے تیئیس ٹکڑوں میں سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تھا جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اگر روپے کلدار سید ہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر روپے لکھنؤ کے ہوں تو ایک ہزار چھیانوین روپے دس آنے پانچ پائی اور پانچ جزو پائی کی ۲۳ جزو میں سے ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکی ڈیڑھ سو روپے ہوئے اگر روپے کل دار سید ہی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہوں تو ایکسو چھپن روپے آٹھ آنے چار پائی اور چار جزو پائی کی تیئیس جزو میں سے ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے		مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم	۴۰۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	یا دینار	۴۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵۰ ما
کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۲۱ ما ۴ ر	ماشہ	۱۲۶۰۰	لکھنؤ وغیرہ کے	۱۵۶ ما ۸ ر ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
لکھنؤ کے	۱۳۶ ما ۱۵ ر ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۰۵۰ ر		
		لکھنؤ کے	۱۰۹۶ ما ۱۰ ر ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سید ہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکھنؤ کا ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنہ کی بارہویں حصہ کا اور آنہ ہی سولہواں حصہ روپے کا مولانا قطب الدین وغیرہ رح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت رہے کچھہ جواب نہ دیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کر دینا میرے اگر نہیں ہی آپکو اوسمیں کچھہ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہی تیرے پاس کچھہ چیز کہ مہر دیوے تو اوسکو کہا اوس شخص نے کچھہ نہیں میرے پاس مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈھ لا کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈھا اوسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی ساتھہ تیرے قرآن سے کچھہ یعنی تجکو کچھہ قرآن یاد ہی یا آتا ہی کہا اوس شخص نے کہ ہاں سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ ساتھہ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت میں ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے پس سکھلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بخشی میں نے الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہیں ہی واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست

نہیں حضرت ہی کی خصائص سے تھا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت کرتی ہی اسپر وامرأۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنی حلال کی
ہمنے تیرے لیے صحبت کرنی اوس مومنہ عورۃ سے کہ بخشی تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اوس سے یہہ خاص تیرے لیے ہی نہ اور مومنوں کے لیے تفصیل
اسکی یہہ ہی کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح ساتھہ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تھا اور کسی کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے سبکو نکاح
کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تھا اور کسی کے لیے نہیں پس سوای حضرت کے اوروں پر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نام
مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کے اس آیت مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورۃ خاص تیرے ہی لیے درست ہے اور کسی کے لیے نہیں درست
اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتھہ اوس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور
علماء کا اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کریں عورتوں کا اولیا
پس نکاح کریں وہ مگر ہمکفو سے اور نہیں ہی مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نی اور موید ہی اسکا قول حضرت علی رض کا کہ نہیں ہی مہر کمتر دس درہم سے
یہہ ہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہوں نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تھی اونکی کہ کچھہ مہر مین سے جلدی دیتے تھے سکی صحبت
کرنی کے یہانتک کہ گئی ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہانتک کہ پہلی کچھہ دے لے اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا
بہی یہی مذہب تہا دلیل اونکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی رض نی حضرت فاطمہ سے نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کریں اونسے پس منع کیا حضرت علی رض کو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچھہ پس حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ نہیں میرے پاس کچھہ پس فرمایا حضرت نے دے اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت
علی نے اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسے اور یہہ معلوم ہی ہے کہ مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا تہا پس اونہیں سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہہ
دینا اونکی نزدیک واجب ہی اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور کیا ہی تیرے ساتہہ قرآن سے کچھہ اس سے ظاہر یہہ ہی کہ تعلیم قرآنکو مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہی اسکو بعضی
اماموں نے اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ نہیں جائز وہ کہتے ہین کہ واجب ہے اسصورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کے لیے نہیں ہی بلکہ واسطے سببیت کے ہی یعنی
نکاح کر دیا مینے بسبب اوس چیز کے کہ ساتھہ تیرے قرآن سے ہی اور سبب جمع ہونی تیرے ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسیکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سے اسلام پر اور سکھلانا اسکو
قرآن سے یہہ امر استحباب کے لیے ہی پس نہیں دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی متفق علیہ ع ح وعن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کم کان صداق النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیۃ
فتلک خمسمائۃ درہم رواہ مسلم ونش بالرفع فی شرح السنۃ وفی جمیع الاصول اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا پوچھا مینے عائشہ سے کہ کتنا تہا مہر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تہا مہر حضرت کا واسطے بیویوں اپنی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینے
نہیں کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوے پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نے اور لفظ نش ساتہہ رفع کے ہی شرح السنہ مین اور بیچ سب کتابوں اصول کے

ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہے مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار
درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابوں کو کہتے ہین کہ جنمین حدیثیں سند کی لکھی گئی ہین ع ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولاکم
بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرۃ
اوقیۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی عمر بن الخطاب رض سے کہ کہا خبردار ہو نہ بہاری باندہو مہر عورتوں کا
پس تحقیق بہاری مہر باندہنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں جانتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسیسی عورتوں اپنی میں سے اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادہ بزرگی
کا آخرۃ میں جیسے قول اللہ تعالی کا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مہر ام حبیبہ کا چار
ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہے قول عمر رض کی سے اسلیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندہا تہا حبشہ میں واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور حضرت عائشہ نے اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویوں کا مہر سارہے بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہے کہ حضرت عمر
نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم میں شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نے روایت کی ہے نہ پہنچی ہو
اور حضرت عمر نے بیان افضل اور اولی کا کیا والا اس سے زیادہ کے جائز ہونے میں کلام نہیں ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت جابر سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
دیا بیچ مہر عورۃ اپنی کے بہر کر دونوں ہاتہہ ستو سے یا کہجوریں یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنے اوس عورت کو نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ
رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ
قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عامر بیٹے ربیعہ کے سے یہہ ایک عورۃ نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے پس فرمایا اسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتہہ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تو نے
اور راضی ہوئی تو ساتہہ اونکے باوجود مالدار ہونے کے کہا ہاں پس روا رکہا آنحضرت نے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ بہی محمول ہے مہر معجل پر واسطے
دفع تعارض کے اور ظاہر یہہ ہے کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیوں کے تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنے مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ
ساتہہ دو جوتیوں کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیوں پر جائز رکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہیں پس نہیں دلیل شافعی
وغیرہ کی نہیں ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہے ع وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا
وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ
بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ
مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہہ کہ پوچہی گئی حکم ایک شخص کے سے کہ
نکاح کیا ایک عورۃ سے اور نہ معین کیا واسطے اوسکی کچہہ مہر اور نہ دخول کیا ساتہہ اوسکی یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے
یعنی بعد ایک مہینے کی اجتہاد کر کر واسطے اوس عورت کی ہے مانند مہر عورتوں کے کہ اوسکی قوم کی ہیں یعنی مہر مثل دیا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر ہے عدۃ
یعنی وفات کی اور واسطے اوسکی میراث بہی ہے پس کہڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق
کے کہ ایک عورت تہی ہم میں سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتہہ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے
ف ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب ہے حضرت علی رض کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ میں یہہ
کہ مہر نہیں ہے اوس عورت کو لیے سبب عدم دخول کے اور اوسپر ہے عدۃ اور میراث اوسکو پہنچے گی اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہیں ایک تو موافق قول
حضرت علی رض کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہے اور مہر مثل کہتے ہیں باپ کی قوم
کے مہر کو مانند بہنوں اور پہوپہیوں اور چچا کی بیٹیوں کے بشرطیکہ مساوی ہوں وے دونوں عمر میں اور جمال میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور بکارۃ

میں باتیں ثابت ہیں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں ۱۲ ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ
وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہیں نکاح میں
عبد اللہ بن جحش کے پس مر گئی عبد اللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے
ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنی اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے
اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتہہ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابوداود اور نسائی نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں میں عبد اللہ
بن جحش ہی اور یہی یہہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہی ساتہہ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول وغیرہ میں یونہیں ہی اور یہہ عبید اللہ
اسلام لایا تہا اور مکہ سے ہجرۃ کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہاں جاکر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پہر بہیجا
حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی
نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح کر نیکا یوں منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا
اوسنے جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہی مجکو کہ نکاح کروں تیرا اونسے ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور
وکیل کیا اونکو اور دئے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کنگن اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر
بن ابی طالب کو اور اور مسلمانوں کو کہ وہاں تہے پس وے حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار اشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونے کے پہر حاضر کئے وہ دینار آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائے گئے دینار
طرف خالد بن سعید کے اونہوں نے لئے پہر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹہنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹہو رہو سنت انبیا کی یہی ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہی پہر منگایا کہانا
پس کہایا سبہوں نے اور متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید اور ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے مشرک
تہا و دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ۱۲ ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ**
اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس تہا مہر آپسمیں اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کروں گی میں تجہسے یعنی اور نہیں لینے کی تجہسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس
ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمیں نقل کی یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے
اور سے ہوئے انس پہر اپنے ... مارا گیا مالک حالت شرک میں پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار
کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجہسے اور نہیں لونگی تجہسے مہر سواے اسلام تیرے کے پس نکاح
کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور یہہ جو اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا نکاح ساتہہ مہر اوسکے کے اور بخشدیا اوسنے مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کے ...

بموجب وعدہ اپنے کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپس مین یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتے ہین اور امام حل ظاہر پر کرتے ہین واللہ اعلم ع ج **باب**
الولیمة اب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانے کو کہتے ہین کہ نکاح پر کہلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے الیتام سے یعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع دولہن کے
کہلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد
دخول کے ہے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے بہی اور بعد دخول کے بہی اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ تکرار اوسکی کے زیادہ دو روز سے
ایک جماعت علمانے مکروہ رکہا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہووہ بقدر حال خاوند کے اور مجمع البحار مین کہا ہے کہ ضیافت
آٹھہ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتہہ پیش خ کی واسطے پیدا ہونے لڑکے کی اور اعذار ختنہ کے لیے اور وکیرہ مکان بنانے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنیکے
لیے خواہ مسافر تیار کرے یا اوسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکہنے بچہ کے اور مادبہ ساتہہ ہمزہ کے اور پیش
دال کے اور با موحدہ کے اوس کہانے کو کہتے ہین کہ تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضون کے نزدیک واجب ہے ع ج وزین العرب
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ
تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبدالرحمن
بن عوف پر نشان زرد کا یعنی اوسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا عبدالرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر ہم وزن گٹہلی کے
سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کیا ہے یہہ یعنی کیا سبب ہے
اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تہے لگانے خلوق کے سے اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہے کہ زعفران اوس مین ہوتا ہے
و یا اوسنے یعنی لگائی نہین تہی بلکہ لگ گئی ہے بسبب مخالطت دولہن کے بغیر قصد اوسکے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواة نام ہے پانچ درمون کا جیسے کہ نش نام
ہے بیس درمونکا اور اوقیہ نام ہے چالیس درمونکا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم بہر سونیکا باندہا تہا اوسکے وزن پانچ درہم سونا ہوگی اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ
نواة کے گٹہلی ہے یعنی گٹہلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اور مشابہ ولفظ سے بہی یہی ہے یعنی بقدر گٹہلی کہجور کی سونیکا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو واسطے تقلیل کی عبارت یا
تقلیل کے لیے بہی آتی ہے اور تکثیر کے لیے بہی آتی ہے اور لکہا ہے علمانے کہ یہان مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہے
جیسا کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تہے ساتہہ ستوون کے اور مانند اسکی کے اور عبدالرحمن اوس زمانہ مین غنی بہی نہ تہے ع ج وَعَنْہُ قَالَ
مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا نہین ولیمہ
کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسیکے اپنی عورتون مین سے اسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کے بہتر ہے ع ج وَعَنْہُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف مین لائے زینب جحش کی بیٹی
کو پس پیٹ بہر دیا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَتَزَوَّجَھَا
وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح
کیا اوس سے یعنی بعد آزاد کرنیکے اور ٹہرائی آزادی اونکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین
ہاتہہ لگی تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کے اور سردار تہے بنی قریظہ و نضیر کی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اوس سے
اور ادا ہو آزادی کو مہر اوسکا ٹہرا دے تو آیا جائز ہے یا نہین پس گئی ہے ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضے علما طرف جواز اسکی کی جیسے

ظاہر حدیث کی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور ایک جماعت کا اور حنفیہ بہی اسمین ہین اور تاویل کیا ہی انہون نے اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا اور
نہین درست اور کسیکو اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہہراوے کہ آزاد کیا مینے تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجسے
عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنے تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنے مین اوس سی پس اگر نکاح کیا اوسنے اوس سی تو ہی واسطے اوسکی مہر مثل اوسکا
اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کے ہوتا ہی بنتا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سی اور اقط اوسکو کہتی ہین جو دہی کا پانی نکالکر مانند پنیر کے سکہیان ڈالتی ہین
اور اوسکو قروط بہی کہتی ہین ق ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ٹہرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی حضرت کو تصرف
ہین آئین پس بلایا مینے مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکے کے اور نہ تہا اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتہہ بچہانے دسترخوان
چمڑی کی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانون پر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا
اس حدیث مین بیان اوسکا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کیے گئے خ ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ
شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ
کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتونکا ساتہہ دو سیر جو کے نقل کی یہہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تہین خ ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام
شادی کی پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ پس چاہیے کہ قبول کرے
دعوت نکاح کی ہو یا مانند اوسکی ف مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سی ان روایتون مین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی
بعضون نے کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہی پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ
ورسولہ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ سی نہو اور سوای نکاح کی دعوت کی اور دعوتونکا قبول کرنا
مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اون دونون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزون سی یا تو کہانا مشتبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا
کی ہو اوس دعوت مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوے بسبب اوسکے یا اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا واسطے دفع شر اوسکے کی دعوت اوسکی بچاوے یا واسطے
طمع جاہ اوسکی کی یا دعوت اوسکی اسلیے کرین کہ مدد کرے اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سانگ بہلیونکی یا گانی بجانیکی یا فرش حریر
وغیرہ [illegible] پوشیدہ نہین ہی کہ اس زمانہ کی کہانی مین ایسی چیزین کم خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی ان مین سے اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلیے کہا ہی [illegible]
کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے م ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا
جاوے ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکے پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہے کہاوے اور چاہے نہ کہاوے نقل کی یہہ مسلم نے ف پس
سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ ہی نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے [illegible] ہی اور یہہ اوس [illegible] کے حق مین ہی کہ نہو
اوسکو عذر اور جو کہ [illegible] عذر ہو مثلا راہ دور ہو [illegible] لاحق ہوگی اوسکو مشقت [illegible] تو اوسکو قبول کرنا [illegible] نہین [illegible] ع وَعَنْ [illegible]

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین اسکی واسطی دولتمند اور چھوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص نہ قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف برا کھانا اونہی بری کھانون مین سی ایک یہہ بھی ہی اسلیے کہ بعضی کھانی اس سی بھی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سی ہی اور مراد یہہ نہین ہی کہ مطلق کھانا نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی اسکی کرنیکا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہی کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی کہ اس کھانی مین اغنیا ہی کو بلاتی تہی اور بہت اچھا اچھا کھانا کھلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات نہ پوچھتی پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوة کی نہ قبول کرنی مین اللہ تعالی کی نافرمانی یون ہی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوة کی قبول کرنیکو واجب کہتی ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کی ع

وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سی کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر موجب کفایت میری کھانا تاکہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب مین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سی یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اونکی ساتہہ اور ہون پس تیار کیا غلام نے بموجب کہنی اوسکیکے واسطے حضرت کے تہوڑا سا کھانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس اور دعوة کی حضرت کی یعنی اور حضرت کی چار اصحاب کی پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہنچنے کے اوسکے گہر کہا ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہی ہماری ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن دی اوسکو آنیکا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اسکو یعنی دروازے پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا مین اوسکو بلکہ اذن دیا مینے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہی اوپر کہ نہین جائز کسیکو یہہ کہ آوی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمانکو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنیکا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کی یا اذن عام کی یا جانے رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو کہ جاوی کسیکے گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہو لیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیے اذن چاہی صاحب خانہ سی اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو نہ منع کرے آنی سی مگر یہہ کہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیر دی اوسکو تو ساتہہ نرمی کی پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سی دیدیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ اچھا ہی اور شرح سنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اوپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیے کہ نہ بلایا جاوی اور بعضی عالمون نی کہا ہی کہ جب ایک شخص کے آگی کہانا رکہدی اور اوسکی مالک کر دی تو وہ مختار ہی چاہی آپ کہا دی اور چاہی اور کو کہلاوی اور چاہی اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر بیٹہی دسترخوان پر تو چاہی کہ کہاوی بموافق عرف کے اور نہ اوٹہاوی اوسمین سی کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سی اور اچھا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دسترخوان والی بعضی بعضون کو کچہہ کہانی مین سی اور اگر دو دسترخوان پر ہون تو نہین جائز ہی یہہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کے ساتہہ ستو اور کہجور کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نے ساتہہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی اونمین یہ ہی کہ دونون چیزین ہونگے ولیمہ مین حیس بہی آیا اور کہجور بہی جو دیکہا سو روایت کیا ع وَعَنْ سَفِينَةَ اَنَّ رَجُلًا اَضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ

دعونا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل معنا فدعوه فجاء فوضع يديه على عضادتي الباب فرأى القرام قد ضرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك قال انه ليس لي او لنبي ان يدخل بيتا مزوقا رواه احمد وابن ماجة

اور روایت ہی سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکے لیے کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا دین وہ ہمارے ساتہہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونون ہاتہہ اپنی اوپر دونون بازو دروازے کے پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گہر کے پس پہر گئے حضرت کہا حضرت فاطمہ نے پس پیچہے گئی مین حضرت کے اور کہا مینے ای رسول خدا کس چیز نے پہیرا آپکو فرمایا نہین واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہہ کہ داخل ہو گہر زینت کئے ہوئے مین نقل کی ابن ماجہ نے ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہا ولیکن ڈہالکا تہا اوس سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئے آگاہ کرنے کے لیے اسپر کہ یہہ مہتر ہی کہ زینت دنیا کی ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ع وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو دعوت کیا جاوے پہر نہ قبول کرے پس تحقیق نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی بن بلائی آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہہ ابو داود نے ف آیا چور بسبب اسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپکر آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہی چور بسبب جانے کے کسیکے گہر میں حاصل یہہ کہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچہے اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتوں سے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور دعوت اور قلۃ الالفت پر اور جانا کسیکی یہان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور جہل پر ع وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اجتمع الداعيان فاجب اقربهما بابا فان سبق احدهما فاجب الذي سبق رواه احمد وابو داود اور روایت ہی ایک شخص سے کہ تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اکٹہی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہووے دونون مین سے از روی دروازہ کے اور اگر پہلی کی ایک نے اون دونون مین سے پس قبول کر دعوت اوسکی جسنے پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف ظاہرا یہہ اوس صورت میں ہی کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونون کی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونیکی اور مانند اسکی کی اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوۃ قبول کرے اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوت کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت اور صلاح اور اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سے سوا ہمسایہ کی دو آدمی آپسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق اور فتوی پہلے اوسکا لکہہ دیوے اور دیوے ع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام اول يوم حق وطعام يوم الثاني سنة وطعام يوم الثالث سمعة ومن سمع سمع الله به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسرے دن کا سنت ہی اور کہانا تیسرے دن کا سنانا ہی اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف حق ہی یعنی نکاح مین پہلی دن کا کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہی یا سنت مؤکدہ ہی بسبب اختلاف علما کے اور دوسرے دن کا کہانا سنت اور مستحب ہے اور تیسرے دن کا اسلیے ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی سناوے یعنی مشہور کرے اپنی نیکی یعنی سامان بہت تہا ویسا سے کہ فخر کے لیے مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کہ انسے شنائی اور دکہانے کیلیے دیا تہا یہہ ہوویگا اور مغفرت یہی تہی پس سوا ہوگا لوگون مین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندہ کو کچہہ نعمت دے تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہے یہہ دوسرے

دن واسطی پورا کرنے نقصان کے کہ اول روز میں واقع ہوا ہو اسلیے کہ سنت کامل کی تشبیہ واجب کو اور تیسرے دن سنانی اور دکھانے کے لیے ہوتا ہی اور جسکو کہانے کے لیے
بلاوی تو واجب ہی اوسکو قبول کرنا اول روز میں اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہی تیسرے دن انتہی اور بعضے مذہب یہ ہی اگلے برکرد وہ کہتے ہیں مستحب
ہی ولیمہ کرنا سات دن تک ۔ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے طعام دو شخصوں فخر کرنیوالوں کے سے اسمین نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہہ ہی کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بطریق ارسال کے **ف** یعنی صحیح یہہ ہی کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں اور متبارین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے کی ضد پر
بہت پکاوے کہانا تا غالب آوی دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنانی اور دکھانے کے لیے پکاوین اور دعوۃ کرین دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے اگلے بزرگ دعوۃ فخر کی
نہ قبول کرتے تہے ۔ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ
طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَرِيَاءً روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا از راہ فخر
مقابلہ کی تیار کرین اونکی دعوۃ قبول نکیجاوی اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوی کہا امام احمد نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کے مراد حضرت کی متباریین سے یہہ ہی کہ دو شخص بطریق مقابلہ کے ضیافت
کرین از راہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ روایت ہی عمران بن حصین
سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوۃ فاسقین کے سے **ف** فاسق سے مراد مطلق فاسق ہی کہ سیطرح کا ہو اور سبب اسکی منع کا یہہ ہی کہ اکثر فاسق
احتیاط نہیں کرتی ہیں کہانے پینے اور کہانی ہیں حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہی اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا از راہ ظلم کے لیتا ہی بالاتفاق حرام ہی اور یہہ بہی ہی کہ فاسق کی
دعوت قبول کہ نہیں خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہی ۔ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ
فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ
الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوی ایک تمہارا بہائی مسلمان کے
پاس سو چاہیے کہ کہاوے کہانے اوسکی میں سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہی اور کہان سے آیا ہی اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے اوس سے کہ کیسا ہے اور کہان سے آیا ہی روایت کین تینوں حدیثین بیہقی نے
شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی خبر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ ظاہر حال مسلمان کا یہہ ہی کہ نہیں کہلاتا مسلمان کو اور نہیں پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہی نزدیک اوسکی **ف** مسلمان سے
مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق لیکن اوسکے کہانیکا حال پوچہنے سے بتشبیہ گمانی کی اور پوچہنے سے اوسکو ایذا ہو وے گی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہی تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا
تو بہی نہ کہاوے ۔ع **بَابُ الْقَسْمِ** باب ہی بیچ بیان حکم تقسیم کے **ف** یعنی اس باب میں بیان ہی نوبت مقرر کرنیکا بیبیوں کے لیے یعنی بیبیوں کے پاس باری رہنے کا اونکو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہی دو یا زیادہ کے
لیے اور اوزیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت تین دن یا ہر ایک کے گہر میں اتنا رہنا جائز نہیں اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات میں جائز ہی مگر باذن اور رضا اونکی کے جائز ہی اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اپنی بیبیوں سے ایک رات میں ہر ایک سے واجب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور نزدیک حنفیہ یہہ ہی کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تہی لیکن حضرت نے از راہ کرم
و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہیں ہی حق عورت کے لیے بیچ نوبت کی حالت سفر میں پس جسکو بیبیوں میں سے چاہے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اولی یہہ ہی کہ
قرعہ ڈالے درمیان بیبیوں کے جسکا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق میں رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور ایک شخص رات کو کسی کام میں مشغول
رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اوسکی حق میں اصل دن ہی اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ میں مذکور ہیں شرح ہدایہ **ف** واجب ہی برابری کرنی انکی رہنے میں
بیبیوں کے پاس اور پہنانے اور کہلانے میں اور صحبت میں نہ جماع کرنے میں اور محبت میں بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہی حق عورت کا ساتہہ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہی جماع کرنا
کبہی کبہی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلاء کی مگر ساتہہ رضا عورۃ کی اور اگر ضرر کرے بیبی کو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے

اور رہی ہر ایک بیوی کی پاس ایک رات اور ایک دن یعنی لازم برابری کرنی راتوں میں نہ کہ دنوں میں یہانتک کہ اگر کوئی ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کیا واجب قسم یعنی
نوبت اور جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی میں اوسے ظلم ہو اور جاوے بیوی کے پاس اوسکی غیر نوبت میں مگر واسطے عیادت اوسکے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ یہہ کہ رہی اوسکی پاس
یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مرجاوے اور یہہ وصیت در مختار میں ہی کہ نہ ہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنی گھر میں بلاوے تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت میں درمختار

الفصل الاول

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض عن تسع نسوۃ وکان یقسم منهن لثمان متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم وفات کیے گئے نو بیویاں چھوڑ کر اور تقسیم کرتے تھے اون میں سے واسطے آٹھ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیویاں حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ تھیں لیکن وقت وفات کے نو
موجود تھیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن انہیں سے آٹھ کے لیے تو نوبت مقرر تھی اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تھی کیونکہ
اونہوں نے اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی اونکی نوبت میں حضرت حضرت عائشہ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہی ح وعن عائشۃ ان سودۃ لما
کبرت قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین یومها ویوم سودۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑھی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق گردانا میں نے اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ میرے رکھتی تھی واسطے عائشہ کے پس تھے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہ کے دو دن ایکدن تو اونکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نکاح
سودہ کا مکہ میں ہوا تھا بعد خدیجہ کے اور پہلے عائشہ کے کہا علما نے کہ اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتھہ دینے زکوۃ کی خاوند کی طرف سے
اور جائز ہی واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہہ کہ رجوع کرے جب چاہے ح ع وعنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضه الذی
مات فیه این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ فاذن له ازواجه یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندها رواه
البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے اپنی بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی کہاں ہونگا میں کلکو کہاں ہونگا میں کلکو یعنی ہر روز بیویوں سے
یہہ پوچھتے تھے ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کے پس اذن دیا حضرت کو اونکی بیویوں نے کہ رہیں جہاں چاہیں اور تھے حضرت بیچ گھر حضرت عائشہ
کے یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نے ف ارادہ کرتے تھے یہہ تفسیر ہی پہلے قول کی پس تہا پوچھنا اذن چاہنے کے لیے بیویوں سے کہ اذن دیں حضرت
کو حضرت عائشہ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ جملہ پس اذن دیا الخ ع وعنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا
اقرع بین نسائه فایتهن خرج سهمها خرج بها معه متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا
قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کے نام نکلتا حصہ لیجاتے اوسکو ساتھہ اپنی سفر میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی قلابۃ عن انس
قال من السنة اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندها سبعا وقسم واذا تزوج الثیب اقام عندها ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابۃ ولو
شئت لقلت ان انسا رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی ابی قلابہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہی جسوقت
کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیبہ پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت کہ نکاح کرے ثیبہ سے رہے اوسکے
پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا میں کہتا میں کہ انس نے پہونچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف باکرہ سے ثیبہ پر الخ باکرہ کہتے ہیں کنواری عورت کو اور ثیبہ کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتے ہیں کہ اگر
ایک شخص کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورت باکرہ ہی تو اوسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیبہ ہو تو اوسکے
پاس تین رات رہے پھر تقسیم برابر کیا کرے اور امام اعظم کے نزدیک باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی تقسیم میں برابر ہیں اونہوں نے عمل کیا ہی دوسری حدیثوں پر کہ وہ مشعر
عدل میں آئی ہیں کہ وہ مطلق ہیں اور اس حدیث کے معنی اونکی نزدیک یہہ ہیں کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اوروں کے پاس بھی سات سات رات

اور ثیبہ کے پاس تین رات رہی اور اوروں کی پاس بھی تین تین رات رہی اور اکثر علماء کے قول کے یہی معنی ہیں کہ اگر یہ حکم جتا تو مرفوع کہنا اس حدیث کو اسلیے کہ کہنا
صحابی کا کہ سنت سے یوں ہی ہے حکم مرفوع کا ہی اور معنی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب میں لکھی گئی ہیں ۔ مولانا ع وعن ابي بكر بن عبد الرحمن ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين تزوج ام سلمة واصبحت عنده قال لها ليس بك على اهلك هوان ان شئت سبعت عندك وسبعت
عندهن وان شئت ثلثت عندك ودرت قالت ثلث وفي رواية انه قال لها للبكر سبع وللثيب ثلث رواه مسلم روایت ہے
ابی بکر بیٹے عبد الرحمن کے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا اونکو نہیں ہے
تیری اوپر اہل تیرے کی ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات سات رات رہوں اور سب بیویوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے پاس
اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین راتیں ہی میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات اور نزدیک ثیبہ
کے پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نے ف نہیں ہے تیرے اوپر الخ یعنی ہر چہ تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہاری کچھ بھی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہیں لاحق ہوگی
کہ یہہ سبب بے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع اسیطرح پر ہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کے تین رات رہنے پر اور اگر چاہے تو سات
رات تیرے پاس رہوں جیسا کہ حکم باکرہ کا ہی ولیکن سات سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں جیسا کہ حکم ثیبہ کا ہی اور دورہ کروں میں
یعنی تین تین رات اوروں کے پاس رہوں تمام ہوا ترجمہ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقسم
بين نسائه فيعدل فيقول اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن
ماجة والدارمي اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتے از راہ فضل کے اور بعضوں نے کہا از راہ
وجوب کے اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان ان کی راتوں رہنے میں اور کہتے یعنی اے خداوند الٰہی تقسیم کرنا میرا یہہ اوس چیز کے ہی کہ مالک ہوں میں پس ملامت نکر مجکو بیچ اوس چیز
کہ مالک ہی تو اور نہیں مالک میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نوبت مقرر کرنیکا اور دینے نفقہ کا میں مالک ہوں اسمیں برابری
کرتا ہوں اور دل کی محبت کا میں نہیں مالک تو مالک ہی اسمیں برابری نہیں کرسکتا کسی سے زیادہ محبت ہی کسیسے کم پس معلوم ہوا کہ برابری انکی راتوں میں اور نفقہ میں چاہیے نہ محبت میں
اور صحبت کرنے میں اور بوسہ لینے میں تمام ہوا ترجمہ ع وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم
القيامة وشقه ساقط رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جسوقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیویاں یعنی مثلا پھر نہ انصاف کرے درمیان انکی آویگا دن قیامت کا اسحالت سے کہ آدھا دھڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہہ سزا اوس عورتوں کی بے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمیں انصاف نکریگا
تو بھی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہی برابری کرنی نوبت میں باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ سب برابر
ہیں اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی لیے نوبت آدھی ہی بہ نسبت عورۃ آزاد کی یعنی اگر اسکے نکاح میں لونڈی غیر کسیکی ہی اور عورۃ آزاد بھی ہی تو لونڈی
وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورۃ آزاد کے پاس دو راتیں اور حرم کے لیے نوبت نہیں تمام ہوا ترجمہ مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رفعتم
نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع نسوة كان يقسم منهن لثمان
ولا يقسم لواحدة قال عطاء التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقسم لها بلغنا انها صفية وكانت آخرهن موتا
ماتت بالمدينة متفق عليه وقال رزين قال غير عطاء هي سودة وهو اصح وهبت يومها لعائشة حين اراد رسول الله

صلى الله عليه وسلم طلاقها فقالت له امسكني وقد وهبت يومي لعائشة لعلي ان اكون من نسائك في الجنة رواه

ہی عطا بن رباح تابعی سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباس کے میمونہ کے جنازہ پر مقام سرف میں پس کہا ابن عباس نے یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ اوٹھاؤ تم جنازہ انکا پس نہ بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اوٹھاؤ اوسکو بیچ سہج اور تعظیم کرو اسکی اسلیے کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو عورتین تہین حضرت تقسیم کرتے یعنی نوبت کرتے تہے اونمین سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تہے واسطے ایک عورت کی کہا عطا نے وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتے تہے واسطے اوسکی نوبت ہی ہی کہو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور کہا رزین نے کہ ائمہ حدیث سے ہی کہ کہا غیر عطا نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تہے اوسکے لیے سودہ تہین اور یہی بات صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نے دن اپنا یعنی نوبت کا واسطے عائشہ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا پس کہا اونہون نے واسطے حضرت کے کہ رہنے دو مجکو اپنی نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے باامید اسکے کہ ہون مین تمہاری بیویون سے بہشت مین

ف حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سے کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہی اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور اسی لیے یہہ تعلیل کی ہی کی یعنی نہ ہلاؤ اس لیے کہ یہہ اون بیویون مین سے ہی کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نے کہ یہہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتے تہے حضرت اوسکے لیے صفیہ تہین وہم ہی کہ کسی راوی سے واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ ہی تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین الخ جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے مہینے مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سن باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹہاون مین اور مرین سودہ سن چون مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ اونسٹہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنے ہوا پس جب یہہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیویون کے بعد غیر صحیح ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پہرین تو نہین مناسب ہی یہہ اوس قول کو کہ ماتت بالمدینہ اس لیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی یہہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال ؛

باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کے ساتہہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے

ف ہر ایک عورۃ جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے والا ظاہر تہا کہ یون کہتے بیچ بیان حقوق عورتون کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شيء في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بہلائی کے اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑ ڈالیگا اوسکو اور اگر چہوڑے تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہے پس اونکی اصل مین ٹیڑہا پن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کر سکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہہ ہی کہ اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چہوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی ہی رہیگی

اسیطرح حال عورتوں کا ہی کہ انکی اصل خلقت میں کجی اعمال اور اخلاق میں ہی اگر چاہیں مرد کہ راست اور درست کریں انکو توڑ ڈالیں گے کہ مراد اسکے طلاق ہی جیسا کہ حدیث آیندہ میں آتی ہی پس ممکن نہیں ہی فائدہ اوٹھانا ساتھہ عورتوں کی مگر ساتھہ چھوڑنے اونکے ٹیڑہا پن پر جبتک کہ اوس چھوڑنے میں گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہیں حاصل یہہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اونکی ٹیڑھا پن پر اور یہہ توقع اوٹھا دو کہ سبب اوسکے نہیں تمہاری مرضی موافق کام کرینگی ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورۃ یعنی اصل اور ماں اوسکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سی یعنی حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہیں سیدہی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹھاوے تو ساتھہ اوسکی فائدہ اوٹھاوے تو ساتھہ اوسکے اسحالت میں کہ ہو اوسمیں کجی اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ہرگز نہیں سیدہی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہیں رہیگی بلکہ حالتیں بدلتی جاوینگی کبہی شکر سی طرف ناشکری کے اور اطاعت سے طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کے وغیر ذلک ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکہی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سی اگر ناخوش رکہیگا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رکہیگا اوسکی فعل وخوی دوسری کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس لیے کہ آدمی کی تمام اخلاق وافعال بری نہیں ہوتی اگر بعضے برے ہوتی ہیں تو بعضے اور اچہی بہی ہوتی ہیں پس نظر اوسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال واخلاق بد پر صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھہ عورتوں کے اور صبر کرنے کے اونکی ایذا پر اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بے عیب نہیں ہاتھہ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈہونڈہی تو رہیگا بدون یار کے اور نہیں خالی ہوتا ہی انسان خصوصا مومن بعضی اچہی خصلت سی پس لائق ہی کہ رعایت اوسکی کرے اور چشم پوشی کری سوا اوسکے ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَاءِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں بنی اسرائیل پر جنگل میں من وسلوی اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تہا بقدر ضرورت لیلیں اور ذخیرہ نکریں وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنے لگے یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنے کی کہ بسبب حرص اور نہ توکل کرنیکے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تہے بعد اوسکے سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہیں ناراستی یعنی کجی پس کجی حضرت حوا کی یہہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کے برخلاف امر اللہ تعالی کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوگی اگر وہ یہہ کجی نہ کرتیں تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی ۱۲ ع **وعن عبد الله بن زمعة** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنی بہت پہر صحبت کریگا اوس سی آخر دن میں اور ایک روایت میں ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی اپنی عورۃ کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اوس سی بیچ آخر دن کی پہر نصیحت فرمائی حضرت

ساتھ صحابہ کو بیچ ہنسنے اوسکے کہ ریح نکلی پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سے کہ آپ ہی کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تعجب کرنا ہی کیا مناسب ہی کہ جسکی ساتھ ایسا معاملہ ہو اوس سی ایسا سلوک کری گرچہ بیوی کو نافرمان پر کچہہ مارنا آیا ہی نہ کہ ایسا اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ساتھ بیوی کے اتفاق و سلوک سی رہی اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادة پس جب ایک چیز اپنی بیچ موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر تو کیون ہنسی اس سی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکہا ہی کہ بہرے نتہے ایک بار ایک عورة کوئی مسلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس در اثنا پوچہنی میں اوس سی گوز سرزد ہوا اونہون نے اوسکی رفع خجالت کی لیے اوس سی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسنی جانا کہ یہہ بہرے ہین پہر اونہون نی اوس بات کے پورا کرنے کے لیے اپنے کو بہرہ بنا رکہا

کہا طیبی نے اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کرے کہ آیا مجہمین یہہ عیب یا مانند اسکے پایا جاتا ہی یا نہین پس اگر اپنی کو اوس سی پاک دیکہے تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر کیا خوب کسینی کہا ہی کہ دیکہتا ہون مین اکثر لوگون کو کہ دیکہتے ہین عیب اورونکی اور اندہی ہین اپنی عیبون سی **ع** **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیونکی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تہین میری ہمجولیان کہیلتین ساتہہ میرے اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی چہپ جاتین ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بہیجتے اونکو طرف میری پس کہیلتین ساتہہ میرے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس مین بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کی اور حکم لڑکیون کے کہیلنے کا گڑیون سی باب الولی مین گذر چکا **ع** **وَعَنْهَا** قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازہ حجری میرے کی اور حبشی کہیلتے تہے ساتہہ برچہون کے مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہے میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون طرف کہیل اونکے درمیان کانون اور مونڈہون حضرت کیسی پہر کہڑی رہی واسطی خاطر میری کے یہانتک ہوئی مین وہ کہ پہرتی ہین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہہرے رہی کہ جبتک مین نہ پہری اور بس نہ کیا آپ نہ پہری پس اندازہ کرو زمانہ اسقدر کہڑی رہنی لڑکے کے کہ صغر سن حرص کرنیوالی کہیل پر یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خرد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کہیل دیکہنی پر او سقدر کہڑی رہی ہین اور حضرت بہی میری خاطر کہڑے رہی حاصل یہہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی یا نفس مسجد مین اسلیے کہ کہیلنا اونکا برچہون سی سامان جہاد سی تہا پس ہوا وہ عبادة مانند تیر اندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کی کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سی حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی **ع** **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسے خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینی کاہی سی پہچانتی ہو یہہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہی

نہین ہی اسطرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا کہتی ہی نہین ہی اسطرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتی
اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہا مینے کہ ہان یعنی اسیطرح ہے ہی قسم ہی اسکی ای رسول خدا کی نہین چہوڑتی مگر نام تمہارا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری محبت مین ع
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا
الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ
الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوی کوئی
مرد اپنی عورة کو طرف بچہونے اپنے کے ہو پس انکار کری وہ اور گذاری خاوند رات غصی مین لعنت کرتی ہین فرشتی عورة کو صبح تک نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ تصرف اوسکے
کے ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوی اپنی عورة کو طرف بچہونے اپنے کے پہر انکار کرے اوسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہی خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو خاوند
اوسکا اوسی ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنے مین اسلیے کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹہانا اوسی تہ
اوسکے کہ اوپر ازار اوسکے ہی نزدیک جمہور کے اور بعضی علما کی نزدیک سوا شرمگاہ کی اور بدن سی فائدہ اوٹہانا جائز ہی اور صبح تک یا جنابر غالب کے
فرمایا کہ ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہی یا وہ کہ
معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین ہی اور زمین مین ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ
پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اس سبب سے کہ اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہی کہ مراد اوسی فرشتی ہون اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب تقاضا شہوة کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَسْمَاءَ
اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما سی یہ کہ ایک عورة نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجہپر گناہ اگر اظہار
کرون مین اپنی خاوند کی طرف سی یعنی سوکن کے آگی غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچہہ دیتا ہی اوس سی زیادہ اظہار کرون سوکن کی جلانی کے لیے کہ دیکہو
زیادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین دیا گیا مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین اور جہوٹی کپڑی پہننی والی سی مراد وہ شخص ہی کہ کپڑی عاریت یا امانت کی پہنی اور اسطرح کہاوی کہ گویا اوسکی ہی
ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنی اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتہہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنی اور لگاوی
اوسمین دو آستینین اور نیچی آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیراہن پہنی ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑی نفیس پہنتا تہا اوسکو قوم
اور عزت ہو اور جہوٹی گواہی دی تو کوئی جہوٹا نجانین اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اوسکو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ
الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تہی کہ موچ آئی
تہی حضرت کی پانوں مین پس ٹہہرے رہی بالاخانہ مین انتیس راتین پہر اوترے پس عرض کیا لوگون نے کہ ای رسول خدا کے ایلا کیا تہا ایک مہینے کا اور مہینا
تیس دن کا ہوتا ہی پس اونتیس دن کے بعد کیون اوتر آئے پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہ بخاری نے

ف ایلا شرع میں کہتے ہیں قسم کہا لینے کو اور شرع میں ایلا اسکو کہتے ہیں کہ قسم کہاوے کہ میں بیوی کی پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جاؤنگا یعنی صحبت نہیں کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہے اور قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہے ایلا اور لازم آتا ہے کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسیکی نکاح میں ہو اوس سے ایلا کرے تو آدہی مدت اوسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتوں سے کم کی قسم کہاوے تو وہ ایلا شرعی نہیں ہے پس اس حدیث میں ایلا لغوی مراد ہے یعنی قسم کہائی کہ میں مہینے بہر تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤنگا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بیبیاں حضرت کی کچھہ نفقہ زیادہ مانگتی تہیں حضرت نے قسم کہائی کہ میں انکے پاس مہینا بہر نہیں جاؤنگا اور انہیں دنوں میں حضرت کے پاے مبارک میں چوٹ آگئی تہی بسبب گر پڑنے کے گہوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے اونتیس دن بعد اون اوتری شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا اسلیے اونتیس دن پر اکتفا کیا ۔ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا رواه مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اندر آنیکی پس پایا ابوبکر نے لوگوں کو بیٹہا حضرت کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمیں سے داخل ہونیکی کہا جابر نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پہر آئے حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہے اسحال میں کہ گرد حضرت کے تہیں عورتیں اون کی اور حضرت تہے غمگین خاموش کہا جابر نے یعنی کہ کہا حضرت عمر نے یعنی اپنے دل میں البتہ کہوں میں کچھہ کہ ہنساؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا عمر نے یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کرے مجہسے خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سے تو کہڑا ہوں میں طرف اوسکے اور کوٹوں اوسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہہ عورتیں کہ گرد میرے بیٹہی ہیں جیسا کہ دیکہتا ہے تو طلب کرتی ہیں مجہسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس کہڑے ہوئے ابوبکر طرف عائشہ کے کوٹنے لگے گردن عائشہ کی اور کہڑے ہوئے عمر طرف حفصہ کے کوٹنے لگے گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہیں حضرت پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہے خدا کی نہیں مانگیں گے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ کبھی کہ نہو اونکے پاس پہر الگ ہوے حضرت بیویوں سے ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کے اور یہہ تہا سادہ ہی پہر اوتری یہہ آیہ اے نبی کہہ اپنی عورتوں سے یہانتک کہ پہنچے اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ سے یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہیں سب بیویوں میں پس فرمایا اے عائشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات

کہ چاہتا ہون کہ تم جلدی کرو تو اوسمین یعنی اوسکے جواب دینے مین اپنی تئین یہانتک کہ مشورہ کرو تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہ نے کیا ہی یا رسول اللہ آپکے بیچ ہی حضرت نے ذکر
عائشہ سے کہ آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہارے مقدمہ مین ای رسول خدا کے مشورہ کرونگی اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر مین کرتے ہین کہ اوسمین کچھہ تردد ہوتا ہی اور
مجھے اسمین کچھ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور گھر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہہ کہ نہ خبر دو کسی عورۃ کو اپنی عورتون
مین سے ساتھہ اوس چیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرت نے نہین پوچھیگی مجھسے کوئی عورۃ اونمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا مجھکو بسبب
رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہی مجھکو احکام دین سکھانیکو اور آسانی کرنیکو نقل کی مسلم نے **ف** پایا عمر نے الخ شاید کہ قصہ پردہ کے حکم سے
پہلے کا ہی اور ہنساؤن الخ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنے دوست
کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اوسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت اپنے کسی صحابیکو غمگین دیکھتے تو خوش کرتے اوسکو ساتھہ
خوش طبعی کے اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن
اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ کہدے ای محمد اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین بس اگر
تم نہ راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجھکو اور آؤ میری پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور
ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور طلبی جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کی ثواب دیگا اور مشورہ کرو الخ حضرت نے یہ اسلیے فرمایا کہ عائشہ
صغیر سن تہین بادا با قتضاء سن کے دنیا اختیار کر لین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجھسے جدا ہونے پر تو اونکو بھی ضرر پہنچیگا اور اونکی ماں باپ بھی
اگر اونکی رای پوچھینگے تو وہ وہی صلاح دینگے جو اونکے حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھہ مین نے
جواب دیا ہی اوسکی خبر اور کسی بیبی کو نہ کیجیو اسکا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور اونکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیبی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کے نکاح سے نکل جاوے
اور یہہ بات اونہون نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ یہہ مجھسے نہین ہوسکیگا
جو کوئی پوچھیگی مین کہدونگا کہ اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نہ کہون تو بے شفقتی ثابت ہوتی ہی مجھکو اللہ نے کسیکو رنج اور تکلیف دینے کو نہین بھیجا ہی بلکہ
مجھکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اونکے کے لیے بھیجا ہی ث ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون
پر کہ بخشتین نفس اپنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی ہین کہ کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ کہ الگ کر تو
جسکو چاہی اونمین سے اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرے تو اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو لیس نہین گناہ تجھپر کہتی ہین عائشہ کہا
مین نے نہین دیکھتی ہون پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا و خواہش تیری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیے عیب کرتی تہین کہ یہہ کرنا
عورتکا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہہ بات اچھی تہی کہ حضرتکو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین جی طالع اونکا اور کہتی ہین
یعنی از راہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کیا نہین شرم کرتی عورۃ اس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور
الگ کر تو الخ یعنی ترک کر دی تو ساتھہ سلانا جسکا چاہی تو اونمین سے اور ٹہکانا دی یعنی ساتھہ سلا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہے اور
نکاح مین رکھہ جسکو چاہے یا معنی آیت کی یہہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس عورۃ سے چاہی تو جو عورتین ہبہ کرین اپنی نفس اور نکاح کر جس سے چاہی تو کہا نووی نے
صحیح یہہ ہی کہ یہہ ناسخ ہی اوس آیۃ کی لا یحل لک النساء من بعد [illegible]

بیویان اونکی کے اور کہا بغوی نے کہ مشہور نزدیک علما کے یہ ہے کہ یہ آیت حضرت کی بیویون کی نوبت مین اوتری ہے کہ پہلا حضرت پر نوبت تھی اور بیویون کی پیو واجب تھی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرین تو وا را دہ کرین تو اپنے ساتھ سلانا کیا اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے تو نہیں گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالی نے حضرت کے لیے واسطے بزرگی دینے اونکی کے ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اونکی کے کہ جسکو چاہین بغیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین بغیر نوبت مین نہ سلاوین اور نہیں دیکھتی مین الخ یعنی نہیں گمان کرتی مین پروردگار تیرا تجھکو مگر جلدی اوپہنچاتا ہے اوس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجھسے اور فراخی کرتا تجھپر امورمین اور اسیلیے اختیار دیا تمکو انتہی پھر یہ کہ بیوالی نفس اپنے کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہ تھین اور بعضون نے کہا ام شریک اور بعضون نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کے لیے

وَحَدِيثُ جَابِرٍ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ وہ تھین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرت کی اپنے پانو پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس جب کہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجھسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اوس بڑھ جانے کے ہے یعنی پہلی دفعہ تو مجھسے بڑھ گئی تھی نقل کی یہ ابوداود نے ف اپنے پانون پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سے تاکید منظور ہے جیسے کہتے ہین کہ لکھا مین نے اپنی ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور اسمین بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تا کہ پیروی کیجاوے حضرت کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سباق چار چیزون مین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور جائز ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاون مین تجھسے تو میرے لیے اسقدر ہو اور اگر تو بڑھ جاوے مجھسے تو نہین ہے کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہے اسلیے کہ یہ جوا ہے مگر یہ کہ جب داخل کرین وہ ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھسے تو واسطے تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاون مین تجھسے تو میرے لیے اسقدر ہو اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ اوسکے لیے پس یہ جائز ہے اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہو اوسکا اسلیے کہ اسمین مستحق نہین ہوتا اور اعراج دوڑنے والون کا کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اوسکے لیے اسقدر ہے پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑنا ان چارون چیزون مین اسلیے کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث اور سوای انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین اھ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ین تمہارا بہتر ین تمہارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہتر ین تمہارا ہون واسطے اہل اپنے کی اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چھوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک ف اول حدیث کی معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق و خدا کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہو اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اوسکی خوبی اخلاق پر اور اہل سے مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مرجاوے تو چھوڑ دو ذکر برائیون اوسکی کا مراد یہ ہے کہ مردون کی غیبت نہ کرو جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے

کہ یاد کرو مرتے اپنے کو ساتھ سلامتی کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مر جاوے تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اور صبر اور تعلق ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر مت کرو کہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور بعضون نے کہا یہ معنی ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو یعنی ایذا مت دو اہل بیت میرے کو اور صحابہ میری کو اور متبع شریعت میرے کو یعنی علما اور اولیا کو۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑہے پانچون نمازین یعنی اوقات اپنی مین اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھے نفس اپنے کو فواحش سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی یعنی اوس چیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی یہ ابو نعیم نے حلیۃ الابرار مین۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست نہین سوا رب معبود کے اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اوسکی سے اور اسمین نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر۔ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُہَا عَنْہَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندیکا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندیکا۔ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے یعنی جماع کرنے کے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسے روٹی پکانی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکے لیے تو اطاعت اوسکی کرے۔ ع ح وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَہَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے بیوی اوسکی حور بڑی آنکھوں والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت و جنت سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہووے گا تجسے آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہے لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلیٰ یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہین اوپر اعمال اہل دنیا کے۔ ع وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ سے

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہمارے کا اوسکی خاوند پر فرمایا یہہ کہ کھلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مارے موںہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کری تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوس سے مگر گہر مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مارے موںہہ پر اسلیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اور اس سی سمجہا جاتا کہ اگر سوا موںہہ کے اور جگہہ مارے بقدر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنی فرائض کے یا واسطے مصلحت ادب کے تو جائز ہوا اور موںہہ پر مارنا منع ہے بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانے باوجود نہونے عذر کی اور تیسری ترک کرنے نماز پر اور نہانا جنابت سی اور حیض سی بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہی یعنی یہہ بہی مارے اور چوتہی نکلنے پر گہر سی بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہوا وسکی جدائی مین تو جدائی کر مگر بچہونے مین اور گہر مین روایت کو نہ رد بموجب قول اللہ تعالی کی وَاللَّاتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ثم ح وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِی امْرَاَةً فِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا یَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ یَکُ فِیْهَا خَیْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِیْنَتَکَ ضَرْبَکَ اُمَیَّتَکَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین بہی کچہہ یعنی زبان درازی ہے اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہیں کرسکتا ہی تو طلاق دیدے یہہ امر اباحت کی لیے ہی کہا مینے تحقیق واسطے میرے اوس سے اولاد ہی اور واسطے اوسکے صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اوسے یہہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈی کا سا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ یقول کلام راوی کیسی ہی کہ ساتہہ اوسکے مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مُرہا سے مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا ثم ع وَعَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَیْسَ اُولٰئِکَ بِخِیَارِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ایاس بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویون کو پس آئے عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنی خاوندون پر یعنی بسبب آپکی منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکی مارنیکی پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کی پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنے خاوندونکا بسبب مارنی اونکی کہ اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیویون کے پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندونکی نہین یہہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** نہین بہتر ہوگا یعنی جو کہ مارتے ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہیں مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتے ہین اون کی ایذا پر

باکچہہ

باکچھ تھوڑا سا مارو نہیں ازراہ ادب کے اور نہیں مارو انکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ احتمال ہے یہ کہا جاتا
کہ مارنا عورتوں کا بسبب منع کرنے حضور کے نکل کے مباح ہو گیا پیچھے یہ کہ بہت نہ ماری اور حکیم بن معاویہ کی جو حدیث گذری اوسکے فائدہ میں بھی
آیۃ لکھی گئی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارے عورتوں کو ازراہ ادب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی ان میں یہ ہے
کہ احتمال ہے کہ حضرت صلعم نے منع کیا ہو عورتوں کی مار سے پہلے اوترنے آیۃ مذکورہ کی پھر جبکہ دلیر ہوئین عورتیں اذن دیا حضرت نے انکو مارنے کا
اور اوتری آیۃ موافق حضرت کی حکم کے پھر جبکہ مبالغہ کیا لوگوں نے مارنے میں خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی
بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہ معنی امام شافعی سے نقل کیے گئے ہیں ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورت کو اوسکے خاوند پر یا غلام کو
اوسکے مالک پر نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی ہمارے تابعداروں سے نہیں ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کر دے اوسکے خاوند کی طرف سے اس طرح کہ ذکر
کرے اوسکے آگے برائی اوسکے خاوند کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بہکا دے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اوسکی خدمت میں قصور کر یا غلام کو
بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم میں ہے بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سے اور بہکانا لونڈی کو اوسکے
مالک کی طرف سے اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ع اور روایت ہے عائشہ رضی سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہی کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو
اپنے اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہے خوش اخلاقی کا اور احسان کرنے کا تمام خلائق پر خصوصاً اپنے
اہل و عیال پر ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ خُلُقًا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو
ازراہ خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے یعنی اسلیے
کہ وہ قابل رحم کے ہیں بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل کی یہ ابوداود نے لفظ خلقا تک
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ
فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ
مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ
جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کی کوٹھری میں
پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیوں سے کہ تھیں عائشہ کی کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ اے عائشہ کہا
عائشہ نے یہ گڑیاں ہیں میری اور دیکھا حضرت نے بیچ ان گڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اوسکے دو پر تھے کپڑے کے ٹکڑے کے پھر فرمایا حضرت نے

کیا ہے یہ وہ چیز کہ دیکھا ہون مین درمیان گڑیون کے کہا عائشہؓ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرت نے بطریق تعجب کے کہ گھوڑا ہے اور اسکے دو پر ہین کہا
عائشہؓ نے کیا نہین سنا آپ نے واسطے سلیمان کے گھوڑے تھے کہ انکو پر تھے کہا عائشہؓ نے پس ہنسے حضرت یہانتک کہ دیکھین مین نے کچلیان حضرت کی
نقل کی یہ ابوداود نے **ف** تبوک نام ایک جگہ کا ہے متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری مین ہوا اور یا خیبر بیشک اوسی ہے
حنین نام ایک جگہ کا ہے کہ چند منزل ہے مکہ سے غزوہ حنین کا سنہ آٹھ مین ہوا ان ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کھیلنے کا گڑیون سے
اب اول مین گذر چکا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ
لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ
الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ
فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ
اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ روایت ہے قیس بن سعد سے کہ کہا آیا مین
حیرہ مین کہ نام ہے ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین واسطے سردار اپنے کے پس کہا مین
یعنی اپنے دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا مین نے کہ تحقیق مین گیا تھا حیرہ مین پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے سردار کو پس آپ لائق
تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرتؐ نے مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو کہا
مین نے نہین پس فرمایا مت کرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو بسبب اسکے
کہ مقرر کیا اللّٰہ نے واسطے انکے اوپر عورتون کے حق نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے **ف** فرمایا کہ دیعنی حالت حیات مین بھی اسیطرح نہ سجدہ
کرو کہ فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ٭ ع **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرؓ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کے کہ مارا اپنی عورت کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابوداود اور
ابن ماجہ نے **ف** نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ باز پرس ہو دنیا اور آخرت مین بشرطیکہ رعایت کرے
شرائط مارنے کی اور حد سے نہ تجاوز کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہے پھرتی ہے طرف ما کے کہ مراد اوس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت مین
آیا ہے واللاتی تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کے یون ہونگے کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیبیونکو مارنے سے جیسا فرمایا ہے ع ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَ
يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا
يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً
لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ
نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہم پاس حضرت کے تھے پس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجھکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کروا دیتا ہے مجھکو جب روزہ رکھتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوان تہا پاس حضرت کے کہا راوی نے پس پوچہا حضرتؐ نے صفوان سے اوس چیز سے کہ کہا عورۃ اوسکی نے پس کہا صفوانؓ نے ای رسول خدا کے کہنا اوسکا کہ مارتا ہے مجکو جسوقت نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہے دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مین نے منع کیا ہے اسکو یعنی قراءۃ دراز پڑہنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اوسکے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہووی قراءۃ ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہنا اوس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزہ رکہتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکہتی ہے نفل روزے اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر کرسکتا یعنی جماع کرنے سے اوسکے اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورۃ یعنی نفل روزے مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اوس عورت کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہین یعنی بڑی رات تک کہیتوں اور باغون کو پانی دیتے ہین سو نماز میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی ایسی ہی ہے کہ نہین جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہین اخیر رات مین یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ جاگے تو ای صفوان پس پڑہ نماز نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک وہین پڑکر سو رہتا تہا اور وہان کوئی جگانے والا تہا نہین اس وجہ معذور تھا واللہ اعلم ہو ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَبْیَضَ كَانَ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کے یارون نے ای رسول اللہ سجدہ کرتے ہین آپکو چارپائے اور درخت یعنی باوجود نا سمجہی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپکی کے پس ہم لائق تر ہین یعنی اولیٰ ہے یہ کہ سجدہ کرین آپکو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنے بہائی کی یعنی میری اور اگر مین حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوے پتہر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے اوس عورت کو کہ بجا لاوے حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نے **ف** عبادت کرو

الخ اسمین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی کہ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰہُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِیّٖنَ اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کے تہا کہ واقع ہوا تھا حکم سبب مسخر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرتؐ کو اللہ تعالیٰ کے فعل مین دخل تھا نہین اور اونٹ معذور تہا اسلیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالیٰ کے فرشتون کو کہ سجدہ کرین آدمؑ کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمین رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سے الخ یہ ذکر کرنے رنگ پہاڑون کی منظور مبالغہ ہے یعنی دور ہونے ان پہاڑون کے ایک دوسرے سے اسلیے کہ پائی نہین جاتی ہین اسطرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے اگر پہاڑ ایک دوسرے

دوسرے بیاہ وسے اور خاوند ظلم کرے کہ اوسپر سے پہر اوسپر لیجا تو مانگنا اوسکا غرض ہی کہ اگر حکم کرے ایسا شخص اپنی عورت پر تو بہی لائق ہی کہ حکم بجا لاوے اوسکا ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطے اونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑہتی واسطے اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوے طرف مالکوں اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکے یعنی اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسرے نشہ والا یہانتک کہ ہوش مین آوے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

ف مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی اونسے بہی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت مین حتی یرضی بہا بہی آیا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہو اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور اس حدیث مین یہہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اوسکو ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکہے خاوند طرف اوسکی اور بجالاوے حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کرے اوسکا بیچ ذات اپنی کے اور بیچ مال اپنے کے ساتہہ اسطرح کہ ناخوش رکہے مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جسوقت کہ دیکہے یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت وسیرت دونون اچہی ہون تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہی اور خلاف کرے بیچ مال اپنے کے الخ یعنی جو مال حقیقت مین اوسکا ہو اوسکو بہی بخلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اوسکی سے مراد مال مجازی ہی یعنی مال ہی وہ اوسکے خاوند کا لیکن ہی اوسکے قبضہ تصرف مین اوسمین خیانت کرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے اوسکو ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی و ناخوشی مین اور بدن بلا کو پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہے واسطے خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور بیچ مال خاوند کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خلع ساتہہ پیش خ کے اسم ہی خلع سے کہ ساتہہ زبر خ کے ہی یعنی نکالنی ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنے یعنی نکالنی چیز کی بدن سے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع مین کہتے ہین مال کو لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کے اور لکہا ہے مظاہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا مین نے تجہے عوض اتنے مال کے اور کہے عورت قبول کیا مین نے اور حاصل ہو وے یہہ فرقہ درمیان میان بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا لیکن بدلے خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہے اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہے زیادہ اوس سے نہ لی بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت میں کہولنے اور چھوڑنے کے ہیں اور شرع میں چھوڑنا مرد کا عورت کو نکاح سے

ع + ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ رواہ البخاری

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہیں غصہ ہوتی میں اور نہیں عیب لگاتی اوسکے خلق میں اور نہ دین میں و لیکن میں ناخوش جانتی ہوں کفر کو اسلام میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اوسیر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر میں دیا تھا تجکو کہا اوسنے کہ ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لیلے تو باغ اپنا اور طلاق دے اوسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہیں غصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی میں اسلیے نہیں چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اوسکے دین میں کچھ نقصان ہے و لیکن مکروہ رکھتی ہوں کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجہمیں اور اوسمین محبت نہیں ہے اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہوں کہ مجہسے نسبت اوسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضہ بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اونکا نہایت خوبصورت تھیں اسلیے وہ اونکو برے معلوم ہوتے تھے پس بموجب انکی عرض کرنیکے حضرت نے ثابت کو مصلحۃ حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے طلاق دینا واسطے اوسکو کہ ایک طلاق دے تا کہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطلیقۃ بائنۃ ۰ ع ح **وعن عبد اللہ بن عمر** انہ طلق امرأۃ لہ وھی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعھا ثم یمسکھا حتی تطھر ثم تحیض فتطھر فان بدا لہ ان یطلقھا فلیطلقھا طاھرا قبل ان یمسھا فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لھا النساء وفی روایۃ مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا طاھرا او حاملا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ اونہوں نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض میں پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوئی بسبب اس کام کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اوس عورت کے یعنی رکھے مثلا کہ پھیر لیا میں نے اوسکو طرف نکاح اپنے کے تا کہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اوس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو وہ پھر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اوسکا طلاق دے اوسکو حالت پاکی میں پہلے اسکے کہ صحبت کرے اوس سے پس یہ ہے وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے عورتیں اور ایک روایت میں ابن عمر سے ہے کہ فرمایا حضرت نے عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اوسکے پھر طلاق دے اوسکو پاکی کی حالت میں یعنی اگر حیض ہوتا ہو اوسکو یا حالت حمل میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غصہ ہوئی الخ اسمیں دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض میں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصہ ہوتے بغیر حرام ہونے کے اور سبب تحریم ہونیکا یہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت

وہ خاوند کو اور یہ دین ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہؓ نے رد کیا اوسکے قول کو ساتھ بیان کرنے مسئلہ صحیح کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفَّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہا بیچ حرام کرنے کے کفارہ دے البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو اپنی بیوی ہو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنی اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسے کہے شراب مجھپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجھپر حرام ہی تو یہہ قسم ہی اگر فدا ارادہ کرے جہہ دینے کا پس جب کہا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑ ہوا قسم کا نہیں ہوسکیگا پھر ابن عباس نے اپنے مذہب کی تقویت کو یہہ آیۃ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نے جب حرام کیا تہا شہد اپنے اوپر تو حکم کفارہ دینیکا نازل ہوا اس آیۃ میں یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آئندہ میں ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہے حلال مال مجھپر حرام ہی یا کہے حلال خدا کی مجھپر حرام ہی تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنے سی طلاق پڑجاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہی تو ہوتا ہی یہہ ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچھہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہی یعنی لغو ہی اس کہنے سے کچھہ نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہی اور حاکم کے نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنے سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی نیت در مختار وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِي مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی کہ بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹھہرایا آپسمین میں نے اور حفصہ نے کہ جس کسیکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہائی آپنے مغافیر پھر تشریف لائی حضرت ایک کے پاس اون مین سے یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کے پاس راوی کو یاد نہین ہا کہ کسکے پاس آئی پس کہا ایکنے اونمین سے واسطے حضرت کے یہہ پس فرمایا حضرت نے کچھہ ضرر نہین پیا ہی مینے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کی پس ہرگز مین پھر نہین پیونگا شہد اور تحقیق مین نے قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کیجیو تم اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون بسبب باز رہنی حضرت کی شہد پینے اونکے سی چاہتی تہی حضرت یعنی جب حرام کرنے شہد کی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بی بیونکی پس اوتری یہہ آیۃ ای نبی کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف توقف فرماتی الخ یہہ اکثر روز نوبت کا ذکر نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب دورہ کرتے حضرت اپنی بیبیون پر اور آتی زینب کی پاس تو ٹھہر جاتی اور مغافیر ایک درخت کی میوے کا نام ہی کہ شاید گوند کے ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ ہوتی شہد سے ہوتی ہی اور ماحصل حدیث کا یہہ ہی کہ شہد مرغوب تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زینب پاس شہد ہدیہ آیا تو دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی تہین اور بسبب اسکی حضرت انکے پاس ٹھہرتی تہی یہہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور اونہون نے حضرت حفصہ سی کہ وہ بھی بیوی حضرت کی تہین اور حضرت عائشہ سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کرکے کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹھہرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور اونکی پاس ٹھہرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا اور

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ** روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جو عورت کہ مانگی اپنی خاوند سے طلاق بلا ضرورۃ پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی ہوتی پہونچی گی تو یہ محروم

رہیں گی اوس سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ**

الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح مین طرف اللہ تعالی کے

طلاق ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین

مکروہ جیسیکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کے اور پڑہنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ **وَعَنْ**

عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْکٍ وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ

وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچہ مالک ہونے کے اور نہین جائز طی کر رکہنا روزی کا یعنی پی در پی روزی رکہتی چلا جانا کہ رات

کو افطار نکرے جائز نہین اور حضرت کو یہہ جائز تہا آپکی خصائص سی تہا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلا ئیگا اور نہین حکم شیرخوارگی بعد

دودہ چہڑانے کے یعنی دودہ چہڑانیکی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکے بعد دودہ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ سبب دودہ پینے کے ہوتی ہی وہ نہین

ہوتی اور نہین جائز یا ثواب چپ رہنا ذکورات تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کے طلاق دی تو وہ طلاق نہین

پڑتی اس لیئے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسیطرح بردے کو پہلی مالک ہونے کے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہہ حدیث دلیل ہی

امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہے جیسیکہ اجنبی عورۃ کو کہی اگر نکاح کرون مین

تجہسے تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورت سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسیطرح اگر آزاد کو

اضافت کرے طرف ملک کے جیسیکہ کہی اگر مالک ہون مین غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسکیکے وہ آزاد ہو جاتا ہی پس یہہ حدیث

ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنے کے طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضی اگلی امتون مین عبادت تہا

اور ہماری شریعت مین یہہ درست نہین اور کچہہ ثواب اسمین نہین حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لایعنی کلام کرنے سے ہر وقت چپ رہنا ضرور و بہتر ہی ۱۲

ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا عِتْقَ**

فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِکُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل

کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن

آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین آزاد کرنا اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوس چیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد

نی اور نہین بیچنا مگر اوس چیز مین کہ مالک ہی یعنی اوسکی عقد کا اصالۃ یا وکالۃ یا ولایۃ **ف** نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجہپر یہہ کہ

آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہونیکی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد

تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ۱۲ ع **وَعَنْ رُکَانَۃَ بْنِ عَبْدِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ**

سُھَیْمَۃَ الْبَتَّۃَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹے عبد یزید کیسی کہ اونسی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ تہا طلاق بتّ پس خبر دی رکانہ نی ساتہہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک کا پس پہروائی وہ عورۃ طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہیں ذکر کیا دوسری اور تیسری کا ف طلاق بتّ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتۃ بتّ سی ہی معنی قطع کے یعنی یہہ طلاق ایسی ہی کہ لگاو نہیں رکہتی بالکل نکاح سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہروائی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین ساتہہ اس قول کی راجعہا الی نکاحی یہہ معنی بموجب مذہب شافعی کی ہین کہ طلاق بات انکی نزدیک ایک طلاق جبہی ہوتی ہی اور اگر نیت کری ساتہہ اوسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہوتی ہی ساتہہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری تین کی تو تین پڑتی ہین پس انکی نزدیک لفظ ردہا کی معنی یہہ ہین کہ پہروایا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی ت ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا انکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سے کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کی ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان مراد یہہ ہی کہ لفظ جن معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسیکہ نکحت یا طلقت کہی اور معنی اوسکی مراد رکہی اور ہزل یہہ ہی کہ وہ لفظ کہی اور معنی اوسکے مراد نہ رکہے پس یہہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نہ رکہی واقع ہو جاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و عورت کی ایجاب قبول ہوجاوی روبرو دو شاہدونکی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح سے طلاق ہنسی مین دینی سی پڑ جاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنی مین ہنسی سی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کے مانند بیع و شرا وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سے نہین لازم ہوجاتین ت ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کے نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ ف اکراہ کی معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسیسی طلاق دلوادی یا اوسکے غلام کو آزاد کروادی تو نہ طلاق پڑتی ہی نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینون اماموں نے کہ انکی نزدیک یہہ دونون چیزین از راہ زبردستی کی نہین واقع ہوتین اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک واقع ہوجاتی ہین انہوں نے قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین انکی اصول فقہ مین دیکہنی چاہیین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتہہ اکراہ کی احکام اونکی وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ت ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

اور عطاء بن عجلان راوی اس حدیث کا ضعیف ہی بلکہ ذاہب الحدیث ہی ف مذہب امام ابو حنیفہ رح کا موافق ہی ساتھہ اسحدیث کے
اور معتوہ بہی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل مین نقصان اور خلل ہو کبہی بیہوش ہو اور کبہی ہوشیار قاموس مین لکہا ہی کہ عتہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہونے
کے ہی اور صراح مین لکہا ہی کہ معتوہ کہتی ہین دل والے ہوئے اور بیعقل کو اور فقہ کی کتابون مین بہی یہی معنی بیان کیے ہین اسکی پس قول المغلوب علی
عقلہ عطف تفسیری ہو گا چنانچہ بعضی روایت مین المغلوب بغیر واو کے آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا
شعور نہ رکہے بطریق اولی نہین واقع ہوگی اور کہا ابن العربی نے کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتی ہین شامل ہی یہہ مجنون اور سونیوالے کو اور مرض
کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی بسبب مرض کے اور غشی والے کو پس ان ہونکی نزدیک طلاق نہین پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا
ابن ہمام نے کہ کہا ہی بعضون نے کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجہہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام اوسکا ساتھہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو
بخلاف مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن مؤید ہی اسکی یہہ روایت کہ حضرت علی رضہ سے منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق
المعتوہ م ح ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى
يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹہایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل انکی معتبر نہین اور لکہی نہین جاتی ہین اعمال و
نہ مواخذہ کرین بسبب انکی ایک تو سونیوالی سی یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے بیعقل سے یہانتک کہ عاقل ہو
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی یہہ دارمی نے عائشہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضہ اور حضرت عائشہ سے رضہ وَعَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدۃ اوسکی دو
حیض ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی لونڈی دو طلاقون سے حرام ہو جاتی ہی جیسیکہ آزاد عورۃ تین
طلاقون سے حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اوسکی حق مین بمنزلہ تین طلاقون کے ہین اور عدۃ اوسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدۃ حرہ کی تین حیض ہین
اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدۃ اوسکی آزاد عورۃ کی تین مہینی ہین اور لونڈی کی ڈیڑہ مہینا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ
مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو
تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق و عدۃ مین اعتبار
عورتکا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو
ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ عدۃ ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کے جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی
ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثة قروء سے تین حیض ہین نہ تین طہر ش ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عورتین نافرمانی کرنیوالیان اپنی خاوندون کی اور خلع طلب کرنیوالیان وہ ہین منافق نقل کی یہہ نسائی نے ف یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین
خلع اور طلاق اپنی خاوندون سے بلا سبب وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ش ع وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ
بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سے کہ روایت

کی

کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کیسی کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوند سی یعنی ابن عمر سے لی ہر چیز کہ تہی اوسکی پاس پس انکار کیا اسکا عبد اللہ
بن عمر نی نقل کی یہ مالک نے ٭ ف انکار نہ کیا اسکا اسسبب جائز ہی خلع کرا گرچہ اس طرح مکروہ ہی ٭ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ
حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ٭ اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کیسے کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک
شخص کیسی کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکہٹی پس کہڑی ہوئی حضرت غصے مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتھ کتاب اللہ عزوجل کی حالانکہ مین
درمیان تمہاری ہون یہان تک کہ کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نی ٭ ف کہیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتھ
کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ سی یہہ قول اللہ تعالی کا ہی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق
نہ اکہٹی اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکہٹی دینی حرام ہین اسلیئے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتھ کرنی گناہ کی اور امام شافعی رح کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینی
مین یہہ ہی کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کر دے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لے اور خلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے حق مین کہ کہی اپنی بیوی کو
انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما نے کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاوس اور بعضی اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا
نہ قتل کرون مین اسلیے کہ کہیلا ساتھ کتاب خدا کی کفر ہی یہہ اسنی اس لیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی جھڑکی و توبیخ ہی درحقیقت کلام کی مراد نہین ٭ ع ح ٭ وَ
عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ
مِنْكَ بِثَلٰثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ٭ اور روایت ہی مالک سی پہونچی اوسکو یہہ بات کہ ایک شخص نی
کہا عبد اللہ بن عباس کے روبرو کہ تحقیق مینی طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکہتی ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے کہ
جدی ہوئی وہ عورۃ تجہسی ساتھ تین طلاقون کے اور ستانوی طلاقین کہ باقی رہین ستو مین سی پکڑا تونی ساتھ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹہٹہا نقل کی یہہ موطا مین
٭ ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ٭ ح ٭ وَعَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ
وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ٭ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا واسطے میری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین سی کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنے
اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سے نقل کی یہہ دارقطنی نی ٭ ف
بردہ کا آزاد کرنا اس لیے بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کی سے کہ مثل اوسکے ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت
مولا کے لیے اور بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بری ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت
کی ہو کہا ابن ہمام نے کبہی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورت کو کہ نماز نہ پڑہتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسیکی بیوی نماز
نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اوسکو یہہ کہ طلاق دی اوسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری مہر اوسکا اور منقول ہی ابو حفص بخاری سی کہ کہا اونہوں نے اگر
ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہو اوسکا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے اس سی کہ صحبت کرے ایسی بیوی سی کہ نماز نہ پڑہتی ہو اور اس حدیث مین
دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادۃ کے لیے ٭ ع ٭

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

یہ باب ہی بیچ بیان اوس عورت کے

کر تین طلاقین دی گئی ہو ف یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورة کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلے خاوند کو لیے بغیر جماع کرنے دوسری
خاوند کے اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہہ عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلا یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور
ایلا کی اور کچھہ مسائل اونکی آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَۃُ رِفَاعَۃَ
الْقُرَظِيِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَۃَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَہٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
الزُّبَیْرِ وَمَا مَعَہٗ اِلَّا مِثْلُ ھُدْبَۃِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ
عُسَیْلَتَکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا آئی عورة رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق مین تہی بیچ
رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتہہ اوسکی یعنی ستر اوسکا
مگر مانند پہندنے کپڑی کے یعنی عبد الرحمن نامردی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع
کر طرف اوسکی یہانتک کہ چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہان زبیر ساتہہ زبر زکی اور ب کی زیر کے ہی اور
سوا ی اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش زکی اور ب کے زبر کے ہی اور یہانتک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند
سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضروری
ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی حضرت
علی اور ابن عباس اور ابن عامر سی راضی ہو اللہ اون سی ف محلل وہ ہی کہ جسنے نکاح کیا ہو کسیکی عورة سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین نہین بقصد یا
بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے طلاق دینی والیکو نکاح کرنا اوس سی اور محلل لہ خاوند اول ہی پس ان دونون کو لعنت کی
اور اس حدیث سی معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہی اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین
ہوتا اور شمنی نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہی لعنت کری کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہی واسطی دوام کے لیس مثل بکری مستعار کے ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی
اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون کی خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی حقیقت لعن کی
انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اسطرح کہ کہی محلل اوس عورة طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجسی اسلیے کہ حلال کرون تجکو پہلی خاوند طلاق
دینی والیکے لیے یا کہی عورة کہ نکاح کرتی ہون مین تجسی اسلیے کہ حلال ہوؤن مین اپنی خاوند کی لیے تو یہہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبان سی یہہ نکہین اور نیت مین یہہ بات
ہو تو محلل ماجور اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیے کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نکاح کیا اوس عورة نی کہ تین طلاقین دی گئی تہے
غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور پہر صحبت کی اوسنی اوس سی تو وہ عورة اول خاوند کے لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسی پر ہی ع وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ
یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت
ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینی دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہہ شرح
سنہ مین ف ایلا یہہ ہی کہ مرد قسم کہاوے کہ مین اپنی عورت سی صحبت نہین کرونگا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نہ کی اور گذر گئی چار مہینی
نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر صحابہ کی بلکہ ایلا کرنیوالیکو ٹہرا کی یا تو رجوع کرے اپنی عورة سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا

طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نے کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح
کے نزدیک یہہ ہی کہ اگر صحبت کی چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر
گئے تو اوسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور مسائل ایلا کی فقہ مین دیکہنے چاہییں ۳ ح س وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ
لَهٗ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَیْهِ کَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْهَا
لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا
اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ
مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ترجمہ روایت
ہی ابی سلمہ سی یہہ کہ سلمان بن صخر نی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورت کو اپنی پر مانند پیٹھہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر مانند
پیٹھہ ماں میری کی ہی کہ اسکو ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان
کا گرا سلمان اوسپر ایک رات یعنی صحبت کی اوس سے پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزے رکہہ دو مہینے کے پے درپے کہا نہین
طاقت رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ روزے رکہو دو مہینے کے پہلے جماع کرنے سے اور دو مہینے تک کہہ نہین سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا
کہلا ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروہ بن عمرو صحابی کے کہ دیدے
اوسکو وہ عرق کہجورونکا کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کے پتونکا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ
کہلا دے ساٹہہ مسکینونکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اونہونے نقل کی سلمہ بن صخر سے
مانند اسکی کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوت جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے کہ [illegible] صحبت کرتا
اور بیچ روایت ان دونو کے یعنی ابو داود اور دارمی کے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینونکو ف ظہار اسکو کہتی
کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل سے ساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ حرام
ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹھہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکے یا نصف تیرا یا مانند اوسکی مانند پیٹھ
ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹھہ بہن یا پہوپہی میری کی یا مانند اوسکے پس ظہار کرنی سے حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی [illegible]
اور اسباب صحبت کی بھی مثل مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کرے اوس سے پہلے کفارہ دینے کے نہین لازم آتا اوسپر کچہہ سوای استغفار
اور پہلے کفارہ کی اور پہر صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہی نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اسکے فقہ مین دیکہنی چاہییں اور یہہ قول کہ
گذرے رمضان کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہوجاتا ہی ظہار [illegible] الا
فی الحال اور جبکہ گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے [illegible]
اگر ظہار کرے ایکدن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہی [illegible] اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور کہا [illegible]

دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنے سے مانند آزاد کرنے بردہ کی اور رکہنی روزی کے اور تا کہ کہلا دی ساٹہ مسکینونکو ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہی ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ گیہون مین تو ایک ایک صاع جو مانند فطرہ کے پس معنی اوسکی یہہ ہین کہ استعانت کری ساتہہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملا کر ساٹہہ کو کہلا دی پس یہہ آتی ہی لازم آتا کہ سبکو اسمین سی کہلا دی اسلیے کہ اسکی بعد کی روایت مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمہ بن صخر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنیوالی کی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سے فرمایا کفارہ ایک آتا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر صحبت کرے کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفارے اور جو کوئی اپنی کسی بیویونکو کہی کہ تم مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہو تو ہوتا ہی ظہار کرنیوالا اون سب سی بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کی ہی پس ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتی ہین کئی کفارے یعنی اونہین سی جسکی ساتہہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی اوسکی ادا کرنا کفارہ کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہہ کہ ایک شخص نی ظہار کیا اپنی عورت سی پہر صحبت کی اوس سی پہلی کفارہ دینی سی پہر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کونسی چیز باعث ہوئی تجہکو اسپر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ دیکہی مینی سفیدی پازیب اوسکی چاندنی مین نہ روک سکا مین نفس اپنی کو صحبت کرنے اوسکے سے پس ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ نہ صحبت کری اوس سی پہر یہانتک کہ کفارہ دی نقل کی ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنے اسکی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نی مانند اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہی ساتہہ صحت کے مسند سے بَابٌ یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کے اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَرْعَى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ

اللّٰہ قال اَعْتِقْھَا فَاِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ روایت ہی معاویہ بن الحکم سے کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق
ایک لونڈی میری چراتی تہی ریوڑ میرا پس آیا مین اوسکے پاس اس حال مین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین سی پس پوچہا مینی اوسی حال کر بکری
کیا ہوئی پس کہا اوسنی کہا گیا اوسکو بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اور مین تہا ایک مرد بنی آدم مین سی کہ بحکم بشریت کے غصے ہوتے ہین پس مارا مینی
طمانچہ اوسکے منہ پر اور واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردہ کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب کیا آزاد کر دون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ
بہی ادا ہو جاوے میرے ذمہ سے اور سبب مارنے طمانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکہتا ہون وہ بہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی
سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنے آسمان مین پہر فرمایا حضرت نے مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول
خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہہ مالک نے اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نے تہی میری لونڈی
چراتی تہی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کے پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ پس ناگہان بہیڑیا لیگیا تہا
ایک بکری میرے ریوڑ مین سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصہ ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینی
کہ مارون اوسکو بہت جیسے مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طمانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا
مینی روبرو حضرت کے یہہ ماجرا پس بڑا جانا یہہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونے بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کر دون مین اوسکو پس
فرمایا بولا لا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنی آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنی
تم ہو رسول خدا کی فرمایا آزاد کر اوسکو اس لیے کہ یہہ مسلمان ہی ف کہان ہی اللہ نہین ارادہ کیا حضرت نے اس سے سوال کرنا مکان سے اس لیے
کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرت کی یہہ تہی کہ کہان ہی جگہہ امر اوسکی اور جگہہ ظاہر ہونا بادشاہت اور قدرت اوسکی اور اس طرح
سوال حضرت نے اسلیے کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور سوا اوسکی اور کسیکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نی چاہا کہ
معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہہ کہ مراد حضرت کی اس سے نفی معبودون زمین کی تہی کہ وہ بت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو
جگہہ واسطے اللہ تعالی کے جب اوسنی جواب دیا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا گیا تہا آزاد کر دون مین
اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت مین تو کہا واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردہ کا کسی سبب کیا آزاد
کر دون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوسکے مارنے کی سبب حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہی
کہ بسبب فقط مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی روایت مین تو تصریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردہ کا ہی کسی سبب اور اس مارنیکی
آزاد کرنا مجہکو ضرور پڑا کیا کفایت کریگا مجہکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امرونکی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق
محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجہکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امرون کا اور مراد مصنف کی اس حدیث کے لانے
اس باب مین یہہ ہی کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نے حمل کیا ہی اسکو فضیلت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی
بڑی کتابون مین دیکہنی چاہیے پہر بیان کفارہ کا مذہب حنفیہ کے یہہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردہ کا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین مسلمان
اور کافر اور مرد اور عورت اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا ہو کہ جب پکارا جاوے تو سن لے اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہوا جانب
مخالف سے یعنی مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو بایان پانون یا بایان کٹا ہو اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے
اصلا اور گونگا اور دونون ہاتہہ کٹا ہوا یا دونون انگوٹہی دونون ہاتہون کے کٹے ہوون یا دونون پانون کٹے ہوون یا ہاتہہ اور پانون ایک ہی طرف

کو دونا اور نہیں جائز ہے محرمات الٰہی یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز ہے مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت میں سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی
فقہ میں دیکھنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے کہ نہ ہوں ان مہینوں میں رمضان اور نہ وہ دن کہ جن میں روزے رکھنے منع ہیں یعنی ایام
تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے درمیان دونوں مہینوں میں یا انکو قصدا یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے
بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے وہ یا اباحت کرے ساٹھ مسکینوں کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنی دو دو سیر گیہوں یا چار
سیر جو یا کھجوریں یا قیمت انکی اور صحیح ہے دینا سیر بھر گیہوں کا ساتھ دو سیر جو یا کھجور کے اور صحیح ہے اباحت کفارات میں اور فدیہ میں نہ صدقات واجبہ
میں اور اباحت اسکو کہتے ہیں کہ کھانا پکا کر رکھ دے فقیر کے آگے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہہ کفارات اور فدیہ میں جائز ہے اور صدقات واجبہ
میں مانند زکوٰۃ وغیرہ کے بدون مالک کر دینے کے نہیں جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دے دونوں وقت یا دن ہی کو کھلا دے دو روز تک یا رات ہی کو کھلا دے
دو راتیں تو جائز ہے اگرچہ تھوڑا ایسی کھانے میں انکا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہے سالن ساتھ جو کی روٹیوں کے نہ ساتھ گیہوں کی روٹیوں کے اور اگر کھلا دے ایک فقیر
کو ساٹھ روز تک تو جائز ہے اور اگر دیوے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہیں درست اور اس صورت میں ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کرے
بیوی سے درمیان میں کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہاروں کے کفارے میں ساٹھ فقیروں کو مثلاً گیہوں دئے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہیں
صحیح ہے مگر دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار میں اسطرح دے تو دونوں کفارے ادا ہو جاینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ
میں دیکھنی چاہیے شرح ملتقی ۔

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کے معنی ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت
کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اسکا انکار کرے کہ تو جھوٹ تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہوں سے ثابت
کر دے تو قاضی حد قائم کرے اسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے
کہ بیشک میں سچوں میں ہوں بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور پانچویں دفعہ کہے کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی
یعنی زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کی ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں میں ساتھ اللہ کی کہ یہہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی اور
پانچویں بار کہے کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہہ مرد سچا بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب ملاعنت
کی مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان انکے اور ہوتی ہے یہہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ مگر جس وقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئیں تو حد لگائی
جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوس سے درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنے تئیں جھٹلاوے شرح ملتقی ۔

الفصل الاول

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا
اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ
سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ
اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ
خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ
عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اوس شخص کیسے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو
یعنی اور یقین کرے کہ اوسنے زنا کیا ہے اوسکی عورت سے کیا قتل کرے اوسکو یعنی جائز ہے قتل اوسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اوس قاتل کو یا کیا کرے

یعنی آیا صبر کرے ہمارا بیچا اپنے کہ پیر پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیری کی پس جا اور لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نے
پس لعان کی دونون نے یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگون کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے دونون لعان سے
کہا عویمر نے جھوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اوسکو پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہو اگر لاوے یہہ عورت
بچے کو یعنی جو اوسکے حمل مین ہی سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکہین اوسکے اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا
مین عویمر کو مگر کہ سچ کہا اوسنے اوسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرح کا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سے ہی
اور اگر لاوی بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کی رنگ کا ہی پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگر چہ بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر کا
ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچے کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنی عویمر کی ہی یعنی اوس زانی
کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچہے اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب فرمانے حضرت کے الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف کیا قتل کرے اوسکو علمانے اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کے کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے ساتہہ زنا کرتی ہوئی جمہور کہتے ہین کہ
قتل کیا جاوے اوسکو مگر یہہ کہ چار گواہ گذرانے زنا کا یا اقرار کرین اوسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی
الخ یعنی یہہ آیتین اوترین والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضون نے کہ اوترین یہہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو
ہجری مین اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر الحدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان کی اوتری عویمر کے حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضے عالمون نے
کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کے حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اوسی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگے آتی ہی اوس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس
صورت مین معنی اس قول کے کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے الخ یہہ ہونگے کہ تیرے سے قضیہ مین یہہ آیۃ اوتری اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ
دونون کے مقدمہ مین اوتری ہو شاید کہ سوال کیا ہو دونون نے بیچ دو وقتون متغایر کے پس اوتری ہو دونون کے حق مین اور مسبقت کی ہو ہلال
نے بیچ لعن کے اور جھوٹ بولا مین اوسپر الخ یہہ کلام تمہید ہی آگے تین طلاق دینے کی یعنی اگر رکہون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق
نہ دون اسکو تو لازم آتا ہی مجہپر جھوٹ بیچ نسبت کرنے کی اوسکو ساتہہ زنا کی اسلیے کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینے جھوٹ کہا
وہ پاک ہی زنا سے ش ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِہٖ فَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِھَا فَفَرَّقَ
بَیْنَھُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ لَھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَظَہٗ وَذَکَّرَہٗ وَاَخْبَرَہٗ
اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ دَعَاھَا فَوَعَظَھَا وَذَکَّرَھَا وَاَخْبَرَھَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ
اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اوسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کے سے
یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اوس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد و عورۃ کے اور ملا دیا لڑکے کو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب
آخرۃ کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہی عذاب آخرۃ کے سے پہر بلایا عورۃ کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا
اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کے سے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان
میان بیوی کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقت درمیان میان بیوی کے سبب تفریق حاکم کے ہوتی ہی نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ کا اور دلیل انکی
ہی کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو عویمر طلاقین کیون بیچ دیتین جیسا کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئین اور عذاب دنیا سے مراد عذاب دنیا سے قائم کرنا حد کا ہی

اور مرد نے عورت کو بہتان کیا یا زنا کا اور بخوف حد لگنے کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات انکار کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار و انکار کرے
اور ملاعنت کریں پس حضرت نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف رسوائی کے عذاب کے خلاف حق مت کرو سچ سچ کہہ دو اور رسوائی کا
عذاب سہل اختیار کرو تا وہاں کی عذاب شدید سے بچو شرع ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا
كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ
كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنے والوں کے
کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے یعنی نفس الامر میں اور ہم حکم کرتے ہیں بحسب ظاہر کے نہیں راہ واسطے تیرے اوپر یعنی نہیں جائز تجھ کو یہ کہ رہے
تو ساتھ اس عورت کی بلکہ یہ تجھ پر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی جو مہر ادا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہیں مال واسطے تیرے یعنی پھر لینا مہر کا تجھ کو نہیں
پہنچتا اسلیے کہ دو حال سے خالی نہیں اگر سچ بولتا ہے تو وہ مہر بسبب اس کے ہے کہ بدلے شرمگاہ اوسکی کے ہے کہ حلال کی تو نے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہے اوپر تو پھر لینا مہر کا
اوس سے بہت دور ہے اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق میں نہ پھیر پایا تو حالت کذب میں بطریق اولی نہ پھیرنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہاری کے اور جزا دینی اوپر اللہ کے ہے اور بدلے شرمگاہ اوسکی کے الخ اسمیں دلیل ہے اس پر کہ لعان کرنے والا نہ پھیر لے
مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اوس عورت کے اور اس پر اتفاق ہے علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اوسکے تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نے کہ اوسکے لیے آدھا مہر ہے
ت ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذَا رَاَى اَحَدُنَا عَلَى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ
وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتَّى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا اِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوهَا فَاِنْ جَاءَتْ
بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی کی اپنی عورت
کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحما صحابی کے یعنی کہا کہ اس نے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے
کہ گواہ لا یا حد ماری جاوے گی تہمت کے تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یا رسول اللہ جس وقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈھونڈے گواہ
یعنی ایسے وقت میں کہاں ایسی فرصت ہے کہ گواہ کرے اوسکو اور یہ کیا جگہ ہے گواہ کرنے کی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کرو ورنہ حد لگیگی
تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کی تحقیق میں سچا ہوں پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو حد تہمت سے
پس وحی جبرئیل اور اوتارے حضرت پر یہ آیتیں اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہیں اپنی بیویوں پر پس پڑھیں یعنی آگے کی آیتیں یہاں تک کہ پہنچے ان کان من الصادقین
پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اوسمیں پانچ گواہیاں ہیں جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ
جانتا ہے کہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم میں سے کوئی توبہ کرنیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچویں گواہی کے
روکا اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچویں گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنی تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہے غضب کو اگر جھوٹ بولیگی

کہا

کہا ابن عباس نے نہیں بلکہ تہی وہ عورۃ اوس نے یعنی تردد کیا کہ اوسکے حال سے معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دیگی یہان تک گمان کیا ہمنے کہ وہ پہر جاویگی
اپنی کہنے سے پہر کہا اوس عورۃ نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سے اور رجوع کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری
یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتے رہو اس عورت کو پس اگر لاوے
سرمہ لگی ہوئی آنکہوں والا بہاری سرینونوالا موٹی پنڈلیونوالا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بہی ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورت لڑکا اسطرحکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذر گیا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر ساقط ہوتی ہین ساتھ لعان کے یعنی اگر نہین ہی تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورۃ کے ایک کام یعنی مین دیکہتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا
اوسکو بسبب ثابت ہونے کے تہمت کے ساتھ زنا کی تاکہ عبرۃ ہوتی لوگونکو نقل کی یہہ بخاری نے ف اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام مین یہی
ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اوتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہے الخ ظاہر یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہہ قول بعد فارغ ہونے اون دونون کے لعان سے اور مراد یہہ ہے کہ لازم ہے جہوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے
اون دونون کے لعان سے اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتون اور قرائن پر التفات کرنی چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر اور جو چیز کہ مقتضی
ہون اوسکو دلیلین شرع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سعد بن
عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتھ اپنی عورۃ کی کسیکو نہ ہاتھ لگاؤن اوس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے آپکو ساتھ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی سے مارون اوسکو ساتھ تلوار کی پہلے
اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرۃ مند ہے اور مین زیادہ غیرۃ مند
ہون اوس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجہسے نقل کی یہہ مسلم نے ف سعد نے جو کلام مذکور کہا تو یہہ کچھ حضرت کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت نہ قصد
کے حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نے یہہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ ہے اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہونچا ہے اور حکم شرع یہہ ہے پس
کیا کرون اپنی حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا مقصود آنحضرت کو اس کلام سے تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہے اور اشارہ ہے
اسپر کہ یہہ صفات بزرگون اور عادت سردارون سے ہے اگرچہ حکم شرع مین اور ہی حاصل یہہ کہ حضرت نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہہ کلام بسبب غیرۃ کی اونسے
صادر ہوا پس اتنی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہین ہے اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکے کہ اجازت ہو قتل
کرنیکی نہ ازراہ رد کرنے قول حضرت کے پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہون نے سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی مین وقت دیکہنے
ایک چیز ناگوار کے اپنی اہل مین اور یہہ بہ نسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکے معنی یہہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہے بندونکو گناہون
سے تا جناب قرب اوسکی سے دور نہ پڑین متفق علیہ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ
غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ
اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدَ
أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ سے کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر دیکہون مین
کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ چوڑان پشت تلوار کے بلکہ دہار تیز سے پہر پہنچی یہہ خبر پیغمبر خدا

علیہ وسلم کو پس فرمایا اپنے صحابہ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعد کے قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرتمند ہوں اوسے اور اللہ بہت غیرتمند ہے مجھسے اور
سبب غیرت اللہ تعالی کی حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہیں اونمیں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہوا اوسکو عذر کرنا اللہ تعالی سے
اسلیے بہیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینیوالونکو یعنی انبیا ؑ کو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہوا اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سے اور اسی سبب سے وعدہ کیا
اللہ تعالی نے بہشت کا نقل کی یہہ بخاری ؒ اور مسلم ؒ نے **ف** اور سبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکی کہ منع کیا لوگونکو
حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اوپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل میں یہہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہووے آدمی اوس سے کہ تصرف کرے کوئی اوسکی ملک میں
اور مشہور معنی غیرت کے یہہ ہیں کہ غصہ ہووے آدمی اوسپر کہ کرے اوسکی بیوی سے فعل بد یا دیکھے اوسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرۃ ہے کہ غصہ ہووے اوسپر کہ کرے
گناہ اور کہا نووی ؒ نے کہ عذر بیان معنی اعذار کے ہے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالی عذر کے کرنیکو دوست رکہتا ہے ایسا اور کوئی نہیں رکہتا
اسلیے اللہ تعالی نے پیغمبروں کو بہیجا تا بندونکو عذر نہ ہے جیسکہ قرآن مجید میں فرمایا لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کے برابر تعریف
کرنی کسیکو محبوب نہیں اسلیے اوسنے تعریف کی اپنی نفس الامر اور اپنے دوستونکی اور اسلیے وعدہ کیا اللہ تعالی نے جنت کا اوسکے لیے کہ تعریف کرے
اوسکی اور اطاعت کرے اوسکی ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ
الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالی غیرتمند ہے اور تحقیق مومن غیرتمند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہے کہ بندہ مومن بہی وہ صفت رکہتا
ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہہ ہے کہ نہ کرے مومن اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُہَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ ہَلْ فِیْہَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْہَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِکَ جَاءَہَا قَالَ
عِرْقٌ نَزَعَہَا قَالَ فَلَعَلَّ ہٰذَا عِرْقٌ نَزَعَہٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے یہہ کہ ایک اعرابی آیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اوسکا یعنی میں نے کہا کہ میرا نہیں ہے سبب نہونے کے اوسکے ہمرنگ
میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہیں واسطے تیرے کچہہ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہے رنگ انکا کہا سرخ فرمایا کیا ہے اونمیں کوئی اونٹ
خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمیں خاکستری البتہ ہیں رنگ کے فرمایا کہاں سے گمان کرتا ہے تو کہ یہہ آیا اونمیں یعنی کہاں سے آیا اونمیں یہہ رنگ حالانکہ ماں باپ
اونکی نہیں ہیں اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کہینچ لیا اوسکو یعنی اونکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہہ بہی اوسکے مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہہ لڑکا کالا
بسبب رگ کے ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنی اسکی بہی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہہ مشابہ اوسکے ہوا اور رخصت ندی آنحضرت نے اوس اعرابی کو بیچ نفی
کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی ؒ نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ منع ہے نفی علامتوں ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکی کا اپنے
یعنی یہہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضروری ہے یہہ پایا جانا دلیل قوی کا جیسے کہ بیوی سے صحبت نکی ہے اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنیکے چہہ مہینے سے کم
بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہے ع **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَہِدَ اِلٰی اَخِیْہِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ
وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّہُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَہِدَ اِلَیَّ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ اِحْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَا رَاٰی مِنْ**

شبہہ

شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
عائشہ رض سے کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص نے وصیت کی تہی اوسنے طرف بہائی اپنے سعد بن ابی وقاص کی یہہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجہسے ہی پس لے لینا
اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نے اور کہا کہ تحقیق یہہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نے یہہ بہائی میرا ہی پس گئے دونون
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعد نے یا رسول اللہ تحقیق بہائی میرے نے وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکے کی کہ تو لینا اوسکو اور
کہا عبد بن زمعہ نے کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میرے باپ کی لونڈیکا پیدا کیا گیا ہی اوسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
واسطے تیرے ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچہونے کی ہی اور واسطے زانی کی ہی محرومی یعنی میراث ونسب سے یا سنگساری پہر فرمایا
حضرت نے واسطے سودہ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اوسسے بسبب اوس چیز کے کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہ عتبہ کے پس نہ دیکہا اوس لڑکے نے سودہ
کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ
پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونے باپ اوسکے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنے دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ
احد مین اور زمعہ باپ تہے حضرت سودہ کے کہ بیوی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا
عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سے جبکہ دعوی کرے جیسا کہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنے مرتے وقت اپنے
بہائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجہسے ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نے اوس لڑکے کو بسبب وصیت بہائی اپنے کے لیا اور
کہا کہ یہہ بہتیجا میرا ہی اور عبد بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہہ بہائی میرا ہی اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہہ قصہ حضرت کے آگے جا کر
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیے ہی اور تیرا بہائی ہی اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچہونے کے ہی یعنی اور معنی اس جملہ کے باب
الولد ... کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کے تفصیل سے ذکر کیے گئے ہین اور پردہ کر تو اس سے الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور
مشابہت اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہی تورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنے اوسکے نہو آکر اور بسبب اسکے
کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نے یہہ حکم واسطے عبد بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونے باپ اوسکے
ع ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا داخل ہوئی مجپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اسحالت مین کہ وہ خوش
تہے پس فرمایا ای عائشہ کیا نہین جانا تو نے یہہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑہے ہوئی تہے وہ دو
چادر اور ڈہانکے ہوئے تہے سر اپنا اور ظاہر تہے قدم اونکے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہہ قدم بعض اونکا بعض سے ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی ان دونون پاؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہے
آنحضرت کے گورے اور خوبصورت تہے اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہمرنگ اپنی ماں کے تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا
پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن کرتے تہے کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہوا پس جب مجزز بہی قیافہ شناس تہے کہ نکالا نہ روز کا
تہا اور آدمی کی صورت سے صفات واحوال اوسکی معلوم کر لیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہہ دونون باپ بیٹے
ہون تو حضرت خوش ہوئے اس لیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تہا اس سے ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہ زید کے [illegible]

یہہ نہیں لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع میں اور اثبات نسب میں اور یہہ مذہب ہمارا ہے اور تینوں امام معتبر رکہتے ہیں قول
قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکوں کے بچہ جنے اور دونون دعوی نسب کا کرین تو انکے نزدیک رجوع ساتہہ قول
قیافہ شناس کے کرین اور ہمارے نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونون کی ہو
ع وعن سعد بن ابي وقاص وابي بكرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادعى الى غير ابيه وهو
يعلم فالجنة عليه حرام متفق عليه اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنی تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر
حرام ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے یعنی اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اوسکا یا حرام ہے پہلے اسکے کہ عذاب دیا جاوے
بقدر اس گناہ کے یا محمول ہے زجر پر یعنی ازراہ تنبیہ اور رد کرنے کے اس سے اسطرح فرمایا ق وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپون سے یعنی ساتہہ ترک کرنے نسبت کے طرف انکی پس جس شخص نے اعراض کیا اپنے باپ
سے پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایام جاہلیت میں اپنے باپون سے اعراض کرتے اور اور ونکو اپنا باپ ٹھہراتے
پس منع فرمایا حضرت نے اسی اور نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کے جان بوجہ کر حرام ہے پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا وہ کافر ہوا واسطے
مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہہ کہ مشابہت کی اوسنے ساتہہ فعل کفار کے اور دوسرے
یہہ کہ کفران نعمت کیا ع وذكر حديث عائشة ما من احد اغير من الله في باب صلاة الخسوف اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث
عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

الفصل الثاني

فصل دوسری عن ابي هريرة انه سمع النبي صلى الله
عليه وسلم يقول لما نزلت آية الملاعنة ايما امرأة ادخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله جنته
وايما رجل جحد ولده وهو ينظر اليه احتجب الله منه وفضحه على رؤس الخلائق في الاولين والآخرين رواه ابو داود والنسائي
والدارمي روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ اونہون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے
ایک قوم پر اوسکو کہ نہیں اونمین سے یعنی عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور لگا دیا اپنے خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کے
ہو دین خدا سے اور رحمت اوسکی سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتہہ مقربون اور نیکون کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے
بیٹے کا یعنی اوسکی بیوی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہے کہ میرا نہیں حرامی ہے حال آنکہ وہ دیکہتا ہے طرف اوسکی یعنی جانتا ہے کہ یہہ میرا بیٹا ہے پردہ
کریگا اللہ تعالی اوسنے یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی اور پچہلون مین یعنی روز محشر کے میدان قیامت مین کہ
تمام خلائق اگلی پچہلی وہان موجود ہونگے اونمین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف حاصل یہہ کہ عورت
کو چاہیے کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچہ کا انکار کرے اور
عورت پر تہمت زنا کی رکہے ع وعن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان لي امرأة لا ترد
يد لامس فقال النبي صلى الله عليه وسلم طلقها فقال اني احبها قال فامسكها اذا رواه ابو داود والنسائي و
قال النسائي رفعه احد الرواة الى ابن عباس واحدهم لم يرفعه قال وهذا الحديث ليس بثابت اور روایت ہے

ابن

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہی کہ نہیں پہیرتی ہاتھ چھونے والے کے ہاتھ کو
یعنی جو کوئی اوس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اوسکا انکار نہیں کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدے اوسکو پھر کہا میں محبت رکھتا
ہوں اوس سے فرمایا نگہبانی کر اوسکی اوس وقت نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پونچایا اوسکو ایک نے راویوں میں سے ابن عباس تک اور وصل کیا ہے اسکو
اور ایک نے راویوں میں سے نہیں پونچایا اسکو اور وصل نہیں کیا کہا نسائی نے کہ یہہ حدیث نہیں ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے **ف**
نگہبانی کر اوسکی تاکہ نہ کرے بدکاری اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقدم کیا طلاق دینے کو محافظت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہی اوس سے یا واسطے اسکے کہ اوس سے
فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی ان کو یا ہی عورت کا دین اسپر اور نہیں ادا کر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت میں جائز ہی کہ نہ طلاق دے اوسکو لیکن بشرط
اسکے کہ منع کرے اوسکو بدکاری سے پس اگر نہ منع کر سکے اوسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینے اوسکے **ع** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ
فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ
لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيْبُهُ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ اَنْكَرَهُ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهُ
لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت
ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے دادا اپنے سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہہ کہ جو فرزند کہ
لاحق کیا گیا بعد مرنے باپ اوسکے کے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہہ فرزند طرف اوسکے دعوی کیا اوسکا وارثوں باپ اوسکے نے یعنی ایک شخص مر گیا بعد
اوسکے مرنیکے اوسکے وارثوں نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہہ بیٹا اوسکا ہی تاکہ وارث کرین یا نہ کرین پس حکم فرمایا حضرت نے یہہ کہ جو فرزند ہووی ایسی
ایسی لونڈی سے کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تہی آنحضرت نے یہہ جماع وجہ حلال کے واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب میں ساتھ اوس
شخص کے کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثوں نے ملایا تہا اونکے ساتھ ملگیا اور وارث ہوتا ہی اونکے حق میں اگر سبہوں نے ملایا تہا سبہوں کے حق میں وارث ہوتا ہی
اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضوں نے ملایا تو اون بعض ہی کے حق میں وارث ہوتا ہی اور نہیں واسطے اوسکے کچھ حصہ اوس میراث میں سے کہ تقسیم کی گئی پہلے
ملانے سے اور وہ چیز کہ پائی اوسنے میراث سے کہ نہیں تقسیم کی گئی پس واسطے اوس لڑکے لاحق کیے گئے کے حصہ اوسکا ہی اور نہیں لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو
باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی میں اگر اوسنے انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنیکے وارثوں کے ملانے سے نہین ملیگا
اور وارث نہیں ہوگا پس اگر ہو اوس لونڈی سے کہ نہیں مالک تہا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوس سے بلکہ غیر کی لونڈی تہی زنا کیا تہا اوس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سے کہ زنا کیا تہا اوس سے
پس تحقیق وہ لڑکا نہیں لاحق ہوگا باپ کے ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنے اوسکا پس وہ بچہ
زنا کا ہی حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اگرچہ ہو وہ شخص اٹھ نہ تہا کیونکہ پہلے حکم کی کہ جائز نہیں لاحق کرنا بیچ صورت زنا کے یعنی
درصورت ہونے ولد زنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات میں تو وارث نہیں ہوتا چہ جائی آنکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ احکام ابتدای اسلام میں فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مر گیا لاحق کیا ساتھ اوسکے وارثوں اوسکے نے ایک لڑکے کو
پس جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنے انکار کیا تہا حالت حیات میں کہ یہہ میرا نہیں ہی تو نہیں لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اوسکے اور نہ وارث
ہوگا اوسکا اور اگر اوسنے انکار نہیں کیا تہا اور ہوا [illegible] تو لاحق ہوگا ساتھ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا [illegible]

کہ نہیں تقسیم کیا گیا ہو وارث ہوگا اور نہیں وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اوسکے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہوگا جیسے بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا یا ہوگا آزاد عورت سے کہ زنا کیا تہا اوس سے تو نہیں لاحق ہوگا ساتہہ اوسکے اور نہیں وارث ہوگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہیگا تو بہی نہیں لاحق ہوگا اسلیے کہ زنا سے نسب نہیں ثابت ہوتا ہے ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنے اہل سے وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک وشبہہ میں یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانوں کے آگے آتی ہی یا بیگانے اوس پاس آتے ہیں اور ہنستی ہیں اوس سے اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک وشبہہ میں ہی یعنی جیسے کہ اسکی خاطر میں بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہی وقت لڑائی کی یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانے اونکو اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تہوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنے کے یعنی نسب میں اور ایک روایت میں بجای فی الفخر کے فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم میں یعنی تکبر کرنا بغیر حق کے اور اسکی بہت سی قسمیں ہیں نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے ف تکبر کرنا فخر نسب میں یہہ ہی کہ کہے میں اشرف ہوں نسب میں اور بزرگ ہیں باپ دادا میرے حال آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ اور ایک نسخہ میں فی الفقر ہی بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر میں یہہ بدتر ہی اوس تکبر سے کہ حالت غنا میں ہو اور یہہ تکبر کرنا حالت فقر میں برا جب ہی کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچہا ہی اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا میں نے اوسکی ماں سے زمانے جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دعوی کرنا اسلام میں گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانے میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی کرتا تہا اوس سے نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام میں نہیں درست بچہ واسطے صاحب فراش کے ہی اور زنا کرنیوالے کے لیے ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہہ ابو داود نے ف صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح میں ہو یا ملک میں اور اوسکے بچہ پیدا ہو زنا سے تو نسب اوسکا اوسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ ماں ہی کیطرف منسوب ہوگا مولانا علی وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عمرو سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ نہیں لعان درمیان اونکی یعنی درمیان اونکی اور اونکے خاوندوں میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح میں ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کے نکاح میں ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح میں عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار

کری تو اس صورت مین لعان نہین لازم ہے اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین تو دونون مین بہی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ لعان کی اہلیت کا
ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادہ سے ہوون اور ان لوگون کا قول اہل شہادہ مین نہین اسلیے انمین لعان نہین ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدے ہاتہہ اپنا
نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکے منہہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نے ف یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا
رکہتے تہے اونکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچی تو اوسکے منہہ پر ہاتہہ رکہدینا تاکہ
پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکر دی ظاہرا یہہ تلقین ہی اوسکو کہ ہاتہہ رکہنے سے باز رہیگا اس کہنے سے ۔ ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي
عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَعِي شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا
رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ أَعَانَنِي اللهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے ایک
رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نے پس غیرت کی مینے حضرت پر پہر آئے حضرت اور دیکہا اوس چیز کو کہ کرتی تہی مین پس
فرمایا کیا ہی واسطے تیرے اے عائشہ کیا غیرت کی تو نے پس کہا مینے کیا ہی واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجہہ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
البتہ تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتہہ شیطان ہی فرمایا کہ ہان کہا مینے اور
آپکے ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نے مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین اوسکے وسوسے سے یا وہ مسلمان ہو گیا ہی نقل کی یہہ
مسلم نے ف غیرت کی مینے حضرت پر یہہ کہا اور بیوی کے پاس تشریف لیگئے ہونگے اور تغیر ہوا حال میرا اور گہبرا کر حضرت کے پیچھے پیچھے گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ
استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہان سے چلنے لگے تو مین دوڑ کر آگے چلی آئی اور سبب دوڑنے کے میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نے اوس چیز کو کہ
کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی آپ سے کمال محبت رکہتی ہون اور کیونکر میری محبت نہ ہو اور آپ متصف ہین ساتہہ
کمال ظاہر و باطن مین پس مین کیونکر آپ پر رشک نہ لیجاؤن ۔ ع بَابُ الْعِدَّةِ یہہ باب ہی بیچ بیان عدہ کے ف عدہ کے معنی لغت مین گننا ہی
اور شرع مین عدہ کہتے ہین عورت کے ٹہرنیکو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال وطی کے کہ مشابہ نکاح
کی ہی ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہری رہے کہ پیسے نکاح نکرے اور ایسیہی
عورت سے صحبت ساتہہ شبہہ کے واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کی اور تفرق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد کہ آزاد کیجاوے
یا مر جاوے مولی اوسکا تو اونکی بہی عدہ تین حیض ہین بشرطیکہ آتے ہون حیض کے اور نہین گنتے ہین اوس حیض کو کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو سبب صغر سن کے
یا آئسہ ہونیکی یا بڑہاپے کے تو عدہ اوسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو عدہ اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند نے اور حیض آتا ہو
اوسکو تو عدہ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدہ جننے تک ہی
مطلقا یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مر گیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو سبب جننے کی عدہ سے نکل آوے گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی ہی دیر مین جنی اور
باقی مسائل عدہ کے فقہ مین دیکہنے چاہیئین ۔ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ
حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ الشَّعِيرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ

صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك نفقة فأمرها أن تعتد في بيت أم شريك ثم قال تلك امرأة يغشاها أصحابي
اعتدي عند ابن أم مكتوم فإنه رجل أعمى تضعين ثيابك فإذا حللت فآذنيني قالت فلما حللت ذكرت له أن معاوية بن أبي سفيان
وأبا جهم خطباني فقال أما أبو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه وأما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي أسامة بن زيد فكرهته
ثم قال انكحي أسامة فنكحته فجعل الله فيه خيرا واغتبطت وفي رواية عنها قال فأما أبو جهم فرجل ضراب للنساء رواه مسلم وفي
رواية أن زوجها طلقها ثلاثا فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملا روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی
فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقیں دیں فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اوسکی اور ابو عمرو تھا غائب یعنی ملکہ بہیجا یا کسیکی زبانی کہلا
بہیجا یعنی طلاق دی پس بہیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نے جو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ نے اون جوؤن کو اور ناراض ہوئی اوسپر پس
کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہیں تیرا ہمپر کچہہ حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقیں دی ہیں اور تین طلاقوں والی کے لیے نفقہ کا حکم ہی نہیں ہے جو بہی بطریق
سلوک و احسان کے دی ہیں پہنچی تجکو پہر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہیں واسطے
تیری کچہہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹھے بیچ گہر ام شریک کے پہر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورۃ ہے کہ آمد و رفت رکہتے ہیں اوسکے گہر
میں میرے یار یعنی جو کہ اوسکے اقربا اور اوسکی اولاد میں ہیں وہ اوسکے پاس آتے جاتے ہیں پس وہ گہر لائق عدۃ بیٹھنے کے نہیں عدۃ بیٹہہ نزدیک ابن ام مکتوم کے
اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندھا رکہیگی تو کپڑے اپنے پس جس وقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلے عدۃ سے خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کروں تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال
ہوئی میں ذکر کیا میں نے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بہیجا ہے مجہے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہیں رکہتا لاٹہی اپنی کندہے
اپنے سے اور معاویہ پس مفلس ہے نہیں ہے مال واسطے اوسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا میں نے اوسکو پہر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے
پس نکاح کیا میں نے اوس سے پس کردانی اللہ نے اوسمیں یعنی اوس نکاح میں اور اسامہ کی صحبت میں بہلائی اور رشک کی گئی میں یعنی مجہہ میں اور اسامہ میں
کمال موافقت آئی کہ لوگ مجہپر رشک کیا کرتے تہے اور ایک روایت میں فاطمہ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم مرد ہے بہت مارنیوالا عورتونکو نقل
کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یون آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقیں دی تہیں اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے
نہیں نفقہ واسطے تیرے مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ فائدہ رکہیگی تو اپنے یعنی احتیاطا پردے کی وہان ضرورت نہیں ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اوسکے گہر کوئی آتا نہیں یا یعنی
یہہ ان کو رکہدے یعنی نہ پہن کپڑے زینت کے عدۃ میں یا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ نہیں جائز نکلنا ایام عدۃ میں اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نے
ساتہہ اس حدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورۃ کو دیکہنا طرف مرد اجنبی کی اگر مرد نہ دیکہے اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہیں کہ حرام ہے عورۃ
کو دیکہنا مرد اجنبی کا جیسے کہ مرد کو حرام ہے دیکہنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے کہ قل للمؤمنين يغضوا آخر آیت تک اور قل للمؤمنات يغضضن
من ابصارهن آخر آیت تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمياوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کی سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اوسکے لیے دیکہنا ابن
ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن میں رہیگی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجکو دیکہنے کا نہیں اور ممانعت دیکہنے اجنبی کی اوسکو خود معلوم تہی کتاب اللہ سے
[illegible] دیکہتی ہو گی ابن ام مکتوم کو [illegible] اور مذہب حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورتکو دیکہنا مرد اجنبی کا سوائے زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن میں ہو شہوۃ سے والا
[illegible] دیکہنا [illegible] نہیں کہتا لاٹہی اپنی یعنی درشت خو ہے کہ مارتا ہے عورتونکو [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو
[illegible] حضرت کے غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور [illegible]
[illegible] حضرت نے اوسکی سفارش کرکے اور فاطمہ نے بحکم حضرت کے نکاح کیا اوس سے

اسی سبب سے چین و آرام پایا اوس سے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی میں اماموں کا اختلاف ہے بعضے علمانے کہا حضرت عمر
نے اور امام ابو حنیفہ نے اور اور بعضے علمانے کہ واسطے اوسکے ہے نفقہ اور سکنی ہے سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اسکنوهن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ یہ
ہے کہ وہ رکی ہوئی ہے اسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو بسبب ایک عورت کے یعنی بسبب
فاطمہ کی شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سننا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکے لیے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن الہمام نے کہ ہوا یہ
روبرو صحابہ کے یعنی پس یہ بمنزلہ اجماع کے ہوا اور امام احمد نے کہا کہ نہ اسکے لیے سکنی ہے اور نہ نفقہ بموجب اسی حدیث کے اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضے علمانے کہ اوسکے
لیے سکنی ہے بموجب قول اللہ تعالی کے اسکنوهن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اسی حدیث کے ق ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ
كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي
اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اوپر
پہلو اسکی پس رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اوٹھہ آنیکے مکان سے اپنی کے بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ
نے کہ کیا ہے فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے مراد رکہتی تہیں حضرت عائشہ بیچ کہنے اوسکے کے کہ نہیں ہے سکنی اور نہ نفقہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی بیچ مکان ویران
کی الخ یعنی جس مکان میں فاطمہ رہتی تہیں اوس میں سبب ویرانے کے خوف تہا چور وغیرہ کا اسلیے حضرت نے وہاں سے اوٹھہ آنیکا حکم کیا یہ مکان اونکا تہا کہ غرض
اس بیان سے یہ تہی کہ وہ جو عدۃ میں بیچ غیر گہر خاوند اپنے کے تو اوس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاق دی والی عورت کی لیے سکنی نہیں ہے اور جہاں چاہے وہاں عدۃ کرے
بلکہ سبب سے تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہیں پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ میں ہو اوسکے لیے نہ سکنی ہے اور
نہ نفقہ ہے اوپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہیں اور فرماتی تہیں خدا سے نہیں ڈرتی کہ نقل کرتی ہے پیغمبر خدا سے کہ نہیں ہے سکنی اور نفقہ [illegible] حضرت نے نہ فرمایا ہوگا حضرت
عائشہ کا بہی مذہب اسمیں مثل مذہب حضرت عمر کے تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہی موید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ طلاق بائن والی کے لیے سکنی ہے اور نفقہ بہی ہے ع وَعَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ اوٹہائی
گئی تہی فاطمہ یعنی عدت میں اپنے خاوند کے گہر سے بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قرابتوں پر نقل کی یہ شرح السنہ میں ف سعید [illegible] واسطے فاطمہ کے اونہی کا جو
ویرانگی کا اوپر ذکر کیا گیا ق ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِي اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تین طلاقیں دی گئی خالہ میری یعنی
اور عدۃ میں تہی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کہجور کے درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور
احوال بیان کیا پس فرمایا حضرت نے کہ ہاں نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دے تو یا کرے تو احسان نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر تیرا
مال تیرا قدر نصاب کو ہوگا تو زکوۃ اوسکی دیگی یا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایوں وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بہیجے گی لوگوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ
اگر تصدق نہ کرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ عورت کو عدۃ طلاق بائن کی میں جائز ہے نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کا بیچ فائدہ حدیث شامل علیکہ بیان ہوگا ق ع وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ مرنے خاوند اپنے کے
کئی دنوں بعد پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اونہوں نے حضرت سے نکاح کرنے کی پس اذن دیا حضرت نے اوسکو پس نکاح کیا اوس نے [illegible]
یہ بخاری نے ف یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پس جنی وہ بعد چند روز کے پس بیچ جنے کے اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور نہ [illegible]

بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینے کے تو عدت شروع کی تین حیض اور جائز ہوتا ہی اُسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی رہی ہو ع

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکھتی ہیں آنکھیں اوسکی کیا سرمہ لگاؤں میں اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پھر فرمایا سوا اسکی نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہی اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں دلیل ہی امام احمد کی کہ اونکے نزدیک نہیں جائز سرمہ لگانا ساتھہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اوسکا اگرچہ دکھتی ہوں بغیر آنکہہ دکھنے کے اور ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دکھنے میں اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوے رات کو اگرچہ دکھتی ہیں اور پونچھہ ڈالے اوسی دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شاید کہ احتمال ہی کہ اوس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دکھنے کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپنے منع کیا اوسکو اور آخیر حدیث کا مطلب یہہ ہی جاہلیت میں رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ میں بیٹھی رہتی اور بُرے کپڑے مانند ٹاٹ وغیرہ کے پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبو نہ لگاتی چھوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتے اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرند اور وہ رگڑتی ساتھہ اوسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سے اور دیجاتیں اوسکی ہاتھہ میں چند مینگنیاں پھینکتی مینگنیوں کو اور نکلتی ساتھہ اوسکے عدۃ میں سے پس اس حدیث میں اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام میں تھوڑی یعنی چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہیں اور آگے یہہ خرابیاں اور دشواریاں تھیں اب یہہ جو اسکی یہہ اضطراب کیوں ہی ع ح وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھہ اللہ کے اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکھے کسی مردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سوگ کہتے ہیں ترک کرنے زینت کو اور خوشبو لگانے کو اور چار مہینے الخ ابتدا عدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی کے نزدیک ابتدا عدت کی وقت جاننے عورت کے ہے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر میں اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوئی عدۃ نزدیک جمہور کے اور نزدیک علی کے نہیں تمام ہوئی یہانتک کہ گذریں چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اوسکی سے ع وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہی ام عطیہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدۃ میں کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جسوقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھہ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہ رنگے یعنی بالوں کو اور ہاتوں کو ساتھہ مہندی کے ف کپڑا رنگین یعنی کسنبا یا زعفرانی اگر روکی رنگ کا ہی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کالی میں لکھا ہی کہ اگر نہو عورت کے پاس کپڑا سواے رنگین کے تو نہیں مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے ضرورت ستر عورت کے لیکن نہ قصد کرے زینت کا اور عصب ایک قسم چادر ہے کہ سوت کو جمع کر کر باندہ کر رنگتے ہیں پہر اوسکو بنتے ہیں تو دوسرے ایسا ہوتا ہی کہ سوت جہاں باندہا ہی سپید رہجاتا ہی یہ کہ اوسکے سوت کو باندہ کر رنگتے ہیں تو جہاں بندہا ہوتا ہی وہاں سے

وہ ایسی سفید رہتا ہی جیسی باندہنی ہوئی نہیں اور نہی معتدہ کی لیے اوس کپڑی سی ہی کہ رنگا جاوے بعد بننے کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہی
عورۃ عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکہا ہی شافعی نے یمن اور ہوئے عصب کو اور منع کیا ہی مالک نے یمن کو نہ سوگ کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے
مگر عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف مذاہب کا ہوا اسمین ہی ہیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونیکی
حیض سی شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے حائضہ کو بعد پاک ہونیکی حیض سی اجازت دی
ان دو چیزون کی استعمال کرنیکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی سوگ کے اوس عورت کو کہ عدۃ مین ہو بعد مرنے خاوند کے اور اسپر اجماع ہی سب علما کا
اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون نی اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چہوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو
یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک نہین سوگ ہی سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد
کردی اوسکو مولی اوسکا یا مرجاوے مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہین عدۃ اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے یا طلاق رجعی کی اور عورت کو
سوگ رکہنا تین دن سی زیادہ کسی قرابتی کی مرجانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کے کہ اوسکے مرنیکے بعد چار مہینی اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہی
اور سوای خاوند کے اور قرابتیون کے مرنیکے بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دن کی مباح بہی نہین پس اگر خاوند تین دن کے
سوگ کو بہی منع کری تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کری اور وہ نہ کہنا مانی تو خاوند کی تنبیہ مارنیکا
جائز ہی پس سوگ رکہنی مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی ۱۲ درمختار ف سوگ کری جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ سوگ یہ ہی
ترک کرنے زینت کے اور پہنی زعفرانی اور کسمبی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کے جائز ہی استعمال کرنا اور
نہ سوگ کری وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنی نکاح کا اوس
عورۃ وفات کی عدۃ مین ہو اور نہ نکلے طلاق کی عدۃ مین ہو اور نکلے معتدہ طلاق اپنے گہر سی اصلا اور معتدہ موت نکلی دن کو اور کچھ رات مین اور رات کو رہی غیر مکان اپنی مین اور ہو نہی نکل جاوی
مولی کی لیے اور عدت بیٹہی معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہ کہ نکالی جاوے جبرا یا خوف کری اپنی مال کا یا گرپڑنی
مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکے کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدۃ بیٹہنا جائز ہی اور نہین مضائقہ ہی یہ کہ ساتہ رہین میان بیوی ایک مکان مین
اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدۃ مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کے پردہ مگر یہہ کہ خاوند ہو فاسق تو باوجود پردہ کی بہی اکٹہی نہ رہین پس اگر ہو خاوند فاسق
یا گہر تنگ ہو تو نکلی عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونی پر تو خوب ہی
اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مرجاوے سفر مین اور درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے
کم تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکے شہر مین مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اوسکی کی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور
اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی اودہر جاوی چاہی وطن کو پہر آوے اوسکی ساتہ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تاکہ عدت گذرے
خاوند کے گہر مین ولیکن اگر ہو یہ کسی شہر مین تو نہ نکلے اوس سی جب تک کہ عدت بیٹہ لے پہر نکلے اگر ہو اوسکی لیے محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر
ہو عورت کی ساتہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی بہی ملتقی الابحر و درمختار

الفصل الثانی

فصل دوسری عن زینب بنت
کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک بن سنان وھی اخت ابی سعید الخدری اخبرتہا انہا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تسالہ ان ترجع الی اہلہا فی بنی خدرۃ فان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا فقتلوہ قالت فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ارجع الی اہلی فان زوجی لم یترکنی فی منزل یملکہ ولا نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فانصرفت حتی اذا

یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کری ساتھہ دیکھنی حیض
کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتھہ گذرنے ایک مہینی کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھہ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا بہرحال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے
خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکی کی سے ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تھا کہ ان صورتوں مین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہہ ہے کہ معلوم ہو جاوے
پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سے تا اختلاط اوسکے نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتھہ نہو اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا بھی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا
بسبب نص کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردون کے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ سے یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ سے یہانتک کہ دیکھے
حیض کو اور یہہ ضرور ہے کہ انمین عورتین باکرہ اور نابالغ لڑکی ہون گی ف ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَیُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ
كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ
قریب تھی جننے کی پس پوچھا احوال اوسکا یعنی یہہ کہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہے فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے عرض کیا
صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تھا مینے کہ لعنت کرون مین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھہ اوسکے اوسکی قبر مین کسطرح خدمت لیگا فرزند اپنی کی سے
حالانکہ خدمت لینا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین اوسکو یا کس طرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حالانکہ وارث کرنا فرزند غیر کے تئین حلال نہین اوسکو
نقل کی یہہ مسلم نے ف داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہے اثر اوسکا اوسکی مرنیکے بعد تک باقی رہے اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیے کیا کہ جب اوسنے صحبت
کی اپنی ایسی لونڈی سے کہ مالک ہوا اوسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حالانکہ وہ فرض ہے اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے بیچ
ترک کرنے استبرا کی ساتھہ اس قول اپنی کے کسطرح خدمت لیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا اوس سے
فرزند ایسی زمانی مین کہ احتمال رکھے کہ اوسکے خاوند سے ہو جیسیکہ چھہ مہینی مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتھہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا
وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکھے ہے کہ اس صحبت کرنیوالی سے ہو پس اگر اقرار
نکریگا اوسکی نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بھی حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور
ہے استبرا واسطے تحقیق حال کے ف ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے
کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی سے یہانتک کہ آچکے ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے ف
اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کی تو استبرا کرے ساتھہ ایک مہینی کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور
نادر ہونی اسکے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھہ اور حیض کے اور
اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی مین واجب کرتا ہے استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون امامون کا اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی کر لیے آنے سے جاتا رہتا ہے نکاح پہلا
ظاہر اس حدیث کا مطلق ہے کہ خاوند اوسکی ساتھہ ہووے یا نہووے اور یہہ مذہب ہے امام مالک اور شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک اگر دونون میان بیوی ساتھہ بندی کرکے لائی جاوین
تو باقی رہتا ہے نکاح اونکا ف ح ع وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْقِیَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَیْرِهٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحَبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

تونگر ہوا اور اگر مفلس ہو تو نہیں لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت میں اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کے میں پہر وہ تونگر ہوگیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اوسکے
تو پورا کرے اوسکے لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت میں مقرر ہوا اور پہر مفلس ہوگیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہیں نفقہ واسطے بیوی نافرمان
کی کہ نکل جاوے خاوند کے گہر سے ناحق اور نہ اوسکے لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بہیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گہر یا کسی نے
غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چہوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اوسکی لیے نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا
اور نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گہر تو اوسکی لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گہر میں بہیجی گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہیں نفقہ اوسکی لیے اور خاوند پر لازم
ہی یہہ کہ رکہی بیوی کو ایک مکان میں کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی اور خالی ہو اہل بیوی کی سی اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ
حجرہ گہر میں سی جسکا ہو اوسمیں اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہونچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی داخل ہونے
بیوی کے پاس نہ نظر کرنے سی طرف بیوی کی اور کلام کرنے سے ساتہہ بیوی کی جب چاہیں وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند منع کری بیوی کو جانے سے
اپنی ماں باپ کے پاس اور آنے ماں باپ کے سی بیوی کی پاس ہر ہفتہ میں ایکبار اور سوا ماں باپ کی اور قرابتی محارم آنے جانے سے منع کرے برس دن میں ایکبار اور واجب ہے
نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ میں ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور اوسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونے کے
اور تفریق کی بسبب نہونے کفوہت کی اور نہیں نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کی کہ عدۃ میں ہو موت کی اور نہ اوسکی لیے کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانے
کے اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کو اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقیں دی گئی ہوں ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروا وے خاوند کے بیٹے سے
اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوی ماں اوسکی دودہ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانیوالی
سوا ماں کی نہ ملی تو اوس صورت میں ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ کی دودہ پلانیوالی نوکر رکہی اور وہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکہی
لڑکی کی ماں کو تاکہ دودہ پلاوی بچہ کو اس حال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت میں ہو طلاق رجعی سی تو نہیں جائز اور عدۃ میں طلاق بائن کے
ہو تو دو روایتیں ہیں اسمیں یعنی بعضوں نے کہا جائز اور بعضوں نے کہا نہیں جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ بہ نسبت غیر
کی اور اگر نوکر رکہی اوسکو اس حال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطے دودہ پلانے بیٹے اپنی کے کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ
بیٹی فقیر جاماندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضوں نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول
کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اگر وہ محتاج ہوں تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد تونگر
ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہی اور معتبر ہی اسمیں قرب و جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی
پر ہی باوجود اسکے کہ ارث دونوں کو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکے کہ کل ارث اوسکی بہائی کو
پہنچتی ہی اور واجب ہی تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب نہ کر جانتا ہو کسب
بسبب نادانی کی یا بسبب ہونے اوسکی کی خاوندانہو نجابین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کے
یہانتک کہ اگر ہوں اوسکی بہنیں متفرقات تو نفقہ اسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہیں اسکی اور معتبر ہی اسمیں اہلیہ ارث کی نہ حقیقت ارث
کی پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بہی ہی اور چچا کا بیٹا بہی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹے پر ہی اور نفقہ بہو کا
سسر پر ہی اگر ہو بیٹا چہوٹا یا اپاہج اور نہیں واجب ہی نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہیں واجب ہی نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی
مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادۃ کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اونکا نفقہ باوجود

اختلاف

اختلاف دین کی بہی واجب ہی اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنی نفقہ کے لیے اور نہیں جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ او
اور نہیں جائز بیچنا اسباب کا واسطے دین اپنے کے کہ بیٹے پر آتا ہو سوا ہی نفقہ کی اور نہیں جائز ماں کو بیچنا بیٹے کی مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک
باپ کو بہی نہیں جائز اور مالک پر واجب ہی نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور اگر نہو اونکی
لیے کسب تو جبر کیا جاوے مالک اونکی بیچنے پر اور جانوروں کی نفقہ میں حکم کیا جاوے دیانۃ ؎ منتہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنْ عَائِشَۃَ**
هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ
فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی
خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہی اور نہیں دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو مگر اوس سے ہی لیکن کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ
کہ لونہیں مال اوسکی سے اسحال میں کہ وہ نجانے یعنی لیلوں اور اوسکو خبر نکروں پس فرمایا لیلے اوسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو موافق شرع
کے یعنی اوسط کی درجہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کی واجب ہی اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی
نے کہ اس حدیث میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہی اور اور یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کی ہو اور اور یہہ کہ جائز ہی سننا
کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی دینے اور حکم دینے کی اور اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنے کے لیے اور اور یہہ کہ جسکا حق
کسی پر ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو جائز ہی اوسکو لے لینا مال اوسکی میں سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اوسکی کے اور اور یہہ کہ عورت کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد
اپنی کے اور خرچ کرنے اونپر اونکی باپ کی مال میں سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنے گہر سے اپنی حاجت کی لیے جبکہ اذن ہو خاوند کا یا جانے رضا خاوند کی ساتہہ
اوسکی اور اور یہہ کہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دے ساتہہ علم اپنے کی اسلیے کہ حضرت نے گواہ اوس سے طلب کیے اور اپنے علم پر حکم دیا ؏ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالی ایک تمہارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گہر کے لوگوں پر یعنی بیوی بچوں پر نقل
کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بندہ کے یعنی اوسکے مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوے
کام سے مگر اوسقدر کہ طاقت رکہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہی مالک پر کہ اپنے بندہ کو روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کے اور موافق عرف شہر اپنے کے دے
یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر میں اکثر بردوں کو روٹی کپڑا دینے کی موافق اوسکی یہہ بہی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنے کا مگر اوسقدر کہ طاقت
رکہے یعنی مداومت کرنیکی اوسپر نہ یہہ کہ طاقت رکہے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اونکی کے اور پہر عاجز ہو جاوے حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہے کہ اوسکی
بدن کو ضرر ظاہر ہو نہچی خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندوں کو تکلیف نہیں دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کے پس بندوں کو بہی کہ مالک مجازی ہیں چاہیے کہ
اپنے مملوکوں پر کہ مانند اونکی اور ہم جنس اونکے ہیں یہی طریقہ جاری رکہیں اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردوں کو لیے مالک پہنا دیں اور جن سے صلح
کرے اوسپر نماز اونکی ہیں اور نہ اونہا دے اور اوسکو کہانا کہانے میں سے اور پیٹ بہر دے اوسکا خوب طرح ؏ **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ
مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بردے تمہارے بہائی تمہارے ہیں اور مانند تمہارے یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نے زیر دست یعنی زیر حکم تمہارے امتحاناً

اسلی کہا کہ حاصل ہوتی ہی بسبب جود یا سبکے اور فعل سے اوسکی کی ت ح ع وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فَقِیْرٌ لَیْسَ لِیْ شَیْءٌ وَلِیْ یَتِیْمٌ فَقَالَ کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنے اپنی دادا سے یہہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میں ہون فقیر نہیں میری پاس کچہہ اور میری پرورش میں ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال میں سے کہاؤن پس فرمایا کہا اپنی یتیم کے مال میں سے اسحال میں کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہ خرچ کرو اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینی کو مال اوسکی میں سے پہلی اسکے کہ محتاج ہو طرف اوسکے بخوف اسکے کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوس سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کہاوے مال یتیم کو مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر بہی بقدر حاجت کہاوے نہ بہ اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بہی ثابت ہوتا ہی ش ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِہٖ اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی وہ فرماتی اپنی مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق انکا کہ مالک ہوی ہاتہہ تمہاری یعنی لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابوداود نی حضرت علی سے مانند اسکے ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہی کہ کہلاوے اور پہناوے انکو اور نا حق مارے نہین اور برا نکہے اور اسیطرح جانوروں کا بہی حق ادا کرے لکہا ہی علمانے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کی اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سے ش ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت میں یعنی ابتداء نجات پانی والونکی ساتہہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَکِیْثٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَکَۃِ یُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَرَ فِیْ غَیْرِ الْمَصَابِیْحِ مَا زَادَ عَلَیْہِ فِیْہِ مِنْ قَوْلِہٖ وَالصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِیَادَۃٌ فِی الْعُمْرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسے باعث برکت ہی اور بد خلقی مملوکون سے کرنی سبب ہی بے برکتی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکہی مینی غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح میں یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرح کی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر میں ف نیکی اور خوش خلقی کرنی اسلئے یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کے ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتی ہین اوسکی اور بہت سی محنت کرتی ہین اوسکی کام میں پس یہہ چیزین باعث میں برکت کی ہوتی ہین اور بد خلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور بری طرح کی مرنی سے مراد مرگ مفاجات ہی یا مرنا ساتہہ غفلت کے تو صیہ یا دفن ہی اور مرگ مفاجات بری ایسی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہین کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا اطاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر میں یا تو حقیقۃ ہوتی ہی کہ معلق ہوتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانی کی اتنی برس کی ہی اور اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سے اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہو جائین گی اوسکی عمر میں پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر میں یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سے یاد کرین گو پس یہہ زیادتی ہی عمر میں گویا اور کہا [illegible] کہ سمجہا جاتا ہی [illegible] کہ یہہ حدیث اسیطرح کہ مصابیح میں ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نی تمامہ واللہ اعلم انتہی [illegible] وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ

أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ لَكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی مثلا پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلا کہ خدا کے واسطے معاف کر مجکو پس اوٹھاؤ تم ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے کہ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہی ف اوٹھاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت میں ہے کہ مارتا ہو واسطے ادب سکھانے کے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹھاوے ہاتھ ع وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے کے اوسکی جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان محبوبوں اوسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف جدائی ڈالی یعنی ساتھ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا اوسکے یعنی مثلا ماں کو بیچے اور چھوٹی بیٹی کو رہنے دے یا چھوٹے بیٹے کو بیچے اور ماں کو رہنے دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے دوسرے کو کسی کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمیں تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمیں اور اوسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہ ہما میں دن قیامت کے اوس موقف میں کہ جمع ہونگے اوسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی سب الارباب سے اور لکھا ہے علما نے کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا ہے حکم یہی ہے جدا کرنے ہر چھوٹے بردے کا اوسکے ذی رحم محرم سے خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن اور بھائی یا سوائے انکے اور چھوٹے کی قید سے بڑا نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں اور جائز کہا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چھوٹے بھائیوں کے اور اگر ہو ایک اون دو میں چھوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علما نے حد بڑے ہونے میں کہ بڑا کتنی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھہ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہیں بیچنا بطرق اور ایک روایت اون سے یہہ ہے کہ جائز نہیں کل میں ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپس میں پس بیچا میں نے ایک کو اون میں سے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی میں نے حضرت کو یعنی اوسکے بیچ ڈالنے کی پس فرمایا پھیر لے اوسکو پھیر لے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پھیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے لے اوسکو تا جدائی دو بھائیوں میں واقع ہو اور لفظ پھیر لے دو بار تاکید فرمایا اشارہ ہے اسمیں طرف اسکے کہ یہہ امر وجوب کیلیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتھہ ماں بیٹوں ہی کے لیے نہیں ہے ع ح وَعَنْهُ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہہ کہ اونہوں نے جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹے اوسکے کے یعنی ایک کو دونوں میں سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس فسخ کیا اونہوں نے بیع کو نقل کی یہہ ابوداؤد نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اور نہ جائز ہونے بیع انکی کے ع ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہونگی وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالی مرنے اوسکے کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت اپنی میں تین چیزیں یہہ ہیں نرمی کرنی ساتھہ ضعیف کے اور شفقت کرنی اوپر ماں باپ کے اور احسان کرنا طرف اپنی مملوک کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث [illegible]

أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطے علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بے حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا ہون یعنی میرے رب نی منع کیا ہی مارنے نمازیون کے سی اور دیکہا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کے ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف دارقطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کو سی ف نہی مارنی نمازیون کے سی واسطے شرافت و بزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام و توقیر اونکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کے مارنے سے دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف و کرم سی کہ رسوا نہین کریگا اونکو آخرت مین ساتہہ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ؁ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض سے کہ کہا آیا ایک شخص نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچہہ جواب نہ دیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ رہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کرو اوس سی ہر روز ستر بار نقل کی ابو داود اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبداللہ بن عمرو سی ف ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہی اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال اوسکی سی بسبب کراہت اس سوال کی کہ تہا کہ عفو مستحب ہی اور اچہا ہی مطلقا بغیر تقید ساتہہ عدد معین کے نہین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ؁ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہارے سی یعنی موافق مزاج تمہاری کے ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ پہنتی ہو یعنی جیسے وہ تمکو راضی کرین تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامون مین سی پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ؁ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی ہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سے بیچ حق ان چارپایون بے زبان کے پس سوار ہو اونپر اسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو اس حال مین کہ اچہے ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابو داود نی ف ان چارپایون بی زبان کہ انکو یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنی بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سے کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو اور انکو مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبرگیری انکی کہ دانہ گہاس سی تاوی اور لائق سواری کی رہین اور چہوڑ دو انکو یعنی نہ تہکنی سے اور دانہ گہاس دو تا فربہ ہوں اور سواری کیجائے اونپر بعد اوسکی ؁

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ

الیتیم

الیتیم وشرابہ فی شیء حبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن الیتمی قل اصلاح لہم خیر وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہم وشرابہم بشرابہم رواہ ابوداود والنسائی روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک ترہی یعنی بہ دیانت وامانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمون کا ازراہ ظلم کے آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نے کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنے پرورش کرتے تہے یتیمون کی پس الگ کردیا کہانا اونکا کہانی اپنے سے اور پینا اونکا پینے اپنے سے پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کے سی او پینی اوسکی سی کچہہ رکہہ چہوڑتے واسطے اوسکے یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نے یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمون کی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنے مال کے واسطے یتیمون کی بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملا لو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہارے ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایک کی مال مین سی دوسری کے مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنے کے اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنے کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگون پر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمون کی مال سی اللہ صاحب نے اجازت دی مال کی ملانی کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملاؤ ولیکن خیر خواہ یتیمون کے رہو دغا فریب کر کر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنے والے کو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اونہون نے اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نے اونسی کہا کہ اوسنے اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنے ایسا کیا اونہون نے یہی آیۃ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ۱۲ع وعن ابی موسی قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ وبین اخیہ رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ اور اوسکی بیٹے کے اور درمیان دو بہائیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے ف مراد جدائی ڈالنی سی ہی بیچ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونون مین سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے باتین لگا کر آپسمین جہگڑا اور جدائی ڈلوادے مولانا وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالسبی اعطی اہل البیت جمیعا کراہیۃ ان یفرق بینہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی دیتی ایک بار گی سارا گہر کا گہر یعنی بندی مین ایک گہر کے جتنے ہوتے وہ سبکے سب ایک کو اسلئے کہ آپ مکروہ رکہتی اسکو کہ جدائی ڈالین درمیان اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بشرارکم الذی یاکل وحدہ ویجلد عبدہ ویمنع رفدہ رواہ رزین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بُرون کی تم مین سی یعنی معلوم کروا دون تمکو کہ بُرا فریق تم مین کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دی بخشش اپنی نقل کی یہہ رزین نے ف یعنی نہ سی کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بری لوگ وہ ہین کہ بدخلق اور بخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نے معاذ سے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری لوگون کی وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور نہ دی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ ہی کہ بغض رکہی لوگون سی اور بغض رکہین لوگ اوس سی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی سی اور نہ امید رکہین اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبر دون تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی غیر کی دنیا کی لیے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کے ۱۲ع وعن

أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں برائی کرنیوالا اپنے غلام لونڈی سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنے ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت ہی اگلی امتوں سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کی یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہی سبھوں سے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا جنت میں تو احسان کرو اونپر اور طرح طرح کا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہی پس عزیز رکھو اونکو مانند عزیز رکھنی اولاد اپنی کے یعنی رحم کیا کرو اونپر پس نہ کہو ایسی کام کو کہ اونسی نہو سکے اور ظلم اور زیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو وہ چیز سے کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گہوڑا کہ باندہ رکہی تو اوسکو لڑائی کری تو اوسپر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کرے تا امور آخرۃ کے با فراغ ادا ہوں پس جب نماز پڑہی مملوک پس وہ بہائی تیرا ہی یعنی مسلمان بہائی ہی یا مانند بہائی تیرے کے ہی پس ایسا سلوک کر اوس سے جیسا بہائی بہائی سے کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یہہ جو فرمایا کہ اس امت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہہ ہی کہ اس امت میں جہاد بہت ہوگا بندی بہت سی گرفتار ہوتی گی اور لڑکونکی باپ شہید ہونگے وہ یتیم رہ جاوینگے ۱۲ مولانا

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

یہہ باب ہی بیچ بیان بالغ ہونے چہوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اوسکی کی صغر سن میں ف یعنی اس میں بیان ہی اسکا کہ علامت اور حد لڑکی اور لڑکے کی بالغ ہونیکی کیا ہی بیان ہی اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہی ساتھہ احتلام ہونیکے اور حمل کرانیکے اور انزال ہونیکے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتھہ احتلام کے اور حیض آنے کے اور حمل رہ جانیکے پہر اگر یہہ چیزیں پائی جاویں تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاویگا فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بالغ ہونیکی مرد کے لیے بارہ برس اور عورت کے لیے نو برس ہیں پہر اگر قریب بالغ ہونیکے ہوں دونوں اور کہیں کہ بالغ ہوگئے ہم تو تصدیق کیجاوے دونوں کی اور یہہ دونوں مانند بالغ کے ہیں حکم میں اور حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کو ہے لیکن بغیر مہر کرنیکے اوسپر طلاق دیکر ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پہر اوسکی نانی کو ہے اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہو پہر اوسکی دادی کو ہے پہر اوسکی بہن کے لیے پہر اخیافی بہن کے لیے پہر سوتیلی بہن کے لیے پہر اوسکی خالہ کے لیے اسیطرح پہر اوسکی پہوپہی کی لیے اسیطرح اور بہانجیاں اولی ہیں بہتیجیوں سے اور بہتیجیاں اولی ہیں پہوپہیوں سے اور شرط ہی آزاد ہونا اور نکاح میں نہیں ہی حق ام ولد لونڈی کی لیے اور ام ولد کے لیے اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہی یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کر لڑکی کی غیر محرم سے ساقط ہوجاتا ہی حق اوسکا اور محرم سے کرے تو نہیں ساقط ہوتا جیسے ماں نکاح کری لڑکی کے چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونی اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہتی لڑکا نزدیک نکر کی عورتوں کے یہانتک کہ کہانے پینے لگے اور کپڑے پہننے اور استنجا کرے آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لیوی اوسکو باپ اور لڑکے کی ماں اور نانی پاس ہی یہانتک کہ حائضہ ہووے نزدیک محمد کے یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کے جیسے کہ غیر ماں اور نانی اور دادی کی پاس ہی یہہ شرط ہی یہہ اور فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانہ کے پہر اگر عورتیں نہوں تو حق پرورش کا ہی عصبات کو بسبب ترتیب کے کہ ذکر کوریں میراث میں لیکن نہ سپرد کیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کے اور چچا کے بیٹے کے اور نہ سپرد کیجاوے فاسق بے پروا کو ۱۲ مولانا عبدالعزیز رح ف

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سے کہا روبرو کیا گیا میں رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد میں جانیکو لیے سال جنگ احد کے کہ سنہ تین میں ہوئی اسحال میں کہ تہا میں چودہ برس کا پس نہ لیگئی مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر سن کے پہیر دیا گیا میں حضرت سے سال جنگ خندق کے اسحال میں کہ میں پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہیں پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنے والون کے اور لڑکون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عمر بن عبد العزیز نے جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہی کہ جب پہونچی لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوے نام اوسکا دفتر میں اور جو اس عمر کو نہ پہونچی وہ شمار کیا جاوے لڑکون میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بلوغ ہونیکی پندرہ برس ہیں ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوے حضرت کی پاس مشرکون میں سے پہیر دیں اوسکو اونکی طرف اور جو آوے مشرکون کی پاس مسلمانون میں سے پہیر دیں مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آویں حضرت مکہ میں اگلی سال یعنی مدینہ سے اور قضا کریں عمرہ اپنا اور ٹہہریں وہین تین دن یعنی طاعت واستراحت کے لیے پس جب داخل ہوئی حضرت مکہ میں یعنی سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنے کا حضرت نے یعنی مکہ سے پس لگی اونکی پیچہے بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی ای چچا میرے ای چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنے اوسکے کا حضرت علی رض نے پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا پس جہگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رض نے یعنی پکڑ لیا ہی اسکو اور وہ ہی بیٹی میری چچا کی یعنی پس میں حقدار ہون اوسکا اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی ہی میری چچا کی اور خالہ اسکی میری نکاح میں ہی اور کہا زید نے بہتیجی میری ہی پس حکم فرمایا ساتہہ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی خالہ اونکی کی کہ جعفر کے نکاح میں تہیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہی اور فرمایا واسطی حضرت علی کی کہ تو مجہسے ہی اور میں تجہسے ہون یعنی مجہہ میں اور تم میں کمال اخلاص ہی اور فرمایا واسطے جعفر کے کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری میں اور خلق میرے میں اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کے جدہ کی طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت بنیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیچلے تہے جب حدیبیہ میں پہونچے تو مشرکون نے مکہ میں آنے نہ دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسے کہ ذکر کی گئی ہی اور بیان مفصل اسکا باب جہاد میں ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہے حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہے کہ حضرت اور حضرت حمزہ نے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نے حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہے حضرت علی کے دس برس بڑے تہے عمر میں اور زید بن ثابت غلام آزاد اور متبنی تہے حضرت کے اور حضرت نے حضرت حمزہ اور زید میں بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کے اسلیے زید نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی کہا پس وہ سب جہگڑے آپس میں ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نے اونکی پرورش کرنیکے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اون تینون صاحبون کی تسلی اور خوش کرنیکے لیے کلمات مذکورہ فرمائے تا آزردہ نہون ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَنْزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی عمرو بن شعیب

کو نقل کی اوسنے اپنی باپ سے یعنی شعیب سی اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا
میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطے اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین ہا اور تہی چہاتی میری واسطے اوسکی مشک یعنی مدت تک وس ہی دودہ پیتا رہا اور گود
میری اوسکو لیے رہی ہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی چہین لینی اوسکی کا مجہسے پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتہہ پرورش کرنے اوسکی کے جب تک نہ نکاح کری تو کسی سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف**
کہا طیبی نے کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پونہچا ہوگا اسلیے ماں کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکی کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور
جبتک کہ نہ نکاح کری تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علمانے مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکی کی غیر محرم سی اگر ماں وغیرہ نکاح کرلے تو پہر اوسکو حق
پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سی کرے جیسے لڑکی کے چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو
درمیان اوسکی باپ کے اور ماں اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہ ماں پاس اور یہہ لڑکا سن بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیے اوسکو
اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیل سی نہ تہا اور پہلی حدیث میں جو ذکر لڑکے کا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نرکہتا تہا اور وہ حضانت کی قبیل سی تہا پس مقدم کیا ماں کو حضانت
مین اور حضانت مین لڑکے کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک ہی ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ
بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہہ ہی کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پونہچا ہی کہ منتفع ہوتی
ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ ماں تیری ہی پس پکڑ لے ہاتہہ ان دونون مین جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ
ماں اپنی کا پس لیگئی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ
عَنْ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا
فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا
وَقَالَ مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِیْ ابْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ
امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِیْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ مِنْ
عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ہلال بن اسامہ سے
کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسیکا مدینہ والونمین سے تہا کہا اوسوقت مین بیٹہا ہوا تہا ساتہہ ابو ہریرہ کے آئی اونکی پاس ایک عورت فارس
کی رہنی والی اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نے پس دعوی کیا خاوند بیوی نے اوس لڑکے کا پس باتین کین اوس عورت نے فارسی مین ابو ہریرہ
سی کہتی تہی ای ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابو ہریرہ نے اوس عورت سی ساتہہ
اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹے میری کی پس کہا ابو ہریرہ نے یا الٰہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرف سے
مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ

لیجاوی بیتی میری کو حالانکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابوعنبہ کی کنوئین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر سے لاتا
ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوسپر پس کہا خاوند اوسکی نے کون ہی جھگڑتا مجسی بیچ بیٹے میرے کے مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوس لڑکی کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی مان تیری پس پکڑ لے ہاتھہ اون دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتھہ
اپنی مان کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف ابو ہریرہ نے جو فارسی مین کلام کیا اس سے معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیان
کی کچھہ زبان اونکی سیکھہ گئے تھے اور یہہ لڑکا بھی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی جہان چاہی الگ رہی چاہی مان باپ کے پاس پس اوسکو حضرت نی اختیار
دیا اوسنے مان کی پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونے پر یہہ ہی کہ اتنا دور سے پانی لاتا تہا اور بچہ نابالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوئین پر جانے
سی منع کیا کرتے ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع **کتاب العتق** کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام کی اور
شرط آزاد کرنے کی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب اور کبھی ہوتا ہی گناہ جیسے کہ جب ظن غالب ہو کہ اوسکو
آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قطاعی کرنیکا اور کبھی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبھی
ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانے کی لیے اور عبادت وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصًا لوجہ اللہ ع **الفصل
الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ
عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان
آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردہ کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ شرم اوسکی بدلی شرم اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی بعد شرک
کی پس فرمایا کہ اوسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نے لکہا ہی کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیے کہ خصی یا ستر کٹا ہو نہو
اور عورت عورت کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اولی ہی ع **وعن** ابی ذر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان
باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاہا ثمنا وانفسہا عند اہلہا قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او
تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانہا صدقۃ تصدق بہا علی نفسک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر
سے کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کے اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین کہا ابوذر نی کہا مینی پس کونسا
بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالکون اوسکی کی کہا مینی اگر نکر سکون مین یعنی از راہ عجز کے تو اور کس کے
فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنادی واسطی اوسکے کہ نہین بنا سکتا کہا مینی پس اگر نکر سکون مین فرمایا چہوڑ دی لوگون کو برائی سی پس تحقیق
خصلت خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اپنی نفس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکے کوئی عمل مقبول
ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اوسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانون کا اور نماز روزہ افضل ہی اور یہہ کہ مراد جہاد سی مطلق مشقت
اوٹہانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بھی اور ریاضت کو بھی نفس پر مشقت اوٹہانی ساتھہ نفس کی واجبات کی اور منہیات کی اوسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس جامع سب کا یہہ ہوگا کہ بہتر عمل ہی ایمان لانا اور عمل کرنا مقتضا اوسکی جیسی کہ فرمایا قل امنت باللہ ثم استقم اور مدد
کر کام کرنیوالی کی کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو اور افضل یہی اسمین حرفہ اور تجارہ یعنی مدد کر اوس کام میں جو نیکی کی
نہ کافی ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنے مین یا بنادی اوسکا یعنی کاروبار کر اوسکو لوگ کہ کاروبار نہین کر سکتا

اور چھوڑ تو اُسکو یعنی کسیکو برائی نہ پونہچا کہ یہہ بہلائی نہ پونہچانی بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ف مراد خیر تو امید نہیت بد مرنا ہی
اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکے لوگو نپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ
اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ**
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِیَ الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ
اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِہَا وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِہَا وَالْمِنْحَۃَ الْوَکُوْفَ
وَالْفَیْءَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ
فَکُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی برا بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کہا سکہلا مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتدا ءً نجات پائی ہوؤن کے ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نی بیان کرنے مین تحقیق پہیلاؤ کیا تو نے
سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا لیکن سوال اور مطلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان تعلیم کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر
جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نے کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردی کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد
کرنا جان کا یہہ ہی کہ تنہا او مستقل ہووے تو ساتہہ آزاد کرنے اوسکے کے اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکی مول مین اور دی منحہ شیردار
اور مہربانی اور احسان کرنا ناتہ دار ظالم پر کہ تجپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہہ پس کہلا بہوکے کو اور پلا پیاسیکو اور حکم کر ساتہہ اچہی چیز کے اور منع کر
بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سی سوای بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف فرمایا نہین الخ
حاصل یہہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ کہ اور کی بردی کی آزاد ہونے مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول
دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نے لکہدیا کہ جب تو اتنی روپی مجکو ادا کریگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنے
مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تاکہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہو اور
وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت
اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اس صورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر ہی کہ مراد بہلائی سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کے
پس اس صورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی ورنہ نہین مستقیم ہوگا حصر ع مولانا **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِیُذْکَرَ اللّٰہُ فِیْہِ بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُّسْلِمَۃً کَانَتْ فِدْیَتَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ وَمَنْ شَابَ
شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کے لیے بنایا جاتا ہی اوسکی لیے محل بڑا بہشت مین
اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلا اوسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ
بوڑہا ہوا یعنی بڑہا ہوا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیے
نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکی تاریکیون اوس دن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف یعنی ساتہہ اسناد
اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کی مصنف نی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ع
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری [illegible]

لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهِ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی غریف بیٹے دیلمی کے سے کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹے اسقع کے پاس اور کہا مینی کہ بیان کر مجسے ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لکہا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین از راہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہمنی سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سے نقل کی یہہ ابو داود نی ف غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ رض یہہ سمجہی تہی کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین او سپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نے کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جاوی اس سی معلوم ہوا کہ جایز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ۲ ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کیجاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی کسیکی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو وہ مارتا ہو اوسکو بچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی ۳ ع

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

یہہ باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کی اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنے کی بیماری کی حالت مین ف آزاد کرنے غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلا او ایک شریک حصہ اپنا آزاد کر دی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی آپس درمیان ابوحنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی جیسیکہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابوحنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہون گے آگے اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنی کے آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ سپہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ مراد قرابتی سی کون ہی بیان اسکا بہی آگی آویگا اور آزاد کرنیکے بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالے کے مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام اوسپر یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دیے جاوین اوسکے شریکون کو حصے اونکی اور آزاد ہوا اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کی مملوک رہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق [illegible] ہووے تو شریک کا حصہ آزاد ہو جاویگا اور غلام [illegible]

اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی و بندگی متجزی ہوتی ہیں اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ
آزاد کرنے حصے اپنے کے اور استسعا کیا جاوے غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہیں وہ ساتھ تجزی آزادی
اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کردے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہیں پھیرتا
لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کردے اور ولا دونوں کی لیے ہی اور صاحبین کہتے ہیں کہ حالت تونگری میں معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت مفلسی
میں استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کی لیے ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کی یہہ ہیں کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتھ کمانے
مال کے اور حاصل کرنے قیمت کی شریک کی لیے اور بعضوں نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اوسچیز کے کہ اوسکی ملک ہی اوسمین ۃ ح **وعن**
اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ
غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں آزاد
کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہونچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پھیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطے اوسکے
مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اوسچیز کے کہ آزاد ہوئی اسحالت میں کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتھ اوسچیز کے
دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صاحبین کا عمل اسیپر ہی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ
لَہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَا بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ
اَرْبَعَۃً وَقَالَ لَہٗ قَوْلًا شَدِیْدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَی النَّسَائِیُّ عَنْہُ وَذَکَرَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّیَ عَلَیْہِ بَدَلَ وَقَالَ لَہٗ قَوْلًا شَدِیْدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ
اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَوْ شَھِدْتُّہٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْفَنَ لَمْ یُدْفَنْ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھہ
غلام اپنے وقت مرنے اپنے کے نہ تہا واسطے اوسکے مال سوائے اون غلامون کے پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حصے کیے اونکے تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکے پس آزاد کیے دو غلام رکہے چار اور فرمایا آزاد کرنیوالے کے حق میں کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ
مسلم اور نقل کی یہہ نسائی نے بیچ روایت کے اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں یہہ کہ نہ پڑہوں میں نماز جنازہ اوسپر بجاے اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ
روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تہدید و تشدید کے کہ اگر حاضر ہوتا میں اوسکی جنازہ پر پہلی دفن سے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانوں کے مقبرے میں
ف آزاد کیے چہہ اور اوسکے بعد یعنی حکم کیا کہ دو انمیں آزاد ہیں اور چار غلام ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت میں جاری ہوتا ہی تہائی مال میں بسبب متعلق
ہونے حق وارثون کی ساتھ مال اوسکے کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکے کے جاری ہوتی ہیں تہائی مال میں اور کہا ابن الملک
نے کہ یہہ حکم حضرت نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اونکی زنگی ہوتے تہے اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت میں کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک
تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی میں اور حضرت نے اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اوسکی کے کہ واسطے سب غلامون کو آزاد کیا
اور رعایت وارثون کی نکی اسلیے جاری کیا اوسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کے تئیں دونوں پر اور اس سے لازم ہوا کہ سب کو فعل ناشروع و ظلم ہو
بلکہ سکتی ہیں اور یہہ جو وارد ہوا ہی اوکر واسطے تاکید یا تحقیر یا تغیر اس صورت کی ہی ۃ ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اوسکو غلام پس خرید کرے اوسکو اور آزاد کرے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنے کے آزاد نہیں ہوتا جبتک آزاد نکرے تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب

اور جمہور کہتے ہیں کہ بمجرد ملک میں آنیکے آزاد ہو جاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل میں آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کے یہہ معنی ہیں کہ ما مظہر نے کہا کہ فیعتقہ میں سببیت کی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنے اوسکے کے پس نہیں احتیاج ہی بعد خریدنے کے اسا کہنے کی کہ آزاد کیا میں نے بلکہ آزاد ہو جاتا ہی ساتھ نفس خریدنے کے ؏ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نے انصار میں سی مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکے پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کی پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدی اوسکو مجھسے پس خریدا اوسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹہہ سو درہم کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دی حضرت نی وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر سبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل وعیال پر پس اگر بچ رہی اہل وعیال تیرے سے کچہہ پس واسطی ناتی داروں تیری کے ہی پہر اگر بچ رہی ناتی داروں تیری سے کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنی اپنے اور بائیں اپنی یعنی سد دی سائلوں کو کہ آگی اور داہنی اور بائیں تیرے جمع ہوں ف مدبر اوسی کہتی ہیں کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنے میرے کے یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کی اور امام اعظم رح فرماتی ہیں کہ مدبر دو طرحکا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنے میرے کے یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری میں اگر میں مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہیں جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتہہ آزاد کرنیکے یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہی اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کے تہائی مال میں سی اور اگر نہ نکل سکی تہائی میں تو بحساب تہائی کی آزاد ہو گا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض میں تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث میں وہ یہہ تاویل کرتے ہیں کہ اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہو گا اور سب نسخوں میں ابن نحام ہی لکہا ہی علماء نے کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیے کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نے کہ داخل ہوا میں جنت میں پس سنی میں نے اوس میں نحمہ نعیم کے اور نحمہ کہتی ہیں آواز کو پس مولانا ولمتقی ؏

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سے کہ نقل کی سمرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتیدار محرم کا یعنی بسبب بیع کی یا ہبہ کے یا ارث کی پس وہ آزاد ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف مثلا باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ پیشتر ملک میں تہا یا بیٹی نے باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد مول لینے کے آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی ہو یا ساتہہ واسطہ رحم

کے ہی اور یہہ شامل ہی بیٹی کو اور باپ کو اور بہائی کو اور چچا کو اور بہتیجے کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور
مانند اوسکی کی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ آزاد ہونی اقربا کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہین آزاد
ہوتا کوئی نہین سی بمجرد ملک مین آنیکے بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری اور
جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہون اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہون بمجرد
ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکے نے کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ ملک کے اور کہا مالک نے
کہ آزاد ہو جاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند مذہب شافعی کی ہی اور کہا
ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ۱۲ مولانا و شیخ رح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاویگی پیچہی مرنے اوسکے کے یا فرمایا بعد مرنے
اوسکے نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سے ہوئی بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد نہین
ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور بخشش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی حدیث
آئندہ مین آویگی ۱۲ مولانا رح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا
كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر رض سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین اور
حضرت ابو بکر صدیق رض کے وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سے پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابو داود نی ف لڑکون
کی ماؤن سی مراد ہین لونڈیان کہ اپنے مالکون سے بچے جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابو بکر رض کے
عہد مین اونکو بیچتے تہے تو حضرت عمر نے کیون منع کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہونچا ہوگا
اور حضرت کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہونچی ہوگی پس بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکہتی اوسکو
اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرت کی زمانہ مین ہو پہلی نسخ ہونے اوسکی کے اور حضرت ابو بکر رض بہی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے
اور مشغول ہونے کے مہمات مین اوسپر مطلع نہوسکے بعد ازان منع کیا حضرت عمر رض نے اوس سی بسبب اسکے کہ پہونچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اس سی ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ
يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام
کے پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکے مالک کے لیے ہی مگر یہہ کہ شرط کرلے مالک نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف غلام مالک کسیکا
تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کے اذن سی جو اوسنی کسب و تجارت کی ہی اور اوس سی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی
اسلیے کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوس کے پاس ہی ملک مولی کی ہی یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا
اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام کو اوس سی بہرہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنے کے کہ مال تیرا ہی یا نکالا ہی
ہی پس مال تصدق اور یہہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کے لیے بعد آزاد ہونیکے ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ
شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ فَأَجَازَ عِتْقَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الملیح

سی کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ سی یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سی پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہیں ہی اوسکا
خدا کو کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اوسکے یعنی حکم کیا ساتھہ آزاد ہونے ساری غلام کے نقل کی یہہ ابو داود نے
ف یعنی جو کام کہ خدا کے لیے کریں اوس میں عبادت سی ہوا اوس میں اپنا حصہ شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکہنا
بعض اوسکا مناسب نہیں اور آزاد ہونا لخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونے اعتاق کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی
اسکے یہہ ہیں کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نے ساتھہ آزاد کرنے ساری غلام کی ش ح **وَعَنْ سَفِينَةَ** قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ
سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي
عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا میں ملک میں ام سلمہ کے یعنی ابتدا میں پس کہا ام سلمہ نے کہ آزاد کرتی ہوں میں تجکو یعنی ارادہ کرتی ہوں تیرے
آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہوں تجہہ پر یہہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا میں نے اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی نہ
ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جبتک کہ جیتا رہتا میں یعنی تیری شرط کرنے کی کیا حاجت ہی میں آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا
ہوں پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگا دی مجہپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف سفینہ غلام آزاد تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا کہ غلام آزاد تہے حضرت ام سلمہ کے کہ بیوی تہیں حضرت کی اونہوں نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب
تہا اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کے یاروں کی خدمت کرتے تہے اور غزوات میں بوجہ لوگوں کے
اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتے تہے اسی سبب سے سفینہ لقب اونکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہیں یعنی جیسے کشتی بوجہ اوٹہاتی ہی ویسے ہی یہہ بہی بوجہ اوٹہاتا ہی اور
یہہ ایک لشکر میں تہے کہ جنگل میں راہ بہول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور انکے آگے آیا سفینہ نے کہا یا ابا الحارث میں سفینہ ہوں غلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اونکی کرنے لگا اور آگے انکے ہولیا تا بمنزل انکو پہونچا دیا ش ع ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ**
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہی
جبتک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سے ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابو داود نے ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اوسکو کہدے کہ
اسقدر روپیہ جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا کہ جبتک ایک درہم اوسپر باقی رہیگی غلام ہی جب سب روپیہ بیباق کریگا تب آزاد ہوگا
یہہ نہیں ہی کہ بحساب روپیوں کے کہ پہونچائے ہیں بعض اوسکا آزاد ہوجاتا ہی ش ح **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سی جسوقت کہ ہوے نزدیک مکاتب ایک تمہاری کے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت
دیسکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اوس سی یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ مکاتب
جبتک کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہی غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اوس سی لازم نہیں لیکن اگر اسقدر مال رکہتا ہی کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہی
تو اوس سی پردہ کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اسلیے کہ جب قدرت رکہتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ خاص حضرت
نے اپنی بیویوں کے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ اونکا بڑا تہا بنسبت اور عورتوں کے فرمایا اللہ تعالی نے لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ یعنی نہیں

تمام ہلاد اور مردون کے ختم ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کئے اوسنے سب مگر دس اوقیہ ادا کئے یا کہا دس دینار نہ ادا کئے یعنی بجای دس اوقیہ کے کہا دس دینار
پہہ شک راوی ہی پہر عاجز ہو گیا ادا باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف کہا ابن الملک نے کہ یہہ دلالت
کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہوا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کی سے مانند عاجز ہونے اوسکے کی ہی کل سے پس پہنچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکی کا
پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنے اپنے مالک کو وہ اوسکے مالک ہی کا ہی ختم ع وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سے
نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتہہ حصہ اوس چیز کے
کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سے آزاد کی اور باقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اوسکو ترمذی نے ف مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب
ثابت ہو مکاتب کی لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مر گیا
باپ اوسکا اور حال یہہ ہی کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنے چہوڑا نہین سوا اپنے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا بدل
کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسینے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثون کو اور اوسکی مالک کو آدہی دیت غلام کی
کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کئے اوسنے پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا
تو غلام کی وارثون کی لیے ہی پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دیگا کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اسحدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہی نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ
حدیث باوجود ضعیف ہونے کی معارض ہی ساتہہ دونون حدیثون صحیح کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اونسے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی
جبتک کہ باقی ہی اوسپر کچہہ بہی ختم ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا
أَنْ أَعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا
أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے
کہ اوسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنے مین صبح تک پس مر گئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مینے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع
کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کروں مین اوسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئی سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق
مان میری مر گئی یعنی یکایک جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کروں مین بردہ اوسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نے ف قاسم پوتے ہین حضرت ابوبکر رض کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سے

ایک یہہ بھی ہی وہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہونچیگا اتفاق ہی علما کا کہ عبادۃ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۃ بدنی کی ثواب پہنچنے میں اختلاف
ہی اور صحیح یہہ ہی کہ اوسکا بھی ثواب پہنچتا ہی ۱۲ع وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ
عَائِشَةُ أُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیگئی عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونی کی کہ سوتے تھے آرام
یعنی ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سے بردے اونکی طرف سے حضرت عائشہ رض نی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نے ف سبب بردی آزاد کرنیکا یا تو یہہ تہا
کہ اونپر بردی آزاد کرنے تہے فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رض نے اونکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہے
حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردے آزاد کیے تدارک اوس نقصان کا ہو ۱۲ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینے والی کا یعنی اسلیے کہ مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک
مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نے

بَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

یہ باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کے ف قسم کی تین قسمین
ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدا جیسیکہ کہی قسم ہی مینی یہہ کام کیا تہا یا نکیا تہا یا کہا کہ زید گہر مین
در گہر مین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہوا اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی وہ قسم کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کر
اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف
اوسکے مثلا کہی واللہ کیا مینے اسطرح حالانکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس
گمان کیا اوسکو زید حالانکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم
کہاوی ایک کام کی کرنے پر یا نکرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی
ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنے فرائض پر یا ترک کرنے گناہون پر مثلا کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا
زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی ایسی قسمین ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسی کہ قسم کہاوی کرنے گناہ
پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی
مسلمان سی ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکی کی اور سوا اونکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطے محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین
قصدا قسم کہانیوالا اور بہول کر قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کرے یا کہانا
کہلاوی دس مسکینون کو مانند ادا کرنے بردہ ظہار کے اور کہلانی اوسکی کے یا لباس دیوی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دیوی کہ ڈہانکے اکثر
بدن کو صحیح یہی ہی پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہو ایک اونکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکر سکی وقت ادا کرنے کفارہ کے
تو تین روزی رکہے پی در پی اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور
نہین صحیح ہی قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی
ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ افعل یعنی واللہ افعل اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کے یا ساتہہ کسی نام کے نامون سی اوسکے مانند رحمن اور رحیم
اور حق وغیر ذالک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کی مگر ان نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بھی نام ہوتی ہین مانند علیم
اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کی صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ

اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے نہ ساتھ اوس صفت کی کہ نہیں قسم کہائی جاتی ساتھ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور
غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہیں جائز ہی قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ
اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح
عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا
عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری
ہی اللہ تعالی سے اور نہیں ہوتا ہی امین کافر ساتھہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہی کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم
ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا سبب تجیز کا فروا سطے راضی ہونی اوسکی کی ساتھہ کفر کی اور نہیں ہی قسم یہہ کہنا کہ اگر کری وہ
شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح
کہنا حقا یا و حق اللہ نہیں قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نے اور نہیں ہی یہہ قسم سوگند کہا اونمین ساتھہ خدا کی یا ساتھہ طلاق بیوی کی اور
جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہیں ہوتی لیکن اگر مباح کر لیگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا مثلا کہ یہہ روٹی مجہپر حرام ہی پہر وہ حرام نہین
ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہی واقع ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ
طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ داہنی ہاتہہ میں لون
اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوی ساتھہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حانث اوسپر قسم نہین اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی
الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعض علمائی کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا
اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور
ملتقی میں لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتھہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکا جیسے کہے اگر شفا دی اللہ مریض کو یا آجاوی شرط لازم
ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتھہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کرے
اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین
مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سی دیکہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک پر ضرور
ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کی جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتہ کی نہ ولی کی اور کسیکی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ
نے مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از انجملہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہی اثبات حرمت نذر لغیر اللہ
کو وہ یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاوی تو فلانی ولی کو اسقدر نقد یا اسقدر طعام یا کچہہ
پہنچاونگا درست نہین اسلیے کہ یہہ نذر کرنے خدا تعالی کی ہی اور اسکی شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی ورنہ صحیح
ہوتی ایک یہہ کہ جو چیز کہ اپنی اوپر نذر کرتا ہی شرعا جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کری مریض کی عیادت کی تو نذر نہین صحیح ہوتی
اسلیے کہ اوسکی جنس سی شرعا واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسی وضو وغیرہ کہ نذر
اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا آئی الحال وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ نہو چنانچہ

شرح لمعین فتاوی عالمگیری میں لکھی ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پہونچاؤنگا صحیح نہیں ہے کہ پہونچانا نقد و طعام کا کسی جگہ عبادت نہیں لیکن ہاں اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری اللہ تعالی بر لادیگا تو فلانی ولی کی مزار کے خدام فقرا کو کھلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کے لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہوجائیگی اور اگر اسطرح کہے کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطے فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہی پس اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کھانا اوس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق میں لکھا ہی

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ بَعْضَ

اور نذر جو مانتے ہیں اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکھی جاتی ہی جیسے کہ ہو واسطے آدمی کے غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت ضروری پس آوے بعضے

مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سِتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ

مزارات صلحا میں پھر گردانے پردہ اوسکا اپنے سر پر اور کہے اے سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیا جاوے بیمار یا روا کیجاوے حاجت میری ہیں واسطے تیرے

الذَّھَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ

سونا اسقدر ہی یا چاندی اسقدر یا کھانا اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت اسقدر پس یہ نذر باطل ہی بالاجماع

لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَ

کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کی جائز نہیں اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہی

الْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ بِہٖ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلَ یَا اَللّٰہُ

میت مالک ہوتا نہیں اور تیسرا سبب یہ ہی کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور میں سوا اللہ تعالی کے تو اعتقاد کرنا اوسکا میت کے حق میں ساتھ اسکے کفر ہی یا الہی کچھ نہیں مگر یہ کہ کہا جاوے اے

اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ

میں نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیریگا تو غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجت میری کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر بی بی

نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیْ حُصُرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا

نفیسہ کے ہیں یا کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر ہیں امام شافعی کے یا امام ابی اللیث کے یا خریدونگا میں بوریے انکی مسجدوں کے لیے یا تیل واسطے انکی روشنی کے یا

اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَّقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ

یا درہم دونگا انکی مسجدوں کے شعار قائم کرنے والوں کو اور سوا اسکے اور چیز کہ ہو اوس میں نفع واسطے فقرا کے پس نذر واسطے اللہ عز وجل کے ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہیں مگر واسطے بیان

مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرَفُ النَّذْرِ

جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقوں نذر کے کہ رہنے والے ہیں شیخ کی خانقاہ میں یا مسجد میں یا جامع مسجد اوسکی میں پس جائز ہی باین اعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کے

الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرَفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ وَلَا لِشَرِیْفِ النَّسَبِ لِاَنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَہُ

فقرا ہیں اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنیکی اور نہیں جائز ہی یہ کہ خرچ کرے یہ واسطے تونگر غیر محتاج کے اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال ہی واسطے اوسکے

الْاَخْذُ مَا لَمْ یَکُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِیْ نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا وَلَا لِذِیْ عِلْمٍ لِاَجْلِ عِلْمِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا

لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکی کے جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب علم کے بسبب علم اوسکے کے جبتک کہ نہو فقیر

ولم یثبت فی الشرع جواز التصرف للاغنیاء للاجماع علی حرمة النذر للمخلوق ولا ینعقد ولا یشتغل الذمة به وانه
اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہیں منعقد ہوتی وہ نذر اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اوسکے اور تحقیق
حرام بل سحت فلا یجوز لخادم الشیخ اخذه ولا اکله ولا التصرف فیه بوجه من الوجوه الا ان یکون
حرام ہی بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسیطرح مگر یہہ کہ ہو
فقیرا او له عیال فقراء عاجزون عن الکسب وهم مضطرون فیاخذونه علی سبیل الصدقة المبتداة واخذه
خادم فقیر اور واسطے اوسکی عیال اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کے مارے پس لین وہ اوسکو بر سبیل صدقہ نئی کے اور لینا اوسکا
ایضا مکروه ما لم یقصد به الناذر التقرب الی الله تعالی وصرفه الی الفقراء ویقطع النظر عن نذر الشیخ
بہی مکروہ ہے جبتک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا بکا طرف فقیروں کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے
فاذا علمت هذا فما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت وغیرها وینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیهم
پس جب جانا تو نے تو یہہ جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہموں سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہی طرف قبروں اولیا کی واسطے نزدیکی حاصل کرنیکے
فحرام باجماع المسلمین ما لم یقصدوا بصرفها الفقراء الاحیاء قولا واحدا انتهی وکذا فی النهر والدر
پس حرام ہی ساتہہ اجماع مسلمانوں کے جبتک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقیروں زندوں پر اتفاق ہی علما کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق والے کا اور اسیطرح نہر فائق اور در مختار میں
تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکہا ہی وہ بہی بہت مفید ہی سو سوال
کی لکہا جاتا ہی سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتے ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح
درست ہی اور بعضی نذر بشرط برآمد کار کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین جواب بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام
بزرگون کے دیتے ہین فرق ہی نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کی چنانچہ جامع الرموز مین
لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیها بالقبول اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ اوفوا بالنذر ہم مین نذر کے فرمایا ہی النذر
ما الزمه الانسان علی نفسه انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اوسکی کئی
معنی ہین از انجملہ ایک معنی اسکی ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کی دریافت ہوئے تو اب حکم شرعی
ان دونون کا سننا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کی لیے جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانے تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا
بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ کا آدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہوچکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان
ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچہہ بطریق نیاز یعنی بر و صلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کو
کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ یعنی فاتحہ اور پہنچانے ثواب اوس چیز کے اوسکو ہی یہہ نیاز جائز اور حکم
کہانے اوس چیز کے میں تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مردہ کو پہنچانا ثواب صدقہ واجب کا اوسکو ارادہ
کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہنچانا ثواب اباحت یا کولی کا واسطے عام مومنون کی ارادہ کیا ہی تو کہانا
اوسکا ہر ایک کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ نذر بزرگون کی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے اون سے یا اوپر
برآنے ایک کام کی معلق کر کر کرتے ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچہہ کہ نیاز اونکی بطور نزدیکی حاصل کرنیکے

اوسکو

اوسنی اور معلق ساتھہ کسی کام کو کرتے ہین بلکہ اول وہ چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکا کسی بزرگ کو بخشتی ہین کہانا او سکا فقیرا
کو دو صورتیکہ نیت پونہچانی ثواب صدقہ کو ولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور دو صورتیکہ نیت اوسکی پونہچانے ثواب یا حت کو ولی کی کسی بزرگ کو ہو کہانا اوسکا
اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پونہچانے ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتھہ نیت نزدیکی حاصل کرنیکی اون سی
جائز نہین اور جائز نہین ہی واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیے اپنی نفس پر خواہ وہ ہو واجب کرنا مطلق ساتھہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی اسلیے کہ یہہ نذر ہی اور نذر سوا
خدا کی کسی کی لیے روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتھہ کسی کام کی ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح
جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوپر اپنی نفس پر واسطے اون بزرگ کے نہو جائز ہی بلکہ مستحسن ہی اور اوسکی کہانی میں جو تفصیل ہم اوپر ذکر کر
گئی انتہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کی یعنی نذر کسی واسطے کسی نبی کی انبیا علیہم السلام مین سی یا کسی ولی کی اولیا مین سی
نہین لازم آتا اوسپر کچہہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سی اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور ہو جانور ذبح کیا
پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہا وین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتھہ صفات اللہ تعالی کی ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ
اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سی کہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی ساتھہ نامون اور
صفتون اوسکی کی یا چپ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی
قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتے ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیے منع
کیا کہ قسم مختص ہی ساتھہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ شایہ کیا جاوی ساتھہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس رض سی کہ قسم کہاؤن
مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون مین اوسکو بہتر ہی اس سی کہ قسم کہاؤن مین غیر اللہ کی پہر پورا کردون اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم
کہاوی جسکے چاہی اپنی مخلوقات مین سی واسطے آگاہ کرنے کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی
اس نی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلی وارد ہونی نہی کی یا بسبب عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا
ہو نوع ومولانا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاؤ بتون کی اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نے ف
ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا اس سی تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب
عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ
حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام بتون کی ہین پس چاہیی
کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنی کی آ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیی کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی مسلم کی زبان پر ازراہ
کے بحسب عادۃ سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ ازراہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے ان الحسنات یذہبن السیئات پس یہہ توبہ ہوگی
غفلت سے اور دوسرے یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر ومرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کی
پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی ورتصدق کرے یعنی کچھہ اپنے مال مین سے صدقہ دے تا کفارہ اوس گناہ کا ہو اور بعضون نے کہا کہ صدقہ دے اوس مال کو کہ ارادہ رکہتا ہی جوے کہیلنے کا
ساتہہ اوسکی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوے کسیکو طرف کسی گناہ کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جو کہیلے وعن ثابت بن الضحاک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال ولیس علی ابن ادم نذر فیما لا یملک ومن قتل
نفسہ بشیء فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ومن لعن مؤمنا فہو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فہو کقتلہ ومن ادعی دعوی کاذبۃ
لیتکثر بہا لم یزدہ اللہ الا قلۃ متفق علیہ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوے کسی دین کی
سوا اسلام کی جہوٹی پس وہ ہوتا ہی جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک وہ اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنے تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری
وغیرہ سے دنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتہہ اوس چیز کے دن قیامت کی یعنی مثلا چہری سے مارتہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگے اور وہ مار یگا اپنے تئین اوس سے
ہمیشہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد
مسلمانکو ساتہہ کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کے اسباب قتل سے ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کے اور جو
شخص کہ کرے دعوی جہوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکے مال بہت نہین زیادہ کریگا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کسی دین کی مثلا یہہ کہ
کہی اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جہوٹ اسمین یہہ ہی کہ مثلا پہر کرے اوس کام کو
اسلیے کہ قسم واسطے منع کرنیکے فعل سے ہوتی ہی کہ نکرے پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکرے وہ کام اور اگر کرے تو جہوٹا ہوگا پس جو ہوگا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا
کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سے ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی بیچ قسم کہانے کے
یا بعد قسم توڑنے کی بسبب ساقط کرنے حرمت اسلام کے اور راضی ہونے کی ساتہہ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین حکم اسکا کہ
ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوۃ فقد کفر اسکے
بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا پہر اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنے قسم کے یا نہین
پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضے علما کا تو یہہ ہی کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنے اسکے اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی
اور مالک اور شافعی نے کہا کہ یہہ قسم نہین ہی اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنے والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو اسمین یا جہوٹا اور درالمختار مین لکہا ہی
صحیح یہہ ہی کہ اسطرحکا قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کرے اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور
اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی اعتقاد مین یہہ ہی کہ کافر ہوجاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی یا ساتہہ مباشرت شرط کے زمانہ آیندہ مین تو کافر ہوجاتا ہی
دونون صورتون مین واسطے راضی ہونی اوسکے کے ساتہہ کفر کے انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسے کہ کہی اگر شفا پاوے بیمار میرا تو فلانا غلام
آزاد کرون اور وہ غلام اوسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہو اوسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق
کرے آزادی کو ساتہہ ملک کے کہ کہی اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنے کے اور
ملک مین آنے کی اور تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہی کہ بعنوان احتراز ... اونہو ...

جو

بغیر قصد تکبیر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہے بیچ دعوی کرنے احوال اور فضائل اور کمالات کے بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کے نزدیک عابدوں کے جیسا کہ بعضے
اور متصنع طریقت کے کرتے ہیں اعاذنا اللہ من ذلک ش ع ح وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ان
شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں قسم خدا کی اگر چاہے اللہ نہ قسم کہاونگا کسی چیز پر پھر دیکھوں میں خلاف اوسکا بہتر اوس سے
مگر کہ کفارہ دوں میں قسم اپنی سے اور کروں میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاوں میں ایک کام پر کہ نکرونگا
اوسکو حالانکہ کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اوسکی آگے مذکور ہوگی ع ح وعن
عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسأل الامارۃ فانک ان اوتیتھا
عن مسئلۃ وکلت الیھا وان اوتیتھا عن غیر مسئلۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فکفر عن
یمینک وائت الذی ھو خیر وفی روایۃ فأت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ ہووے گا تجہہ حاکم کریں پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنے
سے تو سونپا جاویگا طرف اوسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اوسپر اور جس وقت قسم کہاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف
اوسکا بہتر اوس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت میں یون ہے کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور کفارہ دے قسم
اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہے نہیں ادا کر سکیگا حق اوسکا مگر بعضے آدمی
پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سے اپنے اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکے اور نہیں مدد کریگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اس صورت میں تمام
شر و فساد پیدا ہونگے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر پس اس صورت میں راستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی
اگر قسم کہاوے گناہ پر مثلاً کہے کہ نماز نہیں پڑہونگا یا ڈالونگا یا مار ڈالونگا اپنے باپ کو یا اپنے باپ سے کلام نہیں کرینگا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ دے قسم اپنی کا اور اگر
قسم کہاوے ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہے اوس سے جیسے قسم کہاوے کہ میں اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرینگا ایک مہینے یا مانند اوسکی تو توڑ ڈالنا اوسکا
افضل ہے اور باقی اقسام اسکی ابتدای باب میں ذکر ہو چکی ہیں اور پہلی اور دوسری روایت میں فرق یہہ ہے کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ دے پہلے
قسم توڑنے سے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ بعد قسم توڑنے کے دے اور تینوں امام جائز رکھتے ہیں دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے
سے لیکن شافعی یہہ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتھ روزے کے پہلے قسم توڑنے کے نہیں جائز اور اگر غلام آزاد کرے یا کہانا کہلاوے یا لباس دے پہلے قسم توڑنے کے
تو جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ جن حدیثوں میں تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہے اون میں واو مطلق
جمع کے لیے ہے ع ح وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منھا فلیکفر
عن یمینہ ولیفعل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پھر دیکھے یعنی خلاف
اوسکا بہتر اوس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اھلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہمیشہ کرنا ایک تمہارا ساتھ قسم اپنی کے بیچ مقدمہ اہل اپنے کی گناہ میں زیادہ
ہے اوسکے نزدیک اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اوسکے سے جو کہ فرض کیا اللہ نے اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر چہ قسم توڑ

میں بھی باعتبار ظاہر کے ہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہی اور بیچ گمان قسم کہانیوالے کی ہی اسمین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کے کہ لازم کرے وحشت
ہونے میں اہل وعیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثوں کی ہی کہ بر تقدیر ہونے بہلائی کے خلاف قسم میں
قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينك على ما يصدقك عليه صاحبك
رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر چیز کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم
دینے والا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے نیت اوس شخص کی ہی کہ قسم دیتی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہیں نیت
قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ اس صورت میں ہی کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت
قسم دینے قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینے والا نہو تو مضایقہ نہیں ہی توریہ میں خصوصاً کہ اوسمیں نفع کسیکا ہو جیسا کہ
کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہیں بارادہ بہن اسلام کے تا ہاتھ اوس ظالم کی سے اوسکو خلاص کرین ع وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمين على نية المستحلف رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینے والی کی نقل کی یہہ مسلم نے وعن عائشة قالت انزلت هذه الاية لا يؤاخذكم الله باللغو في
ايمانكم في قول الرجل لا والله وبلى والله رواه البخاري وفي شرح السنة لفظ المصابيح وقال رفعه بعضهم عن عائشة
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیت نہیں پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کی بیچ قسموں تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ
نقل کی یہہ بخاری نے اور شرح السنۃ میں روایت کی گئی ہی یہہ ساتھ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنۃ میں کہ پونہچائی ہی یہہ حدیث بعضی راویون
نے حضرت عائشہ سی حضرت تک ف یعنی عادت عرب کی ہی کہ اپنی کلام کرنے میں اکثر کہتے ہیں لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہیں یہہ کام نہیں کیا اور
قسم ہی اللہ کی ہنی یہہ کام کیا ہی اور اس کی کہنی میں ارادہ قسم کا نہیں کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سے
قسم نہیں منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتے ہیں لغو کی معنی ہیں لغت میں کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نے اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو
بلاقصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر بگمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع میں ایسا ہو نہیں چنانچہ بیان
مفصل اسکا ابتدا باب میں ہو چکا ہی ع الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تحلفوا بآبائكم ولا بامهاتكم ولا بالانداد ولا تحلفوا بالله الا وانتم صادقون رواه ابو داود والنسائي روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاؤ تم اپنی باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور قسم کہاؤ تم اللہ کی مگر
اسحال میں کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ میں یا آیندہ میں نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے وعن ابن عمر قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله فقد اشرك رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی قسم کہائی
غیر اللہ کی اسحال میں کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اوسنی شریک کیا اوسکو ساتھ اللہ تعالی کے بیچ
تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسیکی اوسکی قسم کہاتی ہیں مانند قسم کہانی بیٹی
یا اوسکی سر یا جان کی یہہ بھی خالی گناہ سی نہیں اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلاقصد بحسب عادۃ کی مانند لا وابی کی تو شرک و
گناہ نہیں ع دمولانا وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف بالامانة فليس منا رواه ابو داود

والنسائی

والنسائی اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی ابو داؤد
اور نسائی نی ف یعنی جس نی قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنے کے طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہمارے تابعین مین سے نہین ہی اسلئی کہ یہہ اہل کتاب
کی عادات سی ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی نہ قسم کہاؤ تم نماز و روزہ و حج اور مانند انکی کی اور یہہ قسم
نہین کفارہ ہی اس قسم مین سبکی نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ
قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اسلیئے کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اسواسطے کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت
اللہ سی کلمہ توحید ہی ع ق ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو
کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی مین بیزار ہون اسلام سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا
اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہہ ابی داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کوئی قسم
کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہوگیا
وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنے کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اوسنی نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی
گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہائی مسلمانکو سچا ہی ث مولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجتھد
فی الیمین قال لا والذی نفس ابی القاسم بیدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
مبالغہ کرتی قسم کہانے مین مراد نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابو القاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نقل کی ابو داؤد نی ف نہین یعنی نہین غیر اوسکی
ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت
کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی نفس مبارک حضرت کی ع ق ح **وعن** ابی ھریرۃ قال کانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا حلف لا واستغفر اللہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتے
لا واستغفر اللہ نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف قسم کہنا اس عبارۃ کا بسبب بہت قسم کی ہی اسلیئے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے
اگر ہو امر برخلاف اوسکی جو کہ یہہ کہنا مضبوط کرتا ہی کلام و مطلب کو پس حکم قسم کے ہی ع ح **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ تعالی فلا حنث علیہ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی و
ذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی
انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہی حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نے
ایک جماعت کو کہ ٹھہرائی ہی اونہون نی یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے
انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر مترتب ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنے سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسطرح
انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہی منعقد ہونی تمام عقود کی سی یہی مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا اور ابن عباس کی نزدیک کہنی انشاء اللہ
منفصل کا بہی یہی حکم ہی اور حد متصل ہونی کی یہہ ہی کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد قسم کی اور کلام مین مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل
نہ ہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نی حد اتصال کی اور اور بہی کچھہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّاُکَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ کَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو حال چچا کے بیٹے میری کے سے آتا ہو نمین اوسکی پاس اسحال مین کہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچھہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجھسے پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجھسے اور بتحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو یعنی کچھہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطے جزاء عمل اوسکی کہ آپ نہین دیتا اور مجھسے مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک بہی کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے قسم کے

بَابٌ فِی النُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان نذرون کے **ف** پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوائے اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سخی دیتا ہے خدا کی نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہی کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونے ضررون کے پس منع کیا آنحضرت صلعم نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سے تو جلدی کرتا ہی اوسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کچہہ دے مگر مقابلہ مین عوض کی دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہو لے یا متعلق کرتا ہی اوس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہوجاتی ہی تقدیر سے پس نکالتی ہی بخیل سے اوس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر کے سے یہہ ہی کہ نذر کرکے سستی نکیا کرین اوسکی ادا کرنے مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ ساتھہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نے مقدر نہین کیا وہ نذر سے ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سے بایں غرض ہی نہ مطلق نذر سے ط ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اوسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کی گناہ کرنے کی پس نہ گناہ کرے اوسکا نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا

بیچ اوس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے
ف نہیں جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہیں جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہیں لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور
حنفیہ کے نزدیک و سمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہیں مالک ہوتا یعنی مثلا کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مینی لازم کیا اپنی پر اسکو
خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونی نذر کی کہا طیبی نے مولانا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجہپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی
اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی
ع و در المختار وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْہُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ
نَذَرَ اَنْ یَّقُوْمَ وَلَا یَقْعُدَ وَلَا یَسْتَظِلَّ وَلَا یَتَکَلَّمَ وَیَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ
صَوْمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی کہ ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑا ہوا ہی
کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی
یعنی مطلقا اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سی کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ
اپنا نقل کی یہہ بخاری نے ف پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزہ اسلیے کہ نذر ماننی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزون کا ہمیشہ چاہی
اوسکی لیے کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیے جاتی ہین اس سی پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعا اور عرفا اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی
بہی تو واجب ہی اوسپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے اونکے ہمارے نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیے
حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند قراۃ کی یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا
طاقت بشری سی باہر تہا اسلیے بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُّھَادٰی
بَیْنَ ابْنَیْہِ فَقَالَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّرْکَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ارْکَبْ اَیُّھَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکَ وَعَنْ نَذْرِکَ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیے ہوے اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا حال ہی اسکا غرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی
عذاب کرنے اسکی سی اپنی جان پر البتہ بے پروا ہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ ابو ہریرہ
سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا اے بڈہی اسلیے کہ اللہ تعالی بے پرواہ ہی تجہسے اور تیری نذر سی ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو
بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سی کہا ابن مالک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نی کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہیں آتا اور کہا ابو حنیفہ نی
کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سی اور کہا مظہر نی کہ اختلاف
کیا ہی علمائی اوس شخص کی حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا
چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہو لے اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا

چلنے کی یا نہ طاقت رکھتا ہو اُس نے اور کہا علما ہمارے نے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھ پر ہی پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہے اوس پر حج یا عمرہ چلنا اور یہاں موقوف ہو اوسپر ہی اور کہے کہ مجھ پر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہیں آتا اوسپر کچھ نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک لازم ہے اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجھ پر ہی جانا طرف بیت اللہ تعالی کی تو نہیں صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اوسپر کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوے پھر اگر سوار ہو تمام راہ میں یا آدھی راہ میں یا زیادہ میں بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدھی راہ سے کم میں تو تصدق کرے بقدر اوسکی بکری کی قیمت میں سے ع ت ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نے فتوی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تھی اونکی ماں پر اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے اوسکی کے پس فتوی دیا حضرت نے سعد کو یہہ کہ ادا کرے نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے بیچ نذر سعد کی ماں کی بعضوں نے تو کہا ہے کہ نذر مطلق مانی تھی اور بعضوں نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضوں نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضوں نے کہا صدقہ اور ظاہر یہہ ہے کہ تھی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہے اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا اوسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ نہیں لازم ہے وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا نہو تو بھی لازم نہیں وارث پر ادا کرنا اوسکا لیکن مستحب ہے اور علما ظاہر کہتے ہیں بموجب اس حدیث کے کہ لازم ہے اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ وارث نے نذر لازم نہیں کی ہے کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہوا اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہے کہ اوسکی ماں نے ترکہ چھوڑا ہو اوسمیں سے اوسنے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سے اور اس حدیث میں دلالت وجوب پر نہیں

ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہہ ہے کہ الگ ہو جاؤں سارے مال اپنے سے اور تصدق کر دوں اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھ کچھہ مال اپنا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا میں نے پس تحقیق رکھتا ہوں میں حصہ اپنا جو کہ خیبر میں ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور یہہ ٹکڑا ہے حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کے ساتھ نہ گئے جب حضرت تشریف لائے تو خفا ہوئے اونپر اور لوگوں کو منع فرمایا کہ کوئی اونسے کلام نکیا کرے یہہ بہت تنگ ہوئے اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کرتے بعد چند روز کے توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکے حق میں یہہ آیت اتری وعلی الثلاثة الذين خلفوا الآیۃ پس جب مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سے عرض کیا کہ میں اس شکرانہ میں اور کامل کرنے توبہ اپنی کی لیے چاہتا ہوں کہ سب مال بید و دیدوں حضرت نے فرمایا کہ کچھہ مال رہنے دے ظاہر یہہ ہے کہ دو تہائی مال رکھنے کو فرمایا ہو اور حضرت نے یہہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا اونکو حاجت ہو کچھہ اور صبر نکر سکیں اور حضرت ابوبکر نے جو سارا مال لا دیا اور حضرت نے منع نہ کیا سبب یہہ تھا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تھے اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب میں اسلیے لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تھا اسمیں کہ کعب نے واجب کی اپنے نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے ف یہہ حدیث دلیل ہے امام اعظم رحمہ اللہ کی اور حجت ہے امام شافعی پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر
نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا اطاقہ فلیف بہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ ووقفہ بعض علی ابن عباس
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانے نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کے لیے مجہپر نذر ہی اور تعین نکری اوسکی چیز نذر
کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانے نذر گناہ مین تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانے ایسی نذر کہ نہ
طاقت رکہی اوسکی پورا کرنیکے یعنی مثلا نذر مانی پہاڑ کے اوٹہانیکی یا پیادہ چلنیکی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکی کے پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص
کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو بعضون نے ابن عباس پر **وعن**
ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم رواہ ابو داود اور روایت ہی ثابت
بن ضحاک سے کہ کہا نذر مانی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہہ کہ ذبح کرے اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا تہا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کے سے
کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدون کفار کے سے کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر
طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطے نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا
نقل کی یہہ ابو داود نے ف کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلا اونکا ہوتا تہا کہ وہان جا کر سیر و تماشے مین مشغول ہوتی تہی ان باتون کی پوچہنے سے غرض یہہ تہی کہ مشابہت
کفار کے ساتہہ نہو ۱۲ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک
بالدف قال اوفی بنذرک رواہ ابو داود وزاد رزین قالت ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ
فقال ہل کان بذلک المکان وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالت لا قال ہل کان فیہ عید من اعیادہم قالت لا قال اوفی بنذرک
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے نذر مانی
ہی کہ بجاؤن مین دف آپکے سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کے جہاد سے فرمایا پوری کر لے اپنی نذر نقل کی یہہ ابو داود نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اوس عورت
نے نذر مانی ہی مینے یہہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانے اور فلانے کے وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان مین کوئی
بت جاہلیت کی بتون مین سے کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورت نے کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلا میلون انکی سے کہا اوسنے کہ نہین فرمایا پوری کر لے اپنی نذر
ف اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کوئی ہر کسی نذر کرے خاص طاعت کی چیز اپنی وہ کہتی ہی کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن جبکہ اوس
نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوینگے خیر و عافیت سے تو مین دف بجاؤنگی بجانا اوسکا حکم طاعات سے ہوا ۱۲ **وعن** ابی لبابۃ انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان اہجر دار قومی التی اصبت فیہا الذنب وان انخلع من مالی کلہ صدقۃ
قال یجزئ عنک الثلث رواہ رزین اور روایت ہی ابی لبابہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام
کمال توبہ میری سے یہہ ہی کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ گہر کہ پہنچا ہون مین اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنی سے واسطے تصدق
کرنیکے فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی تجہسے تہائی مال نقل کی یہہ رزین نے ف [illegible] کہا ابو لبابہ [illegible]

بہاگنی کے اسجگہہ سی کر غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کے اسلیے کہ عیال و اموال ابولبابہ کے تہے اونکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے محاصرہ کیا تو اونہون نے حضرت سے عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہمارے پاس بہیجدیجیے تا اونسے ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرت نے بسبب عرض اونکی کے ابولبابہ کو اونکے پاس بہیجا جب اونہون نے ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورت اور چہوٹی اور بڑے اونکی ابولبابہ کے آگے روئے اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون نے ابولبابہ سے کہا کہ ای ابولبابہ خبر دے ہمکو کہ اگر اوتر ینگے ہم حکم محمد پر تو کیا کرینگے وہ ساتہہ ہمارے ابولبابہ نے اپنی ہاتہہ سے اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگے تمکو ابولبابہ کہتے ہین کہ یہہ بات میرے منہہ سے نکلی تہی اور ہنوز قدم وہان سے میں نے نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نے خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیۃ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول و تخونوا اماناتکم بعد اوس کے گئے ابولبابہ مسجد مین اور باندہا اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہین کہولونگا مین اپنا پاؤن یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتے جب وہ نماز پڑہ لیتے تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکو کہولنے کی لیے تو وہ راضی نہوتی اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آکر نہ کہولینگے مین یہان سے نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندہے رہے یہانتک کہ مارے بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑے پہر توبہ قبول کی اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نے توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنے تئین اونہون نے کہا کہ واللہ مین اپنے تئین نہین کہولونگا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنے دست مبارک سے پہر اونہون نے عرض کیا کہ مین چہوڑنا توبہ اپنی اسمین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سے نکل آؤن تصدق کرنیکے لیے حضرت نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین جو اب قوم کی گہر چہوڑ دینے کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرت نے روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے نذر مانی ہی واسطے اللہ عز وجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونے اسکی کے سہل تر پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوس شخص نے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو پہانکی نماز پڑہنی سے تو جا اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تو نے یعنی بیت المقدس مین پڑہنے کی نقل کی یہہ ابوداود و دارمی نے ف شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اگر نذر کرے نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سے اگر پڑہے مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کرے نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہے مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکل آتا ہی نذر سے اور کہا علما ہمارے نے کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہے اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ت ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهَا اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نے نذر مانی یہہ کہ حج کرے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی بے پروا ہی پیادہ

بہت تیری کی ہی پس چاہیے کہ سوار ہو جیسی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کے
نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے
ہدی اور ایک روایت ابی داود کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا ساتھہ مشقت بہن تیری کے
کچھہ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھہ ثواب نہین حج تا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا ف ہدی کہتی ہین
اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں اور حکم ساتھہ بدنے کے واسطے
استحباب کے ہی کہا قاضی نے کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتھہ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھہ تمام انہی اعمال کے کہ نہین جائز ہی
ترک اونکا مگر اوسکے لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہی ساتھہ ترک اوسکے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت
علی رضی نے کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بسبب اس حدیث کے اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہی بکری جیسی بیچ تجاوز کرنے کی میقات سے اور حمل کیا ہی اونہون نے
امر کرنیکو ساتھہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد
کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہی یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کی ہی جو کہ آگے مذکور ہی تاکہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون کی نہ کفارہ قسم کا ۔

ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی عبداللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کرے پیادہ ننگی پاؤن ننگی سر پس فرمایا
حضرت نے کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین ۔ نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف سر ڈہانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکھنا سر عورت کو گناہ ہی اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تہی
پیادہ چلنے سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزے رکھے الخ یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری بدلی ہدی کے
روزے رکھے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا بین کہی قسمین جو کفارہ کی ہین انہین سے ایک یہہ بہی ہی پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے
تو تین روزے رکھے اور تین دن یعنی پے درپے اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہیے ۔

ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيْ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا تَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید
بن مسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہے اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کی پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیے تہی پس طلب کیا
ایک بہائی نے اون دونون مین سے اپنے دوسرے بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسرے بہائی نے کہ اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے بانٹنا میراث کا
تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نے کہ تحقیق کعبہ بے پروا ہی تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکہتا وہ کہ مال اپنا
نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بہائی سے یعنی اگر پہر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب
اوسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیری پر لازم کرنا اس قسم کا
یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور نہ بیچ قطع ناتے کی اور نہ بیچ اوس چیز کے کہ نہین مالک اوسکا

نقل کی ہے ابو داؤد نے **ف** رتاج کہتے ہیں بڑے دروازے کو اور یہاں رتاج کعبہ سے نفس کعبہ مراد ہے نہ دروازہ کعبہ کا

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النذر نذران فمن كان نذره في طاعة فذلك لله فيه الوفاء ومن كان نذره في معصية فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين رواه النسائي
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نذر کرنی دو طرح ہے پس جو شخص کہ نذر کرے طاعت میں یعنی بیچ بندگی اللہ کے پس یہہ واسطے اللہ کے ہے اسطرح کی نذر میں پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کرے گناہ میں پس یہہ نذر واسطے شیطان کے ہے نہ پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور کفارہ دے اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہے قسم کا نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** محمد بن المنتشر قال ان رجلا نذر ان ينحر نفسه ان نجاه الله من عدوه فسال ابن عباس فقال له سل مسروقا فساله فقال له لا تنحر نفسك فانك ان كنت مؤمنا قتلت نفسا مؤمنة وان كنت كافرا تعجلت الى النار واشتر كبشا فاذبحه للمساكين فان اسحق خير منك وفدي بكبش فاخبر ابن عباس فقال هكذا كنت اردت ان افتيك رواه رزين اور روایت ہے محمد بن منتشر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اوسکو اللہ دشمن اوسکے سے پس پوچھا ابن عباس سے یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھ مسروق سے پس پوچھا اوس سے پس کہا مسروق نے اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہے مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہے تو کافر جلدی کی تو نے طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطے مسکینوں کے کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے اور بدلہ دیے گئے وہ ساتھ ایک دنبہ کے پس خبر دی اوس شخص نے یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسیطرح سے تھا میں ارادہ رکھتا کہ فتوی دوں تجھکو نقل کی یہہ رزین نے **ف** اگر نجات دے الخ اس شخص کو دشمن کی ہاتھ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اوسنے کہا کہ خداوندا اصل موت مجھپر سخت نہیں میں باختیار خود جان اپنی تجھکو سونپتا ہوں لیکن مرنا دشمن کے ہاتھ مجھپر شاق ہے اگر نجات دیگا تو مجھکو اوسکے ہاتھ سے تو مارونگا میں اپنے تئین تیری راہ میں اور یہہ اوسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتھ سے اشد اور حرام ہے اور مسروق بن اجدع کبار تابعین اور بڑے علماء وفقہا سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نے اس مسئلہ کی پوچھنے کو مسروق سے اسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سے کیا تھا اور یہہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تھا پس اوسنے جب مسروق سے یہہ مسئلہ پوچھا تو اونہوں نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نکر اسلیے کہ تو اگر اللہ کے نزدیک مسلمان ہے اور اپنے تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور جو قتل کرے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کی دوزخ میں وارد ہوا ہے اس آیت میں ولا تقتلوا انفسکم ومن یقتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہے تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نا مشروع و نا معقول ہے اور یہہ جو کہا کہ بدلے دیے گئے اسحق ساتھ دنبہ کے تو یہہ مبنی ہے اوپر قول بعضوں کے کہ حضرت ابراہیم ع م نے جو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہوں تو وہ اسحق تھے اور قول مشہور اور مختار یہہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل ع م تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت اسحق کے حق میں یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سے ہے واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح اور در مختار میں ہے کہ اگر نذر کیا ایک شخص نے یہہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو پس اسپر ہے ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ السلام کے اور لغو کہا ہے اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور لغو ہے نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہے امام محمد کے نزدیک بکری اور اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا ماں اپنی کے تو لغو ہے اجماعا

کتاب القصاص

کتاب ہے بیچ بیان قصاص کے **ف** قص اور قصص کے معنی ہیں پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا مارنے کو اوسکو بدلے میں مقتول کے اسلیے اسکو قصاص کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں مساوات کو کہتے ہیں قصاص یعنی سے برابر ہو جانے میں

اور قاتل کا قاتل اور مقتول اسکو کہا جاتا ہی قاتل و مقتول اوس چیز سے کہ کیا قاتل نے مقتول سے **الفصل الاول** عن
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث
النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہوں مگر
ایک بات کو تین باتون میں سے ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع مین مقرر ہی اور دوسرے
زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہووے وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم
نے ف گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور پیغمبری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا
کافی ہی بیچ ناروا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزون مین سے
یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہے
اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینے والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ کر جماعت مسلمانون
کی اور الگ ہو جاوے اوسکے سبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول اسکے یا فعل کے یا اعتقاد کی تو واجب ہی قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کرے اور اوسکو
مسلمان کہنا مجازا ہی باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوے تو اوسکو نہ قتل کرین شع **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنے سے جبتک کہ نہین پہنچا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جبتک کسیکا
خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی بیچ وسعت کی ہی اور جب کسی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا
اونکے زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سے ع **وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کے حکم کرنا خونون مین ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اپنی سندون کے حقوق مین جو حکم کیا جاویگا
تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کے حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہی
کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن**
المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا
ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اھویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال
یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان
تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود رض سے کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ
خبر دیجیے مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سے پس لڑین ہم آپس مین پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونون ہاتھون مین سے تلوار اور کاٹ
ڈالے اوس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا مین واسطے اللہ کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ جب قصد
کیا مین نے کہ قتل کرون مین اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کہا کیا مار ڈالون مین اوسکو بعد کلمہ کہنے کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اوسنے کاٹ ڈالا ایک

ایک ہاتھ میرا پس کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا اوسکو پس تحقیق وہ بمنزلہ تیرے ہے پہلے قتل کی اور تو اوسکی تحقیق ہوویگا بیچ مرتبہ اوسکے پہلے کہنے کلمے اوسکے کے کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا ایسا ہی وہ بھی ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانیکی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مار ڈالنے اوسکے جیسا وہ تہا پہلے کہنے کلمے کے اوسکا مار ڈالنا درست تہا بسبب کفر کے اور اب تیرا مار ڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اوسکے کے **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہینہ کی یعنی ایک لشکر بہیجا اونسے اور جہینہ نام ہی ایک قبیلہ کا پس گیا مین ایک شخص کے پاس اونمین سے اور ارادہ کیا مینے یہہ کہ ماروں مین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنے لا الٰہ الا اللہ اور مارا مینے اوسکو نیزہ پس مار ڈالا مینے اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نے اوسکو حال آنکہ پڑہا اوسنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکی نہیں کہ کیا اوسنے یہہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نے دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والیکی طرف سے فرمایا حضرت نے یہہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانیکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تو نے دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تو نے حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنے بسبب ایمان جان اپنی کے کہا ہی یا بطریق اخلاص و صدق کے اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہتا پس چاہیے تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونیکا دینا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسے حال مین نہیں نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطا اجتہادی مین معذور رہتا ہی اسلیے اسامہ پر دیت لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیے ہوئی کہ لازم تہا اونکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والی کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سے اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت سے آوے گی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذالک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب طول مسافت سے تحدید اوسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے سے یہہ ہی کہ اول بہشت میں اور جہان نہین بو بہشت کی پاوینگے یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تشدید ہی ش ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرایا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہی گرا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکے ہاتہہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کی یعنی چہری وغیرہ سے پس تیز چیز اوسکی اوسکے ہاتہہ مین ہوگی بہونکیگا اوسکو اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا کا کیا ہے لفظ خالد کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اوس چیز سے عذاب دیا جاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہی کہ جو حلال جان کر ان چیزونکو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہی مدت دراز تک **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گہونٹے اپنا اور مار ڈالی اپنے تئین گلا گہونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہ ماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا بیچ اون لوگون کے کہ تہے پہلے تمسے ایک شخص اوسکی لگا تہا ایک زخم پس بے صبری کی دشمنی اور لی ایک چہری اور کاٹ ڈالا ساتہہ چہری کے اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہما خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجہسے بندہ میرے نے ساتہہ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مینے اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنے ہلاک کرنیکو حلال جانا اور اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہے سزا اپنے کردار بد کی اور قتل نفس شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک ہی پروردگار کی ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے **وعن** جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نے طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکان کے جوڑ اپنی انگلیون کے پس جاری ہوا خون دونون ہاتہون اوسکی سے یہانتک کہ مر گیا پس دیکہا اوسکو طفیل بن عمرو نے اپنے خواب مین اسحالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اسحال مین کہ ڈہانکے ہوئے ہی دونون ہاتہہ اپنے پس کہا طفیل نے اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیرے نے پس کہا اوسنے کہ بخشدیا مجکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میرے کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو خدا کی اوسپر اور سلام پہر کہا طفیل نے کیا ہی واسطے میرے کہ دیکہتا ہون تجکو ڈہانکے ہوئے دونون ہاتہہ اپنے کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجہسے اوس چیز کو کہ خراب کی تونے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکیکو بخشدے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

ہی برکت ہجرت کرنی سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تہی رحمت و مغفرت الہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ میں بخشا جاتا نہایت بسبب استغفار حضرت کی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد وفات حضرت کی مانند زیارت کرنی اونکی کی ہی حالت زندگی میں پس حاصل ہونی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیے اور یہہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنی کا دوزخ میں نہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ترجمہ وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پہر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور میں قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہوں اوسکا جو شخص کہ قتل کری پیچہی اوسکی کسیکو پس وارث اوسکی مختار ہیں درمیان دو امروں کی اگر چاہیں مار ڈالیں قتل کرنیوالیکو اور اگر چاہیں لیں اوس سی خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنہ میں ساتہہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہیں ہی بخاری اور مسلم میں ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نی اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتہہ معنی اسکی ف یعنی صحیحین میں معنی اس حدیث کی ہیں اور الفاظ اسکی اصلا نہیں ابی شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل میں حدیثیں صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین کی نہیں چنانچہ خود بغوی نی کہا ہی کہ یہہ صحیحین میں نہیں اور ابتدا اس حدیث میں جو فرمایا کہ پہر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرت نی روز فتح مکہ کی اور ابتدا اوسکا مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تہا اون ایام میں ایک شخص کو ہذیل میں سی بدلی میں اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت میں مارا گیا تہا پس ادا کیا حضرت نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دو قبیلوں کی جیسے کہ فرمایا اور میں قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرت نی قاعدہ شرع کا اس باب میں جو شخص کہ قتل کری الخ اس حدیث میں دلیل ہی اوپر اختیار قتیل کی وارثوں کو ہی چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہوتی دیت مگر ساتہہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی پس اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ وارث اس قتیل کی اختیار رکہتی ہیں چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اگر دی جاوی دیت اونکو ترجمہ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَاْسِھَا فَجِیْئَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتہروں کی یعنی ایک پتہر سر کے نیچی رکہا اور ایک اوپر مارا پس کہا گیا لڑکی سی کس نی کیا ساتہہ تیرے یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی نی یعنی جن جن پہ گمان تہا اونکا نام لیا یہاں تک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتہہ سر اپنی کی کہ ہاں اوسنی کیا یہہ پہر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اوسنی کہ میں نی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کچلنی یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتہہ پتہروں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ پتہروں کی ظاہر یہہ ہی کہ درمیان پتہروں کی سر کچلا ہو جیسا کہ اوس لڑکی کا اور اس میں دلیل ہی اوپر اسکے کہ مرد قتل کیا جاوی بدلی عورت کی جیسے کہ قتل کی جاتی ہی عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر بہاری کی کہ حاصل ہو ساتہہ اوسکے قتل غالبا موجب ہی قصاص کا اور یہی قول ہی اور تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصاص نہیں آتا اوس میں دلیل اونکی اور حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں اس میں اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ترجمہ وَعَنْہُ قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

تحكم أنس بن مالك لا والله ولا تكسر ثنيتها يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس كتاب الله القصاص فرضي
القوم وقبلوا الأرش فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره متفق عليه اور روایت ہی انس
سی کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پہوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکے کے انصار مین سی پس آئے قرابتی اوس لڑکے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھہ بدلے کے کہ ربیع کی بہی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نے نہین قسم ہی خدا کی
نہ توڑی جاوینگے دانت اوسکے ای رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس راضی ہوئی قوم
اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹی تہی نضر کے پس ربیع
دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نے از راہ رد و انکار کے حکم حضرت کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ از راہ توقع اور امید
کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیونکو اور ڈال دیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرین گے قصاص اس سے چنانچہ اسی لیی حضرت نے کلام مذکور انکی حق
مین فرمایا جبکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن
اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود ہی کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہا تو وہی
کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف فتنہ کا اوس پر سبب
تعریف کرنیکے اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سی ش ع ح وعن أبي جحيفة قال سألت عليا هل عندكم شيء ليس في القرآن فقال
والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا إلا ما في القرآن إلا فهما يعطى رجل في كتابه وما في الصحيفة قلت وما في الصحيفة
قال العقل وفكاك الأسير وأن لا يقتل مسلم بكافر رواه البخاري اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینے حضرت علی رض سی کہ کیا تمہار
پاس کوئی چیز سوا قرآن کے پس کہا حضرت علی نے قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین ہی پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجہہ
کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہمارے پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا
حضرت علی نی کہ خون بہا اور قرار و حکم اوسکا اور چہٹانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلی کافر کے یعنی سوا ذمی کے
نقل کی یہہ بخاری نی ف مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات
اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ
نکالتا ہون قرآن سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی
ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیرہ ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی
اور بہی بہت احکام تہی لیکن بیان ان ہی کا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسب
اسکی ہی سبب ہونی اوسکی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا ہی
کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی
اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص
اپنی اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین خبر کی وہ غیر انکی سے پس اسلیی پوچہا کہ حضرت علی کی ماننی میں حضرت علی کی رائ

علم اور تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس تم کہاں حضرت علی رضی کہ یہہ بات نہیں ہی یعنی حضرت نی نہیں خاص کیا ہی مجکو ساتھ تبلیغ و ارشاد کی سوای
اور لوگوں کی اسی بات میں نہیں ہی سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکھی ہوئی کی اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجھہ کی جہت سی اور بسبب استعداد و استنباط
کی پس جو کوئی دیا گیا سمجھہ اور ادراک اوسو جہہ معانی قرآن میں ہوئی گئی اوس پر ابواب علوم کے ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ
نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کے نہ ماری جاوی کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف
بیان کیا ہی اسکو بعضی راویوں نے اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سے ف اللہ تعالی
نے زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزیں مسلمانوں کے لیے پیدا کی ہیں تا عبادت کریں اور ان چیزوں کو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کریں پس
جس نے قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اوسکے لیے پیدا ہوئی ہی اوسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسیکی طرف اشارہ ہی اس آیت میں مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ
فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جسنے قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو ع وَعَنْ
أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ
فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کہ اگر تحقیق آسمان والی اور زمین والی شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اوندھا ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور
کہا یہہ حدیث غریب ہی ف بعض شارحین نے لکھا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہوگیا ہی کہ کبہم کو اکبہم
نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس میں لازم اور متعدی دونوں طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت
کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت کرنے خطا کے سے طرف راویوں ثقہ اور عادلوں کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر میں اکبہم اللہ
عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کی اس حال میں کہ پیشانی
قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتھہ میں ہوگا اور رگیں اوسکی بہتی ہوں گی خون سی کہیگا ای پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس
فریاد ہی کہ میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہہ کنایہ ہی اس سے
کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کر دینی اللہ تعالی کی اوسکو ساتھہ عدل اپنی کے ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا
ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی یہہ کہ عثمان بن عفان جھانکے مکان بلند پر دن محاصرہ کے اور کہا قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ

آیا جانتے ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر سبب ایک بات کی تین باتون مین سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنے کے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اوسکے مین پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کی ہین لفظ حدیث کے **ف** دار کی دار کہتی ہین گھر کو یعنی جن دنون مین کہ بلوائیون نے حضرت عثمان رض کو گھیر لیا تہا گھر مین اون دنون کو کہتی ہین یوم الدار پس ان دنون مین حضرت عثمان نے اوپر گھر کے چڑھ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتی ہین کہ جو مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الحدیث قصہ عثمان رض کا یعنی اشرف یوم الدار الخ مولانا رح **وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی کی جبتک کہ نہ پونہچے خون حرام کو پس جب پونہچا خون حرام کو تہک جاتا ہی نقل کیا اسکو ابوداود نے **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنے بہلائیون کے اور جلدی کرنیکے طرف بہلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنے بہلائیون کے سے بسبب شومی اس گناہ کے پس قتل کرنیکی خاصیت ہی کہ دل سیاہ ہوجاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہون کا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بہ نسبت اور گناہون کے : ع ح **وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ** اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سے یہہ کہ بخشدے اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی یہہ نسائی نے معاویہ سے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیت ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سے جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجہا جاتا ہی یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو وہ نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کے یہہ معنی ہین کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا بسبب ہونے اوسکے مومن ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکی کے مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجدون مین نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطے نماز فرض اور نوافل اوسکی کے کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا اور پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہی اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو مار ڈالے تو اوسکو قتل کیجیے اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتے ہین کہ باپ قتل کیا جاوے اور امام مالک کہتے ہین کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور دادا مانند باپ کے ہی اور دادا اور دادی اور نانی مانند ماں باپ کے ہین ع ح **وَعَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ اِبْنِي اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ**

صلى الله عليه وسلم فرأى الذي بظهره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعني أعالج الذي بظهرك فإني طبيب فقال أنت رفيق والله الطبيب اور روایت ہی ابی رمثہ سے کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھہ پس فرمایا کون ہی یہہ تیرے ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکے فرمایا خبردار رہو کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجھپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین بیچ اول حدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابورمثہ نے کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھی میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نے کہ چہوڑ دو مجھکو یعنی اذن دو مجھکو علاج کرون مین اس چیز کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے ف گواہ رہو ساتھہ اسکے یعنی گواہ رہو کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنے سے یہہ تہا کہ اگر بیٹے سے کچھہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوی تو مواخذہ اس سے کیا جاوی بحسب رسم جاہلیت کی کہ باپ بیٹون مین سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجھپر الخ یعنی اگر یہہ بیٹا کچھہ گناہ کی بات کرے تو تجھکو پکڑا اوسکے بدلے پرسش نہین ہی دنیا و آخرت مین اسیطرح سے تجھسے کوئی گناہ ہو تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاوےگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت میں جو رسم تہی کہ باپ بیٹون مین سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ باطل موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طبابت دانائی کا تہا حضرت کو جتلاکر اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی مہربانی کرتا ہی مریض سے علاج کرتا ہی اور نگاہ رکھتا ہی اوسکو اوس چیز سے کہ ظاہر ضرر کری اوسکو کہ شفا دینا اوسکو حقیقت مین طبیب یعنی جاننا حقیقت مرض و دوا کی اور نہین کوئی شفا دے سکتا سوا اللہ واحد کے کہ موصوف ہی ساتھہ بقا مولا ع ح

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن سراقة بن مالك قال حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيد الأب من ابنه ولا يقيد الابن من أبيه رواه الترمذي وضعفه اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہون نے نقل کی اپنے دادا سے اوسنے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے تہے باپ کا بیٹے اوسکے سے اور نہ قصاص لیتے تہے بیٹے کا باپ اوسکے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اوسکو ف یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مارتا قصاص نہ لیتے بلکہ خون بہا لیتے تہے ح

وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة والدارمي وزاد النسائي في رواية أخرى ومن خصى عبده خصيناه ح اور روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کری اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھہ پانو وغیرہ تو اعضا کاٹینگے ہم اوسکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین کہ جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اوسکو ف جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا باز آوین لوگ اپنے غلامون کے مار ڈالنے سے جیسے کہ چور کے پانچوین بار شراب پینے والے حق مین حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضون نے کہا کہ مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضون نے کہا کہ یہہ منسوخ ہی اس آیۃ سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا اسمین یہہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوے سبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور بعضون امام کہتے ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کے الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا الخ شرح السنہ مین لکھا ہی کہ گئے ہین سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹے جاوین بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہے یا منسوخ ہی ح ش ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاؤُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اونکے ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے ف امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہی دیت مین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ سو اونٹون چار قسم کے اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کے دیت مین ۱۲ ح

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ساتھ ذمہ اور عہد اونکے سے ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اونپر جو بہت دور ہو اونسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنے او اختلاف نکرنے مین اوپر اون لوگون کے کہ سوا اونکے ہین یعنی کافر یعنی جیسے کہ بیچ اجزا ایک ہاتھہ کی خلاف و جدائی نہین ہی اپنے مین ویسی ہی لائق ہی مسلمانون کو چاہیے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی وقت مقابلہ کی کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھہ فرق نہین درمیان رذالی اور اشرافت کی اور چھوٹی اور بڑی کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہی کو مار ڈالے جلاہی کے بدلے سید کو مار ڈالے اسلام حکم باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشراف رذال کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلے چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سے کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کے ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سے توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بھیجی ایک فوج اوس لشکر مین سے کسیطرف پھر لاوین غنیمت مارکر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہی بلکہ سارے لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنے کی یعنی جبتک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ مارین پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کے نزدیک حربی کی بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعی کی نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کی بدلے نہ ذمی کے بدلے ۱۲ مولانا [illegible] ح

وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ

ایک شخص نے کنوئیں کو کھودا اور کہا کہ ایک شہر یعنی ملک میں بغیر اذن دیکھے اور وہ اس میں ہلاک ہوگیا کوئی آدمی یعنی کنوئیں میں گر کر مرگیا یا ٹھوکر لگی اوس پتھر کی اور مرگیا اس سے
وہ اور آتی ہی عاقلہ پر کفارہ اور حرمان نہیں ہی قتل کی سے قاتل محروم ہوتا ہی میراث مقتول کی اور یا تحقیق وہ قتل کے سبب سے محروم نہیں ہوتا ملتقی وہدایہ وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ چھوڑونگا میں وس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سے کہ قتل کرے پیچھے لینے دیت کی نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھہ بیچ بدن اپنے کو پھر معاف کیا زخمی ہونے والے
نے یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اوسکا اللہ سبب بخشنے کی ایک درجہ اور دور کرتا ہی وس سے ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ
قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر بن
خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھی یا سات تھی بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اوسکو قتل خفیہ فریب کر اور فرمایا حضرت عمر نے اگر حملہ
کرتے اوسپر اور مدد کرتے صنعاء والے تو البتہ قتل کرتا میں اون سب کو نقل کی یہہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمر سے مانند اسکے ف صنعاء نام ایک شہر کا
ہی شہروں میں یمن کی سے اور خاص صنعاء کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو یہہ قتل کرنیوالے وہاں کے رہنے والے تھے یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت میں اور اس حدیث میں دلیل ہے
اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو سبکو قتل کرنا چاہیے ح وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِي فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی جندب سے کہا حدیث کی مجکو فلانی نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا مقتول
اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سے کہ پوچھہ اس سے کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا میں نے اسکو فلانی شخص کی سلطنت میں کہا جندب نے
کہ پس بچ تو اس سے نقل کی یہہ نسائی نے ف قتل کیا میں نے اسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب
یہہ کہ مراد اس قول سے یہہ کہ فلانی کی سلطنت میں قتل کیا یہہ ہی کہ فلانی بادشاہ کی عہد میں سبب مدد اوسکی کے میں نے اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت میں ہیں کہ ہو لفظ
ملک کا ساتھ پیش میم کے روایت میں اور اگر ساتھ زبر میم کے ہی تو معنی یہہ ہیں کہ قتل کیا میں نے اسکو بیچ جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اوسکی تھا اور
ملک فلانی شخص کے کہ یہی مثلا اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سے یعنی [illegible] سے باز رہ کرنے سے یا جھگڑنے سے کہ باعث ہو
قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا ایک بادشاہ کو تاکہ مدد کرے کسی ناحق کی ف ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھی کلمے کے یعنی مثلا اقتل کو اق کہا ملاقات کریگا
اللہ تعالی سے اسحال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اوسکے کے ناامید ہی اللہ کی رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف ناامید
الخ یہہ کنایہ ہی کفر سے بموجب قول اللہ تعالی کے لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو
ساتھ اس نشانی مذکورہ کے اور یہہ بھی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جاننے پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رضی

سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسیکو اور قتل کرے اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نے ف جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کرے اوس سے دوسرا تو حد نہیں ہے پکڑنے والے پر اسیطرح قصاص نہیں ہے پکڑنے والے پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے اوپر حاکم کے جسقدر مناسب جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہہ لکھا ہے لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ یہہ مدد کرنی ہے قتل پر اور بیچ مدد کرنے کے قتل پر سبب وارد احادیث کی قصاص ہے پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی میں ہے کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسیکو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور وہ مار ڈالے اوسکو تو ڈالنیوالے پر قصاص ہے اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مار دردہندہ اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے ف ح ع

باب الدیات

باب ہے بیچ بیان دیتوں کے ف دیات جمع دیت کی ہے دیت اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا نقصان کرنے کسیکے اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہے اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کے دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل بسبب میں شرح ملتقی

الفصل الاول

فصل ہے پہلی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ وھذہ سواء یعنی الخنصر والابھام رواہ البخاری روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہے یعنی اشارہ کیا حضرت نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام انگلیوں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پانوں کی تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر انگلی کے دسواں حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ وہ دس اونٹ ہیں پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہیں اور چھنگلیا کے تین اسلیے کہ دونوں برابر ہیں اصل منفعت میں پس زیادتی نقصان کا اعتبار نہیں جیسے داہنے اور بائیں میں فرق نہیں اور جبکہ ہر انگلی میں دسواں حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کی میں حساب اسکا ہے پس ہر بند انگلی میں تہائی دسویں حصہ کا ہے اور بیچ بند انگوٹھے کے آدہا دسویں حصہ کا اسلیے کہ اوسکے دو بند ہیں اور اور انگلیوں کے تین تین بند ہیں ح وعن ابی ھریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیھا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثھا لبنیھا وزوجھا والعقل علی عصبتھا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرہ کے یعنے اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تھا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مرگئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی واسطے اوسکی بیٹوں کے ہے اور اوسکی خاوند کے لیے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبوں پر ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تھی دو عورتیں آپس میں لڑیں پس ایک نے اونمیں سے پتھر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تھی پتھر اوسکے پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ میں سے نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نے ساتھ غرہ کے اوس عورت مارنے والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد اوسکے مر جاتا تو تمام دیت بڑے آدمی کی سی دینی آتی اور غرہ کو کہتے ہیں یعنی یا زانجملہ غلام اور لونڈی پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ سے بیسواں حصہ دیت کا ہے یعنی پانسو درہم اور اوسکے عصبوں پر ہے مراد عاقلہ سے عصبے ہیں

بعوض پتھر کے کہ اگر کسی کے نہ ہو واقع ہو تا ہو اوس سے قتل غالبا ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی جو کہ کسی قتل کی ہی چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہ
امام ابو حنیفہ سے کہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتے ہیں کہ قتل ساتھہ بھاری پتھر کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھہ اوسکے
قتل غالبا قتل عمد ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھہ اوسکے قتل غالبا اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہی اور تغلیظ
بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہہ ہی کہ واجب ہوں چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب
میں ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہی کہ تین طرح کی اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتدا باب میں ہو چکا ہی اور خطا محض میں تغلیظ
نہیں ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہیں اوسمیں پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہیں اور یہہ باتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور
کہتے ہیں کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سائب بن یزید سے پس عمل کیا ہمنے ساتھہ متفق کے **وَعَنْ**
أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ
مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ
مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ
وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أُصْبُعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابی
بکر بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ
لکھا طرف یمن والوں کے اور تھا بیچ نامہ حضرت کے یہہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمد اپس تحقیق وہ قصاص ساتھہ اپنے ہاتھ کے ہی یعنی
قتل کیا جاوے بدلی قتل اور تقصیر کے کہ ساتھہ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی ساتھہ لینے دیت کے یا معاف کر دیں
تو نہ قتل کیا جاوے اور اوس نامہ میں یہہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اوسمیں یہہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی سو اونٹ یعنی جبکہ
پانچ طرح اونٹ ہوں سو اونٹ [illegible] بتفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکھنے والوں کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہی
سو اونٹ اور بیچ دانتوں کی کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہی اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے
جاویں دیت ہی اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہی اور بیچ توڑنے پیٹھہ کی ہڈی کے دیت ہی اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کے دیت ہی اور بیچ کاٹنے ایک
پانو کے آدھی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچنے پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ
اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کی انگلیوں ہاتھہ اور پانو کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نے
اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکھہ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کے پچاس اور بیچ زخم کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ
اونٹ ہیں **ف** بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد میں جبکہ قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر تو دیت ہی
اور قتل خطا اور شبہ عمد میں بھی دیت ہی اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھہ قیاس
کی اور یہہ ہی کہ اونٹ والوں پر واقع ہی بسبب اتفاق کے اونٹ ہیں اور زر دار و نقرہ دار پر یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب نہو جانا چاہیے
اختلاف کیا ہی علما نے بیچ دراہم و دنانیر کے آیا اصل ہی جاویں دیات میں یا نہیں پس کہا ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جائز ہی لینا اونکا دیات میں با وجود ہونے اونٹوں کے اور کہا

شافعی نے کہ عدول کرے اونٹوں سے جگہ اونکی چاندی یا سونا مگر رضا سے طرفین کے اور پہوٹنا دونوں آنکھوں کی آخر اصل بیچ اسکے قطع اعضا ہے کے
یہہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام و کمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنے
نفس کے ہے پس ملحق ہے ساتھہ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا
ہوتی ہیں اس سے اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھہ چار دیتوں کی بیچ ایک ضرب کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسی طرح اگر داڑھی
کسیکی کوئی مونڈ ڈالے اور وہ پہر نہ نکلے تو دیت آتی ہے اسکی کہ فوت کرنا ہے جمال کا ہوا اور اسی طرح سر کے بالوں میں کذا فی الہدایہ ش ع ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ**
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور
اونسے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کہ کہل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ ہیں یعنی ہر
دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی حسین کے زخموں کا ہے ف اگر کوئی کہے کہ
جب بیچ تمام دانتوں کی دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت میں پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتے ہیں یا اٹھائیس جواب یہہ ہے کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع
ہیں عقل کو اسمیں دخل نہیں لیکن یاں بعضے اقسام ہیں جیسے کہ ساری دیت دونوں آنکھوں میں اور آدھی دیت ایک آنکھہ میں ہے مثلا وجہ معقول ہے معلوم کرسکتے ہیں اور اصل
وہی حکم شارع ہے ش ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ**
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مقرر کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی برابر نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی
نے ف یہانتک کہ انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ ہیں دونوں مختلف جوڑ میں جیسے کہ پہلے گذرا ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ**
سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں برابر
ہیں اور دانت برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ بعضے بڑے ہیں بعضوں سے جیسے اگلے دانت اور ڈاڑہیں برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ ڈاڑہیں بڑی ہیں اگلے دانتوں سے
اور یہہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں نقل کی یہہ ابو داود نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ
عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ
لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهَدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پہر فرمایا
یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہیں ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام میں اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت میں پس تحقیق
اسلام نہیں زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکہتے ہیں یعنی اتفاق کا رکہتے ہیں اون لوگوں پر کہ سوا اونکے ہیں یعنی کافر پناہ دیتا
ہے اونپر ادنی اونکا اور پہیرتا ہے اونپر جو بہت دور ہے اونسے اور پہیرتے ہیں لشکر اونکے بیٹھے رہنے والوں پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر حربی کے اور نزدیک
شافعی کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی دیت مسلمان کی ہے نہیں ہے کہینچنا اسکا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والے کو
اور نہ لی جاوے زکوۃ اونکی مگر اونہیں کے گہروں میں اور ایک روایت میں کہا دیت عہد والے کی آدہی دیت حر کی ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی نہیں ہے پیدا
کرنا قسم کا اور اصل میں حلف کہتے ہیں عقد کرنا اور عہد باندہنا اہل جاہلیت آپسمیں عہد کرتے تہے کہ ایک دوسرے کا وارث ہو اور ایک دوسرے کی مدد

میں باثبات ہیں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں ۱۲ ع ملتقی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ام حبیبۃ انہا کانت تحت عبد اللہ**
بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامہرہا عنہ اربعۃ آلاف وفی روایۃ اربعۃ آلاف درہم
وبعث بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنۃ رواہ ابو داود والنسائی روایت ہے ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہیں نکاح میں
عبد اللہ بن جحش کے پس مر گئے عبد اللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے
ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنی اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہے اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے
اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھہ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابو داود اور نسائی نے ف مشکوۃ کے نسخوں میں عبد اللہ
بن جحش ہے اور یہی یہہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہے ساتھہ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول وغیرہ میں یونہیں ہے اور یہہ عبید اللہ
اسلام لایا تہا اور مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتھہ لیکر پہر وہاں جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پہر بہیجا
حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی
نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح کرنیکا یوں منقول ہے کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا
اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہے مجہکو کہ نکاح کروں تیرا اونسے ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور
وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑے اور انگوٹہی چاندیکی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر
بن ابی طالب کو اور اور مسلمانوں کو کہ وہاں تہے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار اشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوسچیز کو کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونیکے پہر حاضر کیں وہ دینار آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوسچیز کو کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائے گئے دینار
طرف خالد بن سعید کے اونہوں نے لیے پہر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹہنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹہے رہو سنت انبیا کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کہانا
پس کہایا سبہوں نے اور متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید بڑا کر ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے مشرک
تہا و دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ۱۲ع **وعن انس قال تزوج ابو طلحۃ ام سلیم فکان صداق ما بینہما الاسلام اسلمت**
ام سلیم قبل ابی طلحۃ فخطبہا فقالت انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق ما بینہما رواہ النسائی اور روایت ہے
انس سے کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپسمیں اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کروں گی میں تجہسے یعنی اور نہیں لینے کی تجہسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس
ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمیں نقل کی یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے
اوس سے انس پیدا ہوئے پہر مارا گیا مالک بحالت شرک میں پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار
کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجہسے اور نہیں لونگی تجہسے مہر سواے اسلام تیرے کے پس نکاح
کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا مہر یعنی واقع ہوا نکاح ساتھہ مہر اوسکے کے اور بخشدیا اونسے مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کے بموجب

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا تھی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی کہ سو ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دنوں میں آدھی دیت مسلمان کی کہا اوسکی دادا نے پس تھا حکم اسیطرح یہانتک کہ خلیفہ ہوئی عمر اور کھڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ پڑھنے کو پس کہا تحقیق اونٹ منہگی ہوگئے کہا روایت کرنیوالے نے ٹھہرائی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمندونکے کہ تھی والے انکے ہزار دینار اور اوپر دولتمندوں چاندی والوں کے بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑی والوں یعنی جو کپڑے کی جوڑوں کی سوداگری کرتے تھے دو سو جوڑے کہا روایت کرنیوالے نے اور چھوڑی حضرت عمر نے دیت ذمیوں کی یعنی اوسیحال پر کہ تھی حضرت کے زمانہ میں یعنی چار ہزار درہم نہیں زیادہ کیا اوسکو اونٹ نیوں کی زیادہ کی نقل کی ابوداؤد نے ف آٹھ ہزار درہم کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور یہہ اونٹ مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف قیمت کے جیسے کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید میں اور کہا ابن مالک نے کہ جوڑی سے مراد تہبند اور چادر ہی اسطرح کے کپڑے کی ہوں اور نہیں زیادہ کیا انتہی کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہو دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام شافعی اور اور بعضوں نے کہ موافق انکے ہیں کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہی اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہیں اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹوں کی سو اونٹ اور امام شافعی کے نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم ہیں ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ**

اور روایت ہی ابن عباس رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ٹھہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَعْقِلَ الْمَرْاَةَ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ**

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتی دیت خطا کی بستیوں والوں پر چار سو دینار یا برابر اوسکی یعنی قیمت میں چاندی میں سے یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹھہراتی دیت خطا کی اوپر مول اونٹوں کے پس جسوقت منہگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کی اور جب ہوتی ارزانی اونٹوں کی قیمت میں کم کرتی قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیچ چار سو دینار یا آٹھ سو دینار تک اور برابر انکے چاندی بھی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثوں قتل کیے گئے کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی بانٹی جاتی ہی درمیان عصبوں اوسکی کے اور نہیں وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں پس اگر نہ ملیں واجب ہوتی ہی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسے کہ کہا شافعی نے قول جدید میں اور دیت عورت کی انتہی یعنی بیچ عورت کے کہ جنایت کی اور مارا کسیکو تو اوا کرینگے اوسکی عصبہ اوسکی کہ مددگار اوسکی تھی جیسے کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہیں ہی کہ ہوتی ہی دیت اوسکی ساتھہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے نہ ساتھہ عصبہ اوسکی کے ع **وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت

عمد کی سخت ہی مانند دیت عمد کے اور نہ مارا جاوے صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابوداود نے ف صاحب الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا ساتھ شبہ عمد کے اوسکو قصاص میں نہ
مارا جاوے یہہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جائز ہونے قصاص کے شبہ عمد میں یعنی اگر کوئی یہہ توہم کرے کہ جب مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو
تو اوس توہم کی دفع کی اسی طرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ع ح وعنہ عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی العین القائمۃ السادۃ لمکانہا بثلث الدیۃ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہا حکم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھہ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتھہ تہائی دیت کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی
نے ف یعنی کسیکی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ حال مونہہ اوسکی کے خلل نہ پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونوں آنکھ کے
تلف ہونے میں تمام دیت ہی کہ سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے تلف ہونے میں پچاس اونٹ ہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ بیچ تلف ہونے آنکھہ کے
اسطرح تہائی دیت ہی اور بعضے علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما نے واجب کی ہی اس صورت میں حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہیں جاتی رہی بیچ
حکم اوس صورت کے ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارنے سے اور معنی حکومت کی یہہ ہیں کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب زخم کی اوسکی قیمت میں سے پس واجب ہو گا
اوسکی دیت میں سے اسقدر اور اس حدیث کو ہو یا بر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہاں ساتھہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بطریق حکومت کے
نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہی واللہ اعلم وعن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبدا او امۃ او فرس او بغل رواہ ابوداود وقال روی ہذا الحدیث حماد بن سلمۃ و
خالد الواسطی عن محمد بن عمرو ولم یذکرا او فرس او بغل رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ سے اونہ
ابو ہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ میں مر گیا ساتھہ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا
یا خچر نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں ذکر کیا ہر ایک نے دونوں میں سے لفظ
او فرس او بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہیں ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک
عرب کے کہتے ہیں بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسجگہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی انسانکو احسن تقویم میں اور کہا بعضوں نے کہ ذکر فرس
اور بغل کا وہم ہی راوی سے اسلیے کہ غرہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تطبب ولم یعلم منہ طب فہو ضامن رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ہووے اپنی تئیں تکلف سے حال آنکہ نہیں جانی گئی
اوس سے طبابت یعنی مشہور نہیں ہی ساتھہ طب کے اور مہارت نہیں رکھتا اوسمیں پس گیا کوئی اوسکے علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی
نے ف یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اوسکے قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا
تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ مریض اس سے تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہے یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کے نزدیک اور نہیں لازم آتا قصاص
اوس سبب سے کہ وہ دوا مریض کے ساتھہ اوسکی اذن سے ع ح وعن عمران بن حصین ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء
فاتی اہلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا اناس فقراء فلم یجعل علیہ شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت
ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکے فقیروں کی نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے دولتمند کی کا پس آئے وارث اوس لڑکے کان کاٹنے والے کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہیں محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اونپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداود نے ف اسلیے کہ عاقلہ اوسکی تھی محتاج اور

اور جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوئی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہیں صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے نہیں قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل میں اور ظاہر یہہ
حمل سے کی دیت کے اور ظاہر یہہ ہی کہ کاٹنے والا کان کا تھا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتھہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے اور تقریر مالک اوسکی کا
دفع کرنا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** علي انه قال دية شبه العمد اثلاثا
ثلث وثلثون حقة وثلث وثلثون جذعة واربع وثلثون ثنية الى بازل عامها كلها خلفات وفي رواية قال في الخطاء ارباعا
خمس وعشرون حقة وخمس وعشرون جذعة وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواه ابو داود روا
ہی علی رضی سے یہہ کہ اونہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی تین طرح کی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونٹنیاں اس طرح کی کہ چوتھے برس مین لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیاں
اس طرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیاں کہ چھٹے برس مین لگی ہوں آٹھہ برس تک کہ نوین برس مین لگی ہوں اور سب ہوں حاملہ اور ایک روایت مین
حضرت علی سے یون آیا ہی کہ کہا بیچ قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک
برس کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** مجاهد قال قضى عمر في شبه العمد ثلاثين حقة وثلثين جذعة واربعين خلفة ما بين ثنية الى بازل عامها
رواه ابو داود اور روایت ہی مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نے بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس
اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ برس پوری کی اور آٹھہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی **وعن** سعيد بن المسيب ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن امه بغرة عبد او وليدة فقال الذي قضي عليه كيف اغرم من لا شرب
ولا اكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان رواه مالك والنسائي
مرسلا ورواه ابو داود عنه عن ابي هريرة متصلا اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے
مارا جاوی اپنی ماں کی پیٹ مین ساتھہ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اوسپر کس طرح تاوان بھرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی
اوسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے
نہین کہ یہہ کاہنوں کے بھائیوں مین سے ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتھہ حذف صحابی کے اور نقل کی یہہ ابو داود نے سعید سے
اور اوسنے نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اوسکو کہتے ہین کہ خبر غیب کی بتاتا ہی اور حضرت صلعم نے اوسکو کاہنوں کا بھائی اسلیے فرمایا کہ
وہ بھی اپنی جھوٹی باتون کو ساتھہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگوں کی فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم
نہین ہی اسلیے کہ حضرت مسجع اکثر بولی ہین جیسے کہ اس دعا مین ہی اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہی کہ
جو بتکلف ہو اور غرض اوس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اوسکے پیٹ سے بچہ نکل
پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتون مین آئی ہی اور جنیا
بچہ پیٹ مین سے نکلے اور پھر مرجاوے تو پوری دیت آتی ہی ع **باب ما لا يضمن من الجنايات**
باب ہی بیچ بیان اون چیزون کے کہ نہین تاوان دیا جاتا اونمین بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی کا زخم کردینا اوسکا معاف ہی اور کان بھی معاف ہے اور کوئین مین گر کر مرے تو معاف ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کے منہ سے یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز ضایع ہوجاوے تو اوسکا بدلہ کچھہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھ کوئی آدمیوں میں سے کچلا گیا اور کسی نے ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا اوپر سوار ہے اور اوس جانور سے کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھ والے پر تاوان پڑتا ہے نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے اور امام شافعی کے نزدیک اگر دن میں کوئی چیز اوس سے ضائع ہوگئی تو اوسکے مالک کے ذمہ دینا نہیں آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوس مالک پر تاوان آتا ہے اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزوں اور باغوں کی اونکے مالکوں پر لازم ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ تاوان ہی اوس چیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ سے یا پاؤں سے اور کھینچنے والا تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کی نہ ساتھ پاؤں کے اور سوار تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پاؤں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہے اور کان ہی معاف ہے یعنی اگر کوئی کان میں گر پڑا یا اوسکے اوپر کھڑا ہوا اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہیں آتا تاوان اوسپر کہ کھودی ہے کان یا کسیکو کان کے کھودنے کے لیے مزدوری کو لگایا تھا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا نہیں ہے تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں اور اجاروں میں بھی یہی حکم ہی اور یہ قول موافق ہی ساتھ اوس تفسیر کے کہ بیچ معنی قول والبئر جبار کے کہا بعض کسی نے کہ کنوا کھودا اپنی زمین میں یا زمین مباح میں اور اوسمیں کوئی گر کر مر گیا تو تاوان نہیں ہے اوسپر کھودنے والے کے اوپر ہی ع وعن يعلى بن امية قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش العسرة وكان لي اجير فقاتل انسانا فعض احدهما يد الآخر فانتزع المعضوض يده من في العاض فاندر ثنيته فسقطت فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فاهدر ثنيته وقال أيدع يده في فيك تقضمها كما يقضم الفحل متفق عليه اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لشکر تنگی کے میں یعنی غزوہ تبوک میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اون دونوں میں سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اوس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اوسکا کاٹنے والے کی منہ سے پس گرا دیا دانت اوسکی پس جڑ پڑی پس گیا وہ کہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تاوان اوسکی دلوائیں اور حکم فرماویں اوسکے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اوسکی دانت کا اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منہ میں کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانے اونٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ اشارہ ہی طرف سبب ساقط ہونے بدلہ کے کہ وہ معذور رہی اپنی ہاتھ کھینچنے کے لیے منہ میں سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ میں ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اوسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہیں لازم آتا ہی عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیاں چنا کرتی تھی پس چھپا گیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سے پس اوس لڑکی نے ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر رض نے کہ یہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہی قسم ہے اللہ کی کہ نہیں دیت لائی جاوے گی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسیکی مال لینے کا اور خونریزی کا اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالے کا اور قتل کرنیوالے کا اور لائق یہی ہے کہ دفع کرے ساتھ آسانی کے پس اگر نہ باز رہے سوا قتل کرنے کے اور قتل کرے اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ع وعن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مال کی حفاظت کرتا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت میں مارے جانیکا ہی ع وعن ابي هريرة قال جاء رجل فقال يا رسول الله أرأيت ان جاء رجل يريد اخذ مالي قال فلا تعطه مالك قال أرأيت ان قاتلني قال قاتله قال أرأيت ان قتلني قال فانت شهيد قال أرأيت ان قتلته قال هو في النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اوسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا لینے دوں میں اوسکو یا نہ دوں فرمایا پس مت دے اوسکو مال اپنا کہا خبر دیجئے مجھکو اوسکی کہ اگر لڑے مجھسے یعنی لوگ کیا کروں فرمایا کہ لڑ تو اوس سے کہا اوسنے

اسلام لاوے پہلے قتل کیا جاوے اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوگا کہ قریب بالغ ہوگا تب بھی قتل نہ کیا جاوے اور عورت مرتدہ بلکہ قید کیجاوے یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوے اوسکو
ہر تین دن میں اور بطریق مبالغہ کے بیچ لانے اسلام کی اور اگر مار ڈالے اوسکو کوئی تو نہیں واجب ہوگا اوسپر کچھہ واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ جبر کرے مالک اوسکا اوپر
گھر میں قید کر رہا اوسکو اور سونپ جاوے بیچ طریق ضد یا وجوہ لینے خدمت اپنی کے اور صحبت کرے اوس سے مالک اوسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغ کے ہی اور مشکل
عورت کے ہی اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام میں ہے پس اگر لاحق ہو دار الحرب میں لونڈی کیجاوے جب بندی میں پکڑی آوے اور امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے
کہ بندی کیجاوے دار الاسلام میں بھی کہا بعضوں نے اگر فتوی دیا جاوے ساتھہ اس روایت کی تو نہیں مضائقہ ہے بیچ حق اس عورت کے کہ ہو خاوند والی دراں حالیکہ درخواست اوسکی
لونڈی کر لینیکی کرے خاوند امام سے یا ہبہ کرے اوسکو امام خاوند کی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جاویگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اوسکا اسلام کے
جسوقت کہ انکار کرے مرتد ہوویگا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہہ اوسکی طرف سے توبہ ہی اور زائل ہو جاتی
ملک مرتد کی مال اوسکی سے سبب مرتد ہو جانے اوسکے کے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے حالت ردہ پر وارث ہوتا ہے کسب
اسلام اوسکی کی وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اوسکی کی اور کسب ردہ اوسکی کا فی ہوگا بعد ادا کرنے دین ردہ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابوحنیفہ کی ہی اور صاحبین کے
نہیں زائل ہوتی ملک مرتد کی پھر مختلف ہوئی ہیں روایتیں ابی حنیفہ سے اوسکے حق میں کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے یہہ کہ معتبر ہی ہونا اوسکا وارث
نزدیک موت مرتد کی یا قتل ہونا اوسکا یا حکم ہونیکا ساتھہ لاحق ہونے اوسکے دار الحرب میں اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوے
یا حکم ہوا اوپر ساتھہ لاحق ہونے کی اسحال میں کہ وہ عدہ میں ہی اسلئے کہ مرتد ہوا بھاگنے والا سبب ردہ کے اسلئے کہ ردہ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا ہی
خاوند اوسکا مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگے اوسکو اقربا ساری مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا ہی حالت ردہ اوسکی میں اگر
لاحق ہوا کوئی دار الحرب میں مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی آزاد ہو جاوینگے غلام مدبر اوسکا اور امہات ولاد اوسکی اور فی الحال دینی اوسکی دیون
اوسکا اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا ہی حالت اسلام میں طرف مسلمان وارثون اوسکی کی باتفاق تینون علما ہمارے کی اور جو کچہہ وصیت کی تہی مرتد نے حالت اسلام میں پس وہ
مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ میں کہ وہ باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکے درمیان اوسکی کہ وہ قربت ہو یا غیر قربت ہو بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ چلا گیا ہو دار الاسلام
میں پس قاضی حکم کرے کچہہ ان احکام میں سے تصرف مرتد کا اوسکی ردت میں چار طرح ہے ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنے ہبہ کی اور ام ولد کرنیکے اور
لونڈی اوسکی کچہہ اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت ہوگا نسب لڑکیکا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھہ وارثون اوسکی کے اور ہو جاویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی
اوس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام ماذون اپنے کے اور دوسرا تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق یا نکاح کہ نہیں جائز اوسکو یہہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ
سے اور نہ ذمیہ سے حرہ ہو اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہی ذبیحہ کیا ہوا اوسکا اور شکار اوسکا ساتھہ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہی نزدیک سبکے
وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہی اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوے وہ یا قتل کیا جاوے ردہ پر یا
ہو دار الحرب میں اور حکم کرے قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت عنان پس یہہ نزدیک صاحبین کے اور
نزدیک ابوحنیفہ کے نہیں باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ موقوف ہونے اوسکی کے وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور
قبض دیون ہی نزدیک ابوحنیفہ کے یہہ تصرفات موقوف ہوتے ہیں اگر اسلام لاوے نافذ ہو جاتے ہیں اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھہ لاحق ہونیکے اوسکے دار الحرب میں باطل ہو جاتے
ہیں اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکی کے نافذ ہی سبکے نزدیک اور اگر بیچا آدمی اپنی غلام مدبر کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی اور جب پہنچا دی یا بیچ کر طرف دار الاسلام کے
اگر ہو پہلا اوسکا پہلی حکم کرنے قاضی کی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اوسکی کی پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان تہا اور نہیں آزاد ہو
کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سے اور اگر ہو پہر آنا بعد حکم کرنے قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتہہ وارثون اپنی کے بعینہ اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالا ہی وارث نے اپنی ملک سے ساتھہ بیع یا ہبہ یا اعتاق

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون میں سی ایک شخص نے ہمہ روز طلبہا خواہم پس اگر سنا کیا اوسکو طرف فارسی کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تو کہنی لگا اگر تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتھہ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتھہ دین کے نہیں رکہتی تہی نہیں کافر ہوتا
اور حمل کیا جاوے گا قول اوسکا اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کی مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوا
ایک شخص نے کہا پیغمبر وصی بود کہ پیغمبر بود وفتیکہ بود کہ نبود یا کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مومن تہی یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف سنت کہ نہیں کہا عورت نے کہ پیغمبر و سنت نبی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی نے کہ دیکہنا میرا تجکو مانند ملک الموت
کی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی اور اسکی کہنی والی کی کفر میں اختلاف کیا مشایخ نے بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نے کہا نہیں کافر ہوتا ہی اور خانیہ میں ہی کہ بعضون نے کہا کہ اگر
یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کی تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانی کا دشمن رکہتا ہون [illegible] بمنزلہ منہ ملک الموت کے
اکثر مشایخ اسپر ہیں کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہیں سنتا میں گواہی فلانی کی اگرچہ جبریل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون میں سے
کافر ہوا اگر کہی میں فرشتہ ہون نہیں کافر ہوتا اور اگر کہی میں نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی اس حال میں کہ نہیں حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا
اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہا خدا کو اور فرشتون کو گواہ کیا میں نے کافر ہوا اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا میں نے نہیں کافر ہوتا اور بعضی وجہیں کفر
کی وہ ہیں کہ متعلق ہین ساتھہ قرآن کے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیت قرآن کا یا ٹہٹہا کیا ساتھہ ایک آیت قرآن کی یا عیب کیا کافر
ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن وپرہجانی دف کی اور ڈنڈو کی پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا [illegible] پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا
میں نے قرآن بہت پس نہ عفو کیا گیا گناہ میرا پس کافر ہوتا ہی جسنی کہا کسی سی کہ قل ہو اللہ احد را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی
یسین کو نزدیک بیمار کے کہ یسین در دہان مردہ منہ یا کہا کسی سے کہ کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سی کہ پڑہتا ہی قرآن اور نہیں یاد آتا ایک کلمہ والتفت
الساق بالساق یا پہر اہوا پیالا اور لایا اوسکو اور کہا وکاسا دہاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک آتا ہی اور تولتی غلہ کو وا اذا کالوہم او وزنوہم یخسرون
بطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا تو نی علم یا جمع ہوی ایک جگہہ کے رہنی والی اور کہا فجمعناہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر
منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا ساتھہ ربڑون کی یا پیٹہون کے اور ارادہ کیا ساتھہ اوسکی طنز کا یا واسطی ایک شخص کے [illegible]
کہ پکارتا ہون میں تجکو اسلیی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا گیا طرف نماز با جماعت کی پس کہا کہ میں نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہی ان الصلوۃ
تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون میں اور جبکہ کہا کسی سے کہ پھر ایسا پاک کیا ہی تونی جیسی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابو بکر بن
اسحٰق [illegible] نے اگر ہی کہنی والا جاہل تو نہیں کافر ہوتا اور اگر عالم ہی تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا کافر ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت
کہ [illegible] میں کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہی کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن میں ایک کلمہ عجمی ہی
پس نہیں ہی حکم اوسکی کفر کا بلکہ تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہیں پڑہتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا میں قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس کو
بہت پڑہتا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورۃ کو [illegible] کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی میں قتل کیا جاوی اسلیی کہ کافر ہی اور بعضی وجہیں کفر کی وہ ہیں کہ متعلق
ہیں ساتھہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوس نے واللہ نہیں نماز پڑہونگا میں کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مر گیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہیں نماز پڑہتا
میں محتمل ہی چار وجہہ کو ایک تو یہہ کہ نماز نہیں پڑہتا اسلیی کہ پڑہ چکا ہون دوسرے یہہ کہ نہیں نماز پڑہتا تیرے حکم سی اسلیی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتھہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہتر ہے تجسے اور
تیسرے یہہ کہ نہیں پڑہتا ہون [illegible] نہیں کفر [illegible] نہیں نماز پڑہتا ہون [illegible] حکم کیا گیا ہون ساتھہ اوسکی پس ان [illegible] کافر
ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہیں نماز پڑہتا میں نہیں کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کے جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ [illegible] نماز پڑہی ہے اور [illegible]

کہ مین طلاق طلاق کو کیا جانون ان بچون کی چاہیے کہ سیر کرے گہر مین یہ کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک وہ جہگڑنیوالون مین سے طرف سر کے فتوی ائمہ کا پس کہا اوسنے کہ نہین صحیح ہے
فتوی دیا اونہون نے یا کہا نہین عمل کرتے ہم اوسپر ہوگی اوسپر تعزیر اور بعضی موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ حلال اور حرام کے اور کلام فاسقون اور فاجرون کے
وغیر ذلک جسنے اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہین ہو گا کفر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام بعینہ اور وہ اعتقاد
کرتا ہو اوسکو حلال یہانتک کہ ہو گا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہین کفر اور یہہ اوسچیز کے کہ ہوتی ہے حرام بعینہ کافر جب ہو تا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتھہ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھہ
اخبار آحاد کی نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دو نو مین جلدی پہونچے خوف ہی اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال
خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاؤنہین گرد حلال کے پہرون مین نہین کافر ہوتا اگر صدقہ دی فقیر کو کچہہ مال حرام مین سے اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اگر جانے فقیر اوسکو
پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی دینیوالا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال ہی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی ہمارے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکے
جواب مین کہ اس جہان مین ایک خلال خوار لاؤ تا اوسکو سجدہ کرون مین کافر ہوا کہا کسی نے کہ کہا حلال کہا اوسنے کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکے نے شراب
پی پہر آئی اقارب اوسکی اور نثار کین اوسپر درہم کافر ہوئے وہ اور اگر نثار نکین لیکن کہا اونہون نے مبارک ہو تو بہی کافر ہوئے اگر کہا حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سے
کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہی حرمت اور باوجود اوسکے تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی نے شیر اور شکر بہہ نہین کافر ہوتا اسلیے کہ یہہ استفہام ہی تسویہ درمیان
شراب اور دودہ کی محبت مین اگر حلال جانی صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر مین ہی امام محمد رحمہ سے
کہ نہین کافر ہوتا دونون مسئلون مین انتہی ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو بہی ساتہہ شادی جاری کی شادی اور کم وکاست اوسکو بہی ساتہہ شادی ہماری
شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فسق مین اور کہا اپنی یار ون سے بیاسیئہ تاکہ خوش ہیم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتہہ پینی شراب کے اور کہا مسلمانی
انکار کرتا ہون مین یا کہا مسلمانی انکار اسوی کا فرہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقون مین سے اگر اس شراب مین سے ہوتی بہی سی گرتی جبرئیل علیہ السلام ساتہہ پرانی کی اوٹہا وی
اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطی گناہون کے کہ یہہ بہی ایک
راہ و مذہب ہی کافر ہوتا ہی کذافی المحیط اور تخمین ناطقی مین ہے کہ صحیح تر یہہ ہی کہ نہین کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس
کہا اوسنے کیا کیا ہی تاکہ توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا بالطعام حرام اور کہا وقت کہانیکی بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملی نی کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ
کہا بعض متاخرین نے کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر کہ اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہی اور پیوی کافر ہوگا اور ایسیہی وقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کے بیٹہنے کے اور کہے
بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑین پس کہی ایک ان دونون مین کا لاحول ولاقوة الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہین یا کہا لاحول کو کیا کرون یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی ہے
سیہ یا کہا لاحول را بکاسہ اندر تر ید نتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح وتہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ
کہی سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی توہ دوق لیگیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض مشائخ
نے کہ یہہ کفر ہی اور بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اسکی یہہ کہ مین نہین کہتا تیرے حکم سے نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ نگفتن این کلمہ
چہ برسر آورد می تا من بگویم کافر ہوتا ہی ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطے اوسکے کسینے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یرحمک اللہ کہنی والیکو کہ نہ کہہ بادشاہ کے
لیے اسطرح کافر ہوتا ہی یہہ کہنیوالا اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ دن قیامت کی اور اسچیز کے کہ اوسمین ہی جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا
یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہہ دو نفر ساری حساب اوٹہائی جاوینگی قیامت کو
آیا عذاب کی جاوینگے ساتہہ آگ کی کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتہہ انکار رؤیت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتہہ انکار عذاب قبر کے اور ساتہہ انکار حشر بنی آدم کے نہ غیر اوسکے
اور نہ ساتہہ کہنی اسکی کہ ثواب و عذاب بہی جاویگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ یہان کی دوسرا ہی پس کہا اوسنے کہ وہان کی جانیکو کسنے خبر دی کافر ہوا

ایک

ایک شخص کا قرض آتا ہے کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بر مے تا بد اگر کہا از راہ حقارت تو قیامت کے کا فر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر کہا
مظلوم نے آخر قیامت ہے پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت ندر کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سے کہ دے درہم میرے دنیا میں اسلیے کہ نہیں دیگے ہم درہم قیامت
کو پس کہا دس درہم مجکو دے اور اوس جہان میں لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ مجکو ساتھ محشر کے کیا کام یا کہا نہیں ڈرتا میں قیامت سے کافر ہوتا ہے کہا اپنی دشمن
کو نگا میں تجسے حق اپنا محشر میں پس کہا دشمن اوسکے نے کہ تو اوس دن وہیں مجکو کہاں پاویگا پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اوسکے کفر میں اور نہ کو ہی فتاوی ابو اللیث
میں کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیاں اس جہان میں جو ہیں اوس جہان میں جو کچہہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرۃ کے کہا میں
نہیں چھوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان میں بیخبر ہوا اوس جہان میں مانند کیسہ دریدہ کے ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ کہ یہ طنز ہے اور تمسخر ساتہہ
امر آخرۃ کے پس باعث ہوتا ہے کفر کہنے والے کا اگر کہا ساتہہ تیری دوزخ میں جاؤنگا لیکن اندر نہیں آنیکا کافر ہوا اگر کہا قیامت میں جتنیک کہ کچہہ حضور اپنے لیجاوینگا دروازہ
بہشت کا نہیں کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالی کے کہ کیا غوغا آیا اگر کہا بطریق رد و انکار کے خوف ہے اوسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی
کہ فلانے کی گہر میں جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنے کیا کیا ہے یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہے یا کہا میں نے عافیت اختیار کی ہے مجکو اوس
فضولی سے کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہیں اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کی ہر چند از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا یا ان
کنا دیسے ہے خطا اور جہل ہے اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا دی مرد و جان تو سپرد کافر ہوتا ہے ایک شخص بیمار ہوا اپنی بیماری سے کہا
ایک اور شخص نے فلان خر باز فرستاد میں یہہ کفر ہے ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہے تو مار تو مجکو
مسلمان اور اگر چاہے تو مار تو مجکو کافر ہوتا ہے کفر کرنیوالا ساتہہ اللہ کی مرتد دین اپنی سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتوں میں پس کہا لیا تو نے
مال میرا اور لیا تو نے فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہے تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کے پس کافر ہوا اور بعضی سوچا کفر کے وہ ہیں
کہ متعلق ہیں ساتہہ تلقین کفر کی اور حکم کرنیکے ساتہہ مرتد ہونے کے اور سکہانے ارتداد کی اور مشابہت کرنیکے ساتہہ کفار کی اور اقرار کرنیکے اور صریحا یا ہو کنایۃ
سکہایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہے وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورت کو یہہ کہ مرتد ہو جا تاکہ جدی ہو وی اپنی خاوند
سے ہوتا ہے وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابی یوسف رح سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہے کہ جب حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہے حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا
ہو یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہے کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتہہ مرتد ہونیکے اور
اسیطرح جسنے سکہایا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے وہ کافر جبکہ حکم کری عورت کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر کہ بولے کلمہ کفر کا ساتہہ خوف تلف
کرنیکے یا مانند اسکی کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس ہے کئی طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتہہ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل میں کچہہ سوا
اوسکے کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنے کفر سے پس اسصورت میں نہ حکم کیا جاوے ساتہہ کفر اوسکے کی نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہے خطرہ آیا میرے دل میں
کہ خبر دوں میں کفر سے بیچ ماضی کی جہوٹ لیکن ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اونکے اور اسطرح میں حکم کیا جاویگا ساتہہ کفر اوسکی کی قضاء نہ
کہ جدائی کریگا قاضی درمیان اوسکے اور اوسکی بیوی میں اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا تہا میرے دل میں یہہ کہ خبر دوں میں کفر سے ماضی میں جہوٹ مگر یہہ کہ میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا
یعنی خبر دینی کا کفر سے ماضی میں جہوٹ بلکہ ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنی کلام اونکی کے اور اسطرح میں کافر ہوتا ہے قضا میں بہی اور عند اللہ بہی اور جسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہے اگر کہا کہ نہیں خطرہ گذرا تہا میرے دل میں کچہہ اور نماز پڑہی تہی میں نے طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس
اسصورت میں نہیں کافر ہوتا ہے قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل میں کہ نماز پڑہوں میں واسطے اللہ کے نہ واسطے صلیب کے پس اسصورت میں بہی کافر
نہیں ہوتا نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل میں یہہ کہ نماز پڑہوں میں واسطے اللہ کی پہر ترک کیا میں نے اوسکو اور نماز پڑہی میں نے صلیب کے لیے پس اس صورت میں

واضح ہوتا ہے تو ساتھ خلوہ میری کو اجنبیوں کے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہیں مجھکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ
یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہوں میں یا کہا ایسی ہی ہوں میں طلاق دے مجھکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نرکرتی
یا کہا تو مجھکو نرکہتا کافر ہوتی اور اگر کہا کہ اگر میں ایسی ہوں تو مجھکو مت رکھ نہیں کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی
ہوں میں مجھسے باہر آ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجھکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہوں میں میرے ساتھ نرہ صحیح یہہ ہی کہ نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا ایک اجنبیہ
یا من میاش پس ظاہر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنے ایسا ہی ہوں میں میرے ساتھ صحبت نرکھ یا کہا اگر ایسا
نہوتا تو تیری ساتھ صحبت نرکرتا آخر اوس چیز تک کہ ذکر کی ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا
اوسکو بیوی اوسکی نے اگر یہہ کام کریگا تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت
نے میں نہیں بلکہ تو ہی یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہیں واقع ہوتی درمیان انکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو
کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھہ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھہ تھی فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتے
کافر ہوتا ہی اوسکا کہنے والا اور کہا سوا انکے علماء بلخ نے کہ نہیں کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کے یہہ ہی کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور
نہیں اعتقاد رکھتا اوسکو کافر نہیں کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہی اوسکو کافر پھر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھ اسکی بنا بر اعتقاد اپنے کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نے کہا اپنے بچے کو
سے بچہ یا ای کافر بچہ یا ای یہود بچہ کہا اکثر علماء نے کہ نہیں ہوتا یہہ کفر اور بعضوں نے کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نے یہہ الفاظ اپنے بچے کو اختلاف کیا ہی علماء نے اسمیں [illegible]
صحیح یہہ ہی کہ وہ نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اوسکے کفر نفس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو ای کافر خداوند نہیں کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہے واسطے
غیر اپنے کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہے اری جہنی کہے کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو ہی خود اور نہ کہا کچھہ اور سکوت کیا
نہیں کافر ہوتا کہا کسی سے ہم بود کہ کافر شدہ می یا کہا ڈرا میں یہہ کہ کافر ہو جاؤں نہیں کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نے کہ کافر ہونا چاہا میں نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے
مسلمانی اختیار کرنیکا نہیں زمانہ کافری کا ہی کہا بعضوں نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہہ نہیں ہی صواب کے نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ میں تھے [illegible]
ایک شخص نے مجوسی کو کہا مجوسی پس ہو اب یا اوسکو مسلمان نے اگر تھے دونوں ایک کام میں اوس کا رنوالی کو اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ کہا تا ہی مجھکو پس سبب [illegible] کا
کی نہیں لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہیں تھے دونوں ایک کام میں خوف ہی اوسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا ملحد یعنی میں ملحد ہوں کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہیں جانتا تھا
میں کہ یہہ کفر ہی نہیں معذور رہوگا اسبب سے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہی اور نہیں تھا وہ کفر حقیقت میں پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنے کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سے بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ میں فرعون ہوں یا ابلیس ہوں
پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنے اوسکو از پس اینہمہ کلاہ سنجاب بر سر نہم کافر ہوتا ہی کہا ایک
عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتھ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافرم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل نے
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنے خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السعدی نے کہ یہہ تعلیق ہی نہیں ہی کفر [illegible] کہا ایک عورت نے [illegible]
کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر لعنت کی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤں گی میں کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا میں مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا
بطریق تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اوسکی کے جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کی سجدہ تحیہ کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدا
عزوجل مسلمانی تجھسے لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوئے دونوں ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنے کہ میں مسلمان ہوں مجھکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والے نے
چاہ مسلمان ہو چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگوں نے چیزیں پس کہا ایک مسلمان

سے نکالے جانے کے وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل میں پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ تعالیٰ شراب کو پس کافر
ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا ظلم کو یا زنا کو یا قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزیں کسی وقت میں نہیں حلال ہوئیں پس پہلی صورت میں آرزو کی
اوسنے کہ نہیں حلال اور دوسری صورت میں آرزو کی اوسنے چیز کی کہ وہ محال ہے اور اسی پر مبنی ہے یہہ کہ اگر آرزو کرے کہ نہ ہوتی منا کحت درمیان بھائی اور بہن کی حرام نہیں
کافر ہوتا ہے اسلیے کہ آرزو کی وس چیز کی کہ نہیں محال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا میں پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تھی حلال ایک زمانہ میں ہو گئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ
نہوتی حرام نہیں کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکھا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا وس سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنے کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہے میں تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہے کہا کہ پیدا کیا میں نے وس درخت کو پس کہتے ہیں کافر نہیں ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہے ساتھہ پیدا کرنیکے اس مقام میں عادۃً بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنیکی کافر ہوتا ہے کہا جبتک کہ فلانا باہر جاوی نکہا
جبتک کہ میری یہہ بازو ہی زمین پر جا میں مجبور ہوں کہ نہ آوی کہا بعض مشایخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ خوف ہے اوسپر کفر کا کہا درویشی یعنی محتاجی
ہی پس یہہ خیال عظیم ہے دیکھا دائرہ گرد چاند کے کہا کہ مینہ برسیگا اس حال میں کہ دعوی کرتا ہے علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہے کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہے
اور اوسنے اعتقاد کیا اوسکی کہنے پر کافر ہوا اگر چلا یا اوٹھ پس کہا مرجاویگا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا عقعق پس پھر آیا سفر سے خلاف کیا ہے مشایخ نے اوسکے کفر
میں ایک شخص نے کہا قول منجم پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہے تو لازم آیا تجھپر کفر کہا کیا کروں میں جس وقت کہ لازم آیا مجھکو کفر کافر ہوتا ہے کہتا ہے
ایک شخص نے بیچ مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہیں جائز امامت اوسکی اور اگر قصداً پڑھا کافر ہوتا ہے خوف ہے کفر کا اوسپر کہتا ہے قسم ہے
زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی جبکہ کہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہے و لیکن بندہ سے جنبش چاہتا ہے پس کہا بعضوں نے کہ یہہ شرک ہے ایک شخص نے
کہا کہ میں بری ہوں ثواب اور عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو کچھہ فلانا کہیگا کرونگا میں اگرچہ سب کفر کہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ میں مسلمانی
سے بیزار ہوں پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہے منقول ہے کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کا جسنے کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب
ہے اوپر اوسکے پس کہا کفارہ واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتھہ مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مر گیا اور کہا کہ یہہ استہزا ہے ساتھہ شرع کے اور استہزا ساتھہ
احکام شرع کی کفر ہے اگر چھینکے ایک فقیر کہ مثل اس حال میں کہ وہ سیاہ کملی والا ہے پس کفر ہے جسنے کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتھہ اللہ کے کذا قال
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رحمہ اللہ اور بعضوں نے کہا کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدا ہی کافر ہوتا ہے اور کہا اے بار خدا بھی اکثر مشایخ اسپر ہیں کہ وہ
نہیں کافر ہوتا اور وہی المختار ہے پوچھی گئی صفار سے حال ان خطیبوں کا سے کہ خطبہ پڑھتی ہیں منبروں پر دن جمعہ کے اور کہتے ہیں القاب سلطان العادل الاعظم شہنشاہ
الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہے علی الاطلاق و التحقیق یا نہیں کہا نہیں اسلیے کہ بعض الفاظ اسکی کفر ہیں اور
بعضی معصیت اور کذب لیکن شہنشاہ پس اسما خاص اسماء اللہ کی ہی نہیں وصف اعظم کے اور نہیں جائز وصف کرنا بندونکو ساتھہ اسکی اور مالک رقاب الامم پس یہہ ایک جھوٹ ہے
اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی پس یہہ کذب محض ہے کہا امام ابو منصور رح نے کہ اگر کوئی زمین چومے کسی کے آگے یا جھکے واسطے اوسکے یا جھکاوے سر اپنا نہیں کافر ہوتا
اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہے تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکی کا اور کہا سوا اسکے اور مشایخ رح ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جابروں کو پس وہ کبیرہ ہے کبائر سے یا کافر ہوتا
ہے یا نہیں کہا بعضی عالموں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقاً اور کہا اکثروں نے کہ یہہ کئی وجہوں پر ہے اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکے
تحیت کا نہ کافر ہوا اور حرام ہے اوسپر اور اگر نہوا اوسکے لیے کچھہ ارادہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو منازمین کا بجاے سجدہ کے ذکر یہہ کہ وہ خفیف تر ہے کہ نہیں رکھا اوسنے
پیشانی کو بیچ زمین پر کافر ہوتا ہے ساتھہ اعتقاد کرنے اسکے کہ خراج ملک سلطان کا ہے اور اگر کوئی کسی سے بدی کرے اور وہ کہے کہ میں یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہوں نہ حکم خدا سے
کافر ہوتا ہے اگر کوئی بوقت پہننے خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکبادی کی واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اوسکی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہوگی اور

اور کہنا اوسکا روا نہوگا یہہ جو ہمارے زمانہ میں شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکو نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہین
اور شفا لڑکون کی اوس سے جانتی ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ پتھر اس لڑکے کو شفا دیتا ہی یہہ عورتین ساتھہ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہوتی ہین اور جاہل نادان لوگ کہ اس
فعل سے رضامند ہین وہ بھی کافر ہوتے ہین اور دوسری رسم سے یہہ ہی کہ پانی کے کنارہ پر جاتے ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتھہ نیت اسکے کہ کہتی ہین بکری کنارہ پانی کے ذبح
کرتے ہین یہہ پوجنے والے پانی کی اور ذبح کرنے والے بکری کے کافر ہوتے ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور اسیطرح جو گہروں میں اور زمین خالی میں جو سیوی کو
بطور پوجنے گہروں کا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور وقت پوجنے رنگ کی ساتھہ شنگرف کی نقش کرتے ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام آیت کی کرا اوسکو ہوا کی کہتی
ہین پوجتی ہین اور مانند اسکے جو کچھہ کہ کرتے ہین سب کی کافر ہوتی ہین اور اپنی جان سے جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس باب مین جتنا نیت ذکر کی ہی ہم
نہ بولون وہاں نہین گذرتا اور یا کہی کہ جبتک خرید و فروخت میں جہوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہا نہ سکیگا یہہ ہی اور یا کسیکو کہی کہ کیون شہادت کرتا ہی تو اوسنے یا کہی مین یہہ بولتا
تو اور وہ کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سے کافر ہوتا ہی اگر کسیکو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن است تر و کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کافر ہوتا ہی
اگر کوئی غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافری بہتر ہی اسلام سے کافر ہوا اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجھہ پر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کرونگا تو اگر تجھہ پر کفر لازم
آویگا کافر ہوگا جسکے دل میں خطرہ گذرا ایسی چیز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکا استحال ہی کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جو یہہ کہ کیا کفر کا
اگر چہ بعد سو برس کے ہو کافر ہوجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہی وہ مومن عند اللہ جو مسائل
کہ اوسکی کفر ہونے مین اختلاف ہو تو کہنے والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی اور توبہ اور رجوع کرنے کے اوس سے بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ موجب
باعث ہون کفر کی پس بولنے والا اوسکا مومن ہی حال اور نہ حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سے جسوقت کہ ہوں مسئلہ مین کئی وجہین اور ایک کہ
ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کرے طرف اوس وجہ کی مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھہ ارادہ کی کہ ثابت کرے کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوس وقت
کذا فی البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنے والے کی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتھہ توبہ اور رجوع کی اس سے اور ساتھہ تجدید نکاح کی اپنی بیوی سے کذا فی المحیط اور لایق ہی مسلمانکو یہہ کہ پڑہا کریں صبح اور شام یہہ دعا کہ یہہ سبب
بچنی کا اس ورطہ کی بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ والحمد للہ
تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سے **الفصل الاول** فصل پہلی عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس
فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سے کہا لائی گئی حضرت علی رض کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس
کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں اونکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا میں اونکو بسبب فرمانے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے فائدہ زندیق اصل میں کہتے ہین اونکو جو تابع ہین کتاب زند کے
کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتے ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہاں مراد زندیقون سے قوم ہی کہ کہا کرتی یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی
یاروں میں سے کہ ظاہر کیا تہا اونہون نے اسلام کو واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور گمراہ کرنے امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا حضرت علی کی پس کہا حضرت علی نے
اونکو اور طلب توبہ کی پس توبہ نہ کی اونہون نے کہدیا حضرت علی نے اونکو کہ گڑہا کہودو اور جلوائی آگ اور حکم کیا اونکو ڈالدینے کا اور ویسی آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا
حضرت علی کو پہنچا تو کہا اونہون نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ حضرت علی نے ساتھہ اجتہاد کے کیا تہا اور بعضی مصلحت کے کہ یہہ فتنہ و قتل بازی
الہی کی تہی **وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری**

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اوسکے مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھہ آگ کے کسیکو اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری نے وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم یوم القیمۃ متفق علیه اور روایت ہی علی رضہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگے بہترین قول خلق کی سے نہ تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سے یعنی قبول نہین ہوگی نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سے پس جہان ملو تم اونسے پس قتل کرو انکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطے اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بہترین قول خلق کی سے یعنی نقل کرینگے بہترین قول کی کلام کرتی ہی ساتھہ اوسکی خلائق مراد اوس سے قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی نسخون مین تو من خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کے لفظ القول پر اور معنی اسکی ذکر کیے گئی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور اول مناسب تر ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگے اور تمسک کرینگے ساتھہ اوسکے اور تاویلین باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا الخ یعنی جیسے کہ تیر شکار مین سے نکل جاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی بیٹہ کر نکلجانیکی اسیطرح وہ اطاعت امام سے نکل جاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکل جانا اونکا اوس سے اور نہ ٹھہرنا اونکا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سے اور نہ لگا اوسکو شکار مین سے کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتے امام کی اور لڑتے ہین ساتھہ لوگون کے تلوار سے اور اول ظہور اونکا حضرت علی کے عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نے بہتون کو اونمین سے کہا خطابی نے کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانون کے فرقون مین سے ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اونسے اور کہانا جانورون ذبح کیے ہوی اونکا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی سے لوگون نے پوچہا کہ آیا وہ کافر ہین اونہون نے فرمایا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ یعنی ہین کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نے فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتے ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہونچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ۱۲ ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون امتی فرقتین فتخرج من بینهما مارقۃ یلی قتلهم اولاهم بالحق رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی امت میری دو فرقہ پس نکلیگی درمیان اونکی سے ایک جماعت نکلنے والی ہوگا اونکی مار ڈالنے کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد دو فرقون سے ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا اون دونون کے درمیان سے اونکو خارجی کہتے ہی اونکی مارنی اور دفع کرنیکے طرف متوجہ ہوی حضرت علی کہ بہت نزدیک تہی ساتھہ حق کے مولانا من الشروح وعن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیه اور روایت ہی جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین پہر جائیو پیچہی میری کافر ہو کر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مارے بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیے گویا پوچہنے والی نے پوچہا کہ کیونکر پہر جاتا ہی کافر ہو کر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب دیتا ہی اور پہونچا دیتا ہی طرف کفر کے ۱۲ ع وعن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدهما علی اخیه السلاح فهما فی جرف جهنم فاذا قتل احدهما صاحبه دخلاها جمیعا وفی روایة عنه قال اذا التقی المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فی النار قلت هذا القاتل فما بال المقتول قال انه کان حریصا علی قتل صاحبه متفق علیه

اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اسحال مین کہ ادٹہاوی یعنی کہینچی ایک انمین کا اپنی بہائی پر ہتہیار پس وہ دونون بیچ کنارہ دوزخ کی ہین پس جسوقت کہ قتل کری ایک اون دونون مین سی یار کو داخل ہوگے دونون دوزخ مین گئی اور بیچ ایک روایت کی ابی بکرہ سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہہ تلوارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگے کہا مین نی یہہ حکم بیچ حال قاتل کے ظاہر ہی یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص کرنیوالا اوپر قتل کرنی صاحب اپنے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف داخل ہونگے دوزخ مین اونکی کہا ہی علما نی کہ یہہ اس صورت مین ہی کہ ایک بہی اون دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور یہہ بہی اس صورت مین ہی کہ جہاد نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی اور حرص کرنیوالا الخ کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مؤاخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا تہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ مشروع ہی ع **وعن انس قال قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم نفر من عكل فاسلموا فاجتووا المدينة فامرهم ان یاتوا ابل الصدقة فیشربوا من ابوالها والبانها ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث فی آثارهم فاتی بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم ثم لم يحسمهم حتى ماتوا وفی رواية فسمروا اعينهم وفی رواية امر بمسامير فاحميت فكحلهم بها وطرحهم بالحرة يستسقون فما يسقون حتى ماتوا متفق عليه** اور روایت ہی انس سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سی اور مسلمان ہوئی پس ناموافق پایا اونہون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہان کی ہوا ناموافق پڑی اونکو اور بیمار ہوگئے کہ پہول گئے پیٹ اونکے اور زرد ہوگئی رنگت پس حکم فرمایا حضرت نی اونکو کہ جاوین زکوۃ کی اونٹون مین کہ باہر رہتی تہی شہر سے اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا اونہون نی یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا اونہون نے اونٹون کے چرانیوالون کو اور ہانک لیگئی اونٹ پس بہیجی حضرت نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پاؤن اون کے یعنی حکم فرمایا اونکی کاٹنی کا اور سلائیان پہیری آنکہون مین اونکی پہر نہ تلی اون کے ہاتہہ پاؤن یعنی جیسی کہ بعد کاٹنی اعضا کے تل دیتی ہین خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مرگئے وہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ سیخین گرم کر کر اونکی آنکہون مین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتہہ گرم کرنے میخون کے پس گرم کی گئین پہر پہیرین میخین اونکی آنکہون مین اور ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دی جاتی تہے یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پیوین پیشاب اونکی الخ عمل کیا ہی اس حدیث پر امام محمد نے کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت نی معلوم کی شفا اونکی اسمین ساتہہ وحی کی پہر امام ابو حنیفہ حلال نہین کہتی ہین اوسکی پینی کو واسطے دوا کے اور سوا اسکی کے اسلیے کہ متفق نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی واسطی دوا کی اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنی مثلہ سی اسطرح کا عذاب اونکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اونہون نے بہی چرواہون سے ایسا ہی معاملہ کیا تہا اسلیے کیا کہ جرم ان مفسدون کا بڑا تہا اسلیے کہ مرتد ہوی اور خون کیے اور قزاقی کی اور مال لیگئے اور امام کو پہونچتا ہی کہ کسی طرح عذاب کرے مثل ایسے معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمائی امت نے کہ معنون مین بعضون نی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہونی آیت حدود کے اور آیت محاربہ کی ساتہہ قزاقون کی اور پہلی منع کرنیکی مثلہ سی پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیہ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرت نی ازراہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم اسکا نہیا بلکہ لوگون نی از خود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہو اگر وہ پانی مانگی تو منع نہ کرنا چاہیے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمران بن حصين قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلة رواه ابو داود ورواه النسائی عن انس** روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی انس

آخر یعنی اور بہہ سکھے سوفار انکے نکلے اور یہہ تعلیق بمحال ہی کہ جیسے پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسا ہی پہرنا اونکا طرف دین کے محال ہی مانند قول سبحانہ کے حتی یلج
الجمل فی سم الخیاط اور یہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونے رجوع کی طرف دین کے بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہین اور سر
منڈانا شعار ہیہ انکی فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین بطریق عادت نہ تہا بلکہ اکثر سر پر بال رکہا کرتے تہے نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانے کے اس طرح فرمایا اسلیے کہ سر
منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سے اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد تحلیق سے تہا او قوم کا حلقہ حلقہ ہی بطریق تکلف کے ہو کر اور اہتمام
ع ح وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی
ثلث زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا باللہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا رواہ
ابوداود اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال خون کسی شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اوسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول
اللہ کے ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونیکے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرے نکلنا اوس شخص کا کہ نکلے یعنی مسلمانون پر اس حال مین
کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنی قزاقی کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل نفس ہی کہ قتل کرے کسی جان کو پس
قتل کیا جاوے بدلے اوسکے نقل کی یہہ ابوداود نے ف بعد محصن ہونیکے عبارت ہی زنا کرنے سے حر مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا ہو
بغیر لینے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بہی کیا ہو اوسنے اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دے تا کہ مر جاوے اور امام شافعی کے نزدیک سولی دیا جاوے عبرت کے لیے اور ینفی
من الارض کی معنی امام شافعی کے نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کی اور کسی جگہہ بیٹھنے نہ پاوے کہ قرار پاوے اور آرام پاوے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک معنی اوسکے یہہ ہین
کہ قید کیا جاوے اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ ڈرایا ہو اوسنے راہ گیر کو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سے انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور
ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف پہلے اس قول کے او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق آیت کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع
ہوا راوی سے از راہ نسیان کے یا اختصار کے واللہ اعلم اور لفظ او آیۃ اور حدیث مین تفصیل کے لیے ہی جیسے کہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نے
کہا کہ او تخییر کے لیے ہی کہ امام کو اختیار ہی لیوے ان سزاؤن مین سے جو مناسب جانے قزاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کے ع ح وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن ابی لیلی سے کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق وہ تہے راہ چلتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سو گیا ایک شخص اونمین سے پس چلا بعض اونمین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالے کے تہی پس پکڑی
اوس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکہا اوسکو یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی کسی مسلمان کو یہہ کہ ڈراوے
کسی مسلمان کو نقل کی یہہ ابوداود نے وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخذ ارضا بجزیتہا فقد استقال
ہجرتہ ومن نزع صغار کافر من عنقہ فجعلہ فی عنقہ فقد ولی الاسلام ظہرہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لیوے زمین ساتہہ جزیہ اوسکے کے پس تحقیق کہ توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اوسکی گردن سے
اور ڈالے اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنے اسلام کو پیچہے پیٹہہ اپنے کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف جو شخص کہ لیوے زمین الخ یعنی جس شخص نے
خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکالا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین
ڈالی اور جو کوئی نکالے الخ یہہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمہ لے پس گویا کہ بدل کیا اوسنے اسلام کو ساتہہ کفر کے اسلیے کہ اوسنے بدل کیا
عزت اسلام کو ساتہہ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خرید کی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہین ساقط ہوتا

ہی اوس ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ رح کا ہی ع وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈہی کئی ایک لوگون نے اونہین سے ساتھ نماز پڑہنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جبکہ لشکر کو دیکھا جلدی سے سجدہ مین گر پڑے بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نے اور اعتبار نکیا اونکے سجدے کا پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے اونکے ساتھ آدھی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون ہر مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکوں کی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے آپ بیزار ہین فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھین آپس مین آگ دونون کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف حضرت نے پوری دیت کا اونکے لیے حکم نکیا اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کے ساتھ اسلام اونکے اسلیے کہ اونہون نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنے کے ساتھ رہنے کی کفار مین جیسے کہ اشارہ کیا اوسپر ساتھ اس قول کے کہ مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکھین آپس مین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہین کہ اگر آگ جلائی جاوے تو ایک کافرون کے مسلمانونکو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانون کی کافرونکو نظر نہ آوے اور اسمین علت ہی حضرت کے بیزار ہونیکی اون مسلمانون سے کہ مقیم ہون درمیان کافرون کے ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنے کو قتل کرنے کسیکے سے ناگہان حاصل یہہ کہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسیکو بے تحقیق حال اوسکے کہ مومن ہی یا کافر اور کافر ذمی بھی عہد و امان مین یہی حکم رکھتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانون کی اور فتنہ انگیزی کی ہو یہہ امر آخر ہی جیسے کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکے فعل آنحضرت کا بوحی تھا اسپر قیاس نکرنا چاہیے اور ظاہر یہہ ہی کہ اوسکا اور مانند اوسکے کا قتل کرنا پہلی نہی کے تھا قتل ناگہان سے ع ح وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بہاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکے قاتل پر کچہہ نہین آئیگا سبب محافظت مشرکون کے اور نزدیک ہونے دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوے با وجود اوسکے بطریق اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی رضی سے یہہ کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب طعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس باطل فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد ذمہ کو پس حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور نزدیک حنفیہ کی نہین ٹوٹتا ہی اسسبب سے عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابون مین بیچ آخر کتاب الجزیہ کی ذکر کیا ہی ع وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادو کی قتل کرنا ساتھ تلوار کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بہت اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہوا اور وہ توبہ نکرے اور امام مالک نے اور اور بعضے علما نے کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بھی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نکیجاوے اور برابر ہی کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی جو کچھ کہ چاہتا ہی پس کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر محض خیال ہی نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکہنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ مختار مین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی [illegible] اور حرام اور جائز پس جس سیکہے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہی لاد بحث سیکہو اوسکو تا کہ تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکہی تا کہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا بخط بعض الفضلاء انتہی اور اعلی قسم
ہی حنبلیون نے اوسکے کفر مین توضیح مین اونکی کتابون سی نقل کیا ہی کہ نہ قبول کی جاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھہ سحر اپنے کے اور قتل کیا جاوے سحر کرنیوالا اسلام کا اور سیکہنا
اور سکہانا کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بہی اور عوض لینا اوپر حرام ہی ۶ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کری امام پر اس حال مین کہ تفرقہ ڈالی درمیان امت میری کے پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نے ف جو امام پر خروج کرے اول اوسکو منع کیا جاوے
اور اگر شبہ رکہتا ہو دور کری اور پہر اگر نہ کار کری تو پہر مار ڈالی جیسی کہ حضرت علی رض نے ساتھہ خوارج کے کیا تہا **وَعَنْ** شَرِیْكِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ کُنْتُ اَتَمَنّٰی
اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ ہَلْ
سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ وَرَاَیْتُہٗ بِعَیْنَیَّ اُتِیَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَہٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِہٖ فَقَالَ
یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا
وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ہُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ ہٰذَا مِنْہُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ
یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاہُمُ التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُہُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ
ہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی شریک بن شہاب سی کہ کہا تہا مین آرزو رکہتا تہا کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابیون مین سی کہ پوچہون اوس سی حال خارجیون کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین آیا خبر دی تہی حضرت نے اونکی احوال سی پس ملا مین ابو برزہ سے
بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یارون اونکے سے پس کہا مینے واسطی اونکے کیا سنا ہی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیون کا کہا کہ ہان سنا مینے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی اپنے کانون سی اور دیکہا مینے حضرت کو ساتھہ آنکہون اپنی کے کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصون کو کہ تہی داہنی طرف
حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو پیچہی تہی حضرت کی کچہہ پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچہی حضرت کی سی اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تونی بانٹنی مین وہ شخص تہا
کالا منڈی ہوی بالون کا اوپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاوگی بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ
بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہہ سی پہر فرمایا نکلے گی آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہین مین سی ہی یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہ
تجاوز کریگا حنجرہ گردن اونکی سی نکل جاوینگے اسلام سی یعنی کامل اسلام سے بسبب نکل جانیکے اطاعت امام سی جیسی نکل جاتا ہی تیر شکار سے علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ
رہینگے خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کے ساتہہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو اونکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورون سے نقل کی یہہ نسائی
نے **وَعَنْ** اَبِیْ غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَۃَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَۃً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ کِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ
خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْہُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الْاٰیَۃَ قِیْلَ لِاَبِیْ اُمَامَۃَ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیون کے نصب کیے گئی یعنی گڑی ہوئی یا سولی دی گئی
اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نے یہہ سگ ہین دوزخ کی بدتر مقتولون کے نیچے آسمان کے بہترین مقتولون کا وہ ہی کہ جسکو انہون نے قتل کیا پہر پڑہی یہہ آیت
اوسدن کہ سفید ہونگے کتنے مونہہ اور سیاہ ہونگے کتنے مونہہ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تمنے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی

یہہ کلام مہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا مینے اوسکو مگر ایکبار یا دوبار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری اوپر وہ یہہ حدیث نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیت تک یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علمائی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نے کہا اہل بدعت تہی اور ابو امامہ سہی ہی کہ خارجی تہی ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مکرر بحد کثرت نہ حدیث کرتا مین

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب ہی بیچ بیان حدون کے **ف** حد اصل مین معنی منع کی ہی اور معنی حائل کے درمیان دو چیز کے بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سے گناہون مین اور حدود اللہ معنی محارم کی بہی آئی ہین جیسے کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور معنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسے تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی کے جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بہی منع ہی نزدیک ہونی اونکی سے اور تجاوز کرنے اونکی سے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہی کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کی تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بہی سبب عدم تقدیر و تعین کی حد نہین کہتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَبِجَارِیَۃٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْہِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی کہا تحقیق دو شخص جہگڑی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نے اون دونون مین سی کہ حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتہہ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوس نے عورت سے اوسکی پس خبر دی مجکو لوگون نے یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سنگساری ہی پس بدلہ دیا مینی اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکے سنگسار ہونیکے بدلی یہہ دین پہر تحقیق مینی پوچہا عالمون سے پس خبر دی مجکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کے سو درے ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونی اوسکی کے اور سوا اسکے نہین کہ سنگساری اوسکی عورت پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا بیچ درمیان تمہارے ساتہہ کتاب اللہ کے اما یہہ بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بعد ثابت ہونے زنا کے اوسکے اقرار سے یا چار گواہون سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس کو کہ اے انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتہہ کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہی اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونے آیۃ رجم کے لفظا اور برس دن کا نکالدینا نزدیک امام شافعی کے حد مین داخل ہی اور ہمارے علما حمل کرتے ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہین کہ نہین ہی برس دن کا نکالدینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ایکبار اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ چاہیے یہہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین پس وہ اس حدیث مین مراد اوس اقرار سے لیتی ہین کہ متقرر و معتبر ہی اسباب زنا اور اور احادیث سے صراحۃ یہہ ثابت ہوا ہی کہ ضروری ہونا چار اقرار کا ۱۲ ع وعن

زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمر فیمن زنی ولم یحصن جلد مائۃ وتغریب عام رواہ البخاری اور روایت
ہی زید بن خالد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اوس شخص کے کہ زنا کیا ہوا ور نہ ہو محصن سو دُرّے مارنے کا
اور برس دن کو نکالنے کا نقل کی یہہ بخاری نے ف محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور دُرّے حد اور ہو نہ اور ستر
نہ مارے ع وعن عمر قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ تعالی آیۃ الرجم رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف متفق
علیہ اور روایت ہی عمر رض سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اونپر کتاب پس تھی اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے
آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردوں
سے یا عورتوں سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدوں سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف رجم کے معنی ہیں سنگسار کرنا اور آیہ رجم کی
اول قرآن میں تہی بعد ازاں تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیہ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن
اور بکی حدیث کا فائدہ میں معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہ ہونا کا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ع ح وعن عبادۃ
بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب
بالثیب جلد مائۃ والرجم رواہ مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا
زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو دُرّے مارنے چاہییں اور نکالدینا وطن سے برس
روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہییں اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نے ف مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے
اور یہہ بیان اس آیۃ کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک اور کہا اور پہلی تھی کہ یہہ فرمایا حضرت نے اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کے لیے
اور راہ سے مراد یہاں حد ہی اسلیے کہ حد اوسوقت نہیں تھی مشروع اور تھا حکم اونمیں جو کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ میں واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا
علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیۃ میں فرمایا تھا کہ زنا والی عورتوں کو بعد
گذرنے گواہوں کے گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ مر جاویں یا اللہ اونکے لیے کچھ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہہ راہ یعنی حد
اونکے لیے مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درے بھی ماریں اور سنگسار بھی کریں اسپر عمل کیا ہی علماء ظواہر نے اور بعضے
صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اسپر ہیں کہ دُرّے مارنے منسوخ ہیں اوس سے کہ اونپر سنگساری ہی اسلیے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور دُرّے مارنیکا حکم نکیا اور ایسا ہی
بیچ حدیث عورت غامدیہ کے کہ آگے آوے گی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ع ح وعن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاءوا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منہم وامرأۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ
فی شأن الرجم قالوا نفضحہم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فأتوا بالتوراۃ فنشروہا فوضع احدہم
یدہ علی آیۃ الرجم فقرأ ما قبلہا وما بعدہا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع فاذا فیہا آیۃ الرجم فقالوا
صدق یا محمد فیہا آیۃ الرجم فامر بہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع فاذا
آیۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیہا آیۃ الرجم ولکنا نتکاتمہ بیننا فامر بہما فرجما متفق علیہ اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمیں سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہوں نے روبرو حضرت کے

تھے کہ ایک مرد نے اونمین سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت مین بیچ
مقدمہ رجم کی کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور درے مارے جاتے ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت مین ہے حکم رجم کا پس
لاؤ توریت پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نے اونمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیہ پر یعنی چہپا لیا ہاتھ کے نیچے اور پڑہ گیا اوسکے پہلے سے اور اوسکی پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن
سلام نے اوٹہا ہاتھ اپنا پہر اوٹہایا ہاتھ پس ناگہان اوسمین تھی آیہ رجم کی پس کہا یہودیون نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمد اوسمین ہے آیہ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونون کی
سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہ نے اوٹہالے ہاتھ اپنا پس اوٹہالیا ہاتھ اپنا پس ناگہان آیہ رجم کی ظاہر
تھی پہر کہا ہاتھ رکہنے والے نے اے محمد تحقیق توریت مین ہے آیہ رجم کی ولیکن ہم چہپاتے ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار
کیے گئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف فضیحت کرتے ہین ہم الخ یعنی نہین پاتے ہین ہم توریت مین حکم رجم کا بلکہ پاتے ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر دین
اونکو اور درے ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سے تھے مسلمان ہوگئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ہاتھ رکہنے والا آیہ رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہے رجم مین محصن ہونا شرط ہے اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہے پس آنحضرتؐ نے یہود کو کہ مسلمان نتھے کیون حکم رجم کا کیا جواب
اسکا یہہ ہے کہ یہہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کی تہا اور محصن ہونا اونکے دین مین شرط نتہا اور آنحضرتؐ عمل کرتے تھے توریت پر پہلی اوترنے حکم قرآن کے اور جب نازل
ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک اور ایک روایت مین ابو یوسفؒ کے بہی اسپر عمل کیا ہے یہہ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونے مین اور اگر کہا جاوے کہ
حضرتؐ نے کیونکر سنگسار کیا اونکو کہنی یہود کے سو اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اونکی گواہی کا کہتے ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی ہوئی
اوسکی چار مسلمانون نے ع وعن ابي هريرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل وهو في المسجد فناداه يا رسول الله اني زنيت
فاعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم فتنحى لشق وجهه الذي اعرض قبله فقال اني زنيت فاعرض عنه فلما شهد اربع
شهادات دعاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابك جنون قال لا فقال احصنت قال نعم يا رسول الله قال اذهبوا به فارجموه قال
ابن شهاب فاخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول فرجمناه بالمدينة فلما اذلقته الحجارة هرب حتى ادركناه بالحرة فرجمناه
حتى مات متفق عليه وفي رواية للبخاري عن جابر بعد قوله قال نعم فامر به فرجم بالمصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم
حتى مات فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خيرا وصلى عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرتؐ کو یا رسول اللہ تحقیق مینے زنا کیا پس موہنہ پہیر لیا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ
طرف اوس جانب موہنہ آنحضرت صلعم کی کہ موہنہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرتؐ نے موہنہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا رہا سامنے چہرے مبارک حضرت صلعم کے اور
کہا کہ تحقیق مینے زنا کیا پہر موہنہ پہیر لیا حضرت صلعم نے اوس سے پس جب اقرار کیا اوسنے چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا
تجہکو سودا ہے کہا کہ نہین پہر فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجہکو اوس
شخص نے کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہمنے اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو تہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنے اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنے
اوسکو یہانتک کہ مرگیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اوسکے کہ کہا کہ ہان یون آیا ہے پس حکم کیا حضرتؐ نے اوسکو سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچے اوسکو تہر بہاگا پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مرگیا پس فرمائی واسطے اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنے اوسکے اور نماز پڑہی اوسپر اور یا دعا کی واسکے لیے ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین شرط غائب ہونے اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل پکڑی
ہے ابو حنیفہ رحمہ نے ساتھ لانے اوسکے چارون طرف سے اور اوسپر کہ شرط ہے یہہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین اور کہا مجہکو سودا ہے کہ افشا گناہ کرتا ہے وہ اپنے قتل کے

باعث ہوا ہی تو ہرگز نہ چاہیے اور کہا نووی نے کہ یہہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اوسکے کو اسلیے کہ غالب یہی ہے کہ انسان نہیں اصرار کرتا اوپر اقرار اوس چیز کے کہ
باعث ہوا اوسکی ہلاکت کی باوجود اوسکے لیے راہ بھی ہے طرف ساقط کرنے گناہ کی ساتھ توبہ کے اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانے جان اوسکی کے اور اسمین اشارہ ہی
طرف اوسکے کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حدود نہیں جاری ہوتین اوسپر اور کہا محشی نے تو انتہی کہا نووی نے کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام پر یہی ہے کہ پوچھے کیفیت شراب و زنا کی یعنی معنی
وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہوں کے اور اسمین کنایہ ہی ساتھ عفو کرنیکی حد زنا سے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بہاگا کہا ابن ہمام نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام
حدود میں اور تعزیر میں کہڑا کر کے لٹاکر اور مارا جاوے عورت کو بٹہا کر اور اگر عورت کے لیے گڑہا کہودا جاوے سنگسار کرنے میں تو جائز ہی ستر اوسمین زیادہ ہی اوسکی لیے جیسے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی غامدیہ کی لیے کہدوا دیا تہا اور ماعز کے لیے نہیں اوسکو سنگسار الخ پس جبکہ بہاگے کوئی سنگسار کرتے میں پس اگر ہوا اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوے
اوسکا اور چہوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوے اور سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اسلیے کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا اوسکا
عمل کرتا ہی اوسکی اقرار میں نہ بیچ رجوع گواہوں کی اور کہا نووی نے کہ لکہا ہی علمانے کہ مراد ساتھ مصلے کی جگہہ نماز جنازہ کی ہی اور موید ہی اسکی ایک روایت بخاری
اور کہا بخاری وغیرہ نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازوں اور عیدوں کی جب مقرر کی جاوے مسجد و نہیں ثابت ہوتا اوسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اوسکو حکم
مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا اوسمین واسطے آلودہ ہونے اوسکے خون سے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ قائم کیجاوے حد اور تعزیر مسجد میں ساتھ اجماع ہی فقہا کا بسبب حدیث کے اوپر علیہ
السلام قال جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم ورفع اصواتكم وشراءكم وبيعكم واقامة حدودكم وجمروها في جمعكم وضعوا على ابوابها المطاهر ح ع وعن ابن
عباس قال لما اتى ماعز بن مالك النبي صلى الله عليه وسلم فقال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا يا رسول الله قال انكتها
لا يكني قال نعم فعند ذلك امر برجمه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مسجد
میں اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا میں سے کچھہ کیا ہو اور اوسکو زنا
کہتا ہو کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کنایہ نہیں کی یعنی راوی نے کہا کہ صریحا پوچہا حضرت نے کہ جماع کیا تو نے کنایہ نہیں کیا کہا ماعز نے کہ ہاں جماع
کیا میں نے پس اوسوقت حضرت نے حکم فرمایا اوسکے سنگسار کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نے وعن بريدة قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه
وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر فقال ازنيت فقال نعم
فامر به فرجم فلبثوا يومين او ثلثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو
قسمت بين امة لوسعتهم ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي
اليه فقالت تريد ان ترددني كما رددت ماعز بن مالك انها حبلى من الزنى فقال انت قالت نعم قال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها
رجل من الانصار حتى وضعت فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس
له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الي رضاعه يا نبي الله قال فرجمها وفي رواية انه قال لها اذهبي حتى تلدي فلما
ولدت قال اذهبي فارضعيه حتى تفطميه فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة خبز فقالت هذا يا نبي الله قد
فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبي الى رجل من المسلمين ثم امر بها فحفر لها الى صدرها وامر الناس فرجموها
فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمى راسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها فقال النبي صلى الله عليه وسلم مهلا يا خالد

والذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بہا فصلی علیہا ودفنت رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے
کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو یعنی ہوں سب پاک کر مجھے میری گناہ سے سبب جاری کرنے حد
کے مجھ پر پس فرمایا وائے ہی تجھکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے اور استغفار کر اللہ سے یعنی ساتھہ زبان کے اور رجوع کر طرف اوسکے یعنی ساتھہ دل کے کہا راوی نے
کہ پھر اور گیا وہ تھوڑی سی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اوسکے یعنی وائے ہی تجھکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا
اوسنے پاک کر مجھکو فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کس چیز کے اور کس سبب سے پاک کروں میں تجھکو کہا زنا سے یعنی زنا کے گناہ سے پس سبب اسکے حکم کر حد کا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا اسکو جنون ہے پس خبر دی گئی حضرت یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہیں اسکو جنون پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا پی
ہے اسنے شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اوسنے بو اوسکی مونہہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنے شراب پی ہے یا نہیں پس نہ پائی اوس سے بو شراب کی پھر فرمایا حضرت
نے کہ کیا زنا کیا ہے تونے کہا کہ ہاں پس حکم کیا حضرت نے اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کی لوگوں نے دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئے
اوسکے سنگسار کرنے پر اور کچھہ مذکور نہوا اوسکا پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اوسکے لیے زیادتی مغفرت
اور ترقی درجات کی تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوے ثواب اوسکا درمیان امت کی البتہ کفایت کرے اونکو پھر آئی حضرت کے پاس ایک عورت
قبیلہ غامد سے کہ وہ قبیلہ ازد سے یعنی ازد ابو حی ہے یمن کی ایک بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو پس فرمایا وائے ہی تجھکو پھر جا پس استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اوسکی
پس کہا اوس عورت نے کہ چاہتے ہو تم یہہ کہ پھیر دو مجھکو جیسا کہ پھیر دیا تمنے ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے یعنی میں حاملہ ہوں زنا سے انکار نہیں کر سکتی
بعد اقرار کے بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرت نے کہ تو یعنی تو حاملہ ہے یا یہہ ایک طرح کا اظہار کرنا تغافل کا اور پھیرنا اوسکا ہے اوس اقرار سے کہا اوسنے ہاں فرمایا حضرت
نے واسطے اوسکے یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنے تو اوس چیز کو کہ تیرے پیٹ میں ہے کہا راوی نے پس ذمہ لیا اوسکی خبرگیری کا ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اوسکے جنے
تک یہانتک کہ جنی پھر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرت
نے ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم اوسکو اور چھوڑ دیں اوسکے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اوسکے وہ شخص کہ دودھ پلاوے اوسکو یعنی اگر اوسکو ابھی سنگسار کریں تو بچہ اوسکا چھوٹا
ہے اور کوئی خبرگیران اوسکا ہے نہیں ہلاک ہو جاویگا پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودھ پلانا اوس لڑکے کا اے نبی اللہ کی کہا راوی نے پس سنگسار
کیا حضرت نے اوسکو یعنی حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرت نے کہ
جا پس دودھ پلا اوسکو یہانتک کہ دودھ چھڑاوے تو اوسکا پس جب دودھ چھڑایا اوسکا لائی حضرت کے پاس لڑکے کو اوسحال میں کہ اوسکے ہاتھہ میں تھا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا
ہے اے نبی اللہ کی تحقیق دودھ چھڑایا میں نے اوسکا اور تحقیق کھانے لگا ہے کھانا پس سپرد کیا حضرت نے اوس لڑکے کو طرف ایک شخص کے مسلمانوں میں سے پس حکم کیا حضرت نے
واسطے اوسکے کہ گڑھا کھودا جاوے پس کھودا گیا واسطے اوسکے گڑھا اوسکے سینہ تک اور حکم کیا لوگوں کو اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ ہوا خالد بن ولید
ساتھہ ایک پتھر کے پھینکا پتھر اوسکے سر پر پس چھینٹ پڑی خون کی خالد کے مونہہ پر پس برا کہا خالد نے اوسکو پس سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازرہ اے خالد
یعنی وہ بخشی گئی برا نکہہ اوسکو پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ میں ہے تحقیق توبہ کی اوس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے ایسی ظالم محصول لینے والا
تو بخشا جاوے اوسکی پس حکم کیا حضرت نے یعنی لوگوں کو اوسکی اور نماز پڑھی اوسپر پس نماز پڑھی گئی اور دفن کی گئی روایت کی اسکو مسلم نے ف توبہ ماعز نے الخ
کی کہ لازم کرتی ہے ایسی مغفرت اور رحمت کو کہ ایک جماعت کثیر کو شامل ہو اور اوس سے توبہ کہا اسلئے کہ حاصل ہوتی ہے اوس سے طہارت گناہ سے
جیسے کہ حاصل ہوتی ہے طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قائم کیجاوے جبتک کہ نہ جنے تاکہ نہ لازم آوے ہلاک کرنا
بیگناہ کا اور ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق ہلاک کا نہیں اسلئے کہ وہ اوسمیں بیگناہ ہے اور جب دودھ چھڑایا سینے الخ

عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك قد وقعت بجارية آل فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم رواه مسلم
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہنچی ہے مجھکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کیا خبر پہنچی ہے آپکو میری طرف سے فرمایا
کہ مجھکو پہنچی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے کہا کہ ہاں پس اقرار کیا اوسنے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے
ف اس فصل میں اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا
کرنا ماعز کا پھر اقرار کروایا اوسی سے اور اور حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسکی خلاف پر جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں اختصار کیا اور اصل حکم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید کہ
آنحضرت نے اقرار کروایا ماعز سے بعد پہنچنے خبر زنا اوسکی کی لیکن اول اعراض کیا اور شبہہ پیدا کیے جیسی کہ احادیث میں تفصیل سے مذکور ہے پس نہیں منافات ہے وعن
يزيد بن نعيم عن ابيه ان ماعزا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر عنده اربع مرات فامر برجمه وقال لهزال لو سترته بثوبك
كان خيرا لك قال ابن المنكدر ان هزالا امر ماعزا ان ياتي النبي صلى الله عليه وسلم فيخبره رواه ابو داود اور روایت
ہے یزید بن نعیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسوں میں پس حکم فرمایا حضرت
نے ساتھ سنگسار کرنی اوسکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز کو ساتھ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر
تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہیں اور راوی اس حدیث کا ہے کہ تحقیق ہزال نے کہا تھا ماعز سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت حال
کی نقل کی یہ ابو داود نے ف ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس صحبت کی ماعز نے اوس سے پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز
کو ساتھ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکے ساتھ زنا کی پس حضرت نے ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو اچھا تھا وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعافوا الحدود فيما بينكم فما بلغني من حد فقد وجب رواه ابو داود والنسائي
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونکی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کرو تم
یعنی معاف کریں بعض تمہارا بعضی سے حدوں کو درمیان اپنی یعنی پہلے اسکی کہ پہنچے مجھ تک پس جو خبر کہ پہنچی مجھکو حد کی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہوئی یعنی فرض ہوا قائم
کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف عفو کرو آپس میں خطاب ہے غیر امام کو یعنی چاہیے کہ موجبات حد کی عفو کرو اور حاکم کی ہاں نہ لیجاؤ قضیہ
اوسکا اور جب حاکم کی ہاں پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہیں چاہیے کہ فرمایا کہ جو خبر پہنچی مجھکو الخ اور آنحضرت امام تھے اسپر کہ امام کو نہیں جائز عفو کرنا اللہ کی حدود کا جبکہ پہنچی
اوسطرف حاکم کی اور مطلق ہونا اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ نہیں چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنی مملوک پر بلکہ چاہیے اور اوسکا طرف حاکم کے لیجائے معاف کرے اوس
اسلیے کہ یہ اصل ہے اس امر کی تحت میں اوسکی ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيلوا ذوي الهيئات عثراتهم
الا الحدود رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائیں عزت والوں کی لغزشیں انکی مگر حدیں نقل کی
کی یہ ابو داود نے ف یعنی جو کہ گناہ کہ ان گناہوں میں گرفتار ہوجاویں معاف کرو انکو اور ظاہر میں رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ بندوں کی
لیکن حدود شرع یعنی چیزیں کہ باعث حد ہوویں خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ حقوق بندہ کی انسے در گذر کرنا نہ چاہیے اور یہ خطاب حاکموں کو ہے اور بعضوں نے
کہا کہ سب اوروں کو بھی اور یہ امر استحباب کیلیے ہے ع وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرءوا الحدود عن المسلمين
ما استطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله فان الامام ان يخطئ في العفو خير من ان يخطئ في العقوبة رواه الترمذي
وقال قد روي عنها ولم يرفع وهو اصح اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدود کو مسلمانوں سے جہاں تک
ہوسکے پس اگر ہووے واسطے مسلمان کی جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنی اوسکی سے سزا دینے میں نقل کی یہ

سطے وغیرہ کالیں ایسے البیق دونوں حدیثوں کی ہو گئی ہے ع وعن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من قوم يظهر فيهم الربا الا اخذوا بالسنة وما من قوم يظهر فيهم الرشا الا اخذوا بالرعب رواه احمد اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ان میں ربا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ان میں رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہیں ساتھ رعب کی نقل کی یہ احمد نے ف رشوت اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے بشرط اسکے کہ مدد کرے اوسکی حکم میں اور بعضوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اوس حکم میں ایسی شفقت نہو کہ اسقدر مال عرف میں اجرت دیتے ہوں اور پھر جیسے کہ ایک بات بادشاہ کی آگے کہدینی اور سعی اوسمین کرنی اور اگر بغیر شرط کی ہو تو بھی رشوت ہے میں اور رعب سے خوف اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے رشوت میں خوفناک رہتا ہے مرع وعن ابن عباس وابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ملعون من عمل عمل قوم لوط رواه رزين وفي رواية له عن ابن عباس ان عليا احرقهما وابا بكر هدم عليهما حائطا اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی میں ابن عباس سے ہے کہ حضرت علی نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اونکے جلا دینے کا اور حضرت ابو بکر نے گرا دی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینے کا اونپر ف اور جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ تغیر کرے حد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کیے یہ احمد نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عباس سے ع وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله عز وجل الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عزوجل طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اوسکے مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وعنه انه قال من اتى بهيمة فلا حد عليه رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي عن سفيان الثوري انه قال وهذا اصح من الحديث الاول وهو من اتى بهيمة فاقتلوه والعمل على هذا عند اهل العلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہوں نے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپایہ سے پس نہیں ہے اوسپر حد یعنی ولیکن تعزیر ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق اونہوں نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپایہ سے پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اوسپر حد نہیں ف اونہوں سے کہا یعنی بطریق مرفوع کے و الا انہوں کچھ یعنی قول ثوری کا کی و ہذا اصح ع وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا حدود الله في القريب والبعيد ولا تأخذكم في الله لومة لائم رواه ابن ماجة اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدیں اللہ کی نزدیک اور دور والے پر اور نہ پکڑے اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنیوالے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نزدیک اور دور سے یعنی نزدیک کی ناتے والی پر اور دور کی ناتے والے پر یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہونچنا اوس تک اور اشفاق حکم کرنا اوپر اور دور مراد ہے قوی کہ دور ہے پہونچنا اوس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسرے معنی انسب ہیں اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر کسی پر ع وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقامة حد من حدود الله خير من مطر اربعين ليلة في بلاد الله رواه ابن ماجة ورواه النسائي عن ابي هريرة اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدوں اللہ کے بہتر ہے مینہ برسنے چالیس رات کی بیچ تمام شہروں خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کیا نسائی نے ابی ہریرہ سے ف اسلیے کہ بیچ قائم کرنے حد کی منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور

والدارمي وروى في شرح السنة أن صفوان بن أمية قدم المدينة فنام في المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق وأخذ رداءه فأخذه صفوان فجاء به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر أن تقطع يده فقال صفوان إني لم أرد هذا هو عليه صدقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا قبل أن تأتيني به وروى نحوه ابن ماجه عن عبد الله بن صفوان عن أبيه والدارمي عن ابن عباس اور روایت کی ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اوچکے کے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہہ کہ صفوان بن امیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اونکی چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نے اور لے آیا اوسکو پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرت نے ہاتھ کاٹنے اوسکے کا بعد اقرار کرنے اوسکے کے ساتھ چوری کے یا ثابت ہونے اوسکے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوان نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اوسکا یعنی اوسکے لانے سے مجکو یہہ نہیں منظور تھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اوسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تجھے اور نہ بخشا تو نے پہلے اسکے کہ لاوے تو اوسکو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباس سے **ف** خائن اوسکو کہتے ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو دیجاوے اور وہ لیلیوے اوسمین اور دعوی کرے اوسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوے کہ مجکو دی نہیں پس خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ قصور ہے حرز مین یعنی حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے والے اور اوچکے کا اسلیے نہین ہاتھ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اوسکا مفصلا ہوچکا ہے کہا ابن ہمام نے کہ یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا اور سر کے نیچے رکھے چادر رہا ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیوں نہ تصدق کیا تو نے الخ یعنی پہلے تو نے کیوں نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اسکا لایا اور میں نے حکم ہاتھ کاٹنے کا کیا پس ہاتھ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس یہہ نہیں حق ہے واسطے تیرے اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنے سے معاف نہین ہوسکتا اور اوسمین دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ اوسکا طرف حاکم کے کذا ذکر الطیبی وابن الملک اور کہا ابن ہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کردے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے اوس چیز کو طرف اوسکے یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا جاوے اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سے اور موید ہے اوسکے حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ حدیث ایک روایت مین تو اسی طرح ہے کہ جیسے ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچھ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہے ع و

وعن بسر بن أرطاة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الأيدي في الغزو رواه الترمذي والدارمي وأبو داود والنسائي إلا أنهما قالا في السفر بدل الغزو اور روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاوین ہاتھ غزو مین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نے مگر ابو داود اور نسائی نے کہا سفر مین بدلے غزوہ کے **ف** غزوہ مین کہا ابن مالک نے یعنی نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا جہاد مین جبکہ ہو لشکر دار الحرب مین اور نہو امام عسکر اور کارپرداز ہو اونکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حد بھی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ فتنہ مین پڑجاوے وہ ساتھ الحاق ہونے کے طرف دشمن کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کی جہاد مین [illegible] اور بعضون نے کہا کہ مراد ہاتھ نہ کاٹنے سے غزوہ مین یہہ ہے کہ اگر چوری کی کسی نے غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم کے تو ہاتھ نہ کاٹا جاوے کہ اوسکا اوسمین حق ہے اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر کیا گیا ہے دوسری روایت مین مطلق محمول کیا جاوے [illegible]

وعن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في السارق إن سرق فاقطعوا يده ثم إن سرق فاقطعوا رجله ثم إن سرق فاقطعوا يده ثم إن سرق فاقطعوا رجله رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق مین اگر چوری کرے تو ہاتھ اوسکا داہنا کاٹو پھر اگر چوری کرے

نہیں چاہتی کرتا کہنے کی ہمت ہو کہ اسامہ بن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا اونہوں نے اسامہ سے پھر کلام کیا آنحضرت سے اسامہ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حدوں اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے پس حضرت اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا یعنی اثنائے خطبہ کے بابعد حمد و ثنا کے کہ نہیں ہلاک کیا اون لوگوں کو کہ تھے پہلے تم سے مگر اسنے کہ وہ تھے جس وقت چراتا درمیان اونکے کوئی شریف یعنی تو چھوڑ دیتے اوسکو یعنی نہیں قائم کرتے حد کے اوسپر اور جس وقت چراتا اونمیں کوئی غریب جاری کرتے اوسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹوں میں ہاتھ اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ یوں آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ عاریۃ لیتی یعنی اسباب لوگوں سے اور منکر ہو جاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اوسکے کے پس آئے لوگ اوس عورت کی اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اوس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنے والے نے عائشہ سے حدیث مانند اوس چیز کے کہ گذری ف مخزومیہ منسوب طرف مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش میں سے اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوے کہ سبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہیں آیا ہے جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطے معلوم کرنے حال اس عورت کی ہے کہ یہہ حال رکھتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اوسکی کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ میں اوپر گذرا اس تقدیر پر یہہ فرقت کہا جمہور نے کہ نہیں ہاتھ کاٹا جاتا اوسکا کہ مکر جاوے عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اوسمیں بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حدوں میں بعد پہنچنے قضیہ اوسکی کے پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اوسمیں اور پہلے پہنچنے قضیہ کے امام کو اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہ ہو وہ شخص کہ سفارش کیا جاوے اوسکے صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگوں کو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمیں تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمیں برابر ہے کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہ ہو وہ کہ سفارش کیا جاوے ایذا دینے والا لوگوں کا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کے حدوں اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنے اللہ سے یعنی مخالفت کی امر اوسکی کی اسلیے کہ حکم اوسکا قائم کرنا ہے حد کا اور جو شخص کہ جھگڑا کرے بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہے اوسکو کہ باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اوس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہیں اوسمیں یعنی عیب یا نقصان رکھے گا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ یا لہو دوزخیوں کے یہانتک کہ نکلے اوس چیز سے کہ کہا ہے یعنی اوس گناہ سے ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اور باز آوے اوس سے ساتھ پورا ہونے عذاب کے کہ مستحق اوسکا ہوا ہے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان میں بھی ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے وَعَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْأُصُوْلِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ وَشُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ اور روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پایا گیا اوسکے ساتھ کچھ اسباب

وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اِبْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاقْتُلُوْهُ روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اوسکو پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نے پھر لایا گیا پاس حضرت کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھے بار کے پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداود نے قبیصہ بن ذویب سے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہیں سے ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید ہیں قول انکے فاقتلوہ تک ہیں یعنی انکی روایت میں تم الی آخر نہیں ہے **ف** پس قتل کرو مراد یہہ ہے کہ بہت مارو یا مراد بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا اور بعضوں نے کہا یہہ حکم ابتدائی اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اوسکو اس سے معلوم ہوا حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تھا یا منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے عمل کی اوسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور بینہ کی اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والے کی چوتھی بار میں انتہی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کے کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اوسکو انہیں سے بعضوں نے مارا اوسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مار لکڑی سے اور بعضوں نے مارا ساتھ سنٹیوں کھجور کے کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہے مراد رکھتی تھی عبدالرحمن ساتھ میتخہ کے سنٹی ہری کھجور کے پھر لی حضرت نے مٹی زمین سے پس پھینکا اوسکو اوسکی منہ پر نقل کی ابوداود نے **ف** مٹی پھینکی اوسکی حقارت کے لیے کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا انتہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اوسکو پس بعضے ہم میں سے مارتے تھے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بل دیکر اور بعضے ساتھ پاپوش اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اوسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اوسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سے نہ حیا کی تو نے رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت اونکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگوں نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ یعنی آخرت میں یا دنیا اور آخرت میں فرمایا نہ کہو تم اسطرح سے نہ مدد دو اوسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دے گناہ اسکے اور رحم کر اسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا میں اور رحم کر اسپر عقبیٰ میں نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** زبان سے تنبیہ کرنیکو حضرت نے فرمایا تو ظاہر ایہہ امر استحباب کے لیے ہے بخلاف اوامر کے وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اوسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کر کر اسلیے کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب آویگا اوسپر شیطان اسلیے کہ جب یہ سنے گا وہ یہہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور زیادہ ہوگا گناہوں میں اور باعث ہوگا اسکو غضب اور اصرار میں ہوگی دعا سبب مدد اوسکی ہوگا انہیں ولیکن کہو یعنی اول یا اب اور ظاہر یہہ ہے اسلیے کہ مطلوب اول میں نکار

والا نسبے اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول اوسکے کے اللہم اغفر لہ + ع + **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال میں کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت شراب خوارون کی ہوتی ہے پس پکڑ لائی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباسؓ کے گھر کی چھوٹ گیا اور گیا حضرت عباسؓ کے پاس اور چمٹ گیا اونسے یعنی واسطے سفارش اور پناہ چاہنے کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرتؐ کے پس ہنسی اور فرمایا آیا کیا اوس شخص نے یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرتؐ نے اوسکے حق میں کچھہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سے اور گواہی عادلون کی سے ثابت نہوا اور راہ میں جھومتے چلنے سے ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہیں آتا + ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا مینے علی ابن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہیں میں کہ جاری کرون کسی پر حد پھر مرجاوے وہ یعنی بسبب حد مارنے کے پس پاؤں میں اپنے دل میں اوسکے مرنے سے کچھہ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہہ رحم وشفقت کی ہی نہیں مگر پینے والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوے یعنی بسبب مارنے کوڑونکی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی مین دونگا اور یہہ اس سبب سے ہے کہ پیغمبر خدا نے نہیں مقرر کی ہے حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی معین نہیں کرتے ہیں حد شراب کی کہ اتنی ہی کوڑے مارنے چاہییں اگرچہ بعضے حدیثون میں چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئی ہیں پس چونکہ میں اسی مارون اور وہ مرجاوے تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بہ نسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہے علماء کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مرجاوے تو دیت اوسکی دینی نہیں آتی اور حضرت علیؓ سے یہہ بات بنا بر احتیاط کی تھی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسی دُرّے مجھو بہتر مین نزدیک میرے + ح + **وَعَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ قَالَ إِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ثور بن زید دیلی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعیین حد شراب کے پس کہا واسطے اونکے حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہہ ہے کہ مارو اوسکو اسی دُرّے اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہے اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہے بہتان اٹھاتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی دُرّے نقل کی یہہ مالک نے **ف** بہتان اٹھاتا ہے یعنی افترا کرتا ہے محصنات پر تہمت زنا کے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف کی اسی دُرّے ہیں اور حکم باعتبار غالب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسی دُرّے مارے حد شراب میں حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اسپر + ح + **باب ما لا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ** باب ہے اوس چیز کا کہ دعا بد نہ کیجاوے اوسپر کہ حد مارا جاوے **ف** جیسے کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اخزاک اللہ اور حضرتؐ نے منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو + ح + **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اوسکا تھا عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھی حضرتؐ

حاشیہ: ع عالم آن است و احتیاط ... (حاشیہ کی عبارت ناخوانا)

کہ مارے تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطے اوسکے دروں سے مارنیکا پس وہ تھے مارا گیا پس کہا
ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرت نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی
نہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اوسکے کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے لعنت
کرنے کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الٰہی کے پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ
لعنت کی معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا
عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب اوسنے فرمایا مارو اوسکو پس بعضے ہم میں سے
مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس
جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح سے نہ مدد دلاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا
اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ
اَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ
يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ
سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ
هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ
اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا اوپر نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اوسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیر
لیتے تھے حضرت اوس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوئے پانچوین بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اوس سے کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تو نے
یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا اوسنے کہ ہان فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوین
میں کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہان کیا میں نے اوس عورت سے بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی جورو سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے
ساتھ اس کہنے کے کہا کہ ارادہ رکھتا ہوں میں یہہ کہ پاک کرو تم مجکو گناہ مذکور سے بسبب قائم کرنے حد کی پس حکم فرمایا حضرت نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنے یاروں میں سے کہ کہتا ہے ایک انمیں سے واسطے یار اپنے کی کہ دیکھ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسپر نہ چھوڑا نفس
اوسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چپ رہے حضرت دونوں کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے
مری ہوئی گدھی پر کہ اوٹھائے ہوئے تھی پاؤن اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانے کی پس فرمایا حضرت نے کہان ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اون دو شخصوں کو
کہ جنہوں نے عیب جوئی کی تھی اسلمی کی بسبب سنگسار ہونے کے پس کہا دو شخصوں نے کہ ہم ہیں وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کھاؤ گوشت مردار
گدھی سے پس عرض کیا اون دونوں نے اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانے کے نہیں ہے کیونکر کھاوین ہم آپ اسکے کھانیکو فرماتے

جو کچھ اسود نے چوری کی تھی بھائی اپنے کی ابھی تحت تر ہے کھانے اس کے ہی کیسی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ اب البتہ بیچ نہروں بہشت کے ہے غوطے مارتا اونہیں نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنچا ایک گناہ کو کہ موجب ہے حد کا اور قائم کیجاوے اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور درے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی ہے اوس گناہ کی یہ نقل کی شرح سنہ میں **وَعَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہنچے حد کو یعنی گناہ کو کرے اوسپر حد معین ہے پس جلدی دی گئی سزا اوسکی دنیا میں یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہیں دیا جاویگا آخرت میں اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈھانکا اوسکو اللہ نے اسپر اور معاف کیا اور کہا اوس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے [illegible] اسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنے گناہ سے اور چھوڑا اسپر اوسکی پردہ پوشی کرنے بندے کی اپنی تقصیر پر اور توبہ کرنی اوسکی اللہ سے اور اپنے عاجز کرنے اسکے ۰ ع ۰ **بَابُ التَّعْزِيرِ** یہ باب ہے بیچ بیان تعزیر کے **ف** تعزیر کہتے ہیں ادب دینے کو کم حد سے اور اصل اسکی عزر ہے بمعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر باز رکھتی ہی اس فعل کی پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ۰ ع ۰ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس کوڑوں سے مگر بیچ حد کے حدون اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے اور علما نے لکھا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہے جاننا چاہیے کہ علما نے اسبات میں اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درے ہیں اور نزدیک ابو یوسف کے پچہتر اور اقل اوسکے تین درے ہیں بالاتفاق اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر بعدد حد کو نہ پہنچے ولیکن سخت تر حد سے ہو ۰ ح ۰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچا رہے منہ کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** خواہ حد مارے یا تعزیر یا ادب کے لیے مارے منہ پر نہ مارے ۰ ح ۰ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ایک شخص کہے دوسرے شخص کو یعنی مسلمان کو ای یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑے اور جسوقت کہے اے مخنث پس مارو اوسکو بیس کوڑے اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** مخنث اوسکو کہتے ہیں کہ جسکے کلام و اعضا میں نرمی ہو اور مشابہ عورتون کے حرکات و سکنات میں ہو جیسا کہ زنخا اور زنانا کہتے ہیں اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان زنا کا کرے مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کرے مسلمان کو سوا زنا کے یا ان الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای لص یعنی چور ای منافق ای لوطی ای یہودی ای وہ شخص کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکوں کے ای سود خور ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ ای بیٹے قحبہ کے ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزوانی او اللصوص یعنی ٹھکانا زانیوں یا چوروں کا ۱۲ ای حرام

اور

نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جائے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اوسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے کہ بسبب بہت دن گذر جانے
کے یا رکھنے کے آفتاب مین مثلاً اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب
مین رہنے سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تران دونون مین سے یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرتؐ کا ہے نعم الادام الخل اور
بسبب جاتے رہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہ نہی حضرتؐ نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے
کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرتؐ نے مداخلت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا
اور بعد گذرنے زمانہ دراز کے خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب
معرفۃ اپنی کے جابرؓ سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے + ح + ع + وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے
طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرتؐ نے اوسکو پس کہا طارقؓ نے کہ سوا اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین
ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہین وہ دوا ولیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنے کو ساتھ شراب کے
اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبون حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی
او جانہ اسکے کہ اوس لقمہ کو حلق سے اوتارے پاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوتارنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
ومنافع للناس لکھا ہے کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو مضر ہے بہ انجام اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
خدا تعالی نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین + ح +

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ
صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ
الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنے اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ
خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی پس اگر اوسنے پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے
اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پی اوسنے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس
اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو
نہر پیپ لہو دوزخیون کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمروؓ سے ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی
یعنے ثواب نہین پاتا اوس نماز کا اگرچہ ادا ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے
قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی نہوینگی اور قید چالیس دن کی شاید اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکے باطن مین مقدار اس
مدت کا اور بیان اسکا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار مین بسبب زجر و تشدید کے ہے وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کیا اگرچہ
عود کیا دن مین ستر بار یا اور یہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس امر کے خوف ہے کہ توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہے اور اصرار کرنے والا اوسپر مرتا ہے

واسطے عالم کے اور حکم کیا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور مزامیر کے اور بتون اور سولیون کے اور تمام
رسومات و عادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیویگا کوئی بندہ
میرے بندون مین سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ و زخمیون کی سے مقدار اوسکی اور نہ چھوڑیگا اوسکو بسبب ڈر میری
کے مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ مٹانے باجون کے یعنی
ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکی کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکی کے اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اسلیے کہ یہ چیزین قدیم سے رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہین اور فقہا نے
لکھا ہے کہ راگ ساتھ باجون اور مزامیر کے حرام ہی اور ساتھ نری آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتون سے سننا سخت حرام ہے اور سولیونکی شکل صلیبی ہے
ہے کہ ایک خط دوسرے کو قطع کرے یعنی بطریق + اور یہ شکل اوسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اوسکو نصاری نے اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی پر
کھینچے عیسی علیہ السلام کے ہے بگمان انکی کے سب چیزون مین رکھتے ہین واسطے یادداشت غم اور حسرت کے اوپر قضیہ حضرت عیسی کی پس اسکی بھی بربادی کرنیکا حکم کیا
اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنے کی ساتھ حسب کے اور طعن کرنیکی نسبون وغیرہ ذلک + ح ع وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ قد حرم اللہ علیہم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی اھلہ الخبث
رواہ احمد والنسائی اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نے اوپر انکے بہشت یعنی نجات
پائی ہوئی کی ساتھ داخل ہونا بہشت مین اونپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ
تجویز کرے اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز
کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انہین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے
غسل جنابت کے اور مانند انکی کے یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث کہلاتا ہے
کہ دیوث وہی کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کرے اونپر اور نہ منع کرے انکو اوس سے ع وعن ابی موسی الاشعری ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا یدخل الجنۃ مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر رواہ احمد اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگے بہشت مین ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنیوالا ناتے کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہ احمد نے
ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانے اسکا یہ حال ہے والا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اوسکی کی اور واقع ہونے اسکی کے ساتھ
پیدایش و حکم خدا تعالی کی صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے السحر حق + ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدمن الخمر ان مات لقی اللہ تعالی کعابد وثن رواہ احمد وروی ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن
محمد بن عبید اللہ عن ابیہ وقال ذکر البخاری فی التاریخ عن محمد بن عبید اللہ عن ابیہ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مریگا ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والے بت کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل
کی ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اوسنے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی
یہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ع وعن ابی موسی انہ کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت
ھذہ الساریۃ دون اللہ رواہ النسائی اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ وہ کہتے تھے کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب

یا جو بچہ اوس عورت کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس عورت کو اس لیے یعنی بہتر کو کہ بہتر ہے کے معنی ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ملا شراب کا اور پوچھا بیٹا کا یہ ہے شرک کا ساتھ ایک کلم کہنا ہے ۔ ح

كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمان برداری کرے میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوا اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے سبب اوسکی یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ تقوی اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اوس امیر کے سبب اوسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکی پس اوس پر ہے سبب اس کام کی گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَّقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذکر غلام کا مبالغہ کے لیے ہے مانند قول آنحضرت کے کہ جو کوئی بناوے مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کی ہے مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے نہیں ہوتی ہے ولیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے والا غلام امیر و امام نہیں ہوتا اور آئی ہے احادیث میں اور نکٹا اور کنکٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار ہو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی کے جبتک کہ نہ مخالف ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہے چھوٹا پن میں اور سیاہی میں نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اوس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی پس جس وقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی تو نہیں ہے سننا اور نہ فرمان برداری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکی واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کی کہ موافق طبع اوسکے ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اوسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں چاہتی فرمان برداری اوسکی و لیکن نہیں چاہئے لڑائی کرنی ساتھ امام کے ۔ ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمان برداری کرنی یعنی کسی کی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی بیچ گناہ کے سوا اسکے نہیں کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ

أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہا بیعت کی ہمنے یعنے عہد کیا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اوسکی سے اور اسپر کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں ہم نہ ڈرین ہم بیچ معاملہ اللہ کے یعنی امر دین الٰہی اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ عہد کیا ہمنے اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اوسکی سے یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ نکالنا امر کو اہل اوسکی سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمھارے اللہ کیطرف سے اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسولؐ ہے کہ احتمال تاویل کی نرکھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا تہا کہ بعد میرے اثرہ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوینگی تمپر بعضے بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے بعد خلفای راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی ہوا اور نذر نہ لین ہم اوسسے اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکہو امام سے تو جائز ہے معزول کردینا اوسکا بلکہ واجب ہے نہ فرمان برداری کرنے اوسکی اور امام معزول نہیں ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہے اور اسی طرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہے کہ فاسق نہیں ہے اہل ولایۃ سے نزدیک شافعی کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسق اہل ولایۃ سے ہے یہانتک کہ صحیح ہے واسطے باپ فاسق کے نکاح کردینا اپنی چھوٹی بیٹی کا م ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے ہم جس وقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکی فرماتے واسطے ہمارے بیچ اوس چیز کے کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو یہہ رخصت ہے حضرتؐ کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہوسکے اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو ۔ ع + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکہے اپنے سردار سے کوئی چیز کہ ناخوش رکہے اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اوسپر پس تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرحکا مرنا کہ مرتے ہیں اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتے ہین اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہین رکہتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ مطیع امیر کی نہین کرتے تہے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تھے اوس سے اور نہین اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتے تھے ایک لیے پر ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلے امام کے اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پہر مرے اوسپر تو مرے مرنا جاہلیت کا اور جو

اور جو شخص لڑے نیچے نشان اندھا دھند کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا اس حال میں کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یعنی
واسطے مدد کرنے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اوسکی یا بلاتا ہے یعنی لوگوں کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسیکی واسطے
تعصب کے پس مارا گیا بیچ اس حال میں پس مرنا اوسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلی امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک
کو امت میری سے اور بری کو اور نہیں پروا کرتا مسلمان امت میری کیسی یعنی نہیں پروا کرتا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتا ہے اوس سے اور نہیں ڈرتا عذاب اور وبال اوسکی سے
اور نہیں پورا کرتا عہد والے سے عہد اوسکا پس نہیں وہ میری امت میں سے یا میرے طریقے پر اور نہیں میں اوس سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عوف بن
مالك الأشجعي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيار أئمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم وتصلون عليهم
ويصلون عليكم وشرار أئمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله أفلا ننابذهم
عند ذلك قال لا ما أقاموا فيكم الصلوة لا ما أقاموا فيكم الصلوة ألا من ولي عليه وال فرآه يأتي شيئا من
معصية الله فليكره ما يأتي من معصية الله ولا ينزعن يدا من طاعة رواه مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک
اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکموں تمہارے کے وہ ہیں کہ دوست رکھو تم اونکو اور دوست رکھیں وہ تم کو یعنی عدل کریں
پس اس سبب سے محبت ہو آپس میں اور دعا کرو تم اونپر اور دعا کریں وہ تمپر اور بدترین حاکموں تمہارے کے وہ ہیں کہ بغض رکھو تم اونسے اور بغض رکھیں وہ تم سے اور لعنت کرو
تم اونکو اور لعنت کریں وہ تمکو کہا عوف نے کہا ہمنے یعنی صحابہ نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینکیں ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کریں ہم اونکو اور
نہ توڑ ڈالیں عہد اونکا اور نہ لڑیں اونسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ
حاکم کیا جاوے اوسپر کوئی حاکم پس دیکھے اوسکو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کی سے پس چاہیے کہ مکروہ رکھے اوس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کی سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری
سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب تک کہ الخ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکموں کو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکا ہے مانند کفر کے اسلیے کہ نماز
ستون ہے دین کا اور فرق کرنیوالی ہے درمیان ایمان اور کفر کے بخلاف اور گناہوں کے کہ وہ ایسے نہیں اور اسمیں تشدید و تہدید عظیم ہے اوپر ترک کرنے نماز کے
وعن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون عليكم أمراء تعرفون وتنكرون فمن أنكر فقد برئ
ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قالوا أفلا نقاتلهم قال لا ما صلوا لا ما صلوا أي من كره بقلبه وأنكر
بقلبه رواه مسلم اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوینگے تمپر امیر کہ ہونگے بعضے افعال اونکی اچھی اور بعضی بری پس
جسنے انکار کیا یعنے جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کرے اوسکے مونہہ پر کہ یہ فعل برا ہے اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے
مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر لیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال میں لیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ
فعل اونکی کے دل سے اور پیروی کی یعنی اونکی کرنی برائیوں میں پس وہ شریک ہوا ساتھ اونکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہ نے کیا پس لڑیں ہم اونسے یعنی اوس وقت
فرمایا نہیں جبتک کہ نماز پڑھیں نہیں جبتک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جس شخص نے الخ یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی رح نے کہا کہ تفسیر ہے فمن انکر و من کرہ کی کہ مذکور ہیں
دونوں پہلے حدیث میں **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكم سترون
بعدي أثرة وأمورا تنكرونها قالوا فما تأمرنا يا رسول الله قال أدوا إليهم حقهم وسلوا الله حقكم متفق عليه
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزیں کہ بری

جانوگی تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکے حق اونکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہارے حق مین قصور کرین صبر کرو
اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تمکو دیوے ح وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ
مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا
اے نبی اللہ کے خبر دیجیے مجھکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر امرا مانگین ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی عدل
کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوائے اسکے نہین کہ
اونپر ہے وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی جیسے عدل اور دینے حق رعیت سے اور تمپر ہے وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی
یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس نہ بری ہوا اپنی سے ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ
بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ
نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اوس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اوسکے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی
مری اس حال مین کہ نہ ہو اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے نبی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے
اونکو انبیا جبکہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتی اوسکی اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہونگے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے
عرض کیا صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا اونمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا
پوری کرو بیعت پہلی کی پھر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچھیگا اونسے اون چیز
سے کہ طلب چاہنگی کی ہے اونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اوس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہوا اور وہ اول
نسبت اوسکی ہے کہ بعد اوسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم بھی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہ ہے کہ بیعت اول کی لیجیو جیسیکہ
حدیث آیندہ مین آتا ہے اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کی ہے جملہ فوا ببیعة الاول سے اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھہ دینے حق اونکی اور
اسمین اختصار ہے یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور اوس چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا پس حق تمہارا بھی اونسے لیگا ح ع
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اوسکو کہ اخیر ہے اونمین سے
نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی لڑو ساتھ اوسکے تا پھر جاوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اسلیے کہ وہ باغی ہے اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا شوکت
اوسکے کا ہے اور سست کرنا اوسکا ع ح وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ

هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریب ہے کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت میں اور حال یہ ہے کہ امت ہوا کٹھی ہے پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کے کسی بات پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگے واسطے طلب امارۃ کی ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسی بات یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور دعوا کرجانے اوسکو ساتھ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کی ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ح **وعنہ**

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہوا ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہاری میں پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** چیری لاٹھی تمہاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگوں میں گویا لوگوں کی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اوسکی کے اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہر ا یہ شک راوی ہی اور احتمال ہے کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنے کی امر دنیا میں اور دوسریکو احکام دین میں ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اوسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور عقیدہ دل اپنے کا یعنی ظاہر میں اور خلوص دل سے اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اوسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسری کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاوے گا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کیطرف سے اوس سرداری پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونپا جاویگا طرف اوسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہیں کر سکتا اوسکو کوئی بغیر مدد الٰہی کے اور اگر بغیر مانگے ملے گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کے موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہے دودھ چھڑانے والی سرداری نقل کی یہ بخاری نے **ف** مشابہت دی اوائل سرداریکو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کی اور انقطاع سرداریکو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ پلانے والیکے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اوس شخص کی یا تغیر ہونا اوس شخص کے بری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالیکی پس نہیں لائق ہے واسطے عاقل کے کہ لیوے یہ لذتوں کو کہ پیچھے آویں اونکی حسرتیں ح **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا

بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِىْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّىْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّىْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِىْ لَا تَأَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتے مجکو کہا ابو ذر نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی از راہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کیطرف سے کہ حق بندونکا ساتھ اوسکے متعلق ہے پس خیانت نہ کرنی چاہیے اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کے سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اوسکو ساتھ حق اوسکی کے اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہے اوس سرداری مین یعنی جسنے عدل اور احسان کیا اوسکی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھ اوسکا نہین اوٹھا سکے گا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین واسطے تیری اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون مین واسطے نفس اپنی کے نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سر انجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹھاتا مین امر حکومت کو و لیکن اللہ تعالیٰ نے قوت دی مجکو پھر تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنیکے سرداری سے خصوصاً جو کہ ضعیف ہو اور حقوق اوسکی سے ادا نہ کر سکے ٭ **وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِىْ عَمِّىْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّىْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میری کی پس کہا ایک نے اونمین سے یا رسول اللہ امیر کر مجکو اوپر بعضے کامون اور جگہون کے کہ والی کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہین والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور شریعت کی اوس شخص کو کہ مانگے ہے ولایت کو اور نہ اوس کسیکو کہ حرص کرے اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین عامل کرتے ہم اوپر کام اپنی کے اوسکو کہ ارادہ رکھے اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست رکھتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتے اسلیئے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اوسکی کے ہے آخر مین ٭ **وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے بہترین آدمیون مین سخت اونکا از روی کراہت کے واسطے اس امر کے یہان تک کہ پڑے اوسمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھے امانت کو اوسکو بہترین لوگونکا جانو یہان تک کہ پڑے اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکے ندامت جیسیکہ اور بر گذارد روایتون مین اور طیبی نے کہا کہ پاؤ گے ایسے شخص کو بہترین لوگونکا یہان تک کہ پڑے اوسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ٭ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان ہو اور سب تم سے سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہے لوگون پر نگہبان ہے اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والون اپنی کے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنی اور فرزندان اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان

ہے گھر والوں کا اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوسے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا علماء نے
کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا اور حواس اپنی کی بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال ونکی سے کہ کہاں استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور جو اونکو
ندیکھا کیا لیے کرو ہر ہے ع **وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ
رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کری رعیت پر مسلمانوں پر اس حال میں کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اوپر بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھہ نجات پانیوالوں کی یا یہ محمول ہے مستحل پر یعنی جو حلال جانی خیانت
وظلم کو اور اوسکا یہ حال ہے یا از راہ زجر کے فرمایا ع **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً
فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کری اوسکا پس نگہبانی کی اوسنے رعیت کی ساتھہ خیرخواہی کی
مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہیں پاویگا ساتھہ پہلے پانیوالوں کے قیامت میں حال آنکہ بو اوسکی پائی جاویگی
مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہیں پاویگا ساتھہ نجات پانیوالوں کی یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ع **وَعَنْ عَائِذِ بْنِ**
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بدترین سرداروں کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی جو شخص کہ ولی اور متصرف کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پس مشقت ڈالی اوپر انکے پس مشقت ڈال تو اوپر اوسکے اور جو
شخص کہ والی کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پس نرمی کی ساتھہ انکے پس نرمی کر تو ساتھہ اوسکی نقل کی ہے یہ مسلم نے ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا
يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کے نور کے منبروں پر ہونگے طرف داہنے ہاتھ رحمن کے اور دونوں ہاتھ
اوسکے داہنے ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہیں بیچ احکام اپنی کے اور اہل اپنی کے اور اوس چیز کے کہ والی ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** طرف داہنے ہاتھ کی کنایہ
ہے بڑی قدر و مرتبہ ہونے اونکے سے نزدیک اللہ تعالی کی اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہے اوسی طرف کہڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور دونوں ہاتھ اوسکے داہنے ہیں
یہ دفع توہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائیں کے ہے اسلیے کہ بائیں ہاتھ میں ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالی پاک ہے اوس سے اور اطلاق
ہاتھ کا اللہ تعالی پر جو آتا ہے تو سمجھے کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ مراد اوس سے کیا ہے اور مراد قدرت و غلبہ ہے اور بیچ حکم اپنی کے یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھہ خلافت و امارۃ
کی اور اہل اپنی کے یعنی انصاف کرتے ہیں بیچ اہل کی حقوق میں کہ واجب ہیں اوپر اور اوس چیز کی کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتے ہیں اوس چیز میں کہ اونکو والی کیا ہے
اور سپرد ہے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبر گیری کرنی وغیر ذالک اور کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے اپنی نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو
بیچ اوس چیز کی کہ حکم کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھہ اوسکے یا کہ فرمان برداری کرے اوامر الہی کی اور باز رہے نواہی اوسکی سے علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہے اولیاء کرام
کا یا غالب جیسے کہ طریقہ ہے مومنین صالحین کے ع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہین اوسکے لیے دو رفیق چھپے ہوے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ
نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ برائی کی اور رغبت دلاتا ہے اوسکو ساتھ برائی کے اور بچایا گیا
گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اوسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد دوست چھپے ہوے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونون آدمی کے باطن مین ہتے ہین کہ
اول حکم ساتھ خیر کی کرتا ہے اور دوسرا ساتھ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سے آخر یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیاء کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا
کی یعنی کہ محفوظ رکھتا ہے اونکو اللہ تعالی شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہین بشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہین جدی ہوتی جسم سے اور سکی تحریر
نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب یعنی دو شخصون مختلف سے یا دو جماعتون سے کہ آپس مین مخالف ہوتی ہین یا ایسی ہین جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ ہمنشینون
بادشاہون اور امرا کی اور اسی جسکو چاہتا ہے انہین سے بچاتا ہے کہ کلام بد کا نہین قبول کرتا ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی قیس بن سعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کی بہ نسبت امیر کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیر کی
ہان اور ایک بابت پر مقرر ہین ع وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ
بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیون نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاوےگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورت
کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کی نہین ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ الْحَارِثِ
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
روایت ہی حارث اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہون مین تمکو ساتھ پانچ چیزون کی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کے
یعنی قول اور عمل میں اور اعتقاد مین اور دوسری سننی اور حکم بجا لانے امرا اور علماء کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتھ ہجرت کرنیکے اور چوتھے جہاد
کرنیکی اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا جماعت سے کر راہ سے برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے
کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیون کی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ہجرت کہتے ہین ترک کرنے کو اور
ہجرت سے کہ جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کی اور ... طرف ... بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر
من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد دائم یعنی لڑنا کافر و لیکن واسطے ترقی اسلام کی اور مارنا ... اور ... آدمی کو دشمنی نفس کے ساتھ آدمی کے
تو یہ تحریر اور ... برابر ... کافرون کی ہی ساتھ اسکے اور جو شخص ... یعنی جو شخص جدا ہوا اور باہر گیا وہ جماعت سے ساتھ ترک کرنے ... اور اتباع
یا بیعت کی اور نہ کرنے اطاعت امام سے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے
اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور رجوع ہوا لوگون کو ... اور پر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ ... جاہلیت

اوس شخص کی کہ گویا لوگوں کے پیچھے ہے دنیا میں تو آرزو کرینگے کہ کاش یہ حاصل ہوتی اونکو یہ عزت او ریاست اور رفعت اوپر لوگوں کے اور نہ ہوتی ذلیل و رسوا ساتھ بالون
سر کے لٹکائی جاتی اونچی جگہ میں اور نیچی ہوتی یعنی تا کہ دیکھنے اونکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرین اونکی ذلت اور خواری بدلے اوس ریاست کی اور عزت اور قدرت کے
غرض یہ ہے کہ جب کچھ خدمت اور ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کیسے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے کہ ظالمون اور حق تلف
کرنیوالوں کا یہ حال ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا اور یہ افسوس ہی کی امیرون وغیرہ پر ہے کہ یہ اعمال برے ہیں اونکی طرف باطل کی ہیں اور عدالت
اور استقامت اونمین مشکل و متعذر ہے مگر جسکو کہ حفظ الہی اور توفیق دستگیری مددگار ہو + ع + س وَعَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اوسنے ایک شخص سے اوسنے نقل کی اپنی باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودہرایت حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیونکے چودہری لیکن چودہری ہیں بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابوداود نے
حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب حاجتکی طرف اوسکی ولیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخمیں ہونگے بسبب عایت کرنی عدل کی
اور صدق و انصاف کی چودہرایت میں اور بیچ خطرہ اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہیں بسبب اونکے عدم انتظام اوسکی کہ پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اور
اور حذر کرے اوس سے تا کہ نہ پڑے فتنہ میں کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا + ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ
فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ
يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے
کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں تجکو اللہ کے سرداری احمقون کی سے یعنی عمل اونکی کرنا جائز ہے یا پاس اونکے کہا
کعب نے کیا ہے یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہیں وہ فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور
ظالم ہونگے پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اونپر اور سچا کرے اونکے جھوٹ کو اور مدد کرے اونکی یعنی ساتھ قول اور فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وہ مجھسے اور نہین میں
اونسے یعنی نہین دوست رکھتا میں بلکہ بیزار ہوں اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتھ جھوٹ اونکی اور نہ مدد
کرے اونکی اونکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھسے ہیں اور میں اونسے ہوں اور وہ لوگ آوینگے میرے حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ آوینگے میری پاس حوض پر یعنی
پینے حوض کوثر پر یا جنت میں اور اسمیں وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے + ح + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ دَاوٗدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل میں جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے
اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنہ میں ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداود کے یون ہے کہ جو شخص لازم
رہتا ہے بادشاہ کا یعنی صحبت اوسکی خدمت میں رہتا ہے فتنہ میں پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی
سے دوری ف گاؤن میں رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ پہنچنے صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی پیچھے شکار کے رہتا ہے
زیادہ لہو و خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعات اور عبادات سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے نرمی اور شفقت سے بسبب اسکے کہ دوری کی اوقات

اور غرق ہونے اور مین بغیر نیت کے حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا ہے اور مباح اور حلال ہو نیمین اوسکے شبہ نہین اور کہا ہے علمانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نفس نفیس اپنے کے شکار نہین کیا ہے اور کسیکو اوس سے منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا ایسے کہ اگر موافقت کریگا اوسکی اوس چیز مین کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع خطرا اوسکے دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکے خطر دینا کا ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان کے پاس اور مداہنت کی اوس سے پڑا فتنہ مین اور جسنے مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتون سے ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکے افضل جہاد سے اور ترتوابیت کی دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت علی سے بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا + ع ح

فا **وعن** المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابوداود اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر مونڈہے مقدام کی پھر فرمایا فلاح پائی تو نے ای قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے + ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتی تھی حضرت صاحب مکس سے وہ شخص کہ لیتا ہے محصول لوگون سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور دارمی نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم القیمۃ واشدہم عذابا وفی روایۃ وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی اور بہت قریب اونکا اوس سے از روی مجالس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون میں طرف اللہ کے دن قیامت کی اور سخت ترین اونکا دن قیامت کے از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے **ف** یہ بہترین جہاد اسلیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف اور رجا کے یہ نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین ہے بادشاہ کی لیں جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو مین قریب ہوگا ہلاکت کی پس ہوگا یہ فضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کی یا یہ اسلیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اون لوگون مین کہ تحت سیاست اوسکی کی ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہ منع کریگا اوسکا ظلم سے پہونچا وینگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نے احیا مین کہ امر بالمعروف سلطانکا یہ ہے کہ دور کرے اوسکو اور سمجھاوے اور منع کرنا ساتھ قہر کی نہین پہونچتا ہے کسیکو رعیت مین سے اسلیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم یا مانند کہنے اے نہ ڈرنیوالے اللہ سے اور مانند اسکی کے پس اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اوسکے کی تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکھتا ہو مگر اپنی جان پر تو یہ جائز ہو بلکہ مستحب اسلیے عادت تھی سلف کی انکار صریح کرنی تھی بغیر خوف ہلاک کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہی + ع **وعن** عائشۃ

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کا یعنی یہہ کہ وہ اچھا دنیا اور عقبے میں گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہے وزیر اوسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد کرتا ہے اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے اوسکے غیر بھلائی کا یعنی برائی کا گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر برا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہیں یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہیں مدد کرتا اوسکی نقل کی اسکو ابو داود اور نسائی نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈتا ہے شک کی بات لوگوں میں خراب کرتا ہے اونکو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی اگر ساتھ شک شبہ کی تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور اونکو اوسپر مواخذہ کرے تو موجب خرابی احوال اونکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگوں کا ہے اور امر ساتھ ڈھانکنے عیوب اور عفو گناہوں اونکے کی وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے معاویہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کریگا لوگوں کے عیب کا یعنی چھپی ہوئی عیبوں کا خراب کریگا تو اونکو نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستاثرون بھذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کروگے تم ساتھ سرداروں کے پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اوس حالت میں کہ اختیار کرینگے وہ اس فے کو یعنی اپنے خرچ میں لاوینگے اور مستحقوں کو نہیں دینگے کہا میں نے خبردار ہو قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھونگا میں تلوار اوپر کندہے اپنے کے پھر ماروںگا میں ساتھ اوسکے یہاں تک کہ ملاقات کروں میں تمسے یعنی مر جاؤں یا پہونچوں میں پاس آپ کے بسبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اس سے یعنی تلوار لینے سے صبر کر تو یہاں تک کہ ملاقات کرے تو مجھسے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہے شمشیر مارنے سے اور مناسب ہے ساتھ حال ترک و تجرید کے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اختیار کرینگے الخ یعنی اپنی تصرف میں لاوینگے اور اوسکے مستحقوں کو نہیں پہنچنے دینگے اور فے اوس مال کو کہتے ہیں کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ قتال کی اوسکو غنیمت کہتے ہیں اور حکم فے کا یہہ ہے کہ سب مسلمان اوس میں شریک ہوتے ہیں اور نہیں لیتے اوس سے خمس اور غنیمت میں سے خمس لیتے ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونوں کو ہے اور مقصود انکار ظلم کا ہے بیت المال میں اور دینا حقوق مسلمانوں کا

الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عز وجل یوم القیامۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنیوالے ہیں طرف سایہ اللہ عز وجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایہ عرش اوسکی یا پناہ میں اور کرم اوسکی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ جب دیئے جاتے ہیں حق قبول کرتے ہیں یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہے اونکو کوئی ساتھ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہیں اوسکو اور جب سوال کیئے جاتے ہیں اوس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے اون سے حق خرچ کرتے ہیں اوسکو اور دریغ نہیں کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں واسطے لوگوں کے مانند حکم کرنے اپنے کے

واسطے ذلتوں اپنی کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہیں اوروں کے لیے بھی چاہتے ہیں نہ یہ کہ آپ تو شہوت رانی کریں اور لوگوں پر سختی کریں وعن
جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء و
حیف السلطان وتکذیب بالقدر اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تین چیزیں ہیں کہ ڈرتا ہوں
میں اپنی امت پر کہ مبادا اونکو کر کر گمراہی میں پڑیں مینہ مانگنا ساتھ منازل چاند کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا ف انواء جمع نوء بالفتح کی ہے
اصل میں معنی اوسکے گرنے ہیں اور اٹھنے کی دونوں آتی ہیں اور یہ نام منازل چاند کا ہے اور چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں کہ ہر شب ہر ایک منزل میں رہتا ہے اور بیچ میں کبھی
اور اٹھنے کی یعنی طلوع و غروب کے سبب انہیں ظاہر ہیں اور عرب نسبت کرتے تھے مینہ کو ساتھ اون منازل کے کہتے تھے کہ مینہ برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل کی اور
اوس سے نہی واقع ہوئی ہے اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہے بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانے شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الٰہی کا یہ کہ تقدیر نہیں ہے جو کچھ کہ ہے ساتھ
معلوم پیدا کرنے بندوں کے ہے جیسے کہ مذہب قدریہ کا ہے ح وعن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ ایام اعقل یا اباذر
ما یقال لک بعد فلما کان الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اسات فاحسن ولا تسالن
احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض بین اثنین اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات سمجھ تو ای ابوذر اوس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے اسکے پیچھے چھ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ میں ایک بات کہونگا
اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب ہوا ساتواں دن فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جس وقت
کہ برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہے برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اوسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق میں سے کچھ اگرچہ گر پڑے
تیرا کوڑا اور نہ لے امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصوں کے ف اور نہ لے امانت یعنی امانت کسیکی تو مت لے بلا ضرورۃ واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اسکے کہ محل
تہمت کا ہے ع وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا
اتاہ اللہ عزوجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولہا ملامۃ واوسطہا ندامۃ واخرہا
خزی یوم القیمۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصوں کا یا زیادہ اوس سے مگر حاضر کریگا اوسکو
اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اوسکا بندھا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کی چھڑاوے گی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم
وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ میں اوسکی پشیمانی ہے اور آخر اوسکی رسوائی ہے دن قیامت کی ف ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ کہا
کرتے ہیں کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان میں اوسکے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیوں اختیار کیا میں نے اور بلا اور محنت میں پڑا میں اور رسوائی بھی دنیا میں ہے ساتھ
خواری اور بہت ساری معزولی کی اور آخرت میں ساتھ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے ح وعن معاویۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل
لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای معاویہ اگر سردار کیا
جاوے تو کسی کام کا پس ڈر خدا سے اور انصاف کر تا کہا معاویہ نے پس ہمیشہ رہا میں گمان کرتا کہ میں گرفتار کیا جاونگا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت
کے یہاں تک کہ گرفتار کیا گیا میں یعنی سرداری میری قسمت میں ہوئی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا
باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان روی الاحادیث الستۃ احمد وروی البیہقی حدیث معاویۃ فی
دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے برائی سر ستر برس کی سے اور سرداری

لڑکون کیسی نقل کین بیہون حدیثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال
ہجرت سے ہے تا شامل ہو ابتدا یزید بن معاویہ کو کہ ستر برس سال کی ہو الیعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکون سے اولاد مروان کی ہے **وعن**
یحیی بن ہاشم عن یونس بن ابی اسحق عن ابیہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کما تکونون کذلک یؤمر علیکم
اور روایت ہے یحیی بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن ابی اسحق سے کہ نقل کی اونسے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جیسے ہو گی
تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تمپر **ف** یعنی جیسے تمہارے عمل ہونگے ویسے ہی تمپر حاکم ہون گے اگر عمل اچھے کروگے اچھے حاکم ہونگے اور برے عمل
کروگے برے حاکم ہون گے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان السلطان ظل اللّٰہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم
من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی الرعیۃ الشکر واذا جار کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر اور روایت ہے ابن عمر
سے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین مین پکڑتا ہے اوسکی طرف ہر مظلوم بندون اوسکی سے پس جب وقت کہ عدل
کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اوسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا **ف** سایہ اللّٰہ کا
اسلیے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگون سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے سایہ سے حفاظت و حمایت کی کذا
فی النہایہ اور کہا طیبی نے کہ ظل اللّٰہ تشبیہ ہے اور تمام بیان اوسکا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی اسیطرح
آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللّٰہ کے بزرگی کے لیے ہے مانند بیت اللّٰہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور
سایون کے نہین ہے بلکہ وہ دنیا اور خصوصیت کہتا ہے ساتھ اللّٰہ کے اسلیے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللّٰہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اوسکے عدل و احسان کو اوسکے
بندون میں **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان افضل عباد اللّٰہ عند اللّٰہ منزلۃ یوم القیمۃ
امام عادل رفیق وان شر الناس عند اللّٰہ منزلۃ یوم القیمۃ امام جائر خرق اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے نزدیک اللّٰہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا ہے اور
تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللّٰہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہے **وعن** عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللّٰہ یوم القیمۃ روی الاحادیث الاربعۃ البیہقی فی شعب الایمان
وقال فی حدیث یحیی ہذا منقطع وروایتہ ضعیف اور روایت ہے عبد اللّٰہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اوسکو ڈراویگا اوسکو اللّٰہ دن قیامت کی روایت کین چارون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی کہ یہ منقطع ہے اور روایت یحیی کی ضعیف ہے **ف** لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جو
ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کی تو حاکم ظلم کرنا **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ان اللّٰہ تعالٰی یقول انا اللّٰہ لا الہ الا انا مالک الملوک وملک الملوک قلوب الملوک فی یدی وان العباد اذا اطاعونی
حولت قلوب ملوکہم علیہم بالرحمۃ والرافۃ وان العباد اذا عصونی حولت قلوبہم بالسخطۃ والنقمۃ فساموہم
سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم رواہ
ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تحقیق اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللّٰہ
ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہون کا اور بادشاہ ہون بادشاہون کا دل بادشاہون کی میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اگر بندے میرے

اور بیزاری کی کرین میری پہر دلیئن ہو ہین بادشاہون انکے یعنی حاکمون کے لوگون کو اونپر بسبب رحمت و شفقت کی اور تحقیق بندے جسوقت کہ نا فرمانی کرین میری پہیر دونگا
مین بادشاہون کی دلونکو یعنی عادل بادشاہ ہونگے لوگون کو اونکو ساتھہ سختی کی اور عذاب کے پس پہونچاوینگے یعنی بادشاہ اونکی بری عذاب پس نہ مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتھہ بددعا
کیجیئے بادشاہون پر لیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتھہ ذکر کے یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرو مین شر بادشاہون تمہاریکو اور
یاد رکہون اونکو تمسے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین **بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ** یہ باب ہی بیچ بیان اوس چیز
کے کہ حاکمون پر ہے آسانی کر لیسے **ف** اوپر کے باب مین ذکر تہا اسکا کہ رعیت کو فرمان برداری کرنی چاہیے حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بھی شفقت
و مہربانی کرنی چاہیے رعیت پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی موسی سے
کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے بہیجنیکا کسیکو اپنے اصحاب مین سے بیچ بعضے کام اپنی کے یعنی حاکم کر کسیکام پر فرماتے بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتھہ امید ثواب کی طاعات پر اور کرنے بہلائیون کے پر اور نہ ڈراو یعنی لوگونکو بہت نہ ڈراو عذاب سے اسی یہانتک کہ کردو اونکو ناامید رحمت سے
پہ گناہون اونکی کی اور آسانی کرو یعنی لوگون سے زکوۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری نہ کرو یعنی لوگونکو بسبب لینے زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتہہ بشارت دینی کے اور نہ نفرت دلاو یعنی ساتہہ بہت ڈرانی کے یا ساتہہ تکلیف دینی کے
امور دشوار پر کہ موجب ہون انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوسٰى**
وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بردہ سے
کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اوسکے کو کہ ابو موسی اشعری ہے اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور مشکل کرو اور بشارت دو اور
نہ نفرت دلاو اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صواب یہ ہے کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردۃ ساتہہ
زیادتی لفظ ابن کے اسلیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسی اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہین اوس سے بیٹے اوسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال
یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہی جیسیکہ صحیح بخاری مین ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا مینے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نے باپ میرے کو
یعنی ابو موسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی الخ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ**
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالا
کہڑا کیا جاویگا واسطے اوسکے یعنی واسطے فضیحت کرنی اوسکی کے نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلانے بیٹے فلانیکی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس
سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا سبب اوسکی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِكُلِّ**
غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابو سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی کے دن قیامت کے یعنی اوسکے
فضیحت و تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کی یون ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطے اوسکے بقدر دغابازی اوسکی کے

یعنی جس قدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی خلعت جھنڈا اوسکی کے بھی بلند ہوگا و مشہور ہو گی خبر وہ ہو مین کوئی عہد توڑ نیوالا بہت بڑا اسکے عہد توڑنے سے مین امیر دارِ عامہ نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا اوسنے واسطے معاویہ کی سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کی سے پس پردہ میں رہا نزدیک حاجت اور مطالب انکی کے یعنی نہ بر لایا حاجت انکی پردہ میں رہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے یعنی دور کریگا اوسکو مطلوب اوسکی سے اور نہ قبول کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر واکی حاجت لوگوں کے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کریگا اللہ دروازے آسمانکے نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے کہ روایت کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اوپر اوسکے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگوں کی سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنی پاس آنے دیا اوسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکے دروازے رحمت اپنے کی نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی کے یعنی طرف اللہ کے امور دنیا میں یا عقبیٰ میں یا طرف مخلوق کے دنیا میں بیچ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق وہ تھی جس وقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے اوپر انکے یہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہننا کپڑا باریک اور نہ بند کر رکھنا اپنے دروازے لوگوں کی حاجتوں کے وقت پس اگر کروگے تم کچھ اس میں سے پس تحقیق اوترا دیگی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ میں پھر ساتھ جاتے حضرت عمر اونکو نقل کی ہیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** جو علامت نہی کی سوار ہونا گھوڑے ترکی کا بیچ تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے عربی کیسی بطریق اولیٰ ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی سے منع تکبر سے ہے اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے سے منع تنعم کرنے اور اسراف سے ہے اور منع کرنا بند کرنے دروازے سے منع کرنا حاجت روائی نہ کرنے مسلمانوں کے سے ہے ؏

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

باب بیچ عمل کرنیکے قضا میں کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کے عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حاکم درمیان دو شخص کے اس حالت میں کہ غضب میں ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے اسلیے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوکا اور پیاسا میں اور بیماری میں نہ حکم کرے پس اگر حکم کریگا ان احوال میں تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتھ کراہت کی ؏ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد واخطأ فلہ
اجر واحد متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابو ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس
اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اوسکے ہے دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا حق پر اور جس وقت
حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اوسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اوپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب اور یہ
ثواب پایا ہو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہے اگر نہ پایا جاوے بیان اوسکا نصوص میں یعنی کتاب و سنت اور اجماع میں اور
ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے + الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی
وابو داود وابن ماجۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق ذبح
کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف مراد ذبح سے غیر متعارف ہے کہ مراد ہے ہلاک کرنا دین سے نہ ہلاک بدن کا اسلیے کہ
مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور ذر دیئے دوا اور بیماری سخت کی اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج عمر کا ہے بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی رہے
ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل
اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل میں منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اوسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اوسکی کے
یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اوتارتا ہے اللہ اوس پر فرشتہ کہ راستی اور درستی کرتا ہے گفتار
وکردار اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے + وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاۃ ثلثۃ
واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم
فہو فی النار ورجل قضی للناس علی جہل فہو فی النار رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں ہیں وہ کہ بہشت میں ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اوسنے
حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب میں ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا
پس وہ دوزخ میں ہے اور جس شخص نے کہ حکم کیا لوگوں میں بنا بر جہل اور نہ پہچاننے حق کے پس وہ بھی دوزخ میں ہے اگرچہ موافق حق کے ہو بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق
کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے + وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین
حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پھر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس
واسطے اوسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطے اوسکے دوزخ ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف ظاہر یہی ہے کہ مراد غلبہ
عدل اور ظلم کا یہ ہے کہ زیادہ ہوا ایک دوسرے پر اور وہ دوسرا بھی موجود رہتا ہو اسلیے کہ حاکم عادل کم ہوتا ہے ولیکن کہا ہے علماء نے کہ مراد دونوں حالتوں سے
کا اکثر ہونا ہو کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل قوی ہو اسطرح کہ ظلم جو دین میں آوے اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل کو نہ چھوڑے کذا قال التوربشتی رح وعن معاذ
ابن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی

بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَأْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کرکر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ نے یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اوسکے رسول اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے **ف** اجتہاد کرونگا میں یعنی حکم کرونگا حکم اہل فقہ کا ساتھ قیاس کرنیکے اون مسائل پر کہ آئی ہے اونمیں نص اور حکم کرونگا اوسمیں مانند اوس مسئلہ کے کہ آئی ہو اوسمیں نص بسبب مشابہت دونوں کی کہ ظاہر ہے کہ یعنی جب پاونگا میں مشابہت درمیان اوس مسئلہ کے کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کے کہ آئی ہے اوسمیں نص کتاب سے یا سنت سے حکم کرونگا میں اوسمیں بموجب حکم اوسکے جیسے آئی ہے نص حرام ہونے ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہے نص تربوز میں قیاس کیا شافعی نے تربوز کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی درمیان دونوں کی علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابو حنیفہ نے چونے کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونیکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر مشروع ہونے قیاس و اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہیں نوع دوم **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کرکر کہا میں نے بھیجتے ہو تم مجکو اور ہوں میں نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت کریگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکی پھر تعلیم کی آنحضرت نے کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاویں تیرے پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلی کی کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی نے پس شک کیا میں نے بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے + **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ فِيْ بَابِ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سر اوسکا یہ ہے انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ و شہادات کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهٖ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگوں کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ عزت میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوگا گدی اوسکی پھر اوٹھاویگا فرشتہ سر اسکا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدو اوسکو یعنی دوزخ میں ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑھے چالیس برس کی نقل کی یہ

اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** وشفاعت کا اتنا یعنی منتظر ہو گا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے بعد از ملازمان بادشاہ کی کہ کھڑے رہتے ہیں گنہگار لوگ
بادشاہ کی اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کے اور بادشاہ سکان حالی میں ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہوئے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ ہے گنہگار اوگرامی کا
ہے نہ تعین اور تحدید ساتھ اس مدت کی اور یہ حال حاکم ظالم کا ہو گا اور حاکم عادل کے لیے حکم ہو گا کہ اوٹھا دین اوسکو طرف بہشت کی جیسے کہ بیچ حدیث ابی امامہ
کے کتاب امارۃ وقضاء میں گذرا ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَتَمَنّٰی
اَنَّهٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف
کے زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ آمین کہ کاش کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے ہرگز کہ شے قلیل اور حقیر ہے چہ جائے قاضی ظالم
اور جہاں حکم بیچ شے بہت کی نقل کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ
مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّیْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰی نَفْسِهٖ
اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اوسکی
ساتھ قاضی کی ہوتی ہے جبتک کہ نہیں ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اوسکی شیطان
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یوں ہی کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اوسکو طرف نفس اوسکی کے **وَعَنْ**
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَیَهُوْدِیًّا اخْتَصَمَا اِلٰی عُمَرَ فَرَاَی الْحَقَّ لِلْیَهُوْدِیِّ فَقَضٰی لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْیَهُوْدِیُّ وَاللّٰہِ
لَقَدْ قَضَیْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا یُدْرِیْكَ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ وَاللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَیْسَ قَاضٍ
یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ یُسَدِّدَانِهٖ وَیُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا
تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہود جھگڑتے آئے طرف حضرت عمر رض کے پس دیکھا
حق واسطے یہودی کی پس حکم کیا واسطے اوسکے حضرت عمر نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمر کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کے
یا ساتھ تائید و توفیق خدا کے پس مارا اوسکو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھ حق کے کیا کہا یہودی نے قسم ہے
خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توریت میں یہ کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کی مگر ہوتا ہے داہنی اوسکے فرشتہ اور بائیں اوسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونون
فرشتے اوسکو اور توفیق دیتے ہیں اوسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑ دیتے ہیں اوسکو
نقل کی یہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تھا اسلیے کہ تصدیق کی تھی اوسنے اونکے اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا
واللہ انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر کے وما یدریک کا جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق مزاح اور خوش طبعی کی تھا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کی یہ ہی کہ حضرت
عمر اگر میل کرتے حق سے حکم کرنے واسطے مسلمان کے ہوتی دربرین ہوتی راست وہ حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اوسکے مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اونکی حق پر اور نہ
میل کرنا اونکا حق سے **وَعَنْ** ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِیْنِیْ
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ یَقْضِیْ قَالَ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَفِیْ رِوَایَةِ رَزِیْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا اَقْضِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ یَقْضِیْ فَقَالَ
اِنَّ اَبِیْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَیْهِ شَیْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَاَلَ

جبرئیل علیہ السلام وانی لا اجد من اسالہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عاذ باللہ فقد عاذ بعظیم وسمعتہ یقول من عاذ باللہ فاعیذوہ وانی اعوذ باللہ ان تجعلنی قاضیا فاعفاہ وقال عثمان لا تخبر احدا اور روایت ہے ابن موہب سے کہ عثمان بن عفان نے کہا واسطے ابن عمر کے کہ قاضی ہو درمیان لوگوں کے کہا ابن عمر نے معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کام سے کہا حضرت عثمان نے کیوں مکروہ رکہتے ہو اسکو اور تحقیق تہے باپ تمہارے حکم کرتے یعنی غیر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نے تحقیق مینے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہہ کہ پہرے اور نکلے اوس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان نہ ثواب پاوے اور نہ عذاب پس نہ گفتگو کی حضرت عثمان نے اون سے پیچہے اسکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے یہہ ہے کہ ابن عمر نے کہا واسطے عثمان رض کے اے امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصون کے لیکن یہہ جا کے زیادہ ہین کہا حضرت عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تہے حکم کرتے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتے جبرئیل ع سے اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سے اور سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو پناہ مانگے ساتہہ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتہہ بڑی ذات کے اور سنا مینے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتہہ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نے ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول نکرین اور یہہ کارخانہ معطل ہے

باب رزق الولاۃ وہدایاہم

باب بیچ بیان رزق والیون کے اور ہدیون اونکی کے + ف یعنی اسمین بیان ہے اسکا کہ حاکمون کے لیے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہے کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیے کچہہ لاوے تو کیا حکم ہے اوسکا +

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع حیث امرت رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نے مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلونمین کچہہ بسبب کمی زیادتی کے تقسیم مین پہر ما اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہے کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سے کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کے طرف اوسکے اور نہین منع کرتا مین اوسکو بسبب متوجہ ہونے دل اپنی کے اوس پر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کے ہے اور یہی معنی اس قول کے مین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنے والا رکہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون + ع وعن خولۃ الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلہم النار یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمتین بغیر اذن امام کے اور لیتے ہین زیادہ اجرت اور حق اپنے سے پس واسطے اونکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے وعن عائشۃ قالت لما استخلف ابوبکر قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنۃ اہلی وشغلت بامر المسلمین فسیاکل آل ابی بکر من ہذا المال ویحترف للمسلمین فیہ رواہ البخاری اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم یعنی مسلمان کہ پیشہ میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میرے کو اور مین مشغول کیا گیا ساتہہ کام مسلمانوں کے پس کہاوینگے اہل و عیال ابوبکر کی اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام و پیشہ کریگا ابوبکر واسطے مسلمانوں کی اس مال مین یعنی ساتہہ حاصل کرنے اوسکی کے اور ضبط

اور ہدیہ کرینگے اونکیو یعنی یہ بے سعی اور جو حاجت مسلمانوں کی اونکی طرف رجوع ہو یہ بخاری کا ہے ف یعنی حضرت ابوبکر صدیق تجارت کرتے تھے کپڑا بازار میں جب خلیفہ ہوئے تو صحابہ کو خبر کردی کہ میں مشغول ہوں کام

کام میں جو خرچ نہیں کر سکتا بقدر خرچ اپنے کے بیت المال میں سے لیا کرونگا اور حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے غلہ کی اور حضرت عثمانؓ تجارت کرتے تھے کھجوروں اور کپڑے کی اور حضرت

عباس عطاری کرتے تھے اور لکھا ہے علما نے کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازاں عطر کی اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑے کی اور اگر

تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرافی میں یعنی سونے اور چاندی میں **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ

فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ غُلُوْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر

اور دیا ہم نے اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ سفر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ لینے اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا ہوا میں عامل بیچ زمانہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجھکو محنتانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا

سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّہٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ

الْقِیٰمَةِ لِھٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے معاذ سے کہا بھیجا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کی جب چلا میں یعنی تھوڑا سا

بھیجا پیچھے میرے یعنی کسیکو بلانے کے لیے پس پھر آیا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کس واسطے بھیجا تھا میں نے طرف تیری بھیجا تھا اسلیے کہ کچھ مت لے تو بغیر اذن

میرے پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنے کے لیے بلایا تھا میں نے تجکو پس جا کام اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَکْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَّمْ

یَکُنْ لَّہٗ خَادِمٌ فَلْیَکْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَسْکَنٌ فَلْیَکْتَسِبْ مَسْکَنًا وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَھُوَ غَالٌّ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرلے ایک جورو بی

یعنی نکاح کرلے یعنی اگر بیوی نہ ہو پس اگر نہ ہووے اوسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خرید لے خادم پس اگر نہ ہووے اوسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل

کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے

بیت المال میں سے کہ اوسکے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی کے بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت

کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اسپر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم او مصور تین ہے کہ معین نہیں کی گئی ہے اوسکے لیے اجرت اور تنخواہ گنجایش

رکھتا ہے اوسکے بیت المال + واللہ اعلم + وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ

عُمِّلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْہُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ فَھُوَ غَالٌّ یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ

بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَہٗ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ

سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کی پھر چھپاوے ہم سے

حاصل اوس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اوسکو

یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھسے عمل اپنا کہا کیا ہے یعنی کیوں کہتا ہے تو

یہ کہا سنا ہے کہ کوئی فرمائے ہوا ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی محل ہے اور وہ خالی نہیں ہے لغرض سے فرمایا میں کہتا ہوں یہ یعنی سچا ہوں اصل بات یہ ہے کہ ہوتا نہیں ایسی جو کوئی کرسکے عمل قبول کرے اور جو کوئی تدارک کرسکے نہ قبول کرے جبکہ عامل کی ایسی کام ہر ایک چاہیے کہ اوس سے تھوڑا حاصل اور اوسکا اور اوسکا بس جو کچھ کہ دیا جاتا ہے اوس میں سے کہ اجرت اوسکی ہی لی اوسکو اور جو کچھ کہ ناپر کہا جاتا ہے اوس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم اور ابوداود اور لفظ ابوداود کا ہیں ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کی ف رشوت ساتھ پیش اور زیر دونوں کی اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کی نفس سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا ۔ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا بھیجا کسی کو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی تجھکو یہ کہ جمع کر تو اپنی ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو میری پاس کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت کی پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت میں کہ حضرت وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا میں نے طرف تیری اور بلایا تجھکو تاکہ بھیجوں میں تجھکو ایک طرف یعنی ایک لشکر سلامت رکھے تجھکو اللہ اور غنیمت دلیوے تجھکو اور دیوں میں تجھکو ٹکڑا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہیں تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کی اور رسول اوسکی کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کی روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اسکی اور بیچ روایت احمد کی یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف نہ تھی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصاً للہ تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کے حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچویں سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچھے کاموں میں اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالیٰ کی اور حقوق بندوں کی ۔ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرانی بادشاہ یا امیر وغیرہ سے پھر بھیجی وہ اوسکے لیے تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کرے وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک بڑے دروازہ میں دروازوں سود کے نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا اسلیے کہ یہ بھی خالی عوض سے ۔ ع

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ باب بیچ بیان قضیوں کے اور گواہیوں کے ف قضیہ اس واردات کو کہتے ہیں کہ بھائی جاوے پاس حاکم کے تاکہ حکم کرے اوسمیں اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہے دوسرے پر ۔ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ

بدعواهم لادّعى ناسٌ دماءَ رجالٍ وأموالهم ولكنّ اليمينَ على المدّعى عليه رواه مسلم وفي شرحه للنووي أنه قال وجاء في رواية البيهقي بإسنادٍ حسنٍ أو صحيحٍ زيادةٌ عن ابن عباس مرفوعاً لكنّ البيّنةَ على المدّعي واليمينَ على من أنكر

روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاویں آدمی یعنی بدعا اپنا قسم مال و خون سے بسبب دعوی کرنے اپنی کی یعنی مجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم اور نووی کی یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کی ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سے بطریق مرفوع کی یہ کہ لیکن گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کرے ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینے اوسکی اور اس روایت میں طلب کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہیں گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہ ہو تو قسم ہے مدعا علیہ پر چنانچہ دوسری روایت میں کہ ابن عباس سے ہے آیا ہے

ع ح وعن ابن مسعودٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين صبرٍ وهو فيها فاجرٌ يقتطع بها مال امرئٍ مسلمٍ لقي الله يوم القيامة وهو عليه غضبان فأنزل الله تعالى تصديق ذلك إنّ الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمناً قليلاً إلى آخر الآية متفق عليه

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی بسبب حاکم کی میں محبوس ہو کر اور وہ بیچ قسم کھانی میں جھوٹا کہ لیوے سبب قسم کی مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اور وہ اوس پر ہوگا غصے پس نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہر ایمان صبر کے معنے ہیں جس میں لازم ہو اور مراد یمین صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کھاوے ساتھ اوسکے اور وہ لازم ہے واسطے ساتھ اپنی کے جہت حکم حاکم کی اور بعض کہتے [illegible] یمین صبر [illegible] کہ حکم موقوف ہو [illegible] کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کھاوے [illegible] کہتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وہو فیہا فاجر الخ

ع ح وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتطع حقّ امرئٍ مسلمٍ بيمينه فقد أوجب الله له النار وحرّم عليه الجنة فقال له رجلٌ وإن كان شيئاً يسيراً يا رسول الله قال وإن كان قضيباً من أراكٍ رواه مسلم

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اوسکے آگ اور حرام کی اوس پر بہشت پس کہا واسطے اونکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو وہ حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ایک چھڑی پیلو کی یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے آگ کی تاویل اس طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوس شخص حلال جاننے والے پر جبکہ مر جاوے اوسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اوس سے اور حرام ہے اوس پر داخل ہونا جنت کا اول ہی میں ساتھ نجات پانے والوں کی اور [illegible] سلطان کی حکم میں داخل ہے

ع ح وعن أمّ سلمة أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما أنا بشرٌ وإنكم تختصمون إليّ ولعلّ بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعضٍ فأقضي له على نحو ما أسمع منه فمن قضيت له بشيءٍ من حقّ أخيه فلا يأخذنّه فإنما أقطع له قطعةً من النار متفق عليه

اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہوں میں اوس سے پس جس شخص کو حکم کروں میں واسطے اوسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اوسکے سے پس نہ لیوے اوسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکی ایک ٹکڑا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف میں آدمی ہوں اشارہ ہے طرف سہو اور نسیان کے یعنی نسیان کا

زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسألہا رواہ
مسلم اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین گواہوں کے بہترین گواہوں میں وہ ہے
کہ دیوے گواہی اپنے پہلے سوال کیے جانے کی گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دی اور اظہار حق کرے پہلے اسکے کہ اوس سے پوچھیں کہ تو گواہ ہے اور ایک
اور حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت اوس قوم کے کہ گواہی دیں بغیر طلب کے اسلیے ہمارے نزدیک یہ ہی کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کی اوس سے اور بیچ طلب
کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا حدود میں افضل ہے اور ذکر کی ہیں اس حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلیں ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہے اوپر
گواہ کے کہ نہ جانے کوئی حق کا اور مدعی نہیں جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کردیوے اوسکو کہ میں گواہ ہوں تیرا اس قضیہ میں اور دوسری تاویل یہہ ہے کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالی کی
ہے مانند زکوۃ اور کفاروں اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتوں کے اور مانند انکی پس واجب ہے آگاہ کردینا حاکم کو ساتھ ان چیزوں کے اور کبھی یہ تاویل کرتی ہیں کہ یہ محمول
ہے اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکے ادا شہادات میں بعد از طلب کرنیکے اور مذمت گواہی دینے کے پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پر ۔ح وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیئ قوم تسبق شہادۃ احدہم
یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگوں کی قرن میرا
ہے یعنی صحابہ پہر وہ لوگ کہ متصل ہیں اونکے یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل اونکے ہیں یعنی تبع تابعین پہر آویگی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک اونکی
قسم اوسکی سے اور قسم اوسکی گواہی اوسکی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہ کنایہ ہے حرص کرنیسے اوپر گواہی اور قسم کی پس کبھی مقدم کرتا ہے اسکو اور
اور کبھی اوسکو اوپر یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کی تا سمجھے یہ کہ نہیں جانتا ہے کہ ساتھ کسکے اون دونوں میں سے ابتدا کرے بسبب بے پروائی اوسکی کے دین کے ساتھ
اور بے احتیاطی کرنیکے اوسمیں اور بعضوں نے کہا یہہ عبارت ہی کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہیں کہ کبھی ترویج دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کی کہ
کہتا ہے واللہ میں گواہ سچا ہوں اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کی کہ کہتا ہے لوگ گواہ ہیں اوپر راستی قسم میری کی ۔ح ۔ع وعن ابی ہریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہ دعوی حق نہیں پس جلدی کی اوس قوم نے یعنی قسم کہانے
میں پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اونکے بیچ کہانے قسم کے کہ کونسا انمیں سے قسم کہاوے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر عبارۃ
سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئے وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت
نے قسم کہانے میں پر قسم نہ دی حضرت نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالیں اور قسم کہاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ
دو آدمیوں نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص پاس ہے اور نہیں ہیں اون دونوں شخصوں پاس گواہ یا دونوں گواہ رکھتے ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں
نہیں جانتا کہ کسکی ہے یہ چیز پس اس صورت میں حکم اون دونوں کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے انمیں پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اور وہ قسم کہاوے اوسی کو وہ چیز دیا جاوے
اور حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھ اوس چیز کے اور یہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک انمیں سے منکر ہے حق دوسرے کا اور حضرت علی کی نزدیک ایسا ہی
ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اوسی تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوے اون دونوں مدعیوں میں آدہوں آدہ اور بعضوں نے
کہا کہ کہا احمد نے اور شافعی نے بیچ ایک قول کے دو قولوں میں سے مانند قول حضرت علی کی اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہے اور [illegible] کی کہ آتی ہے
وہ موید ہے مذہب ابو حنیفہ اور تابعین وغیرہ کے واللہ اعلم ۔ح ۔ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

کہ نقل کی

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہنے نقل کی اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر
ہو طلب کی مدعی قسم یہ نقل کی ہے ترمذی نے وعن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی رجلین اختصما الیه فی مواریث
لم تکن لهما بینة الا دعواهما فقال من قضیت له بشیء من حق اخیه فانما اقطع له قطعة من النار فقال الرجلان
کل واحد منهما یا رسول الله حقی هذا لصاحبی فقال لا ولکن اذهبا فاقتسما وتوخیا الحق ثم استهما ثم لیحلل
کل واحد منکما صاحبه وفی روایة قال انما اقضی بینکما برأیی فیما لم ینزل علی فیه رواه ابو داود اور
روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کی کہ جھگڑتے آئے پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی ایکنے دعوی کیا
ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی ہے ارث میں پہونچی ہے مجکو اور دوسری نے بھی ایسا ہی کہا ایسی نہیں وہ دونوں کہ نہ تھی اونکی لیے گواہ مگر دعوی اونکا یعنی
نرا دعوی ہی تھا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کروں میں ساتھہ کسی چیز کی حق بھائی اوسکی کے یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جھوٹے گذرانے یا قسم جھوٹی کھاوے اور
میں حکم ساتھہ اوسکے کروں پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس کہا دونوں شخصوں نے ہر ایکنے اونمیں سے یا رسول اللہ یہہ حق میرا
واسطے یار میرے کی ہی یعنی چھوڑا اپنی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں منظور ہے یہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصوں کی بالاستقلال ولیکن جاؤ
تم بانٹ لو یعنی آدہوں آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی حلال کرو بانٹنی میں اور کرو قصد تسویہ کا آدہوں آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونوں حصوں کی اگر واقع ہو تمہارے
تم دونوں میں تا کہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونوں میں سے اور لیوے ہر ایک تم میں سے اوس چیز کو کہ معین کردی قرعہ اوسکو پس چاہیے کہ
حلال کرے ہر ایک تم میں سے یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دے حق اپنی کو کہ دوسری کی طرف گیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے حکم نہیں کرتا
ہوں میں درمیان تم دونوں کی مگر ساتھہ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں نازل کی گئی ہے وحی مجہپر اوس میں نقل کی یہہ ابو داود نے وعن جابر بن
عبد الله ان رجلین تداعیا دابة واقام کل واحد منهما البینة انها دابته نتجها فقضی بها رسول الله صلی الله علیه
وسلم للذی فی یده رواه فی شرح السنة اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک جانور کا پس
قائم کیے ہر ایکنے اونمیں سے شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنا یا ہے اوسکو یعنی جوڑا ہے اوسپر نر اور جنا یا ہے اوسکو اور تربیت کی اوسکی کی ہے
پس حکم فرمایا ساتھہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوس شخص کی کہ بیچ ہاتہہ اوسکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف کہا بعضونے کہ دلالت کرتی ہے
یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہیں اوپر گواہوں غیر اوسکی کی مطلقا اور ظاہر یہ ہے کہ یہی ہے مذہب شافعی کی ہے شرح السنہ میں لکہا ہے کہ کہا علماء نے جب
دعوی کیا دو شخصوں نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہے اور دونوں نے [illegible] گواہ قائم کیے [illegible]
دوسرے گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھہ اوس چیز کی پس قائم کیے ہر ایک نے اون دونوں میں سے گواہ [illegible] جاوینگے گواہ قابض کے اور کہا ابو حنیفہ نے [illegible]
گواہ قابض کی نہ سنے جاوینگے اور وہ چیز واسطے خارج کی ہی غیر قابض کی مگر یہ کہ دعوی نتاج کی جیسا دعوی کرے ہر ایک کہ یہ جانور میرا ہے میرے ہی جنا یا ہے اور قائم کرے گواہ
اوپر دعوی نتاج کی تو حکم کیا جاوے ساتھہ اوسکے واسطے قابض کی اور اگر ہو چیز دونوں کی قبضہ میں اور دعوی کریں دونوں تو قسم دیے جاویں دونوں اور بانٹی جاوے درمیان دونوں کے
دونوں کی قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کریں ہر ایک گواہ وعن ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا بعیرا علی عهد رسول الله
صلی الله علیه وسلم فبعث کل واحد منهما شاهدین فقسمه النبی صلی الله علیه وسلم بینهما نصفین رواه ابو داود
وفی روایة له وللنسائی وابن ماجة ان رجلین ادعیا بعیرا لیست لواحد منهما بینة فجعله النبی صلی الله علیه
وسلم بینهما اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر قائم کیے ہر ایک

شخص نے اون دونوں مین سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پس بانٹا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونوں کے آدہوں آدہ نقل کی یہہ ابوداؤد نے
اور بیچ ایک روایت ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہی اون دونوں مین سے کسیکی پاس شاہد پس گردانا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے درمیان اون دونوں کے **ف** آدہوں آدہ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونوں کی قبضے مین ہوگا کہتا ہوں مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یا تیسرے کی قبضے مین ہوگا وہ نہ
جھگڑتا ہوا اون دونوں سے اور نہ تہے کسیکے پاس اسکے جانتا ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوگئے
وہ دونوں مانند اونکے کہ نہین گواہ واسطے اونکے پس معنی یہہ ہین کہ نہین واسطے ایک کی اون دونوں مین سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہوں دوسرے پر اور درمیان اون دونوں کے
کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اونمین سے کسیکی پاس یا واسطے ہر ایک کی اونمین سے گواہ ہوں اور ہو وہ
چیز دونوں کی قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کی اون دونوں مین سے آدہوں آدہ کیجاویگی وہ چیز درمیان اون دونوں کے ۱۲ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** اَنَّ رَجُلَیْنِ
اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کی اور نہ تہے اون دونوں پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانے کی نقل کی یہہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ مثل اوسکی ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کی ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَہٗ اِحْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا لَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کہا تو ساتہ اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین
واسطے اوسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچہہ نقل کی یہہ ابوداؤد نے ۱۲ع **وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ** قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِنَ الْیَھُوْدِ اَرْضٌ
فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَھُوْدِیِّ اِحْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِذًا یَحْلِفُ وَیَذْھَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَلْاٰیَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہ تہی درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہودیوں مین سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نے مجہسے پس لے گیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا مینے نہین فرمایا واسطے یہودی کے قسم کہا تو کہا مینے
یا رسول اللہ اسوقت قسم کہا ویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتارا اللہ تعالی نے یہہ آیۃ یعنی بیچ مثل اس قصہ کی ہے بیشک گذرا احادیث ابن مسعود دیکہین تحقیق وہ لوگ کہ خرید لیتے
ہین یعنی بدلہ لیتے ہین ساتہہ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تہوڑا آخر آیۃ تک نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیۃ یون ہے اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت مین بیچ اسصورت کی قسم ہی ہے لیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہاویگا وبال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین جیسا کہ منطوق کلام مجید کا ہے ۱۲ع **وَعَنْہُ** اَنَّ رَجُلًا
مِنْ کِنْدَۃَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْھَا اَبُوْ ھٰذَا وَھِیَ فِیْ یَدِہٖ قَالَ ھَلْ لَکَ بَیِّنَۃٌ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اُحَلِّفُہٗ وَاللّٰہِ مَا یَعْلَمُ اَنَّھَا
اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْھَا اَبُوْہُ فَتَھَیَّاَ الْکِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ
اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ ھِیَ اَرْضُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اشعث سے یہہ کہ ایک شخص قوم
کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین
میری چہین لی ہے مجہسے اسکے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتہہ اسکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

کہا اونگا میں اسکو اسطرح قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا وہ کہ یہ زمین میری ہے جو میں چاہیے اسکو مجھے باپ سے کے ذمہ پر تار ہو اکندی واسطے قسم کھانیکے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں بیچتا کوئی مال اپنا قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سے اس حالت میں کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہے نقل کی یہ
ابوداود نے ✽ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ
وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہوں میں شرک کرنا ہے ساتھ خدا کی اور نا فرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانیوالے نے ساتھ اللہ کے
قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم میں مانند بازو مچھر کی یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اوسکی کی قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا
اوس عالم میں ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یمین غموس کہتے ہیں دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھانی کو ایک کار گذشتہ پر اور اسپر گناہ ہو
مذہب میں کفارہ نہیں ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اوسمیں وعید وارد ہوئی ہے ساتھ آگ کی چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہیں یعنی غوطہ دینے والی جو قسم
کھانیوالیکو آگ دوزخ میں غمس کہتے ہیں غوطہ دینے کو اور تخصیص نہیں کہ واقع ہوتی ہے اور ساتھ اوسکے مال لوگونکا لیتے ہیں آئی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں گذر چکی ہے
اور حاصل اوسکا ساتھ معنی غموس کے راجع ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی اثر اوس نکتہ کا قیامت تک باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مترتب ہوگا اوسپر وبال اوسکا اور عذاب
اوسپر پس کیا حال ہے بلکہ جو جھوٹا قسم اور ذکر کیں حضرت نے تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو اونمیں سے ساتھ وعید کے تا کہ جانا جاوے کہ یہہ بھی اونہیں میں
ہے اور داخل ہے اکبر الکبائر میں یہہ فرمایا سمجھ اسکیلئے کہ لوگ حقیر سمجھتے ہیں اوسکو گمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہیں ہے مانند اونکی اور مانند اسکے لاحق کرنا ہے قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ✽ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ
مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کی کہ یہ ہے اوپر قسم جھوٹے کے
اگرچہ قسم کھاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہے جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیئے آگ نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف منبر کے پاس قسم کھانیکی قید لگائی اسلیئے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہاں جھوٹی قسم کھانے سے بہت بڑا گناہ ہے والا مطلق جھوٹی قسم کھانے موجب غضب الٰہی کی ہے
جہاں کھاوے اور مسواک سبز اسلیئے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہے بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہے ✽ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ اور روایت ہے
خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئے کھڑی ہوئی کھڑا ہوتا تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی
جھوٹی گواہی ساتھ شرک کرنیکے ساتھ اللہ کے پھر پڑھی یہہ آیت یعنی واسطے اسکے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جھوٹ سے کہ شامل
ہے جھوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کی نہ شریک کرنیوالے ساتھ خدا کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ
احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑھنا آیۃ مذکورہ کا ف برابر کیئے گئے دو گناہ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینی گناہ
میں برابر ہیں اسلیئے کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں جائز اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا ہے بندہ پر ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں

جائز اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں + ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى أَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالی اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کے کہ حد ماری گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بھائی اوسکیکی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولا کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے ف مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سے خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہیں ہوتا اوسپر کوئی سوای اللہ تعالی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آیندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے والا باقی رہتا ہے ذکر بہت سے فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگا دے کسیکو اور سبب اوسکے حد لگی اوسکو تو اوسکے گواہی کبھی نہیں لیجاوے گی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اور اماموں کی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہے اور نہ دشمن کے الخ یعنی نہ قبول کیجاوے گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکے کہ متہم ہو ولا میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنی کی کہتا ہے کہ میں آزاد کیا ہوا فلانیکا ہوں حالانکہ وہ اوس میں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اوسکے کہ لوگ متہم کرتے ہیں اس قول میں اوسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہیں اوسکو پس شہادت اسکی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہی وہ بسبب اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا والا ہیں بسبب قطع کرنی ولا کی آزاد کرنیوالی سے اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کے لیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اوسمیں وارد ہے اور ایسا ہی حکم قرابت میں ہے اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانیکا ہوں اور تکذیب کریں اوسکو لوگ اوس دعوی میں اور متہم اور مشہور ہو ساتھ اوسکے اسلیے کہ یہ بھی فسق ہے اور بیچ دعوی کرنی نسب کے ساتھ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ شامل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کی اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو کسیکی نفقہ میں مانند خادم اور تابع کی نہیں قبول کیجاوے گی گواہی اوسکی واسطے مخدوم اور متبوع کے اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی اوسکی لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ کو عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقہ اوسکے سے پس بیچ حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میاں اور بیوی کی ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدہ کے لیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدہ کے لیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کے فائدہ کے لیے گواہی دے تو نہیں درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کی طرف کھینچتے ہیں اور گواہی بھائی کی بھائی کیلیے قبول کیجاوے گی اور منکر الحدیث ہے یعنی منکر ہے حدیث اوسکی شرح نخبہ میں لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہے + ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى أَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکے باپ نے اپنے دادا سے اور اونہوں نے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار اور عورت زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی ساتھ ایک گھر والوں کے واسطے انکے نقل کی ابو داود نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کے حدیث کی ذکر ہو چکی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہیں جائز ہے کہ وہ نہیں جانتا ہے احکام شریعت کو اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادت کی نہیں زیادہ و نقصان کرے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے ہی تو جائز ہے شہادت اوسکی اور امام مالک نے عمل کیا ہے ساتہ ظاہر اس حدیث کے یعنی بموجب اسکی جائز نہیں کہتے ہیں گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لایجوز کو معنی لا یحسن کے کرتے ہیں اور نہ جائز ہونے کو مقید ساتہ نہ پائی جانی صفات مذکورہ کے کرتے ہیں ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصوں کے یعنی حکم کیا ایک کے لیے دوسرے پر پس کہا اوسنے کہ جسپر حکم کیا تھا جبکہ پیٹھ پہیری یعنی مجلس شریف سے چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کرے تجپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کفایت کرتا ہے مجکو الخ اشارہ کی اوسنے ساتہ اسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھسے پس از راہ غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنے کاروبار میں اور لازم ہے تجہپر الخ یعنی لازم ہے احتیاط و ہوشیاری اسباب میں حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتہ تقصیر کے ولیکن باعث ہے چند ہونے و ہوشیاری کی پس ہو تو عاجز اور کہنے والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نے تہا اوسنے دین لیکر ادا کر دیا اوسنے پس غفلت کیا اوسنے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم اور تقصیر کی گواہ کرنے میں اور کہا طیبی نے کہ معنی لائق تھا تجکو یہ کہ ہوشیاری کرتا اپنی معاملہ میں اور منضبط کرتا اوسمیں شاہد قائم کرتا گواہوں کو اور حافظہ انکا تاکہ سبب جب حاضر ہوتا تو حاکم کے پاس قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اوسنے کہتا ہے حسبی اللہ اور کہا جاتا ہے حسبی اللہ جبکہ بیشمار محنت کی اور امر کی ہو ساتہ احتیاط کے اور سکو ... حاصل کرکے تو ہی معذور اوسمیں ... حسبی اللہ ونعم الوکیل ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اوسکے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا ترمذی و نسائی نے کہ پہر چھوڑ دیا حضرت نے اوسکو ف تہمت میں یعنی کہ تہمت کی گئی تہی کسی نے اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہ گواہوں کے پہر جبکہ قائم نہوئے اوسپر گواہ چھوڑ دیا حضرت نے اوسکو اور یہ دلیل ہے کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے ع ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونوں مدعی مدعا علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے یعنی نہیں ہے قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور رنجناک زیادہ برابری کرنے سے درمیان مدعی اور مدعی علیہ کے ع ح

كتاب الجهاد

کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے ف جہاد لغت میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتہ جان کے یا مدد کرنے کے ساتہ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوای اسکے کی اور جہاد کرنا کافروں سے فرض کفایہ ہے اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریں کفار ایک شہر پر مسلمانوں کے شہروں میں سے تو ہو جاتا ہے جہاد کرنا فرض عین برابر ہے کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اوس شہر والوں کی نفیر لیکر

ایسے ہی اوپر کہ جو قریب ہیں اوسکی اگرنہ کفایت کرین ہی والے اوس شہر کی یا کسل کرین اور گنہگار ہون اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے اور نماز جنازہ کی واجب ہے اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ او سکی کرنی سے تو واجب ہے اوسکی شہر والون پر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کے سے ٭ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی اور ساتھ اوس چیز کی کہ آئی اللہ اور رسول کی پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزہ رکھی رمضان کے ہی لازم اوپر اللہ یعنی از راہ فضل کے بسبب وعدے کی کہ داخل کری اوسی بہشت مین یعنی پہلی ہی ساتھ نجات پا ہونیکی والا اسلئے کہ ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیے جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا اصحاب نی کیا نہ خوشخبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجی ہین تیار کیا اونکو اللہ نی واسطے جہاد کرنیوالون کے بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکے ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد یا درجہ عالی پس مانگو اللہ سے فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس مین سے ہی بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکی کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نی **ف** ذکر نماز و روزہ کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر عظیم شان اونکی کی اور بسبب واجب ہونی اونکی کی سب مسلمانونپر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکہتا ہو اور بیٹھا رہی الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی اسلیے کہ ہجرت پہلی اسکی فرض تہی ہر مومن کے لیے ٭ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتھ نماز و طاعت و عبادہ کی پڑھنی والی کی خدا کی آیاتون کو نہین تھکتا روزی سے اور نہ نماز سے یعنی نہین تھکتا عبادہ سی یہانتک کہ پھر آوی جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب سونی و کھانی اور مانند اونکی کی لیکن اوسکی حکم مین ہے کہ سستی نہین کرتا عبادہ سی اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر ٭ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اَرْجِعَہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ اَوْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتھ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا حق کی نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور کھانی اور ستانی کی یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب سے فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی ساتھ بالا تر کی بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا یہ وقت پہلی روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی [illegible] نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ٭ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور بلا خطرا اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانوں سی یعنی فقرا خوش نہیں ہونگی نفس انکی کہ پیچھی رہیں اور جدا ہوں مجھسے اور نہیں پاتا ہوں میں سواری کہ سوار کروں میں انکو اوسپر پیچھی رہتا میں کسی لشکر کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں کہ ہر بار زندہ کیا جاؤں اور مارا جاؤں تا ہر بار ثواب جدید پاؤں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی میں کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کو نہیں نہیں جاتا ہوں سبب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچھی رہ جاتی اور جدا ہوتی مجھسے بسبب بے سواری کی اور بے سامانی کی اور میں اسقدر سواریاں رکھتا نہیں کہ انکو اوپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤں اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کی جنگ سے اور جدا ہونی کی مجھسی خوش نہیں ہونگی اور حسرت کھاتی اور دلگیر شکستہ خاطر رہتی ہیں وگرنہ مجھکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ مکرر مارا جاؤں اور جیوں ۔ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ایک نسخہ میں بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اور مال سی کہ خرچ کیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی ۔ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتوں دنیا کی سی اسلیے کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہیں اور نعمتیں آخرۃ کی باقی ۔ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکی کا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ ہوتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی میں اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کی سی اور امن میں رہتا ہی فتنہ میں ڈالنی والی سی کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں گرد آلودہ ہوتی دونوں قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد میں پھر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہ بخاری نی ف کنایہ ہی سعی راہ جہاد میں اور اسمیں مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ۔ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ میں کبھی نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث میں بشارت خاص اوسکی لیے ہی کہ جہاد میں کسی کافر کو مار ی وہ ہرگز دوزخ میں نہ جاوی گا اور حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ

جہاد کرے اور سعی اور سعی کرے اور قتل کرے اور اسکی جزا بہشت ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش
الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی
القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم
الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگوں کی واسطے انکی زندگانی اوس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا باگ گھوڑے اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی
چلتا ہے اوپر پشت گھوڑے کی جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد سی چاہنے والے دوڑتا ہے سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈتا ہے مارا جانا
جانا اور مرنا جگہہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہیں ہے مرنے سے اور بھاگتا نہیں اوس سے بلکہ ڈھونڈتا پھرتا ہے اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ بیچ کتنی ایک بکریوں کے
رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالی کی ان نالوں میں سے قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو
پہونچتی ہیں اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے اوسکو موت نہیں ہے لوگوں سے مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہ مسلم نے ف مگر بیچ بہلائی کی یعنی انکا کہتا ہے
اونکو اپنی شر سے او نگاہ رکھتا ہے اپنی تئیں اونسے اور ساتھ انکی خیر میں یک ہے برائی میں حاصل معنی اس حدیث کی عزت پا تا ہے اور یہ جہاد کرنے دشمنان دین سے اور مجاہدہ نفس شیطان سے
اور اعراض اسکے لذات و شہوات اور غیبت سے او سیکہ اگر مخالطت رکھی لوگوں سے بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کہی والا گوشہ گزینی کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث
میں دلیل ہے اونکی لیے کہ فضیلت دیتے ہیں گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمیں خلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ اختلاط افضل ہے بشرط امید
سلامتی کی فتنوں سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس حدیث کی اور جواب دیا ہے
جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنوں کی یا اوس شخص کے حق میں ہے کہ نہ سلامت رہیں لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگوں کی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ
او تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکہنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور مانند اونکی کے شرع
وعن زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد
غزا متفق علیہ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ سامان درست کردیا جہاد کرنیوالے کا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق
جہاد کیا اوسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہے اور شریک ہے اوسکے بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اوسکی کی یعنی خدمت گذری اونکا پس تحقیق
جہاد کیا اوسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی
القاعدین کحرمۃ امہاتہم ومامن رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم
القیمۃ فیاخذ من عملہ ماشاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتوں
مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والوں کے یعنی جو کہ گھروں میں بیٹھے ہیں اور جہاد کو نہیں نکلے مانند حرمت ماؤں اونکی کی ہے یعنی چاہیے کہ اونکی عورتوں میں خیانت
نہ کریں اور نظر بد سے نہ دیکہیں اور ایسا حرام جانیں اونکو کہ گویا مائیں اونکی ہیں نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین میں سے
بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا بیٹیوں کی پھر خیانت کرے اوسکی اوسکے اہل میں مگر کہ کھڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطے مجاہد کی دن قیامت کی پس لیوے گا
مجاہد عمل اوسکی سے جو چاہیگا پس کیا ہے گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کی اوسکی نیکیوں کی یعنی پر اوس مقام میں
یعنی نہیں باقی رہنے کا نیکیوں میں سے کچھ مگر لیوے گا اوسکو یا کیا گمان کرتے ہو ساتھ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک رکھتے ہو اس مجازات میں یا
کیا گمان رکھتے ہو ساتھ اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نے یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتھ اس فضیلت کی یعنی ضرور ہے کہ اوسکو اور بزرگیاں بہی ملیں گی سوا

اسکی

پہنچنے اونکے اور مرجاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح لیس کہا بعضون نے گنہگار ہوتا ہے دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا
دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہے حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہے ۱۸ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوسٰی
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا آیا ایک شخص پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے اسواسطے غنیمت ہاتھ لگے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی جسکو
سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانے کی لیے لوگونکو کہ جسکو ریا کہتے ہیں پس کون شخص بیچ راہ خدا کے
یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا
وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ
حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے انس سے کہ پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے پس نزدیک
ہوے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنے ایک اشخاص ہین کہ نہین چلے تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تمنے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمہارے یعنی ساتھ دل
اور ہمت دعا کی اگرچہ بظاہر تمہارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت مین آیا ہے یعنی بجاے لفظ مگر کہ تھے ساتھ تمہارے یہ کہ مگر شریک ہین تمہارے ثواب مین
عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کی لیے نہین نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ہین اور ثواب مین شریک ہین
فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکے شریک ہین ثواب مین اسلیے کہ روکا اونکو عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمہارے ساتھ جہاد مین نہین آے نقل کی یہ بخاری
اور نقل کی یہ مسلم نے جابر سے **ف** مدینہ مین بیٹھنے والے بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالے کی ثواب مین یہ کہ برابر تھے بلکہ جہاد کرنیوالے افضل ہین بسبب قول اللہ تعالیٰ
کے فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاہِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً ۱۹ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ
اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَھُمَا اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنیکی اپس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کے جہاد کر یعنی
اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت مسلم کی یون ہے کہ پس پھر جا طرف ماباپ اپنے کی
اور اچھی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور اداے حقوق اونکی اچھی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاد نفل ہے کہ نہ نکلے اوسکی لیے مگر
باذن والدین کے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا نہ مانے اونکا اور نکلے اور اگر
ماباپ کافر ہون تو نکلے بغیر اونکی اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلے کسی عبادۃ نفل کی لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نہ نفل روزہ
رکھے جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمان کو یا ایک کو مگر باذن انکے ۲۰ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ
لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت کہ بلاے جاؤ تم یعنی جہاد کی لیے پس نکلو یعنی
تم سب نکلو بنا بر فرض ہونے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہجرۃ الخ یعنی پہلے فتح مکہ کی فرض عین تھی ہجرۃ کرنی مکہ سے طرف مدینہ کی

بلکہ ہر دار الکفر سی وہ جگہ کہ مسلمان ہونا اسمین ظاہر کرنے کے اہل دین ہوشیار رہیں ظاہر کم اور ضعیف تھی پس فتح جن کی گئی ہجرت یا مرافقت کرین اور زائل ہو ان مشرکون کا اور
جبکہ مکہ فتح ہوا تو اوٹھ گئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہان سی ہو تو وقت ہو کی لیکن باقی ہی مستحب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بھاگنی کو
دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی زمین سی کہ جہان ظاہر ہوئی اوسمین معروف اور ظاہر ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت نیکی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل کر کہ
ہجرت یعنی چھوٹنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا اگر چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بھاگنی کی دیار کفار سی
یا بدعت یا جہل سی یا فتنون سی یا طلب علم کی لیی باقی ہی غیر منسوخ ۔ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **وعن** عمران بن حصین
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواہم حتی یقاتل
اخرہم المسیح الدجال رواہ ابوداود ۔ روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری
سی لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کری اونسی یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہ ابوداود نی **ف**
ایک جماعت الخ جیسی اہل روم ہیں اس زمانہ میں اعلاء کرتی ہیں اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی اور توابع اونکی دجال سی لڑینگی اور قتل
کرینگی اوسکو حضرت عیسی ع اور بعد قتل اوسکی کی جہاد نہین ہو نیکا اسلیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی دنیر نہین ہو نیکا اور جب اللہ تعالی
اونکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسی زندہ رہینگے زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونے
بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسی کی مرجاوینگی سب مسلمان ساتھ ایک ہوا خوش کے اور باقی رہینگے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ
کہنے والا روی زمین پر نہین ہو نیکا لیس جو بعض احادیث مین آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہ محمول قرب ساعۃ پر ہی اسلیے کہ خروج
دجال کا علامات ساعۃ سی ہی ۔ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز ولم یجہز غازیا او یخلف
غازیا فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی امامہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ لیس ماندون اوسکی کی ساتھ خیر کی تو پہنچاویگا اللہ
اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاہدوا المشرکین
باموالکم وانفسکم والسنتکم رواہ ابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالون اپنی کی اور جانون اپنے اور زبانون اپنی کی نقل کیے یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** جہاد کرنا ساتھ مال و جان کی یہ ہے
کہ خرج کری مال جہاد میں اور فدا کری جان اپنی اوسمین اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہی کہ مذمت کری اونکی بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے
اونپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوی اونکو ساتھ قتل و قید کرنیکی اور مانند اونکی کی اور دعا کری مسلمانونکی فتح کی اور غنیمت
پانے کی اور رغبت دلاوی لوگون کو جہاد کی ۔ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام
واطعموا الطعام واضربوا الہام تورثوا الجنان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤ گی
بہشتون کے یعنی بہشتین ملین گی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** فضالۃ بن عبید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویامن فتنۃ القبر رواہ
الترمذی وابوداود ورواہ الدارمی عن عقبۃ بن عامر اور روایت ہی فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت

ختم کیا جاتا ہی اوسکا عمل یعنی کہ یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کی عمل نہین رہتا یعنی اوسکی ثواب جدید نہین لکہا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا وہ حالت
نگہبانی کی بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداؤد نی اور نقل کیا اسکو دارمی نی عقبہ بن عامر سی ف بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہیرا جاتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنی فدا کی
جان اپنی بیچ اوس چیز کی کہ عود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمین کی کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہ دفع کرنی دشمنون کی کی کہ وہ کفار ہین ۱۲ ع وعن
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ
وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہ ہتیار دشمن کے بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا بغیر دشمن سے مصیبت پہونچانا پس تحقیق
وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اوس چیز کی پایا جاتا تہا دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی
مشک کے اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدون کی یعنی علامت شہیدون کی ہوگی
تاکہ جانا جاوی کہ اوسنی سعی کی تہی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی ف معنی فواق کی یہہ
کہ درمیان دودہ دوہنی اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دودہ لیا بعد ازان تہوڑی دیر مین پہر دودہ اوس کا نام کہ درمیان دو
دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور مراد زمان قلیل ہی ۱۲ ع وعن خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خریم بن فاتک سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خرچ کری کچہ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد مین لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو حصہ نقل
کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف یہہ ادنی درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی اس سے ثواب دیتا ہی ۱۲ ع وعن اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقون کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی
یا حاجی کو یا مانند اوسکی کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی ملک کر دی یا عاریۃً دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کری اوسپر یعنی ایسی
اونٹنی کہ اس سن کو پہونچی ہو کہ جست کرتا ہو اوسپر یعنی افضل ہی کہ ایسی اونٹنی راہ خدا مین دی سواری کے لیے نقل کی یہہ ترمذی نی ۱۲ وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ
عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى
لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہان تک کہ عود کری دودہ تہنون مین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندہ کی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہوان
دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا مین دہوان دوزخ کا اوسکو نہین پہونچتا یعنی مجاہد دوزخ مین نہین جاتا نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا
نسائی نی اور روایت مین بیچ دونون نتہنون مسلمان کے کبہی یعنی غبار اور دہوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا اور ایک اور

روایت نسائی کی بیچ پیٹ بندے کی یعنی غبار اور دہوان نہ جمع ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندے کی
ف یہانتک کہ ہوگا دہی الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسے دودھ دوہا ہوا پہر چہاتیوں مین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخ مین جانا
محال ہی ۱۲ ع وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية
الله وعين باتت تحرس في سبيل الله رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکہیں
کہ نہین لگی گی اونکو آگ ایک وہ آنکہہ کہ روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکہہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو
مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہی کیا سی نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابي هريرة قال مر رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة فاعجبته فقال لو اعتزلت الناس فاقمت في هذا الشعب فذكر ذلك لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلوته في بيته سبعين عاما الا تحبون
ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اغزوا في سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سے بیچ دری پہاڑ کی اوسمین تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس
خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہوؤن مین لوگونسے اور رہون اس دری پہاڑ کی مین پہر ذکر کی گئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس فرمایا نہ کر تو ایسا کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہارے
یعنی گناہ بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑی بیچ راہ اللہ کی بقدر ٹہیر جانیکی درمیان دو دوہنی
اونٹنی کی واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہ ترمذی نی ف ستر برس مراد اس سے کثرت ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت
نی مقام الرجل في الصف في سبيل الله افضل عند الله من عبادة الرجل ستين سنة اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کی لوگون سے اور
بسبب عبادت کی کوہستان مین مغفرت حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا سبب ہی نقل کی
گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اون لوگونکے کہ پہلے داخل ہونگی اور یہ حدیث دلیل ہے
اوپر افضلیت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانہ سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد وفات
حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ۱۲ ع ح وعن عثمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رباط يوم في سبيل الله خير
من الف يوم فيما سواه من المنازل رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی حضرت عثمان سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادۃ ہزار روز سی غیر اس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی
ف مراتب سی خاص کیا گیا ہی اوس سے مجاہد بیچ معرکہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ شامل ہی اوسکی حق مین بہی کہ واجب ہے اوسپر چوکیداری اسلئے کہ مشغول ہوا اوسکا غیر اوسکی
عوض جیسا کہ اگرچہ مسجد مین بہی ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہی ۱۲ ع ح وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض
على اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا
حرام سے الخ بچنے والا یعنی بچنی والا فسق و فجور سی اور سوال کرنی سی اور تیسری غلام کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہ ترمذی نی
ف اول تین شخص الخ یعنی تین شخص جنت مین داخل ہونگی اور ممکن ہی یہ تین پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیا کی مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگی اور

اسکی ❊ ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لک بھا یوم القیمۃ سبع مائۃ ناقۃ کلھا مخطومۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ لایا ایک
اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی اللہ دی میں نے جہاد کی لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلی اس اونٹنی کی قیامت کے
سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا الی
بنی لحیان من ھذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی پس فرمایا چاہیے کہ اوٹھی دو شخصوں میں سی ایک اونکا یعنی ہر
قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ خبرگیران رہینگے مجاہدوں کی گھر والوں کی انکو بھی
ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ❊ ع وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل
علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی ہی گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں سے یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین جہاد سی کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہانتک
کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل کلام مستانفہ ہی بیان ہی واسطے جملہ پہلی کی یعنی یہ دین
ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اس جماعت کی اور اغلب یہ ہی کہ اس زمانے میں وہ لوگ روم کی ہیں نصرہم اللہ وخذل اعداءہم ❊ ع وعن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا
جاء یوم القیمۃ وجرحہ یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ خدا کی اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ میں

مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کی اس حال میں کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من
شیء الا الشہید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہوا اوسکی لیے وہ چیز کہ زمین میں ہے
کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پہر آوے دنیا میں اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کی کہ دیکھتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے وعن مسروق قال سألنا عبد اللہ بن مسعود عن ھذہ الایۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل
احیاء عند ربھم یرزقون الایۃ قال انا قد سألنا عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارواحھم فی اجواف طیر
خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ
فقال ھل تشتھون شیئا قالوا ای شیء نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلث مرات فلما
راوا انھم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما
رای ان لیس لھم حاجۃ ترکوا رواہ مسلم اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچھی ہمنے عبد اللہ بن مسعود سی معنی اس آیت کی کہ نہ گمان کر تو ان لوگوں کو کہ مارے
گئے بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دیجاتی ہیں آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھی ہمنے معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا

ارواحیں اونکی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کی ہیں واسطی اونکی قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچے عرش کے کہ پھرا کرتی ہیں میوہ کہاتی ہیں بہشت میں سی جہاں
چاہتی ہیں پہر ٹہکانا پکڑتی ہیں طرف اون قندیلوں کے پس جہانکتا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہیں
کس چیز کو چاہیں ہم اس حال میں کہ ہم میوی کہاتی ہیں بہشت میں سے جہاں سی چاہتی ہیں پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکی یعنی پوچہتا ہی تین بار پس جبکہ دیکہتی
ہیں کہ نہیں چہوڑی جاتی پوچہی سی یعنی جب جانتی ہیں کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچہہ چاہیں عرض کرتی ہیں اے پروردگار ہمارے چاہتی ہیں ہم یہ کہ
پہیرے تو جانیں ہماری بیچ بدنوں ہمارے یعنی اور دنیا میں بہیجی تو تاکہ مارے جاویں ہم بیچ راہ تیری کی ایکبار اور پس جبکہ دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ نہیں اونکو
کچہ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونہوں نی وہ چیز کہ خلاف ارادے اللہ کی ہی چہوڑی جاتی ہیں نقل کی یہ مسلم نی ف نہیں اونکو کچہ حاجت
بسبب حاصل ہونی ثواب عظیم کی پہلی بار میں اور دوبارہ ہوگا تو مثل اوسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چہوڑی
جاتی ہیں یعنی اللہ تعالی پوچہنا چہوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بیچ ابدان
تا مارے جاویں راہ خدا کی بیچ دوبارہ جواب اسکا علمانی یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام
کی ہی اللہ تعالی نی اونکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید اونکی خیال میں آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوۃ
استعداد و مناسبت کی ولیکن حق تعالی نی جانا جاری ہونا عادۃ کی کہ مثل اوسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہیں ہے اسکی پس چہوڑ دیا پوچہنا اونسی تنبیہ لکہا ہی علمانی
کہ رکہنا ارواح شہدا کا بیچ بدنوں جانوروں کے مانند رکہنی جواہر کی ہی صندوقوں میں بسبب تکریم و تشریف کی اور مقصود داخل کرنی اونکی کی بہشت میں
نہ متعلق تمام اونکی ابدان کے اور ساتھ رکہنی ارواح کی بیچ بدنوں جانوروں کے جگہ پکڑتی ہیں بہشت میں اور پاتی ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں وہاں کی اور دیکہتی ہیں انوار
وہاں کے اور لذت پاتی ہیں اور خوشحال ہوتی ہیں ساتھ اوسکی اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت میں یرزقون
فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کی قائل ہیں اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہیں کہ رجوع کری ارواح بدنوں
بیچ اس عالم کی نہ بیچ آخرۃ کی اسلیے کہ وہ منکر ہیں آخرۃ کی اور جنت و نار کی اور اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی

ح ع وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل
الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف قلت فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و
انت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبریل قال لی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطی اونکی یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کی بہترین اعمال کی ہیں پس کہڑا ہوا ایک شخص اور
کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجہکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی جہاڑی جاوینگے مجہسے گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ ہاں اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ دینی والا پہر فرمایا کسطرح کہا تو نی کہا اوسنی
کہ خبر دو تم مجہکو اگر مارا جاوں میں بیچ راہ اللہ کی کیا جہاڑی جاوینگی مجہسے گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہاں اگر مارا جاوی تو
اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹہ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت ادا کرنی کی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبریل نی
کہا واسطے میری یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نی ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کے

اور بیچ کوشش اعلائی دین کی اور دینی جان کی اور اوٹھانی مشقت کی ور بخارا افضل ہی با عتبار مداومت کی اور شامل ہونی کی عبادات کثیرہ کو اور
مگر دین کو مانا او پسندی نی کہ مراد دین سی یہاں حقوق مسلمانونکی ہین پس حاصل یہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوا حقوق آدمیون کی وعن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کی مٹاتا ہی ہر گناہ کو سوای قرض کی
نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی سوای حقوق آدمیون کی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ گر شہداء دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین وعن اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ
هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہے ساتہ رحمت کی طرف دو شخصون کی کہ قتل کرتا ہی ایک اونکا دوسری کو داخل ہوتی دونون
بہشت مین لڑتا ہی یہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کی اور ایمان لایا
پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی
پہونچاتا ہی اللہ اوسکو منازل مرتبہ شہدا کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہید کا پاتا ہی نقل کی یہ مسلم نے
وعن اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا
تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ
عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین خبر دیتی
مجہکو آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی نہ پہچانا گیا مارنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرون میں
اور اگر ہو اور جگہ کوشش کرون میں اوسپر رونی مین یعنی خوب روؤن جیسی عادت عورتون کی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہی کہ کتنی درجی باغ
یعنی درجی ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی میں کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہ بخاری نی وعنه قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى
قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ
مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ
حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لئی
یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کافرون کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانون کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی
ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا آسمان و زمین کی ہی کہا عمیر بن حمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں کہا میں نے یہ مگر امید سے کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس نکالیں اوس نے کئی کھجوریں ترکش اپنے سے اور شروع کیا کھانا اون میں سے پھر کہا کہ زندہ رہا میں یہانتک کہ
کھاؤں میں اپنی کھجوریں یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکیں کھجوریں کہ تھیں ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے
ف کہڑی ہو یعنی طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے وہ جہاد ہے اور چوڑا او الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دے
ایسی چیز کی ساتھ کہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑا ایسا ہوا تو طول کا کیا حال
ہوگا اور کہا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول و سخن کے بطرہ ہزل و مزاح
کی چلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا ایسا نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجوروں کے کہانیکا انتظار کروں
اور جب تک جیتا رہوں تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ۔ح ع وعن
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ
فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میری
امت کے اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا میں یعنی بغیر مارے جانے کے اپنی موت
مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے اپنے استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہے
یعنی یہ بھی ثواب میں اور درجات میں شریک ہیں شہدائے حقیقی کے نہ جمیع احکام میں نقل کی یہ مسلم نے وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ
تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہیں کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب اونکا نقل کی یہ مسلم نے ف الی دو تہائی
مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب
اوسکا پورا باقی رہا آخرت میں پاویگا ۔م ع وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ
بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکے کی خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکی ہوتا
میں جہاد کرنیوالا اس شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہ جاتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم
میں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کسی ایک عبادت کی پھر مر جاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے
اوسپر کہ مر جاوے بغیر نیت کرنے اوسکی کے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اس شخص کے حق میں کہ قادر ہو نماز پر اول وقت میں پھر تاخیر کرے اوسکو بہ نیت

مروی ہیں بیشسوں تین ابن ماجہ نے بیان ہیں ۔ ع وعن عبد اللہ بن حبشی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل
قال طول القیام قیل فای الصدقۃ افضل قال جہد المقل قیل فای الہجرۃ افضل قال من ہجر ما حرم اللہ علیہ
قیل فای الجہاد افضل قال من جاہد المشرکین بمالہ ونفسہ قیل فای القتل اشرف قال من اہریق دمہ وعقر جوادہ
رواہ ابو داؤد وفی روایۃ النسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال ایمان لا شک فیہ وجہاد
لا غلول فیہ وحجۃ مبرورۃ قیل فای الصلوۃ افضل قال طول القنوت ثم اتفقا فی الباقی اور روایت ہے عبد اللہ بن حبشی سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کونسا عمل عملوں میں سے یعنی نماز کی عملوں سے افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے
فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اوس شخص کی
کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنے کی دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہے لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا
افضل ہے اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا کونسا مارا جانا یعنی
جہاد میں بزرگتر ہے فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور کونچیں کاٹی جاویں گھوڑے اوسکے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کیا
ابو داؤد نے اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک اوسمیں اور
جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمیں یعنی غنیمت میں کہ حاصل ہو اوسمیں اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز میں افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوے
نسائی اور ابو داؤد باقی حدیث میں ف ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے یعنی مال اپنے اور غازیوں کے سامان جہاد میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے
اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان اور تعیین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثوں کے ساتھ اسکے ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کے مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمیں کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال اطعام طعام
اور نرم خوئی ہے مانند افشای سلام اور نرم کرنی کلام کی اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کی اور تکاسل
عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز ہے۔ کہ یہی ہے مراد افضل اعمال سے حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کی اوپر کی جگہ
بھی گذر چکا ہے ۔ ع وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال
یغفر لہ فی اول دفعۃ ویری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر ویامن من الفزع الاکبر ویوضع علی راسہ
تاج الوقار الیاقوتۃ منہا خیر من الدنیا وما فیہا ویزوج ثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین ویشفع فی سبعین
من اقاربہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک
خدا کی چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا بہشت میں
سے یعنی جان نکلنے کی وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کی سے اور رکھا جاویگا اوسکی سر پر تاج
وقار کا کیا قوت اوسمیں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجاوینگی بہتر بیبیاں حور عین سے اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ
ستر آدمیوں کی قرابتیوں اوسکی سے نقل کی یہ ترمذی نے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر
من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ اوسکے دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف بن اثر کی مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی مرگیا بغیر علامت کی علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کرنا اسباب مجاہدوں کا وہ مریگا اس حال میں کہ اوسکے دین میں خلل ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اوس پر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب و سلاح کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور موئید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی ہے ع وعنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّہِیْدُ لَا یَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ اَلَمَ الْقَرْصَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ شہید نہیں پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کی راہ خدا میں اور خوش ہوتا ہے نفس اوسکا ساتھ اوسکی انتہی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بنسبت لذت کے کہ پاتا ہے بعد موت کی نہیں ہے مگر بمنزلہ رنج کاٹنی چیونٹی کی پس جاہیے کہ ساتھ اوسکی اضعاف خوش ہووے ع وعن اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَۃُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَقَطْرَۃُ دَمٍ یُہْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَۃٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا سبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ میں اور ہیر دو نشان ہیں ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ایک نشان الخ مانند قدم گھسنے کی یا غبار یا زخم کی جہاد میں یا سیاہی دوات کی طالب علم میں اور نشان بیچ فرض کے الخ مانند پھٹ جانی ہاتھ اور پاؤں کی سبب وضو کی جاڑے میں اور گھسنے پیشانی کی سبب سجدوں نماز کی اور جلنی پیشانی کی گرمی میں اور روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدموں کی حج میں ع وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْکَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ راہ خدا کی سو واسطے کہ بیچ دریا کی آگ ہے اور نیچے آگ کی دریا ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف نہ سوار ہو دریا میں الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئیں ہلاکت و خوف کی جگہوں میں مگر واسطے امر دینی کی کہ تقرب حاصل کرے ساتھ اوسکی جناب حق میں اور حج بیچ اس زمانہ میں بسبب دہشت اوسکا کہ کہتا ہے دریا عذر ہے واسطے ترک حج کی اور صواب قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہے کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہے حج والا پس وہ مخیر ہے اور آیۃ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ محمول ہے اوپر کہ جب نہو اس جگہ غرض شرعی و امر دینی اور اسلیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ اسراف کی و ضائع کرنی وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کی جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے پس باز رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور مسلط کرتا ہے اونکو اوپر ہلاک کرنے اونکی کی اور نیچے دریا کی آگ ہے الخ مقصود ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہے کہ دریا کی سفر میں خطر عظیم ہے اسلیے کہ سوار ہونے والا دریا کا پڑتا ہے بہت سے آفات و ہلاک کی جگہوں میں کہ ایک پیچھے دوسری کے پیدا ہوتی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر ع وعن اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ یُصِیْبُہُ الْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ وَالْغَرِیْقُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ام حرام سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنے والا دریا میں کہ پہنچے اوسکو قی واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا میں اوسکے لیے ثواب دو شہیدوں کا ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف ان دو شخصوں کو ثواب شہید کا اوس صورت میں ہے کہ کشتی میں بیٹھا ہو واسطے جہاد کی یا طالب علم یا حج یا مانند اونکی کی اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کے

ہوا اور بغیر بیٹھنے کشتی کی حاصل ہو یہی حکم رکھتی ہے ۰ع وعن ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کے لیے اور مانند اوسکے کے پس مر گیا یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گھوڑے نے اوسکے یا اونٹ اوسکے نے یا کاٹا اوسکو کسی جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے یعنی حقیقی یا حکمی اور اسکے لیے بہشت ہے یعنی اول ہی داخل ہوگا اوسمیں ساتھ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہ ابوداود نے وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے

ف یعنی جہاد کر کے جب پھر آتا ہے اپنے گھر کو اوسکو بھی ثواب ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ۰ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنیوالے کے اجر اوسکا ہے یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اوسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونے اوسکیکا سبب جہاد اوس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازیکا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علما کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ دیوے جعل یعنی اجرۃ کسیکو تا کہ جہاد کرے وہ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے اور ہوگا ثواب غازیکو سعی کرنے اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور دوسرا ثواب ہونے اوسکیکا سبب جہاد اوس غازی کا اور منع کیا ہے اوسکو امام شافعی نے اور کہا کہ واجب ہے پھیر دینا اوس اجرۃ کا اگر لی ہے ۰ح ع وعن ابی ایوب سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار وستکون جنود مجندۃ یقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل البعث فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الاجیر الی آخر قطرۃ من دمہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ سنا اونہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے معین کیے جاوینگے تم پر اون لشکروں میں فوجیں پس ناخوش جانیگا ایک شخص بھیجنے امام کو اوسکو تعین یعنی ہمراہ فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرۃ کے پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم میں سے یعنی اپنے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلوں کو حالانکہ پیش کریگا اپنے تئیں اونپر کہتا ہو کون ہے کہ کفایت کروں میں اوسکو لشکر ایسے سے یعنی کون مجھکو نوکر رکھے تحت لشکر کے واسطے اپنے فرمانوں مقصود یہ ہے کہ یہ شخص راضی نہیں ہے کہ بغیر اجرۃ کے جہاد کرے پس حضرت برائی اوسکی بیان کرتے ہیں خبردار ہو یہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون تک یعنی غازی نہیں ہے بلکہ مزدور رہے یہانتک کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ابوداود نے ف معین کیے جاوینگے الخ یعنی لازم کریگے امام یہ کہ بھیجیں فوجیں ہر قوم میں سے طرف جہاد کے کہا مظہر نے یعنی جب پہونچیگا اسلام ہر جانب تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بھیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اون کافروں سے کہ قریب اس جانب کے ہیں تا کہ نہ غالب ہوں کافر اون مسلمانوں پر کہ اوس جانب میں ہیں ۰ع وعن یعلی بن امیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی فوجدت رجلا سمیت لہ ثلثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری لہ سہمہ فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ فقال ما اجد لہ فی غزوتہ ہذہ فی الدنیا والآخرۃ الا دنانیرہ التی تسمی رواہ ابوداود اور روایت ہے یعلی

بن امیہ سے کہا خبردار کیا آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے کی جہاد کی لیے اور میں تھا بوڑھا بڈھا تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت
کرے میری پس تلاش کیا میں نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجھکو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے واسطے اوسکی تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا
میں نے یہ کہ جاری کروں میں اوسکی لیے حصہ اوسکا یعنی غنیمت میں سے پس آیا میں حضرت کی پاس اور ذکر کیا میں نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی یہ قضیہ پس فرمایا
حضرت نے نہیں پاتا میں یعنی حکم شریعت میں واسطے اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کی دنیا اور آخرۃ میں مگر دینار اوسکی وہ کہ معین کیے گئی نقل کی یہ ابوداود نے
ف مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سے ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہ اوس اجیر کی حق میں ہے کہ خدمت کی لیے ہو اور جو اجیر جہاد کی لیے ہو اوسکی لیے
حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ اوس اجیر کی کہ کام کی لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کی لیے
جانوروں کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ میں آیا اوسکی لیے حصہ ہی یا نہیں پس کہا بعضوں نے کہ نہیں حصہ اوسکی لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اوسکی اجرت عمل کی
کی ہی اور یہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہی دو قولوں میں سی اور کہا مالک نے اور احمد نے کہ اوسکی لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نکرے جبکہ ہو ساتھ
لوگوں کے وقت قتال کی انتہی اور سو جہاد کیا ایک اور قول ہی وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اوسکی کی قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اجرۃ اور
حصہ کے یہ قول ظاہر مذہب مقتدین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرت دونوں جمع ہوتی ہیں ۱۲ ح ع وعن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ
رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وھو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لہ رواہ
ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہی جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب مال و اسباب دنیا سی پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ثواب واسطے اوسکی نقل کیے یہ ابوداود نے ف اسلیے کہ اوسنے جہاد اللہ کی لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور
اگر جہاد اللہ کی لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اوس سے کہ محض اللہ ہی کی لیے جہاد کرے اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ۱۲ ح ع
وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغزو غزوان فاما من ابتغی وجہ اللہ واطاع الامام وانفق
الکریمۃ ویاسر الشریک واجتنب الفساد فان نومہ ونبہہ اجر کلہ واما من غزا فخرا ورئاء وسمعۃ وعصی
الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع بالکفاف رواہ مالک وابوداود والنسائی اور روایت ہی معاذ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہی پس جسنے طلب کی رضامندی اللہ کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھی اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچا
فساد کرنی سی یعنی تجاوز نکیا حد شرع سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنی کی پس تحقیق سونا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا
ہی تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سنانی کی یعنی نام کی لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھرا ساتھ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ
اسطرح کی برابر نہیں بخشی جاوینگے اور نہ ثواب پاویگا نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود اور نسائی نے وعن عبد اللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ اخبرنی
عن الجہاد فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ
مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی تلک الحال رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سے یعنی کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ بن عمرو
اگر لڑے تو در حالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو اوٹھاویگا تجھکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ملا ہوا ساتھ ان وصفوں کے واسطے اوس چیز کی کہ
روایت کیا گیا ہی کہ حشر ہونگی لوگ جس حال پر مرینگے اور اگر لڑیگا تو واسطے فخر کھلانی اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگوں میں کہ میں زیادہ
ہوں تجھسی مال اور لشکر اور تابع میں اوٹھاویگا تجھکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہ ماراجاویگا تیرے لیے دن قیامت کی کہ یہ لڑا تھا واسطے کھلانی اور

فخر کرنا اور حاصل کرنی مال دنیا کی نیت کی ہی عبد اللہ بن عمرو اور جس حال کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اوٹھاویگا تجھکو اللہ اوسی حال کے
نقل کی یہ ابوداود نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي
أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز
ہوتم جس وقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اوسکو امیر لشکر پھر نہ بجا لاوی حکم میرا یعنی جو بات فرمائی میں نی یہ کہ مقرر کرو جگہ اوسکی اوس شخص کو کہ
کری کام میرا نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی جبکہ حاکم کریں کسیکو پھر جاوی اوسکی بات کام کی [illegible]
امیروں کی اور اسی قیاس ہی جبکہ ظلم کری رعیت پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جانیں انکو یہ کہ معزول کر دیں اوسکو اور قائم کریں غیر اوسکی کو جگہ اوسکی ٭ ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی سر اوسکا یہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ
رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ
بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمُقَامُ
أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمیں تھا کچھ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا اوسنی اپنی جی میں کہ ٹھہری اوسمیں اور الگ ہو دنیا
سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کی اور نہ ساتھ دین نصرانیت کی کہ [illegible]
و مشقت کریں اور ترک کریں اختلاط و لذات کو ساتھ اوس کی ولیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہیں اوسمیں حرج اور مشقت
زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہی البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز کہ بیچ
دنیا کی ہی اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کی یعنی وقت قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہی ساٹھ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا
سی نقل کی یہ احمد نی وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ
يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد
کیا بیچ راہ خدا کی اور نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطے اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائی نی ف یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی
مد نظر جہاد میں کوئی تو منافی اخلاص کے ہی اور اوسمیں مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر [illegible]
کی حاصل یہ کہ یہ حد کمال کی ہی [illegible] ساتھ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ٭ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا
أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ
كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رضی اللہ عنہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہوا ساتھ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھ اسلام ازروی دین ہونی
کی اور ساتھ محمد کی رسول ہونی پر واجب ہی واسطی اوسکی بہشت پس تعجب کیا بسبب ان کلمات کے ابو سعید نی اور کہا پھر کہو ان کلمات کو مجھ پر یا رسول اللہ پس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

ان کلمات کو اوپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبب اوسکی بندے کی لیے سو درجے بہشت میں میان
ہر دو درجہ کی لیسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ
خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ
ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ
نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ
بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہیں
پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰ تم نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ یعنی سنا تمہارا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے ہے
کہا کہ ہاں پس پھرا وہ شخص طرف یاروں اپنے کی اور کہا پڑھتا ہوں تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اوسکو یعنی
بارادہ اسکے کہ اب پھر نہیں آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اوسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے
بہشت کے الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی میں اسطرح کہ اوپر اوسکے تلواریں کفار کی اوٹھی ہوئیں ہوں سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے
بہشت کے موجود ہیں سایہ اوسکے میں ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ
یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ
فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّۃِ لِئَلَّا
یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کی جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کے کردیں اللہ نے روحیں اونکی بیچ پیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے
آتی ہیں بہشت کی نہروں پر کھاتی ہیں میوے اوسکی میں سے اور ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف قندیلوں سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی
ان شہیدوں نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنے کی کہا کون خبر پہنچاوے بھائیوں ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت
میں تاکہ نہ بے رغبتی کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات اوسکی کی اور سستی نہ کریں وقت لڑائی کی فرمایا اللہ
تعالیٰ نے میں پہنچاؤنگا خبر اونکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ اور نہ گمان کر واون لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے
مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیۃ تک **ف** آگے جیا کی باقی آیت یوں ہے عند ربہم یرزقون فرحین بما آتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم
یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا
عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ
یَاْمَنُہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا میں اوپر تین طرح کے ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی پھر شک میں نہ پڑے
اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کی اور جانوں اپنی کی راہ خدا میں یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو اور
[illegible] شخص کہ امن میں ہیں اوس سے لوگ اوپر مالوں اپنے کی اور نفسوں اپنی کی یعنی اگرچہ اوسنے نفع نہ پہنچایا لوگوں کو لیکن ضرر سے

نزدیک نہ جایا اور برائی سے نہ کی اور اصلاح نہ کیا اور طمع میں پڑا پہر وہ شخص کہ جس وقت جہانکتا ہی اوپر طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کے
نقل کی یہ احمد نی ف یعنی جب اوسکی دل میں آتا ہی کچھ طمع کرنی چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی اور اس جماعت نی اگرچہ خلط
کیا ساتہ لوگوں کے اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سے اور یہ قسم ادنی ہی دو قسموں پہلی سے اور بعد اسکی و اقسام ہیں کم مرتبہ
اعتبار سے ساقط ہیں ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا
رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہ کہ پہر آوی طرف تمہاری اور
ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہ کہ دنیا میں ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا میں پہر مارا جاوی راہ خدا میں بسبب دیکہنی اوسکی کے
درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکہا گیا ہی طرف
میری اس سے کہ ہوں مملوک و محکوم میری خیمہ والی اور حویلیوں کہ رہنی والی نقل کی یہ نسائی نی ف مراد خیمہ والوں سے گنوار جنگلی ہیں کہ خیموں میں
رہتی ہیں اور مراد حویلیوں کی رہنی والوں سے رہنی والی شہر اور گاؤں کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہیں ۱۲ ح وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ
مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ
وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حسناء بیٹی معاویہ کی سے کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی
کہا میں نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت میں فرمایا حضرت نی نبی ہونگی بہشت میں اور شہید ہونگی بہشت میں اور لڑکی ہونگی بہشت میں
اور جیتی گاڑی گئی بہشت میں ہوگی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف مراد شہید سے مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ
وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ حاصل یہ ہی کہ شہید عام ہی اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکی میں داخل ہی کہ بچا
ہی اور جیتی گاڑی گئی لیے جیسیکہ عادت کافروں کی تہی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹوں کو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف تنگی کی اور شاید کہ
تخصیص ذکر کی ساتہ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اوپر دو اول کی اور بسبب دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کی ہی دو اخیر کی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ
وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَقَامَ
فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ
أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ
اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے سب حدیث کرتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی اپنی گہر میں پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہیں اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ میں اور خرچ
کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہ درہم ہیں یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہے
ثواب کو جس کسی کی لیے چاہتا ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ۱۲ ح وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ

الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیامۃ ھٰکذا ورفع رأسہ حتی سقطت قلنسوتہ فما ادری اقلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فکانما ضرب جلدہ بشوک طلح من الجبن اتاہ سہم
غرب فقتلہ فہو فی الدرجۃ الثانیۃ ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واٰخر سیئا لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذٰلک
فی الدرجۃ الثالثۃ ورجل مؤمن اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذٰلک فی الدرجۃ الرابعۃ رواہ
الترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے فضالہ ابن عبید سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص کہ مسلمان ہے کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ
مارا گیا پس وہ شخص ہے کہ اوٹھاوینگے لوگ طرف اوسکی آنکھیں اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اوٹھانے سر میرے کی اسطرح اور اوٹھایا سر اپنا یہانتک
کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نہیں کی راوی نے پس نہیں جانتا میں کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب
عالی رتبہ ہونے اوسکی کے لوگ اسطرح دیکھینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے پس گویا کہ
چبھوئی گئی ہیں اوسکی جلد میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی یہ کنایہ ہے کھڑے ہوجانے بالوں سے بسبب ڈر کے اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اوسکو تیر
مارنیوالا اوسکا معلوم نہیں پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجے کی ہے یعنی یہ بنسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے
ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس بیچ درجے تیسری کی ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہے کہ اسراف کیا اپنی جان
پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھی کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث حسن غریب ہے ف سچا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا سبب شجاعت اپنی کی وعدے کو کہ عہد کیا تھا اللہ سے
اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کی ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نے بسبب اوس شجاعت اپنی کی جو ظاہر کیا اوسکو
اسلیے کہ اللہ تعالی نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کے جب شخص لڑا اور صبر کیا طالب ثواب کی ہے پس گویا تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے
اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور یہ قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور یہ قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کی ہے
ایک وہ کہ کردار اوسکے مخلوط ہیں ساتھ نیک و بد کی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہیں اور یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے اور یہ قسم چوتھی ہے اور اقسام میں حاصل
ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوا دوسری قسم کی اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اوپر صبر اور طلب ثواب کی ہے کہ جو وصف
کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدوں کو ساتھ اوسکی اور ضروری اوس سے نہ تصدیق ہے وعدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی میں بھی حاصل ہے اور باوجود اوسکی ذکر نہیں کی گئی
فافہم وعن عتبۃ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القتلی ثلٰثۃ مؤمن جاھد بنفسہ
ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فذٰلک الشہید الممتحن فی
خیمۃ اللہ تحت عرشہ لا یفضلہ النبیون الا بدرجۃ النبوۃ ومؤمن خلط عملا صالحا واٰخر سیئا جاھد بنفسہ
ومالہ فی سبیل اللہ اذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ مصمصۃ محت ذنوبہ وخطایاہ ان السیف
محاء للخطایا وادخل من ای ابواب الجنۃ شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذٰلک
فی النار ان السیف لا یمحو النفاق رواہ الدارمی اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے گئے
ہیں جہاد میں تین طرح کے ہیں ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کی پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیچ حق اوس شخص کے کہ یہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتوں پر بیچ خیمہ اللہ کی ہوگا نیچے عرش اوسکی کے یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی کے نہیں زیادہ ہوگی اوس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے اور دوسرا شخص مومن ہی کہ عمل کیے بھلے بھلے کچھ اچھے کچھ بری جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنی کے بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہادت پاک کرنے والی ہی کہ مٹانی والی ہی گناہوں اور خطاؤں اوسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانی والی ہی خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازی سے بہشت کی سے چاہی اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطے کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے وعن ابن عائذ قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل فلما وضع قال عمر بن الخطاب لا تصل عليه يا رسول الله فإنه رجل فاجر فالتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الناس فقال هل رآه أحد منكم على عمل الإسلام فقال رجل نعم يا رسول الله حرس ليلة في سبيل الله فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وحثى عليه التراب وقال أصحابك يظنون أنك من أهل النار وأنا أشهد أنك من أهل الجنة وقال يا عمر إنك لا تسأل عن أعمال الناس ولكن تسأل عن الفطرة رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے ابن عائذ سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑھیں اوسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے کہ نہ نماز پڑھو تم اوسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کی اور فرمایا کیا دیکھا تہا اوسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی اسنی ایک رات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑھی اوسپر حضرت نے اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یار تیری گمان کرتی ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف دین اسلام سے یعنی اوس چیز سے کہ دلالت کری اسلام پر شعار دین سے ہی وہ علامات یقین سے مقصود منع کرنا تہا حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرأت کی اوسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ سبحانہ والا ہی [illegible] بیہقی کی تقریر کا یہ ہی کہ چاہیے ای عمر کہ خبر نہ کری تو ایسی جگہ بری اعمال ہوتی کی سی بلکہ چاہیے کہ خبر دیوی تو اعمال نیک [illegible] جیسے فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرأت کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی اسلیے کہ اعتبار فطرۃ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کہ کفایت کرتا ہی اوسکو

باب اعداد آلة الجهاد

یہ باب ہی بیچ تیار کرنے سامان جہاد کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ألا إن القوة الرمي ألا إن القوة الرمي ألا إن القوة الرمي رواه مسلم روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسحال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کی وہ چیز کہ اسکو تم قوۃ سے خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة تو مراد قوۃ سے تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرت نے مراد قوۃ سے تیراندازی شاید اسلیے لی کہ یہ اقوی اور سہل ہی بہ نسبت اور چیزوں کے وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستفتح عليكم الروم ويكفيكم الله فلا يعجز أحدكم أن يلهو بأسهمه رواه مسلم اور روایت ہی

عقبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیجاوے گی تم پر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کی سے پس نہ عاجز ہو
کوئی ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیرون اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیر اندازی کے ہے پس چاہیے کہ عادۃ کرو تم ساتھ تیر اندازی
کے اور سیکھو اوسکو تا قادر ہوا اوپر جنگ اونکے کے اور نگاہ رکھے تمکو خدای تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہ ہے کہ ترک نہ کرو تیر اندازی کو مداومت کرو
اوسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہو ساتھ اوسکے کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہ رہی اسلئے کہ احتیاج تیر اندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کی
حاجت اسکی نہ رہے بسبب حاصل ہونے فتح کے اور تیر اندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کے اور واسطے رغبت دلانے کے اوسپر اسلئے کہ نفوس کی جبلت بیچ
میل کرنا لہو کے ہے ع ح **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا
او قد عصی رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس
نہین ہے ہم مین سے یعنی ہمارے طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنے نقل کی یہ مسلم نے ف نہین ہم مین سے یعنی نہین قریب ہمسے اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے مین اور سیکھ
کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کے اسلئے کہ وہ نہ داخل ہوا زمرہ اونکی مین اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اپنے نقصان کیا اسمین اور استہزا کیا ساتھ اسکے اور یہ سبب اس نعمت
کے کفران ہے ذکرہ الطیبی ع **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم من اسلم یتناضلون
بالسوق فقال ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیہم فقال
ما لکم قالوا وکیف نرمی وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم رواہ البخاری اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا
تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اسحال مین کہ تیر اندازی کرتے تھے آپسمین بیچ بازار کے پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمعیل کے یعنی عرب
پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمعیل تھے تیر انداز اور مین ساتھ بنی فلانی کے ہون کہا واسطے ایک کے دو فریقون مین سے یعنی دو فریق بنی اسلم کے آپسمین تیر اندازی
کرتے تھے اونمین سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین انکے ساتھ ہون پس بازرکھے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت نہ تھے اونکے مقابلہ مین جو تھے اونہون نے
ہاتھ کھینچا تیر اندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیون موقوف کی تیر اندازی عرض کیا اونہون نے کسطرح سے تیر اندازی کرین ہم اسحال مین کہ
آپ ساتھ فلانی قوم کے ہین فرمایا تیر اندازی کرو اور مین تم سبکے ساتھ ہون نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان ابو طلحۃ یتترس مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بترس واحد وکان ابو طلحۃ حسن الرمی فکان اذا رمی تشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فینظر الی موضع نبلہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بچاؤ کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور
تھے ابو طلحہ خوب تیر اندازون مین سے ابو طلحہ جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اوسکے کی کہ کسکو لگا نقل کی یہ بخاری نے
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیون گھوڑون کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑونمین برکت ہے اسلئے کہ بسبب اونکے
حاصل ہوتا جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع **وعن** جریر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی
ناصیۃ فرس باصبعہ وہو یقول الخیل معقود بنواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ رواہ مسلم اور روایت
ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ انگلی اپنی کے اور فرماتے تھے گھوڑونکی
بندھی ہے بیچ پیشانیون اونکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلئے کہ حاصل ہوتا ہے سبب اونکے جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہے پس بیان کر فرمایا
ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کی سبب ایمان لانے کی ساتھ خدا کے یعنی خالصاً للہ اور سچا جاننے کی اوسکی وعدہ کے اور سبب سچ جاننے وعدہ اوسکی کی یعنی ساتھ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اوسکی میں دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد سیری اور سیرابی سے یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جنسے پیٹ بھرتا ہے جانور کا اور سیراب ہوتا ہے یعنی گھاس اور دانہ پانی وغیرہ پس یہ چیزیں بھی داخل اوسکی اعمال میں ہونگی ثواب ملیگا اور ثواب انکا بھی اوسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ وَالشِّکَالُ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَرَسُ فِیْ رِجْلِہِ الْیُمْنٰی بَیَاضٌ وَفِیْ یَدِہِ الْیُسْرٰی اَوْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی وَرِجْلِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو بیچ گھوڑی کی اور شکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنے پانوں اوسکی کی اور بیچ بائیں ہاتھ اوسکی کی سفیدی ہو یا بیچ دائیں ہاتھ اور بائیں پانوں اوسکی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نہ دیکھا صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گھوڑی میں یہ ہے کہ تین پانوں گھوڑی کی سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنی ایک پانوں سفید ہو اور باقی ہم رنگ تن اور شکال اصل میں اوس رسی کو کہتے ہیں کہ جس سے پانوں چارپائی کی باندھتے ہیں پس اسطرح کی گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکی اور اسطرح کی گھوڑے کو مکروہ کہا از راہ تفاؤل کے کہ وہ بصورت مشکول کی ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو دور ہو جاتی ہے کراہیت **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان اون گھوڑوں کے کہ ضمار کیے گئے تھے حفیا سے اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیا اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ چھ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گھوڑوں کے کہ نہیں اضمار کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کی فاصلہ ہے ایک کوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسابقت کہتے ہیں اسکو کہ دو شخص گھوڑی دوڑاتے ہیں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاوے اور اضمار اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑی کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں کھانا اور اوسکو جھول اوڑھا کے ایک مکان میں بند کر کر دانہ نہیں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لاتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہنچانے کو جاتے تھے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی ایک اونٹنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نام رکھی جاتی تھی عضبا اور نہیں پیچھے چھوڑی جاتی تھی یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی دوڑنے میں اوس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اوپر اونٹ جوان اپنے کے پس آگے بڑھ گیا اوسکا اونٹ اوس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اوپر اللہ کے یہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ پست کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** عضبا کہتے ہیں اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکے کٹی ہوں یا چیری ہوئی ہوں اور یہ جو حضرت کی اونٹنی کو عضبا کہتے تھے یا لقب تھا اور یہی صحیح قول ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کی کان کٹی یا کان چیری ہوئی تھی لیکن خلقی ہی کان اوسکی چھوٹے تھے اور قعود

جوان کو کہتے ہیں کہ نیا سواری میں لگا ہو اور لائق سواری کے ہوا ہو اور اونٹ اوسکی دو برس ہیں جب پر برس تک بعد ازاں اوسکو جذع کہتے ہیں ۱۲ ع + ح

الفصل الثاني (فصل دوسری) عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تعالى يدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله فارموا واركبوا وان ترموا احب الي من ان تركبوا كل شيء يلهو به الرجل باطل الا رميه بقوسه وتاديبه فرسه وملاعبته امرأته فانهن من الحق رواه الترمذي وابن ماجة وزاد ابو داود والدارمي ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانه نعمة تركها او قال كفرها روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے سبب ایک تیر کے یعنی تیر پھینکنے کے کفار پر تین شخصوں کو بہشت میں ایک بنانے والے اوسکے کو کہ امید رکھے بیچ بنانے اپنے کی ثواب کے یعنی بناوے بہ نیت اسکے کہ جہاد میں کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد میں اور تیسرے دینے والے تیر کو یعنی بیچ ہاتھ تیرانداز کے خواہ اپنا تیر دے خواہ اوسکا خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اوٹھا کر پس تیراندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی سیکھو سواری اور تیراندازی تمہاری بہت پیاری ہے طرف میری سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اوسکے آدمی باطل اور ناروا ہے مگر تیراندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے یہ کہ اور جو شخص چھوڑ دے تیراندازی بعد سیکھنے اوسکی کے بسبب بیزار ہونے کی اوس سے پس تحقیق وہ تیراندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا ف یہ چیزیں حق ہیں اور انہیں کے حکم میں ہے ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیل علم سے ہو خواہ عمل سے جبکہ ہو امور مباحہ سے ہاں منع مسابقت کی پیادہ پا اور گھوڑے اور اونٹ پر وغیر ذلک ۱۲ ع وعن ابي نجيح السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بلغ بسهم في سبيل الله فهو له درجة في الجنة ومن رمى بسهم في سبيل الله فهو له عدل محرر ومن شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيمة رواه البيهقي في شعب الايمان وروى ابو داود الفصل الاول والنسائي الاول والثاني والترمذي الثاني والثالث وفي روايتهما من شاب شيبة في سبيل الله بدل في الاسلام اور روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ خدا کی یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطے اوسکے ایک درجہ بڑا ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگے کافر کو یا نہ لگے پس وہ واسطے اوسکے برابر بردہ آزاد کرنے کی ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اسلام میں ہوگا بڑھاپا واسطے اوسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا جملہ یعنی من بلغ بسهم في سبيل الله اور نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونوں بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلے فی الاسلام کے ف بوڑھا ہو الخ اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا سفید بالوں کا دیکھا ابو یزید نے آئینہ میں منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب لم یظہر العیب اور رکھا فی الغیب ع ضمیر فی روایتہما کی پھرتی ہے طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہیں باوجودیکہ دونوں قریب ہیں کیونکہ ساتھ نسائی کی تیسرا جملہ نہیں روایت کیا ہے پس چاہیے یہ ہے کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمیں ہے ایک اشکال لازم آتا ہے کہ روایت بیہقی کی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فی الاسلام ہے جواب اسکا یہ کہ معنی اسکے یہ ہیں ف فی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یوں ہے ۱۲ ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سبق الا في نصل او خف او حافر رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانے کی یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف سبق وہ مال کو کہتے ہیں کہ گھڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اور ظاہر

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کی مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہاء نے لاحق کیا ہے ساتھ اونکے اون چیزوں کو کہ اسباب
جہاد سے ہیں جیسے کہ گدھا اور خچر بیچ حکم گھوڑی کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اوسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا
واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اون چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوسمیں مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہیں
اور بعضوں نے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ پھینکنے کی بھی لاحق کیا ہے بسبب حاجت اونکی بیچ سعی تیر کی اور جاننا چاہیے کہ
بیچ شرط کرنی مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اسلیے کہ اوسمیں خطرہ ہے بیچ ہلاک کی اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کے مگر یہ کہ
مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور کسی شخص کی طرف سے کہ کہے وہ کہ جو کوئی بڑھ جاوے مجہپر اوسکی لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں
سے جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاوے تو مجہپر تیری لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤں میں میری لیے کچھ نہیں ہے تجہپر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاؤں میں
میری لیے تجہپر اسقدر ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو مجہپر تیری لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے کہ حقیقت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث
آئندہ میں آتی ہے ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادخل فرسا بين فرسين فان كان يؤمن ان
يسبق فلا خير فيه فان كان لا يؤمن ان يسبق فلا باس به رواه في شرح السنة وفي رواية ابي داود قال من ادخل
فرسا بين فرسين يعني وهو لا يامن ان يسبق فليس بقمار ومن ادخل فرسا بين فرسين وقد امن ان يسبق فهو قمار
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کی پس اگر ہو نہ بے خوف اسطرح کا
کہ امن میں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنی یہ بات معلوم ہے کہ آگے ہی بڑھ جاویگا بسبب ہونے اوسکی تیز رو پس نہیں بھلائی اوسمیں اور اگر نہ امن
کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں مضائقہ ساتھ اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں اور بیچ روایت ابی داود کے کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان
دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ نہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان
دو گھوڑوں کی اور تحقیق امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے ف جو شخص کہ داخل کرے الخ یہ صورت تحلیل کی ہے
اور محلل وہ ہے کہ لاوے گھوڑے کو درمیان اون دو گھوڑوں سے کہ نکلے ہیں دوڑنے کی لیے اور شرط جانبین سے کی ہے
اور عقد قمار ہوتی ہے پس لاوے گھوڑا اپنا شرط اسکی کہ اگر گھوڑا اوسکا بڑھ گیا لیویگا دونوں سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہیں دیگا کچھ اور یہ محلل سبب
اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلی شرط جانبین سے تھی اور اب ایک جانب سے ہے پس اگر محلل بڑھ جاوے اون دونوں سے
لیوے مال مشروط اونسے اور اگر وہ دونوں بڑھ جاویں اوس سے نہ دیوے اونکو اور دونوں میں جو ایک دوسرے سے بڑھ جاویگا اوسکو لینا
جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو کہ مانند گھوڑی اون دونوں کی ہو یا قریب اونکی دوڑنے میں اگر
ہوگا گھوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اون دونوں کے گھوڑے اسکے گھوڑے سے نہیں بڑھ سکیں گے نہیں جائز ہے کہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر
ہے اور اگر نہیں جانتا ہے یقینا کہ میرا گھوڑا بڑھ جاویگا اون دونوں کی گھوڑوں سے یا نہیں جانتا ہے کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ جاویگا تو جائز ہے حاصل یہ کہ
اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے ع ح واللہ **وعن** عمران بن
حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا جلب ولا جنب زاد يحيى في حديثه في الرهان رواه ابو داود
والنسائي ورواه الترمذي مع زيادة في باب الغصب اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں ہے جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب ولا جنب فی الرہان اور روایت کیا

بہی مسابقت اور شرط کرنی ہی گہڑدوڑ مین نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہ ترمذی نی ساتہ زیادتی بعض الفاظ و معانی کی بیچ باب
غصب کی ف جلب زکوۃ مین یہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اوترے اور زکوۃ دینی والون سی اور حکم کرے انکو مواشی یہان میرے پاس لے آؤ اور جنب یہ کہ
مال والے اپنی موضع سی دور جا بیٹہین اور زکوۃ لینی والی کو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوی یعنی یہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہڑدوڑ
مین یہ کہ ایک شخص کو پیچہی اپنی گہوڑی کی لگا رکہی کہ گہوڑی کو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی
رکہی اور جب گہوڑا سواری کا تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہووی یہ بہی منع ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْھَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْھَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی ھٰذِہِ الشِّیَةِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکی کی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتہ پانون سفید ہون
لیکن دایان ہاتہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ وَھْبٍ
الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِکُلِّ کُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْھَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت سفید پیشانی
اور سفید ہاتہ پانونکا یا اشقر سفید پیشانی و سفید ہاتہ پانونکا یا سیاہ و سفید پیشانی و سفید ہاتہ پانونکا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف
اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ۱۲ ع ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُمْنُ الْخَیْلِ فِی الشُّقْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑون کی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ
عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَھَا وَلَا اَذْنَابَھَا
فَاِنَّ اَذْنَابَھَا مَذَابُّھَا وَمَعَارِفَھَا دِفَاؤُھَا وَنَوَاصِیَھَا مَعْقُوْدٌ فِیْھَا الْخَیْرُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی
یہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیونکی اور نہ عیالین اونکی اور نہ دمین اونکی اسلیے کہ دمین اونکی
چوریان اونکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین اونکی سبب گرم ہونی اونکی کی ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین بندہی ہی
بہلائی نقل کی یہ ابوداود نی وَعَنْ اَبِیْ وَھْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا
بِنَوَاصِیْھَا وَاَعْجَازِھَا اَوْ قَالَ اَکْفَالِھَا وَقَلِّدُوْھَا وَلَا تُقَلِّدُوْھَا الْاَوْتَارَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہ پہیر کرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہون پر یا فرمایا بدلے اعجازہا کی اکفالہا
معنی ایک ہی ہین اور گنڈی باندہو اونکی گردنونمین اور نہ باندہو اونکی گردنون مین چلی کمان کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف باندہ رکہو
الخ یہ کنایہ ہی فربہ کرنی اونکی سی جہاد کی لیے اور ہاتہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار سی اور پہچاننا حال فربہی اونکی کا ہی اور
اسسے انس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اونکو اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑون کی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسسے
منع فرمایا واسطی تنبیہ کرنی کی اسپر کہ یہ رد تقدیر نہین کرتا اسلیے کہ گلا نہ کٹی اوسکا ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَامُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْکُلَ
الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بندی امر کیے گئی نہین خاص کیا ہمکو سوای لوگون کی ساتہ کسی چیز کی مگر ساتہ تین چیزون کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہ کہ
نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جفت کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی ف امر کیے گئی کہ کرتی تہی جو کچہ حکم کیے
جاتی تہے خدای تعالے کی طرف سی اور حکم نہین کرتی تہی ساتہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہین
کرتی تہی کسیکو ساتہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی تہی گو اہل بیت کو کہ اخص اور اقرب تہی جیسیکہ کہا کہ نہین خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جفت کرواوین ہم الخ
تا پیدا ہووین خچر اس سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اعلی چیز کی اسلیے کہ خچر نہین کام آتا جہاد وغیرہ مین پس
مکروہ ہی اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہ پورا کرنی وضو کی اور نہی جفت کروانی گدہی سی
گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب ہونا ہی اوپر اہل بیت ہین یا تاکید اور مبالغہ منظور ہی
انکی حق مین اور اس حدیث مین دلیل ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث ہی کہ اوپر
گذری حضرت علی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شیء لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبة وبرا النسمة ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی الرجل
فی کتابہ وما فی الصحیفة الحدیث ۔ ح ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَکِبَہَا فَقَالَ عَلِیٌّ
لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ فَکَانَتْ لَنَا مِثْلُ ہٰذِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ الَّذِیْنَ
لَا یَعْلَمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت علی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار
ہوی اوسپر پس کہا حضرت علی نی اگر جفت کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر پس ہو واسطی ہمارے مانند ان خچرون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کرتی ہین یہ وہ شخص کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نی ف نہین جانتی یعنی کہ جہوٹا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اس سے واسطی اوس چیز کی
کہ ذکر کیے گئی منافع اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین راہ پاتی طرف اوس چیز کی کہ وہ اولی ہی اونکی لیے اور اسمین نہین ہی جفت کروانی
گدہی کی سی گہوڑی پر اور یہ نہی کراہت کی لیے ہی ۔ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ قَبِیْعَةُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف شرح السنة مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یوں تلوار کا
ساتہ تہوڑی سی چاندی کے اور اسیطرح کمر بند اور سونے کا نہین جائز کسی پر ہی ۔ وَعَنْ ہُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّہٖ مَزِیْدَةَ
قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی سَیْفِہٖ ذَہَبٌ وَفِضَّةٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اس حال مین کہ اونکی تلوار پر
تہا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث اوس دلیل کرتی کی نہین بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی بیچ تلوار کی
اسلیے کہ سند اسکی قوی نہین ۔ ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاہَرَ
بَیْنَہُمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین دن احد کی دو زرہ کہ
پہن لیا تہا نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہ منافی توکل کا نہین

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن قاسم کی سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء بن عازب کے درحالیکہ پوچہا تہا محمد نے براء سی نشان رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس کہا براء نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکونا تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** مراد سیاہ رنگ سے یہ ہی کہ غالب رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتی ہین مشابہ ہیے اوسکو ساتہ نمرہ یعنی چیتہ کی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس سے کہا نہین تہے کوئی چیز محبوب تر طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتون کے گہوڑون سی یعنی جہاد کی لیے نقل کی یہ نسائی نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک شخص کو کہ اوسکی ہاتہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان رکہنی یعنی عربی اور مانند اسکی کی یعنی ہیئة مین اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور جما دیگا تمکو شہرون مین نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر پہر گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہرون کے مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہے کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرة دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرة اوسکی طرف سی اور ساتہ قوة و قدرت اوسکی کی ہی نہ ساتہ قوة تمہاری کی اور قوت ساز و سامان تمہاری کی

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی

ف خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوا انکی کا اور آداب سفر کے بہت ہین بعضی اسطرح کی ہین کہ رعایت اونکی پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کے اور بعضی بعد از رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کیی ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کی لیے نقل کی یہ بخاری نی **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک منزل کی راہ ہی مدینہ سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نہم مین ہوا اور یہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابو داود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کہا کم تہا کہ باہر نکلین حضرت سفر کی لیے مگر روز پنجشنبہ کی تو ہو سکتا ہے کہ جہاد کی لیے ہو یا اور پنجشنبہ کی نکلنے مین کئی احتمال ہین ایک یہ کہ یہ دن مبارک ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اس دن اعمال اوٹہائی جاتی ہین

اللہ تعالی کی طرح جانا حضرت نے کیونکر پایا جاوے آج عمل جاؤ کہ افضل اعمال ہے اور دوسری یہ کہ جس میں لشکر کی ہے اس میں تفاول ہے ساتھ اسکی کہ فتح
پانا میں لشکر کو ہمیشہ اسکی طرف جانی ہے انشاءاللہ علم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کی ہے یہی ہے مدار اوپر استخارہ اور تفویض و توکل کی اوپر اللہ کی اور سلف سے اہل اسلام
نہیں کیا اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعات بحکم نجوم کرتی ہوں امیر المومنین حضرت علی سے منقول ہے کہ کسی نے انکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جاؤ اور
فلانی روز نہ جاؤ فرمایا اگر شمشیر میری ہاتھ میں ہوتی تو مارتا میں گردن تیری ہی تھے ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور نہ سنا ہمنے دیکھا انکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانی روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتی ہیں صحت کو نہیں پہونچا ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی وہ چیز کہ تنہا سفر کرنے میں ہے وہ شے کہ جانتا ہوں میں نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اوس چیز کو یعنی
ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کی جماعت انہیں میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار و مددگار نہیں ہوتا اور قید سوار کی اور
رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بنسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصا رات کو ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمیں کتا ہو یا گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتوں سے فرشتی رحمت کی ہیں کتا اور قطع نظر
اور مراد کتی سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کی لیے نہو لیکن کتا رکھنا پاسبانی کی لیے اور حفاظت مواشی کی لیے مباح ہے اور جرس اوسکو کہتے ہیں کہ جانور
وغیرہ کی گلی میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکی منع ہونی کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اسلیے کہ اون
لٹکانی کی چیزوں میں سے ہے کہ منع ہے لٹکانا اونکا یا بسبب کراہت آواز اونکی کی اور مؤید ہے اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور
شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اور اسحال میں کہ اوسکی پاؤں میں گھنگرو بجتے تھی کہا حضرت عائشہ نے نکالو اسکو میرے
پاس سے تفریق کرنی والی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر گھنٹے کی شیطان ہے ۔ ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا مزامیر شیطان سے ہے
نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیے
فرمایا کہ آواز اسکی منقطع نہیں ہوتی گویا ہر جزو اوسکا مزمار ہے یا مزامیر شیطان اوسکو اسلیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ۔ ع وَعَنْ
أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُوْلًا لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفروں انکی کی پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو کہ ندا کرے اہل سفر میں اس حکم کو کہ نہ باقی
چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی ہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ شک اوس
سے ہے کہ حضرت نے قلادہ وتر سے فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور انکی کاٹنی کو اسلیے فرمایا کہ اونمیں گھنٹے بھی باندھے ہوتے تھے اور وہ مزامیر شیطان میں جیسا کہ اوپر
گذرا یا اسلیے فرمایا کہ اونمیں منکے وغیرہ ڈالکر جانوروں کی گلی میں باندھتے تھے نگاہ سے انکی کہ بسبب انکے محفوظ رہینگے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے
اوس سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہیں پھیرتا ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق اونکا زمین سے یعنی گہانس سے چرنے دو یا کرو اونکو ساعت بساعت تا چرلین اور چرتے چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اونپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہنچاوین تمکو منزل مقصود کو پہلے اسکی کہ ضعیف ہوں اور جسوقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سے یعنی رستی پر مت اوترو اسواسطے کہ شب کو اسمین جارپایون کے اور گہکانی ہین موذی جانورون کے یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدن کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے ایک سفر مین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا حضرتؐ کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو داہنے اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اوسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطے اوسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زیادہ توشہ پس دے اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطے اوسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرتؐ نے اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کی زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اوسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہم نے کہ نہین حق واسطے کسیکے ہم مین سے بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہ مسلم نے ف پہیرتا تہا اونٹ کو داہنے اور بائین بسبب تہکانے اوسکی کی یا معنی یہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکھین اپنی اور دیکہتا تہا داہنے اور بائین واسطے طلب اوس چیز کی کہ رد کرے حاجت اپنی ساتھ اوسکی حاصل یہ کہ وہ حاجتمند تہا اور اسواسطے حضرتؐ نے رغبت دلائی لوگون کو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ؎ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا منع کرتا ہے ایک تمہارے کو نیند اوسکی سے اور کہانے اوسکے سے اور پینے اوسکے سے پس جسوقت کہ پورا کرچکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک نوع ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کہانے پینے وغیرہ سے باز رکہتا ہے بسبب عادت و چین کی یہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزونکی بطور مثال کی فرمائی و الا سفر مین مشقت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل و قرابتون کے اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کے پیش آتی ہے ؎ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکون اہل بیت اپنے کی یعنی اہل بیت کی لڑکون کو حضرتؐ پاس لیجاتے اور تحقیق حضرتؐ آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف حضرتؐ کی پس اوٹھا لیا اور سوار کیا مجکو آگے

اپنے پیچھے اٹھا لیا ایک دونوں بیٹوں فاطمہ کے سے یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین میں سے بٹھا لیا اونکو یہانتک کہ داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں ایک جانور پر نقل کی مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہُ اَقْبَلَ ھُوَ وَاَبُوْطَلْحَۃَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفِیَّۃُ مُرْدِفُھَا عَلٰی رَاحِلَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابوطلحہ یعنی سفر سے بیچ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال میں کہ ساتھ حضرت کے تھیں صفیہ کہ پیچھے بٹھایا تھا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے ف یہ قصہ خیبر سے پھرنے کے وقت کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کے سے تھیں کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھیں پھر وہ لے لیں حضرت نے لیا اور آزاد کر کے نکاح کیا اونسے اور اپنے ساتھ بٹھا کر سواری پر لائے ۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا وَکَانَ لَا یَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنے کے پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہیں داخل ہوتے تھے گھر میں مگر اول دن یا آخر روز نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دراز ہو ایک تمہارا کو غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنے گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شرح السنہ میں روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے کہ رات کو آئے گھر میں دو شخص بعد منع کرنے حضرت کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مرد کو ۔ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَیْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰی اَھْلِکَ حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوں بال اوسکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنے کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کراہت نہ کرے کہ سبب مکروہ ہونے ہیئت اوسکی کے جو دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکے آنے کی رات کو تو مضائقہ نہیں ہے بموجب قول حضرت کے اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسے ہی جبکہ ہو بڑی لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات کے آنے کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہے سو حاصل ہے کہ ستا ہو یعنی لیکن ضروری ہے کہ کھٹکھٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا ۔ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے کو ف دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنے کے سفر سے سنت ہے وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کے پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے دو رکعتیں یعنی پہلے بیٹھنے کے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت ۔ پھر بیٹھتے اوس میں واسطے ملاقات لوگوں کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف وقت چاشت کی یہ بابت با اکثر کی ہے ورنہ کبھی گذر چکا ہے کہ نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ لِیْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجھکو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اوس میں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں مسافر کو ساتھ اس حدیث کے فعلاً اور قولاً اور یہ اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گھر کی ہے گھروں اللہ کے سے اور جانا اوسمیں گویا ملاقات کرنی ہے اللہ کی

اور سوار سہی الفصل الثانی فصل دوسری عن صخر بن وداعة الغامدي قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اللهم بارك لأمتي في بكورها وكان إذا بعث سرية أو جيشا بعثهم من أول النهار وكان صخر تاجرا فكان يبعث
تجارته أول النهار فأثرى وكثر ماله رواه الترمذي وأبو داود والدارمي روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول دنوں کی یعنی اول دن میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ تاکہ
برکت حاصل ہوا نہیں اور تھی حضرت جس وقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اوسکو اول دن اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنی کا اول روز
پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل رواه أبو داود اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو
اپنی پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی چلا کرو اسلیے
کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی راہ چلنے والا کہ تھوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہ ہوتا ہی بسبب ہونی شغل کے چلنے ہی اور نہ دیکھنی علامات
ونشان کے کہ یہ چیزیں بھاری کر دیتی ہیں چلنے کو بیچ نظر چلنے والی کی اور یہ مراد نہیں ہی کہ دن کو چلا وی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہی کہ چلا کرو
اول روز اور آخر روز میں اور کچھ رات کو ۱۲ ح وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب رواه مالك والترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو
شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف یعنی تین سوار مستحق اسکی ہیں کہ اونکو سوار کہیں سبب ہونے
اونکی کی محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیے کہ ایک کے ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی
مددگار نہیں ہوتا اور سفر میں درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہوں تو اون میں سے ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی
شیطان یا مراد یہ ہی کہ ساتھ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتھ شر کی اور مبالغۃ انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں جاویں
تین آدمی ہوں تا جماعت سے نماز پڑہیں اور اگر ایک کسی کام کو جاوی تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس پکڑیں اور اگر اوسکی آنی میں تاخیر ہو تو ایک
اون دونوں میں کا جا اوسکی خبر اور تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹھا رہی ۱۲ ح وعن أبي سعيد الخدري أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم رواه أبو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ ہو دیں تین شخص یعنی مثلا سفر میں پس چاہیے امیر کریں ایک کو اونمیں سے یعنی سردار اور افسر
اونمیں سے نقل کی یہ ابوداود نی ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہیں اور ایسی ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلی
گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہیں اور امیر کرنی کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیرخواہ
اور مہربان قوم ہو اور نگاہ جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ۱۲ ح وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الصحابة
أربعة وخير السرايا أربعمائة وخير الجيوش أربعة آلاف ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة رواه الترمذي وأبو داود والدارمي
وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر صاحب چار ہیں اور بہتر
سپاہ ہیں اور بہتر چھوٹی لشکروں کے چار سو ہیں اور بہتر بڑی لشکر کے چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتی بارہ ہزار بسبب قلت کے

کوئی غرض صحیح ساتھ اوسکی متعلق ہو اسلئے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفہ میں اپنی اونٹنی پر اور سنت جانور کی یعنی مقصود جانور سے
یہی ہے کہ سوار ہوکر آسانی مقصد کو پہنچے اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہنچاوے اور حاجتیں یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سواری لگی اور حاجتیں بغیر
پرواکرو نہ جانور پر اور جانور پر سے سواری کی کہ کسی جگہ پہنچاوے نکرو ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى
نُحَلَّ الرِّحَالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ہم جسوقت کہ اوترتے منزل میں نہ پڑھتے نماز نفل یہانتک کہ کھولی جاتی
اسباب جانوروں کے نقل کی یہ ابوداود نے ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضوں نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اوترنے
کے وقت وقت اوسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانوروں کی مقدم جانتے تھے ۱۲ ح
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ
وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص
ساتھ اوسکے تھا گدھا یعنی سوار تھا وہ گدھے پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچھے ہٹا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگے بیٹھیں پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سوار ہوتا میں آگے تو لائق تر ہے اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ گردانے تو اوسکو واسطے میرے
یعنی صریح کہے تو والا یہی مرکز اوسکا تو اسلئے کہ کہا اوسنے کہ گردانا میں نے اوسکو واسطے آپ کے پس سوار ہوے حضرت یعنی آگے اوسکی نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداود نے ف اسمیں نہایت انصاف اور تواضع ہے حضرت کی کہ راضی ہوے پیچھے بیٹھنے پر اوس شخص کے ۱۲ ح وَعَنْ
سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ
فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ
قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ
الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے کہ نقل کی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہوتے ہیں اونٹ واسطے شیطانوں کے اور ہوتے ہیں گھر شیطانوں کے لیے پس اوپر اونٹ شیطانوں کے پس تحقیق دیکھا میں نے اونکو نکلتا
ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیوں کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے اونکو پس نہیں چڑھتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہیں رکھتا اونکی کوتل سے چلتا ہے اور گذرتا ہے یعنی
سفر میں ساتھ مسلمان بھائی اپنی کی اس حالت میں کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے یعنی بسبب عجز کے پس نہیں سوار کرتا اوسکو اور لیکن گھر شیطانوں
کے پس نہیں دیکھا میں نے اونکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہیں کہتے نہیں گمان کرتا میں اون گھروں کو مگر یہ محجری کہ لٹکاتی ہیں لوگ ساتھ ریشمی
کپڑے کی نقل کی یہ ابوداود نے ف ہوتے ہیں اونٹ واسطے شیطانوں کے الخ حاصل یہ کہ اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کے کوتل
چلتے ہیں نہ واسطے رفع احتیاج اپنی کی اور مسلمانوں کے پس جو نکہ جانور پیدا کیے گئے ہیں واسطے نفع اوٹھانے کی ساتھ سوار ہونے کی اور
سوار کرنے کی پس جبکہ نہ اپنی کام میں آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکے ہوے کو اور سبب اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا
اوس سے پس گویا کہ وہ شیطانوں کے لیے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کہ یہاں امرا آگے رکھتے ہیں منع ہے اور شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول فاما ابل الشیاطین الخ قول راوی حدیث کا ہے یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
وہی جملہ سابق ہے یعنی تکون ابل الشیاطین و بیوت الشیاطین اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث تا قول فلم ارہا ہے اور مراد گھروں سے یا تو انبار یا ن

اور سو وجہ یہ ہی کہ اونکو رستی کپڑوں سی تکلف کر کرنا لی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان اونچی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ بہ تنہا
اونسی منع نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی اونکی ہی ساتہ حریر کی او دیا انبع کرنی مال کی و دنقاخر او ریا اور اسراف کی ہی ع وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سہل
بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت
یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیے بسبب اسکی تنگی کی جگہ اور دیزاو قطع کیا انہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنی اوسکی کی گذرنی والون پر
بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنی والی کو کہ آواز کری لوگو نمین یہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی لیے
یعنی بسبب ضرر پہنچانی کی لوگون کو نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ
أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر اوقات
داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہ ابو داود نی ف یہ اس صورت مین ہی کہ سفر قریب ہو اور
پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور و دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا بہی ہو اور خبر گہر مین آئی کی دن سی پہونچ جاوی تو مضائقہ
نہین رات کی آنی کا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب مین صحبت
کریگا تو آرام سی سو ویگا اور حق ہو یگا بہی جلدی ادا ہوگا ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ
نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ
ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اوترتی کچہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہ اپنا یعنی اپنا
اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ
أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس
موافق ہوا یہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور
کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی پاس سی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین
ساتہ اونکی پس جب نماز پڑہ چکی عبد اللہ ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی
جانی سی ساتہ یارون اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا مین نی یہ کہ نماز پڑہون مین ساتہ تمہاری پہر جا ملون اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو
جو چیز کہ زمین مین ہی سب نہ پاویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکی کا نقل کی یہ ترمذی نی ف اسمین نہایت تاکید ہی واسطی پہنچ ثواب
جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اور سبب کہ جمعہ

اور سبیلا میں بھی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی سبب ضرورت کی سفر کرنی میں ساتھ فوت ہونی فرصت کی اور رفقت
کی اور مانند اونکی کی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال کی
اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ * ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ساتھ
ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوس میں ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہ ابوداود نی ف چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اوس کو استعمال میں لانی سی کی
منع فرمایا ہی اسلئی کہ یہ شان متکبروں کی ہی اور لباس عجم کا ہی اھ ع وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمْ فَمَنْ سَبَقَھُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّہَادَۃَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر میں خادم اونکا ہی پس جو شخص سبقت لی
گیا اونسی ساتھ خدمت کرنی کی نہیں پیش دستی لیجاوینگی اوس سی ساتھ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف
یعنی سردار کو چاہئی کہ خدمت کری قوم کی اور تمام ہو ساتھ مصلحت انکی کی اور رعایت احوال انکی کی ظاہرا و باطنا اور بعضوں نی کہا مراد یہ ہی کہ جو کوئی خدمت
کری اگرچہ ظاہر میں ادنی اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کی اور یہی معنی ساتھ مجتہد میں ساتھ قول حضرت کی فمن سبقہم الخ
یعنی کوئی عمل فضل خدمت سی نہیں سبقت کر سکتا اون خدمت بجا لانی پر * مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جو کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ
کی پاوی * اھ ع

بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَآئِھِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکھنی نامہ کی طرف کفار کی اور
بلانی اونکی کی طرف اسلام کی ف بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑائی کی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام ہی اگر نہ پہنچی ہو
اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہنچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھ لکھنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہوں اور امیروں کو چنانچہ حضرت
نی نامی لکھی ہیں کافر بادشاہوں کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پھری حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہ کہ لکھیں نامہ طرف قیصر روم
کی پس عرض کیا لوگوں نی کہ وہ نہیں پڑھتی ہیں نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کندہ کیا اوس پر تین سطریں
ایک سطر میں محمد اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ اور کی مہر نامہ پر اور روا ہوئی کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی * اھ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ
وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیْہِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ
بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَ
یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا طرف قیصر کی یعنی
بادشاہ روم کی در حالیکہ بلاتی تھی اوسکو طرف اسلام کی اور بھیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھ دحیہ کلبی کی اور حکم کیا اوسکو یہ کہ دیوی
اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تا کہ دیوی وہ حاکم اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگاہ اوس نامہ میں لکھا تھا شروع کرتا ہوں ساتھ

نام اللہ کی کہ بخشنے والا مہربان ہی یہ نامہ صادر ہی طرف محمد کی ہی کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا
سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانی کی اور امور خیر کرنی کی بعد اسکی پس تحقیق میں بلاتا ہوں تجھکو ساتھ بلانی اسلام کی
کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کی سی اور مسلمان ہوگا تجھکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب
بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی محمد پر اور اگر منہ پھیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجھپر ہوگا گناہ تابعداروں
اور رعیت تیری کا یعنی تجھپر ساتھ گناہ تیری کی گناہ تابعداروں تیری کا بھی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری اصرار کفر میں اور ای اہل کتاب
آو طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمہاری یعنی نہیں مختلف اوسمیں رسول اور کتابیں وہ کلمہ یہ ہی کہ
نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوای اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی
حضرت عیسی کو رب ٹھہرایا پس اگر منہ پھیریں یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنوں کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہیں مسلمان نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلے
اریسیین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی **ف** قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہیں جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسرے اور بادشاہ
حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش تے اور تشدید
بے کے اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہیں اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکھا ہرقل تھا اور دحیہ ساتھ زیر دال کی صحابی تھی حضرت
جبرئیل اکثر انہیں کی صورت میں اوترتی تھی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجنا انکا سنہ چھ میں ہوا اور بصری
نام ایک شہر کا ہی شام میں اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنی سی یہ ہی کہ اول بسم اللہ لکھی
اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلی لکھی کہتا ہوں میں کہ یہ بات کلام اللہ سی بھی سمجھی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ داو واسطی
مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کرکر سلام علیک کہا اسلیی کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کی
ہدایت کی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز نہیں ابتدا کرنی ساتھ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃ ً **ع** وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ
فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهُ مَزَّقَهُ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بھیجا نامہ اپنا طرف کسری کی
ساتھ عبداللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہ کہ پہنچا دی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہ کا ہی پس پہنچایا حذافہ نی نامہ
سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑھا کسری نی پھاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اوپر یعنی کسری کی
اور اوسکی تابعداروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پارہ پارہ کیی جاویں وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نی **ف**
پس مارا پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تھا اوسکا اور بعد چھ مہینی کی اوسکا بیٹا بھی مرگیا اور آگئی اونکی ملک میں نحوست اور نیست ابدالآباد
کو **ع** وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ
يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی او طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کے در حالیکہ بلاتی تھی اونکو

طرف بہشت کی وصیت لکہا ہے نجاشی کو جسکو حضرت نے نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی ہے مسلم نے ف یعنی وہم ہو اسکو کہ یہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نے نماز پڑہی مدینہ میں غائبانہ کہ وہ مخلص اور فدا وہ تہا حضرت کا اور اونکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مرگیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اوٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہ دونوں مسلمان اور منقول ہے کہ سنہ ۶ میں لکہی حضرت نے نامے اطراف کی بادشاہوں کو اور بہیجا عمرو بن ضمری کو پاس نجاشی کی اور جب دیکہا نجاشی نے نامہ آنحضرت کا تو تخت سے اوترکر زمین پر بیٹہا اور حرمت نامے کو اور دونوں آنکہوں پر رکہا اور حکم کیا ساتہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر میں جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت میں اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفہ لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ میں مرا پہر حضرت نے دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونوں نامے موجود ہیں اوسکی اولاد میں اب تک تعظیم کرتی ہیں اوسکی اور برکت طلب کرتی ہیں ساتہ اوسکی فقد بر ح وعن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگوں کی کہ ساتہ اوسکی ہوتی مسلمانوں سے ساتہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیے ساتہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بول بالا کرنی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سے کہ کفر کیا اوسنی ساتہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا ناک کان وغیرہ کی نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکوں کو اور جس وقت کہ ملاقات کرے تو اپنی دشمنوں سی مشرکوں میں سے پس بلا اونکو طرف تین چیزوں کے یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزوں میں سی قبول کریں تجہسی اور اختیار کریں پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اوس سے زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف نقل کرنی کی یعنی چلی آنیکی اپنی ملک سے یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہ کہ اگر کرینگی وہ یہ یعنی اپنی ملک سی چلی آوینگی دار الاسلام میں

پس واسطے اونکے ہی وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہی اور اوپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین اور ٹہہرانا ملک سی پس خبر دی تمکو یہ کہ وہ ہونگے مانند گنواروں مسلمانوں کی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکی کا اور نہ ہوگا واسطے اونکی غنیمت اور فی مین کچہ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتہہ مسلمانوں کے یعنی اور مہاجروں کے لیے بغیر جہاد کی بہی حصہ مقرر تہا پس یہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہوں نے قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گہیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور بستی والوں کو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسے یہ کہ دے تو واسطے اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا پس نہ دے تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا ولیکن دے تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یاروں کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یاروں کا سہل تر ہی اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکی کا اور اگر گہیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور چاہین وہ تجہسی یہ کہ نکالے تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نہ نکال اونکو اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنے کا کیا ہی تو نے صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی نقل کیا اس حدیث کو نقل کیے یہ مسلم نے ف پہلے جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اوسکا یہ ہی کہ جب پہچانا تو نے چیزوں مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس جان حکم اونکا بطریق تفصیل کے پس بلا اونکو پہلے طرف اسلام کی کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کی نسخوں مین ثم ادعہم ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین بہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیے کہ یہ تفسیر ہی خصال کی کہ تعبیر اونکا اور کہا مازری نے کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطے افتتاح کلام کی اور یہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزوں مین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسی کا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضوں نے کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطے مہاجروں کی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ اتفاق تہا حضرت کی زمانے مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنے سی طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نے اور بہی کہ ہونگے وہ لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہوں مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرت کی وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانوں کے کہ رہتی ہین جنگل مین و الکفر اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہ لگی اور بعضوں نے فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ کے وقت سی ہاتہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ مشقت کی ہاتہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہ ہین کہ اگر توڑا اونہوں نے عہد اللہ کا اور رسول اوسکی کا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوے تم کو ساتہ وحی کی اور مانند اوسکی کی اونکی حق مین اور یہ متعذر ہی تجہپر بسبب دور ہونے تیری کی جگہ اترنے وحی کی سی بخلاف اسکی جب توڑین وہ عہد تیرا تو جب اوٹہاویگا اونکو کرے گا تو اونکی قتل کرنے اونکی سی یا مقرر کرنے جزیہ سی یا بندی کرنے اونکی سی وغیر ذلک سبب سے بطریق یہ کہ دیکہیگا تو اونکی حق مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الْاَحْزَابِ اہْزِمْہُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی لڑائیوں اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوسمین دشمن سی
یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اونسی یہانتک کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگوں مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو نہ آرزو کرو
دشمنوں کے ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافروں سے قتال واقع ہو اسلیے کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جس وقت
کہ ملو تم یعنی دشمنوں سے پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچی سایہ تلواروں کے ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اتارنی والی کتاب کی اور
چلانی والی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت کافروں کے شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافروں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ڈہلا آفتاب حکمت اوسوقت کی انتظار مین یہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہواؤں اور نشاط النفوس کا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث
شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کے اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین
نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ۴ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا
اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِي طَلْحَةَ
وَاِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَئُوا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت
کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد کرین ساتہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی
اذان تو غارت کرتی اونکو کہا انس رض نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہنچی ہم طرف اونکی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوے
اور سوار ہوا مین پیچہی ابوطلحہ کی اور تحقیق قدم میرا البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہ تہیلوں و بیلچوں اپنی کی یعنی ساتہ اسباب زراعت کی زراعت کی لیے
بی خبر ہماری آنی سی پس جب دیکہا اونہوں نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف
قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی از راہ تفاؤل کی ساتہ شکست پانی اونکی کی اللہ بڑا ہی اللہ
بڑا ہی خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوتی صبح اوس
قوم کی کہ ڈرائی گئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی
عقائد پر ساتہ افعال اونکی کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہوں اونمین
اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلیے کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانوں سے متصور نہ تہا کہا خطابی نی
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہوں ترک کرنی اذان پر تو واجب
ہی امام پر قتال کرنا اونسی اسی طرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہی بیان مع اسکی سبب خرابی خیبر کی اور ڈرائی
گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب اللہ کی ساتہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہ نکالا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس آیت سے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا تو دی لی کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے کی دشمن سے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسی کی مثل ہے جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علما نے مکروہ ہے اس سے جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے محاورات میں اور کلام لغو میں واسطے تعظیم کتاب اللہ تعالیٰ کی کہتا ہوں نہیں بلکہ تصریح کی ہے بعضی علما ہمارے نے ساتھ اسکی کہ کفر ہے رکھنا کلام اللہ تعالیٰ کا جگہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحییٰ ہو وقت دینے کتاب کی ساتھ اس آیت کی یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ اور اسی طرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کہانے اور داخل ہونے اور مانند اونکی کی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہیں ہے قبیل استشہاد سے بلکہ قبیل اقتباس سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسی طرح کہنا رب زدنی علماً کا بموجب وقل رب زدنی علماً کی اور مانند اونکی کی بجالانا حکم الٰہی کا ہے پس مستحب ہے ۔۔ ح ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تھے جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ چلتیں ہاویں اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صورت میں تھا کہ اول روز میں قتال واقع نہوتا غالباً احوال مختلف تھا کبھی روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلے ۔۔ ح الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتے اول روز میں انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتیں ہاویں اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوتی فتح کی یا حاصل ہوتا فتح کا ببرکت دعای مسلمین کے بعد نماز کی مجاہدین کی یہی نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہے قریب دوپہر کی ٹھہرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑھ چکتے لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہیں باویں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنی کی بیچ نمازاپنی کی

القتال

یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز میں جیسا کہ بیچ بڑی فتنوں کی حدیثیں آئی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ** قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چھوٹی لشکر کی اور فرمایا جس وقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے ہیں قتل نہ کرو کسیکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جسجگہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی لیس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی ۰ ع ۰

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ** قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِي مَلَأِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِي قَوْمًا يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہا لکھا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سرداروں انکی کی یہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کی سلام او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی لیپر بعد از سلام کی جب تو تم کہ ہم بلاتی ہیں تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو لیں اگر نہ قبول کرو تم اسلام لیس داکرو جزیہ اپنی ہاتہ سی ذلیل ہو کر لیس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی لیس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلئی کہ تحقیق ساتہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہیں قتل کئی کو یا مارے جانی کو راہ خدا میں جیسیکہ دوست رکہتی ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست بیہوش ہوتی ہیں قتال میں یا خوش ہوتی ہیں اور لذت پاتی او سمیں اور سلام ہی او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ باب ہی لڑائی کا جہاد میں ف یعنی اسمیں وہ حدیثیں ہیں کہ رغبت دلاتی ہی حضرت نی انمیں جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ۰ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر میں مارا جاؤں یعنی شہید ہوں لیس کہاں ہونگا میں یعنی بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں لیس پہینک دیں اونی کہجوریں کہ تہیں اوسکی ہاتہ میں یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادہ کی اور داخل ہونی کی بہشت میں پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہ غیر اوسکی کی یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ گرمی سخت اور متوجہ ہوئی سفر دور و دراز کو اور جنگلوں بی آب و گیاہ کو اور بہت سی دشمنوں کو لیس کہول کر کہہ دیا حضرت نی مسلمانوں کو حال

اس غزوہ کا تا درستی کریں سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنی کی کہ ارادہ رکھتی تھی نقل کی یہ بخاری نی
ف توریہ کی معنی چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتی کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں تو لوگوں میں ایسا مشہور
کر دیتی کہ اور جگہ جاوینگی اور یہ اسلیے تہا کہ دشمن غافل رہیں یہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ
کی تہا نہ ساتھ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہ کی جہاد کا ارادہ کرتی تو احوال اور جگہ کا اور کیفیت اوسکی راہ کی پوچھتی اور یہ اوس طرف نکالتی
صریحا کبھی نہ کہتی کہ میں فلانی جگہ جاتا ہوں تا جھوٹ نہ لازم آوی یہاں تک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ مشہور
و معروف تہا بہ نسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہ ہیں حضرت کی ساتھ نہ گئی تہی مدینہ ہی میں رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اوسکا مشہور اور مذکور ہی
قرآن مجید میں یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اوسمیں اور دور دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی ہی
یہ اخیر غزوہ حضرت کی غزوہ میں سی تہا کہ سنہ ۹ میں ہوا اور لڑائی نہ ہوئی صحابہ نی وہاں اوٹہائیں م ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
لڑائی فریب ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑائی سی اور فریب اسطرح
دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی تا غنیم غافل ہوا و خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی کی
فریب کری اور صریح جھوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتھ زبر خ کی اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتھ
ایک فریب کی اور ساتھ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتھ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی
یعنی آدمی کی خیال میں کچھ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکہ اور لعبہ کہتی ہیں اوسکو کہ
بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتھ کفار کی لڑائی میں مگر جس صورت میں کہ اوسمیں
نقض عہد و امان ہو تو نہ کری م ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ
وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار میں سی ساتھ اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی
حضرت یعنی مع صحابہ کی پانی پلاتیں یہ عورتیں یعنی غازیوں کو اور دوا کرتیں زخمیوں کی نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ جہاد میں لیجانا جائز ہی انکا واسطی مصلحت پانی پلانی کی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرت و صحبت کی لیجاوی
تو لونڈیاں بہتر ہیں آزاد سی م ح وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کیی میں نی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سات غزوی پیچھی رہتی تہی میں انکی ڈیروں میں پس پکایا کرتی تہی
میں واسطی انکی کہانا اور دوا کرتی تہی میں زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تہی میں بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتوں کی سی اور لڑکوں کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف
ہدایہ میں لکہا ہی کہ نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ دیوانہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن بادشاہ کا اور دیوانہ قتل کیجاوی

حالت قتال ہی میں اور عورت ملکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور اسی طرح لڑکا بادشاہ ہیلی کہ بادشاہ کی قتل میں شوکت اونکو
ٹوٹتی ہے ٭ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ
يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہے صعب بن جثامہ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل سے یعنی کافروں سے کہ رہتے ہیں شہروں میں شب خون کیے جاویں
پس مارے جاویں عورتیں اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بھی اونہیں میں سے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تابع ہیں اپنے باپوں کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عورت کو اور لڑکوں کو جہاد میں قصداً قتل نہ کیجیے اگر شب خون کی حالت میں مارے جاویں تو
کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ بھی کافر ہیں مانند بڑے مردوں کے حکم قتل میں بسبب نہ امتیاز ہونے اونکی کے بڑے مردوں لڑنے والے سے ٭ ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى
سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ ؛ وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً
عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درختوں کھجور کے
بنی نضیر کی کا اور جلانے اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق میں کہا ہے حسان نے شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کی جلانا بویرہ کا
پھیلا ہوا اور اوسمیں یہ آیت اوتری جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجور سے یا چھوڑا تمنے اوسکو کھڑا ہوا اوسکی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم
اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہے قبائل یہود سے جب وے اونہوں نے توڑا عہد اور قصد کیا
حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اس چیز کی کہ قصد کیا اونہوں نے پس جلا وطن کیے گئے طرف خیبر کی اور جلائی گئیں کھجوریں
اونکی اور خراب کیے گئے گھر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہیں شاعر حضرت کی اور لوی ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید یے
کی اولاد نضر بن کنانہ سے ہے کہ حضرت کی جد سے ہیں اور مراد بنی لوی سے اشراف قریش ہیں یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام
ایک جگہ کا ہے کہ جہاں کھجوریں بنی نضیر کی تہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرت نے حکم کیا بنی النضیر کی کھجوروں کی کاٹنے کا تو
اونہوں نے کہا یا محمد آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین میں پس یہ کھجوریں کیوں کاٹیں اور جلائیں پس آیت مذکورہ اوتری
تو اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کاٹنا اور جلانا درختوں کفار کا ٭ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ
يُخْبِرُهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ
بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عون سے یہ کہ نافع نے
لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اوسکو یہ کہ ابن عمر نے خبر دی اوسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا بنی مصطلق کو
اس حال میں کہ غافل تھے وہ اپنی مواشی میں بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنے والوں کو اور بندی پکڑ لائی عورتوں اور
لڑکوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی مصطلق بطن ہے خزاعہ میں سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ
کی و نام پانی تھا بنی مصطلق کا اور لڑنے والوں سے مراد ہیں وہ شخص کہ لیاقت رکھتے تھے لڑائی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت
مراد ہیں عورتیں اور لڑکے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لینا اونکی مال کا حالت غفلت میں ٭ ع وَعَنْ
اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا

إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی اسید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑائی قریش کی اور
صف باندہی قریش نی واسطی لڑائی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہنچین وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو انکو
تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہنچین وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ
کرڈالو کچہ باقی بہی رکھو تا وہ غالب ہون تمپر بسبب نہ ہونی تمہاری کی نقل کی یہ بخاری نی وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ
سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سر اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی سر اوسکا ہی
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی
کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات نقل کی یہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیے ساتہ پہنانی
ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہ کہ مناسب تہی اوسکی بیہ رات کو تا دن کو اسی طرح
کہڑی رہین ١٢ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بُيِّتُّمُ الْعَدُوَّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ
حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی بیچ غزوہ
خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ ہووی علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف
علامت الخ تا پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہ قرار داد سپاہیون کا ہی کہ ایک لفظ اپنی مین مقرر کر لیتی ہین تا علامت
اور اشتباہ نہو کسی جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جسب ہم
پوچہین کون تو یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین بلول کہتی ہین اور معنی اسکی یہ ہین اہی اوتارنی والی حم کی مدد نہ دیی
جاوین کافر ١٢ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی
عبد الرحمن یعنی کسی اور غزوی مین نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ ابو بکر صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شبخون کیا
ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار
ای خدا ای تعالی دشمنون کو نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوای ذکر اللہ کی نقل کی یہ ابو داود نی ف عادۃ ہی لڑنی
والون کی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچہ

رَسُولُ اللہ

حقیقت نہ جانتی تہی سلیکہ اسمین قرب الہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آوازین ساتہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب پانی دنیا و آخرت کی ہی ﴿ع
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ
صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکونکی
بڑی عمر والی اور زندہ رکہو چہوٹی عمر والی یعنی لڑکی اونکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف مراد بڑی عمر والون سی یا تو جوان ہین مقابل
لڑکون کی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہیون لڑنی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ﴿ع وَعَنْ
عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کر کر
بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کی اور جلادی یعنی کہیتیان اور درخت اور گہر اونکی نقل کی یہ ابو داود نی ف ابنا نام ایک
جگہ کا ہی شام مین اور اس سی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی ﴿ح وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب آوین تمہاری کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین
یہانتک کہ قریب ہو پہنچین وہ تمہاری نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَاَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَاَةٍ
قَتِيْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَاَةً
وَلَا عَسِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس
دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین پس آیا وہ شخص اور کہا
جمع ہو رہی ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا نہ تہی یہ لڑتی یعنی کیون مارا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی
ایک شخص کو اور کہا کہدی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابو داود نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی
کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیے ہو ﴿ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ
وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس رضی سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنے کی جہاد کی لیے روانہ ہو ساتہ نام خدا کی اور ساتہ توفیق و تائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی
نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چہوٹی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور
صلح کرو تم آپسمین ساتہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیے کہ خدای تعالے
دوست رکہتا ہی نیکی کرنی والون کو نقل کی یہ ابو داود نی ف نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑائی والا یا صاحب رای و تدبیر تو
اس صورت مین اوسکو بہی مارو اور ظاہر یہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور
استثنا کیا گیا ہی اس سی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑائی والا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑائی والی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای

لڑائی میں ٭ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ فَنَادٰی
مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهٗ شُبَّانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ
وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ مِلْنَا
عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سی کہا جبکہ ہوا دن جنگ بدر کا
آگی بڑہا یعنی لڑائی کی لیی کفار میں سی عتبہ بن ربیعہ اور پیچھی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ
نی کون ہی کہ نکلی میدان میں لڑائی کی لیی پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانوں نی انصار میں سی یعنی نکلی میدان میں صف میں سی
لڑائی کی لیی ساتہ عتبہ اور ہمراہیوں اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی اون جوانوں نی اوسکو کہ ہم انصار ہیں پس کہا عتبہ نی نہیں
حاجت ہمکو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑائی کا ارادہ نہیں کہتی ہیں سوای اسکی نہیں کہ ارادہ کرتی ہیں ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش اور مہاجرین
ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوی حمزہ
طرف عتبہ کی یعنی لڑائی کی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا میں یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا میں نی اوسکو اور جاری ہوئیں
درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربیں پس زخمی اور سست کیا ایک نی اون دونوں میں سی مقابل والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل
کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ میں سی نقل کی یہ احمد اور ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ
وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا بہیجا ہمکو
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ میں پس چہپ رہی اوسمیں یعنی بسبب حیا کی اور کہا
ہمنی یعنی اپنی دل میں یا آپسمیں ہلاک ہوی ہم یعنی گنہگار ہوی بسبب بہاگنی کی دشمنوں سی پہر آئی ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس
کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہیں بہاگنی والی فرمایا حضرتؐ نی یعنی واسطی دفع خجالت اونکی کی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور میں جماعت تمہاری
ہوں نقل کی یہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسکی ہی اور فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنی والی ہو کہا ابن عمرؓ نی پس نزدیک
ہوی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہ اونکی کا اور فرمایا حضرتؐ نی میں جماعت مسلمانوں کی ہوں فائدہ حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکر کی معنی ہیں میل کرنا اور پہر آنا
لڑائی میں یعنی اگر بہاگی لڑائی میں سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی میں آوینگی گناہ نہیں اور جماعت مسلمانوں کی ہوں یعنی مددگار ہوں تمہارا
ہوں ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قرآن مجید میں آیا ہی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً وَسَنَذْكُرُ
حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی کہ سرور اوسکا یہ ہی کہ کان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم
بیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہیگا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی ثوبان بن یزید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا

گویا اوس طائفہ کی نقل کی ہے ترمذی نے اور طریق ارسال کی ف منقول ایک آیت ہے کہ پہنچائی جاتی ہیں ساتہ اوسکی شروع باب

حکم الاسراء باب ہے بیچ بیان حکم قیدیون کی الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل وفی روایۃ یقادون الی الجنۃ

بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا

اوس قوم سے کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ کھینچی جاتی ہین طرف جنت کی ساتہ

زنجیرون کی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین

داخل کیے جاتی ہین اللہ تعالی اونکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہوتی ہین جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ۞

وعن سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وھو فی سفر

فجلس عند اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ فنفلنی

سلبہ متفق علیہ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال مین

کہ حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

ڈہونڈو اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مین نی اوسکو پس دیا حضرت نے مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ

قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظھر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی

جملہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل وخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت

راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال

من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہے سلمہ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے قیس سے پس جس وقت ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ

پائی کی اور کمی سواری کی یعنی ویکہا کہ ہم مین سواریان کم ہین اور بعضی ہمارے پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہمارے درمیان مین سے دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ

کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونی کی پس دوڑ آیا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچہے اوسکی یہانتک کہ پکڑی مین نے مہار اونٹ کی اور

بٹہایا مین نے اوسکو پہر کہینچی مین نے تلوار اپنی اور ماری اوسکی سر پر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اسحال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکا پس سامنے آئی

میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی مارا فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا نقل

کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی

حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھؤلاء نزلوا

علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ

متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جسوقت نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدہے پر پس جب نزدیک پہنچے مسجد کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو تم طرف
سردار اپنے کے پہر آئے سعد اور بیٹہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہیں اوپر حکم تمہارے کے کہا سعد نے پس تحقیق
میں حکم کرتا ہوں یہہ کہ مارے جاویں لڑنیوالے یعنی جو کہ قابل لڑنے کے ہیں اور یہہ کہ بندی کیے جاویں لڑکے اور عورتیں فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ اونکے ساتہہ
حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالی راضی ہوا سبب اوسکے اور ایک روایت میں ہے ساتہہ حکم اللہ تعالی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہیں اور سردار اوسکے اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہیں یہود کی حلف اونکی اور عہد امان انکی میں تہی پس جب آنحضرت نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ
احزاب کے سنہ پانچ میں پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن معاذ کی اوتری یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کریں ہم اختیار کرینگے اونہوں نے خیال کیا تہا کہ ہم اونکے عہد امان میں ہیں جانب
ہماری رعایت کرینگے اور ہماری خلاصی میں کوشش کرینگے پس جب اوتری تو حضرت نے سعد کو بلوایا جیسا کہ مذکور ہوا او کہڑے ہو تم الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل
کی تعظیم و توقیر کرے اور کہڑا ہو جاوے وقت آنے اونکے اور تحقیق پکڑی ہے ساتہہ اسکے جمہور نے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں تہا یہہ امر کہڑے ہونیکا تعظیم
کے لیے بلکہ اس سبب سے تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہے بسبب کہ زخم تیر کا اونکی ران میں تہا کہ غزوہ خندق میں تیر لگا تہا اور طاقت اوترنے کی سواری پر سے
نہ رکہتے تہے پس فرمایا لوگوں کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنے میں ش ع ح **وعن** ابی هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا
قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن اثال سيد اهل اليمامة فربطوه بسارية من سواري المسجد فخرج اليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ماذا عندك يا ثمامة فقال عندي يا محمد خير ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم على شاكر وان
كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت فتركه صلى الله عليه وسلم حتى كان الغد فقال ما عندك يا ثمامة فقال عندي ما قلت
لك ان تنعم تنعم على شاكر وان تقتل تقتل ذا دم وان كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت فتركه رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى كان بعد الغد فقال له ما عندك يا ثمامة فقال عندي ما قلت لك ان تنعم تنعم على شاكر وان تقتل تقتل ذا دم وان
كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے
لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک
ستون سے ستونوں مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے
یا کیا ہے گمان تیرا ہچہہ کہ کیا معاملہ کروں گا ساتہہ تیرے پس کہا نزدیک میرے اے محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کروگے تم یعنی
مجہکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہے پس اسمیں اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا مراد یہہ ہے کہ اوسکو مار وگے کہ خون اوسکا ساقط نہیں بلکہ
قوم میری بدلہ لیگی پس اسمیں دعوی ہے اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے اوپر قدردان کے یعنی سلوک کا ور اوسکا بدلہ
میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیا جاوےگے مال سے جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے ہے جو کچہہ کہی
میں نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے
جاوگے مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرے دن پس فرمایا
اوسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان
پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوگے مال سے جسقدر چاہو **فقال** رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ و
اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی وجہ الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ
کلھا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی
من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلھا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا تری فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا واللہ
لا یاتیکم من الیمامۃ حبۃ حنطۃ حتی یاذن فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم واختصرہ البخاری پس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کہجور کے کہ نزدیک تھی مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں
کوئی معبود سوای اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ای محمد قسم ہی خدا کی نہ تہا روی زمین پر کوئی منہ یعنی
ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے منہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب سارے مونہوں سے طرف میری قسم ہی خدا کی نہ تہا کوئی
دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینوں کا طرف میری قسم ہی اللہ کی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا
محبوب ترین سارے شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تہا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس
جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کسی والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیدین نہیں ہوا میں
قسم ہی اللہ کی نہیں پونہچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں اوسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا
اسکو بخاری نے وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی
ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے
کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پہر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چہوڑ دیتا میں انکو واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری نے
ف جبیر نے یہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہی پس
حضرت کا قرابتی ہم جدی ہی اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پہری تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے اسلیے حضرت نے
کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا فح وعن انس ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذھم سلما فاستحیاھم وفی روایۃ
فاعتقھم فانزل اللہ تعالی وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے یہ کہ اسی
آدمی مکہ کے اوترائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندہے ہوئے ارادہ کرتے تہے وہ کہ غافل پاویں اور
آزار پونہچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے بلا جنگ و خواری پس زندہ چہوڑ دیا اونکو اور ایک روایت
میں ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ ہی ذات ایسا ہی کہ بند رکہا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اونسے بیچ مکہ میں یعنی
نواح اوسکے میں نقل کی یہ مسلم نے وعن قتادۃ قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظھر

عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا اور روایت ہی قتادہ سے کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھہ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار قریش سے پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کے کنوؤں بدر کے سے کہ وہ ناپاک تھا اور ناپاک کرنیوالا تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھہراتے اوس میدان یعنی میدان جنگ میں تین رات پس جب کہ ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نے ساتھہ باندھنے کجاوہ کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اوپر کجاوہ اوسکا پہر چلے حضرت اور ساتھہ اونکے اصحاب اونکے یہانتک کہ کہڑے ہوئے اوپر کنارے کنوین کے پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتھہ ناموں اونکے کے اور ناموں باپوں اونکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہی تمکو یہہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تہہ پس آیا پائی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہارے نے حق یعنی تمہارے عذاب کا اور یہہ استفہام توبیخ ہی پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اون بدنوں سے کہ نہیں ارواح واسطے اونکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتہہ میں ہی نہیں تم زیادہ سننے والے واسطے اوس چیز کے کہ کہتا ہوں میں واسطے اونکے اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اونسے ولیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہی اور اکثر علماء حنفیہ نے انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دیے ہیں جو چاہی فقہ کی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے ۱۲ مؤلف وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مروان اور مسور بن مخرمہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہو کر پس سوال کیا اونہوں نے حضرت سے یہہ کہ پہیر دیں طرف اونکے مال اونکے اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے یا بندی یا مال

کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کیا ہم نے بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی جو لائق تہا واسطے اوسکے کہ لائق
اوسکے ہی پہر فرمایا پہر بعد اسکے یعنی حمد و ثنا کے پس تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی یا نسبی کہ ہوازن ہین آئے توبہ کرکر یعنی شرک و گناہون سے
اور تحقیق مین نے مناسب دیکہا کہ پہیر دون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہے تم مین سے یہہ کہ بخوشی پہیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم مین سے
یہہ کہ ہو یعنی بخشیہ ہی اوپر حصے اپنے کے یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت مین سے پس چاہیے کہ کرے
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کی بندی بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے یا سبہون نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوئے ہم ساتہ
اوسکے یعنی پہیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہین جانتے ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سے اور نہین جدا کرسکتے اوسکو
اوسسے کہ نہین راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہمارے سردار تمہارے امر تمہارا یعنی بتفصیل پس پہر گئے لوگ پس کلام کیا اونسے سردارون
اونکے نے پہر پہر کر آئے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پہیرنے بندی کا نقل کی یہہ بخاری نے ف
ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئی وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکے کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن
کا اوسکو غزوہ حنین بہی کہتے ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نے اذن چاہا صحابہ سے بیچ پہیرنے بندیکے اسلیے کہ اموال اونکے اور
بندی اونکی ہوگئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکے کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ
ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفَ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تہے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے اس قبیلہ ثقیف
نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص کو بنی عقیل مین سے پس مضبوط باندہا صحابہ نے اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین پس گذرے
اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کس سبب سے پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنے کے کہ ثقیف ہین یعنی اونہون
نے دو مسلمانون کو قید کیا تہا تجکو اونکے بدلے مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلے گئے اور تشریف لیگئے پہر پکارا اوسنے حضرت کو
ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نے اور پہرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اوسنے تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس حالت مین کہ تو تہا
مالک اپنے امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کے پہلے قید ہونیکے کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قید سے اور عقبی مین دوزخ
سے کہا راوی نے پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے نقل کی یہہ مسلم نے ف ثقیف نام قبیلہ کا
ہے ہوازن مین سے وہ حلیف یعنی ہم قسم تہے بنی عقیل کے کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہے اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم و ہم عہد ہوتے تہے کہ نیک و بد مین ایک دوسرے کا
شریک ہو اگر سے جنبہ اونہ اسلام کا آیا تو جو قسمیں اپنی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی
کافی ہے اور قید کیا الخ یعنی الی مین ان دو صحابیوں کو قید کیا تہا اونکو ثقیف نے عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب ہم حلیف کے گرفتار کرتے تہے
حضرت نے بہی موافق عادت اونکی کے فعل کیا اور ظاہر اصطلاح یہین تہی اور یہہ ساتہہ ربیع کے نام ایک مین کا ہے ظاہر یہ ہے کہ اوسمین تہہ سیاہ
اور [illegible] مسلمان ہون گو [illegible] سلام مسلم [illegible] معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ مین مسلمان ہون تو قبول نہ کیا جاوے قول اوسکا

گر ساتھ گواہ کے اور احتمال کہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے اسلام اوسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق کے
یا بطریق اضطرار کے کہتا ہی اسلیے حضرت نے اوسکو دار الحرب مین جانے دیا جانا کہ یہہ جہوٹا ہی لیکن یہہ خصائص حضرت کے سے ہی ہ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَاجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیون اپنے کی یعنی جبکہ غالب ہوی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اون سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگون کو بہیجا مال لیکر واسطے چہڑانے قیدیون اپنے کی پس اوسوقت بہیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچہہ مال اور بہیجا اوس مال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنے اول نزدیک خدیجہ کے کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتھہ اوس ہار کے ابی العاص پر یعنی اوسکے جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو رقت کے واسطے زینب کے رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت وتنہائی زینب کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلے مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو تم وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یعنی مال پہیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتے ہین اور تہی حضرت نے عہد لیا ابو العاص سے یعنے وقت چہوڑنے اونکے یہہ کہ چہوڑ دے راہ زینب کی طرف اپنی یعنی حضرت کے پاس مدینہ مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے اور فرمایا ٹہہرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ اوتر ہے تمہارے پاس زینب پس ساتھہ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی ہے احمد اور ابو داؤد نے ف حضرت زینب بیٹی حضرت کی ہین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجے تہے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب کے وہ بہی بدر مین قید ہوی تہے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سے ہوی سوای حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ سے تہے اور حضرت زینب کا ابو العاص کافر کے نکاح مین تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نے جو دو شخصون کو بہیجا زینب کو لانے کے لیے باوجود یکہ محرم شرعی نہ تہے تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرت کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھہ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کے آٹھہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتھہ یای تحتانیہ اور زیر بیچ جیم کی لکہا ہی اور ساتھہ نون اور جیم اور جا کہ بہی علمانے ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ میں آگئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہے اپنے کفر پر بعد ازان اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کی پہنچے تو مسلمانون نے چاہا کہ اونسے مال چہین لین یہہ خبر حضرت زینب کو پہنچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد وپیمان مسلمانون کا ایک یعنی جب ایک مسلمان نے کافر کو امان دی تو سبکو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرت نے کہ ہان ایک ہی کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیے ای رسول خدا کہ مینے امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب حال دیکہا تو بے ہتیار ابو العاص کے پاس گئے اور کہا ای ابو العاص تو شرفای قریش سے ہی اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جا یہہ سب مال تیرا ہی پس ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتے ہو بری بات ہے کہ شامل اپنا اسلام کو ساتھہ

تجبیر کو سبب ہونے اوسکے مخالف وغیرہ کے کہ ظاہر قرآن ہی اور ترمذی نے بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی و طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھہ غرابت کے
موجب طعن نہیں اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہی ع ح وَعَنْ عَطِیَّةَ الْقُرَظِیِّ قَالَ کُنْتُ فِی سَبْیِ قُرَیْظَةَ عُرِضْنَا عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانُوا یَنْظُرُونَ فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ یُنْبِتْ لَمْ یُقْتَلْ فَکَشَفُوا عَانَتِی فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِی
فِی السَّبْیِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سے کہا تہا میں بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس تہے دیکہتے صحابہ یعنی زیرناف کہول کر لڑکوں کو بندی میں آئی تہی پس جسکی جمی ہوتے بال یعنی زیرناف کہ وہ شخص بالغ ہوا
اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالوں میں اور جسکے نہ جمی ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اسلیے کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولی زیرناف میرے
پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہے بال پس ٹہرایا مجکو بندی میں نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا توربشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالوں کا
علامت بلوغ کی بنابر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھی جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو بیچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے ق ع ؛ وَعَنْ عَلِیٍّ
قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِی یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ مَوَالِیْہِمْ قَالُوا یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ
مَا خَرَجُوا اِلَیْکَ رَغْبَةً فِی دِیْنِکَ وَاِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رُدَّهُمْ اِلَیْهِمْ فَغَضِبَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا اَرَاکُمْ تَنْتَهُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مَنْ یَضْرِبُ رِقَابَکُمْ عَلٰی
هٰذَا وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰہِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ سے کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکہا طرف حضرت کی غلاموں کے مالکوں نے کہا ای محمد قسم اللہ کی نہیں
نکلے یہہ طرف تمہارے رغبت کرنے کو بیچ دین تمہارے کے اور سوای اسکے نہیں کہ نکلے ہیں بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطے خلاص ہونیکی غلامی سے پس کہا
کتنے لوگوں نے یعنی صحابہ میں سے کہ سچ کہا انکے مالکوں نے یا رسول اللہ پہیر دیجیے اونکو طرف اونکی پس غصہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ
نہیں دیکہتا میں تمکو کہ باز آو ای گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنے
اوپر پہیرنے اون غلاموں کے اور لاحق کرنے اونکے دار الحرب میں بعد لانے اسلام کے اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہیں آزاد کیے ہوے
خدا تعالی کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف حضرت غصہ اسلیے ہوے کہ اون لوگوں نے معارضہ کیا حکم شرع کا اونکے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی
اونکے مالکوں کی دعوی کی اور حکم شرع اونکے حق میں یہہ تہا کہ وہ ہوے تہے سبب نکلنے کے دار الحرب سی معصوم اور آزاد بہر دار الاسلام نہیں جائز تہا پہیرنا اونکا
پس تہی مدد کرنی اونکے مالکوں کی زیادتی پر ق ع ؛ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی بَنِیْ جَذِیْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوا اَنْ یَّقُوْلُوا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا یَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا
فَجَعَلَ خَالِدٌ یَقْتُلُ وَیَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِیْرَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ یَّقْتُلَ کُلُّ رَجُلٍ
مِّنَّا اَسِیْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَاهُ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عمر سے کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ
کا تہا پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچہی طرح نکہہ سکے یعنی فصاحت سے کہ اسلام لائے ہم یعنی نکہہ سکے کلمہ اسلام
کا کا حق پس شروع کیا کہ کہتے تہے صبانا صبانا یعنی نکلے دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا انکا

اور بندی کرنا یعنی قید کرنا اور ہوا الگ کیا طرف ہر شخص کے ہم میں سے قیدی اوسکا یعنی بانٹ دیا قیدی ہر ایک کو ہم میں سے اور اوسکے
یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم میں سے قیدی اپنی کو پس کہا میں نے یعنی ابن عمر نے قسم
اللہ کی نہیں قتل کرونگا میں قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہہ قصہ حضرت سے پس اوٹھائی حضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق میں ظاہر کرتا ہوں بیزاری اور
بیرضائی اپنی طرف تیری اوس چیز سے کہ کی خالد نے دوبار فرمایا حضرت نے یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نے ف یہانتک جب ہوا الخ یہان مضمون
محذوف ہی کر دی ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی کے اوس دن تک کہ حکم کریں ہمکو ساتہہ قتل کرنے اونکے پس جبکہ ہوا وہ دن
حکم کیا ہمکو ساتہہ قتل کرنے اونکے اور یہانتک کہ آئی ہم الخ یہان بہی محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہیگا اوسکو یہانتک کہ
آوین ہم پاس حضرت کے پس محفوظ رکہی ہمنے یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور سعد کے حق میں اسلیے فرمایا کہ خالد نے تامل و
احتیاط نہکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سے کیا مراد رکہتے ہیں اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بہی رکہتا ہی لیکن چونکہ صریح اسلمنا
سی عدول کیا قبول نکیا خالد نے قول اونکا اور حمل کیا بد دینی ہونے پر ش ع ح

بَابُ الْأَمَانِ

باب ہی بیچ بیان امن دینے کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ
ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ
قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سی کہ کہا گئی میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح
مکہ کے پس پایا میں نے اونکو نہاتے اسحال میں کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوئی تہیں حضرت کا ساتہہ کپڑے کے پس سلام کیا
مینے پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوے اپنے غسل سے کہڑے
ہوے پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹے ہوے ایک کپڑے میں پہر فارغ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مینے یا
رسول اللہ کہا بیٹے ماں میری کی نے کہ علی ہیں یہہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہیں اوس شخص کو کہ پناہ دی مینے اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اوسکو کہ پناہ دی تونے ای ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مینے دو شخصونکو کہ ناتی دار تہے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اوسکو کہ امان دی تونے ف ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہی کہ بعد از اسلام ام ہانی کے
اوس سے تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد میں سے تہا ام ہانی نے اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نکرتے تہے اور
چاہتے تہے کہ اوسکو مار ڈالیں پس ام ہانی نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
ام ہانی کے گہر میں نہاتی تہے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنے مکان میں نہا رہے تہے یا حضرت فاطمہ کے گہر میں پس تطبیق
انمیں یون ہیجا وے کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا میں نے اونکو نہاتے اپنے گہر میں یا محل کی جسجا وین نعدد واقعہ پر واللہ اعلم ش ح ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ
للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت
البتہ لیتی ہی واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اگر مسلمان عورت امان دی ایک قوم کو کافرون سے
تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور تو ڑین نہین اوسکو **ع وعن** عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن
حمق سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدیکا
دن قیامت کے نقل کی شرح السنہ مین **ف** یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنے اوسکی سے روبرو خلائق کی اور حدیثون مین آیا ہی کہ روز قیامت کے
عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتھہ اوسکے **ع وعن** سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عہد
وکان یسیر نحو بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فجاء رجل علی فرس او برذون وہو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
وفاء لا غدر فنظروا فاذا ہو عمرو بن عبسۃ فسألہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء
قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی سلیم بن عامر سے کہ کہا تہا درمیان معاویہ کے اور
درمیان رومیون کے عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑتے نہین اور تہے معاویہ سیر کرتے تہے طرف شہرون اونکے
تا کہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوس وقت تک کا کیا تہا غارت کرین اونپر یعنی یکایک اونپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے
مکان مین بیٹھے رہتے اور اوس وقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال مین کہ وہ کہتا تہا
اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کی شہرون کی طرف
داخل غدر کے ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نے پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوس سے معاویہ نے اس بات کو یعنی
کہ پہرنا ہمارا ایہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان
کسی قوم کی عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندہے اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اونکے اوپر برابری کی یعنی آگاہ کر دے
اونکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نرہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نے پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کے
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** نہ باندہے عہد یعنی متغیر نکرے عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سے مراد ہی تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کے معنی
باندہنے اور محکم کرنیکے ہی محمود ہی **ع وعن** ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیہم ابدا قال انی لا اخیس بالعہد
ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الآن فارجع قال فذہبت ثم اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا بہیجا مجکو قریش نے طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جسوقت دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دل مین اسلام پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق
قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤنگا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدونکو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دل مین وہ چیز کہ تیرے

ابھی بیمار آجاوے لیٹے اگرچہ بیمار اور سخت ہو اور مستحق قتل ہو نقل کی یہہ احمد نے ف الجیون نے جو جواب دیا اور گویا انکار کیا حضرت کی ساتھ
اور اقرار کیا اسلیئے کہ تابعدار ہوئیگا اور یہہ حضرت نے جو فرمایا آمنت باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتھ
عذاب دینے کے ہی اور اسمین مرہی ساتھ انکار نبوۃ اوس یہود کے اور تکذیب دعوی اوسکے ع باب قسمۃ الغنائم و
الغلول فیہا باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتوں کے اور خیانت کرنیکے مال غنیمت میں ف غنیمت اوس مال کو کہتے ہیں کہ
کفار سے حاصل ہو ساتھ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہوا اوسکو فی کہتے ہیں ع الفصل الاول فصل پہلا عن ابی ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا
متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تہی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے
سبب اسکے کہ اللہ تعالی نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا طیبی نے حرف ف کلام فلم تحل میں عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوسکا کلام پر کہ پہلے اس سے ہی پس یہہ تتمہ ہی کلام سابق کا جیسے کہ تیسری فصل میں
ابی ہریرہ سے مذکور ہی اور اگلی امتو مین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتے توجمع کرتے غنیمت کو پس آگ اوترتی آسمان سے اور جلادیتی اوسکو تو جانتے
کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ع وعن ابی قتادۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فضربتہ من ورائہ علی حبل
عاتقہ بالسیف فقطعت الدرع واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی
فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر اللہ ثم رجعوا وجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل
قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ فقلت من یشہد لی ثم جلست فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقلت
من یشہد لی ثم جلست ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقمت فقال ما لک یا ابا قتادۃ فاخبرتہ فقال رجل
صدق وسلبہ عندی فارضہ منی فقال ابو بکر لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ
فیعطیک سلبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ فاعطانیہ فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ
فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام متفق علیہ روایت ہی ابی قتادہ سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سال غزوہ حنین کے کہ ایک جگہ ہی بیچ مکہ کے واقع ہوا پس جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانوں کے ساتھ کافروں کے لڑنیکے لیے ہوئی مسلمانونکو
شکست کہ ایک پس دیکہا مینے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانوں مین سے پس مارا مینے اوسکو پیچھے اوسکی سے اوپر رگ
گردن اوسکے ساتھ تلوار کے پس کاٹ ڈالی مینے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھ پر پس دبایا مجھکو پہنچا کہ پائی مینے اوس سے بو موت کی یعنی قریب مرگ کے ہوا
پھر پایا اوسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجھکو پھر ملا مین عمر بن خطاب سے پس کہا مینے کیا حال ہی لوگونکا کہ بھاگتے ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا یعنی
یہہ قضا و قدر الہی سے ہوا ہی پھر پھرے مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنیکے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص قتل کرے کسیکو یعنی کافروں
مین سے واسطے اوسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اوسکے ہی اسباب اوسکا پس کہا مینے یعنی اپنے دل مین کون شخص گواہی دیگا
واسطے میرے کہ مینے اوس مشرک کو مارا ہی پھر بیٹھا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کی یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مینے کون
گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا مین پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اوسکے پس کھڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کیا ہی واسطے تھہرنے ابو قتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی ابو قتادہ نے صاحب غرض اور طالب حاجت کی مانند جو دی ہی حضرت کو کہ ہمنی قلانے مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کردو اوسکو مجہسی یعنی مجہکو اوسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہہ میرے لیے یا راضی کر دیجیے اوسکو ساتہہ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابوبکر رضہ نے یون نہین چاہیی قسم خدا کی اسوقت نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سے کہ ابو قتادہ ہی کہ لڑتا ہی واسطے خدا اور رسول کی خوشی کے لیے پہر دیوین تجکو اسباب اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر رضہ نے پس دی ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس بیا اوس شخص نے مجکو اسباب اوسکا پس خریدا مینے ساتہہ اوسکے ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینے اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ مین مسلمانونکو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہے خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے روکتے تہے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تہے حملہ کرنیکے لیے اور فرماتی تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گہوڑی اوسکی کے تین حصے ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی کہ حضرت نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری رضہ سے اور ہدایہ مین ابن عباس سے اور ابن عمر رضہ سے بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اونکے کی شرح وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکہا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کے درحالیکہ پوچہتے تہے ابن عباس سے حال غلام اور عورت کی سے کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے اون دونون کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ تو طرف نجدہ کے یہہ کہ نہین واسطے اون دونون کے حصہ معین مگر یہہ کہ دیے جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ لکہا طرف وسکے ابن عباس نے کہ تحقیق تو نے لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسی کیا تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتہہ عورتون کے اور کیا تہے مقرر کرتے واسطے اون کے حصہ پس تحقیق تہے حضرت جہاد کرتے ساتہہ اونکے کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اونکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حروراء بالمد کے اور قصر کے نام ایک گانو کا ہے نواح کوفہ سے کہ اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچہہ غنیمت مین سے یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اونکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کرے اور عورت کو اوس صورت مین کہ دوا کرے بیمارون کی شرح وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُمْتُ عَلٰی اَکَمَۃٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَادَیْتُ ثَلٰثًا یَا صَبَاحَاہُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْہِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْہِمْ وَاَعْقِرُ بِہِمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ بَعِیْرٍ مِنْ ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُہٗ وَرَاءَ ظَہْرِیْ ثُمَّ اتَّبَعْتُہُمْ اَرْمِیْہِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثِیْنَ بُرْدَۃً وَثَلٰثِیْنَ رُمْحًا یَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْہِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَۃِ یَعْرِفُہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی رَاَیْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ فُرْسَانِنَا الْیَوْمَ اَبُوْ قَتَادَۃَ وَخَیْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَۃُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَہْمَیْنِ سَہْمَ الْفَارِسِ وَسَہْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَہُمَا لِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاءَہٗ عَلَی الْعَضْبَاءِ رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کی ساتھ رباح کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور میں تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہم نے ناگہان عبدالرحمن فزاری نے کہ کافر نام تھا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹونکو پس کھڑا ہوا میں اوپر ایک ٹیلے کے اور سامنے کیا میں نے منہ طرف مدینہ کے اور پکارا میں تین بار یا صباحاہ اور یہ لفظ خبردار ہونے دشمن کے نزدیک بھی ہی پھر نکلا میں پیچھے اوس قوم کے اور مارتا تھا اونکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا اور کہتا تھا میں ہون بیٹا اکوع کا اور آجکا دن لڑائی کا ہی یعنی ہلاک ہونے کمینونکا [illegible] پس ہمیشہ رہا میں تیر مارتا اونکو اور کونچیں کاٹتا تھا میں سواریوں اونکی کے یہانتک کہ نہیں چھوڑا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر کہ ڈالا میں نے اوسکو پیچھے پشت اپنے کے پھر پیچھے لگا میں اونکے درحالیکہ تیر مارتا تھا اونکو یہانتک کہ ڈالدیں انہوں نے زیادہ تیس سے چادریں اور تیس نیزے سے ہلکے ہوتے تھے یعنی بار ہلکی ہون اور جلد بھاگیں اور نہیں ڈالتے تھے وہ کسی چیز کو مگر کر رکھتا تھا میں اوسپر نشانی پتھر کی کہ پہچان لیں اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے یعنی اگر پیچھے آوین یہانتک کہ دیکھا میں نے سواروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ملے ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبدالرحمن کے یعنی جب اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹے تھے پس قتل کیا ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سوارون ہمارے کا آجکے دن ابو قتادہ ہی اور بہترین پیادوں ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نے پھر دیے مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا پس جمع کیا دونوں حصونکو واسطے میرے اکٹھا پھر بٹھالیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تھا درحالیکہ پھرنے والے تھے طرف مدینہ کی نقل کی ہی مسلم نے ف رضع جمع راضع کی ہی [illegible] اور آرام ساتھ [illegible] جمع ارم [illegible] علامت و نشانہ [illegible] راہ کی یاد [illegible] قائم کرتے [illegible] عرب کی راہ میں کوئی چیز پائی اور اپنی ساتھ نہ لیجاسکے تو پتھر اوسپر رکھدیتے تا وقت پھرنے کے پہچان لیں [illegible] حصہ سوار کا کہ وہ تین حصے ہیں یا دو حصے بحسب اختلاف [illegible] اور پیادے کا یعنی دو یا تین حصے سوار کا ساتھ حصے پیادے کے اس سبب سے کہ بڑی محنت اس غزوہ کی سلمہ نے کی تھی اور امام کو روا ہی کہ دیوے زیادہ حصہ [illegible] اوسکو کہ [illegible] جہاد میں کی ہو تا لوگوں کو زیادہ رغبت ہووے بیچ سعی کرنے کے جہاد میں ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِہِمْ خَاصَّۃً سِوٰی قِسْمَۃِ عَامَّۃِ الْجَیْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے حصہ زیادہ بعض اون شخصوں کو کہ بھیجے تھے لشکروں میں سے واسطے نفسوں [illegible]

اونکو خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت بعضی غازیوں کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت میں سے واسطے رغبت دلانے کے قتال میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَّ الشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوا حصہ ہمارے کے خمس میں سے پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنوں نے یعنے کافروں نے پہر غالب ہوئے کافروں پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمرؓ کو یعنے اور غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہی کہ بہاگ گیا غلام عبداللہؓ کا اور جا ملا روم میں پس غالب آئے اوپر مسلمان پس پہیر دیا عبداللہؓ پر یعنی غلام کو خالد بن ولیدؓ نے اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہا رحمت ہوا اللہ کی اوپر اور سلام نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانکی غلام بہاگ ہوئے کو پکڑلیں تو مالک نہیں ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکے مالک کو پہلی قسمت کے اور بعد اوسکے اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر بہاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب میں اور کفار پکڑلیں اوسکو تو نہیں مالک ہوتے اوسکے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبین نے کہا کہ مالک ہو جاتے ہیں وہ اوسکے اور یہی کہا مالک اور احمد رح نے لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہیں وہ بالاتفاق اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اوسکے ۱۲ ع **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی جبیر بن مطعمؓ سے کہا چلا میں اور عثمانؓ بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہم نے کہ دیا آپنے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ میں ہیں بہ نسبت آپ کے پس فرمایا سوا اسکی نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں کہا جبیرؓ نے اور نہیں تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے کہ عثمانؓ تہے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیرؓ تہے کچہہ نقل کی یہہ بخاری نے ف اور ہم یعنی میں اور عثمانؓ اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کے ہیں بہ نسبت آپکے اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کے ہیں اور یہہ یوں ہی کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہیں اور عبد مناف چوتہے جد ہمارے اور آپ کے ہیں اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہے اور ایک ہیں یعنی مانند شئی واحد کے ہیں اسبب سے کہ تہے وہ موافق اور محبت آپسمیں اور مددگار آپس میں تہے درمیان انکی مخالفت جاہلیت میں اور اسلام میں تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپکے عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع شرا نکریں یہاں تک کہ سپرد کریں وے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں اور اوسوقت میں بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتہہ متحد و موافق تہے اور نہیں تقسیم کیا الخ یعنی اسلیے کہ نہ تہی درمیان انکی اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتہی پس اسلیے محروم کیا انکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربی سے تہے ۱۲ ع ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ**

عصبت

عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَہَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹھہر رہو اوسکے بیچ حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی
پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطے اللہ اور رسول اوسکی کی ہی پھر وہ واسطے تمہارے نقل کی یہہ مسلم نے ف ٹھہر و بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کے
کہ خالی کر دیا اوس بستی کو رہنی والون اوسکی نی اور صلح کی ساتھ تمہارے کہ اوسکو فی کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہارے ہی لیے نہین ہی بلکہ مشترک ہی
درمیان تمہارے اور درمیان اونکی کہ نہین نکلے ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سے اسلیے کہ مثل اس مال کی ہوتا ہی فی اور فی نہین خاص ہی واسطے نکلنے والون کے
لڑنیکے لیے اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تمنے اوسکو ساتھ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پھر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطے تمہارے ہی کہا
ابن ملک نے یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سے پانچوان حصہ واسطے اللہ اور رسول اوسکے اور تقسیم کیا جاوے گا باقی اوس سے اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مال
فی مین سے خمس نہ نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اوسمین بھی مانند مال غنیمت کے پس یہہ حدیث حجت ہی اوپر اوسکے اور کہا بعضی علماء ہمارے نے
شارحین میں سے کہ مراد ساتھ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نے اسحال مین کہ آنحضرت اونمین نہ تھے پس لشکر کی ہی اور مراد دوسری قسم سے وہ ہی
کہ آنحضرت اونمین تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اونکی لیے تھا ع ح وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ
انصاریہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتے ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور فی مین
اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اونکے آگ ہی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَہَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَہَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَہٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَھُوَ اَتَمُّ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا
اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہارے کو اسحال مین کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہووے اوسکی گردن
پر اونٹ کہ واسطے اوسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای
رسول خدا کی فریادرسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوتا مین واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہین دفع
کر سکتا مین تجھسے عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی مینے تجھکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سے کسیکو کہ آوے دن قیامت کے اسحال سے کہ اوسکی گردن پر گھوڑا
ہو واسطے اوسکے ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینے

اوٹھاتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف نہ اوٹھاتے اور نہ لیجاتے حضرت کے پاس تقسیم کیلیے یعنی آنحضرت واسطے اوسکو اور اتفاق کیتے ہین علما اوپر اسکے کہ جائز ہی غازیونکو کہانا طعام غنیمت مین سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جبتک کہ دار الحرب مین ہین ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا او نہون نے پایا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سے دن خیبر کے پس اوٹہایا مینے اوسکو اور چپٹایا اپنے سے اور کہا مینے یعنی اپنے دل مین یا زبان سے نہ دونگا آج کے دن کسیکو اسمین سے کچھ پس پہر کر دیکہا مینے پس ناگہان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تہے طرف میری یعنی اس فعل میری سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصابیح والینے بیان ذکر کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتونپر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نے ف جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان بہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ حلال کین غنیمتین ق ج **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکے لیے ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اوسدن بیس شخصونکو اور لیے اسباب انکے نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عوف اور خالد بن الولید سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کی کہ وہ قتل کرنیوالے کے لیے ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سے یعنی جیسے کہ غنیمت مین سے نکالتے تہے نقل کی یہہ ابو داود نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا حصہ سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے تلوار ابو جہل کی اور تہے ابن مسعود کہ قتل کیا تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نے ف ابو جہل کو دو انصاری جوانونے مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہے اوسکے قتل کرنے مین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سے شمشیر اوسکی اسباب مین سے ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سے یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہوچکا ہی ع **وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ لِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ** اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کے سے کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہ مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اونہون نے حضرت سے یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتیار اور رہون ساتہ مجاہدون کے پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا

آنحضرت صلعم نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کی غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت کے روبرو ایک منتر کہ تھا
میں پڑھتا اوسکو دیوانوں پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعضے منتر کے اور رہنے دینے بعضے منتر کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق روایت
ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے ف کلام کیا میری مقدمہ میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کے لیے بجلیں یا خدمت
کے لیے اور ظاہر بعضے کلمات منتر کے اچھے ہونگے اور بعضے قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھوں کے ح وَعَنْ مُجَمِّعِ
بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ
الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ
أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہے مجمع بن جاریہ
سے کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر
ایک ہزار اور پانسو آدمیوں کا اونمیں تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا حدیث
ابن عمر کی صحیح ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اوسنے کہا تین سو سوار اور نہ تھے وہ مگر
دو سو سوار ف ساتھ اس حدیث مجمع کی دلیل پکڑتے ہیں اونہوں نے کہ سواروں کو دو حصے دیتے ہیں جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جب تین
سو سواروں میں ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چہ حصے ہوگئے اور بارہ حصے باقی ہی پس ہر سو پیادوں کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں کہ
سواروں کے لیے تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں ٹہہتا اسلیے کہ حصے سواروں کے اس تقدیر پر نو ہوتے ہیں اور حصے پیادوں کے بارہ پس
حصے اکیس ہوتے ہیں اور ابن عباس اور ابن عمر رضی سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہی لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمر کی ناطق
ہی ساتھ اسکے کہ سوار کے تین حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اوسکی اوپر مذکور
ہوچکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلف آئی ہیں ایک روایت میں چودہ سو اور سوار دو سو ح وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ
فہری سے کہ کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی
یہہ ابوداود نے ف یعنے اگر اوٹھتی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتدای غزوہ کے اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنوں کی پہلے پہنچنے لشکر کے تو دیتے
حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت اونمیں سے
بیچ جنگ دشمنوں کے مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت میں سے اور باقی میں اونکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ
میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کے زیادہ ہی کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنے کے کہ سب تھکے ہوئے ہیں اوس وقت میں جنگ
کرنی مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ بھی زیادہ بسبب شقت بیشی کے دیتے تھے ح وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ
بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حبیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس
نکالنے کے یعنی ابتدا جہاد میں اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا
چوتھائی کا ابتدا جہاد میں اور تہائی کا وقت پھرنے کے اوسپر یہہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالتے تھے پیچھے اوسکے اور یہاں بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد اوسکے چوتھائی
یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ح وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا

رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی سلیم یقال لہ معن بن یزید فاتیتہ بہا فقسمہا بین المسلمین و اعطانی منہا مثل ما اعطی رجلا منہم ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطیتک رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہ کہا پائی مینی زمین روم مین ایک ٹھلیا سرخ کہ اوسمین دینار تہی نہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کے اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس ٹہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانون کی یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اوسمین سے مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکے دیا کچہہ زیادہ نہدیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچہی خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور دون سے نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ دینا بعد خمس کے ہوتا ہے پس اوس مال مین ہوکہ اوس مال مین خمس ہی اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر وغلبہ کافرونسی لین کہ اوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہوا ہو اور یہ مال فیء ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ؀ح

وعن ابی موسی الاشعری قال قدمنا فوافقنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر فاسہم لنا اوقال فاعطانا منہا وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منہا شیئا الا لمن شہد معہ الا اصحاب سفینتنا جعفرا واصحابہ اسہم لہم معہم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطے کسیکے کہ غائب تہا فتح خیبر سے اوسمین سی کچہہ مگر واسطے اوس شخص کے کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارون اونکی کو حصے دیے کشتی والونکو ساتہہ اونکے کہ حاضر تہے نقل کی یہہ ابوداود نی ف ابوموسی رض یمن سی مکہ مین تشریف لائی اور اسلام لائی پہر ہجرت کرکر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بہی وہان ہجرت کرگئی تہی جب اونہون نے خبر حضرت کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہونچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دیا اونکو اس سبب سے تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنے غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کے تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہو اوسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا یہی اور جو قائل نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیون کے تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ؀ح

وعن یزید بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درہمین رواہ مالک وابوداود والنسائی اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا گیا دن فتح خیبر کے پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنی وسکیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اوپر یار اپنے یعنی مین نہین نماز پڑہتی کا اوسکے جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہری لوگون کے اس سبب کی یعنی بسبب نماز نہ پڑہنی حضرت کے کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اوسکا پس پائی ہمنے پوتہین پوتیون یہود کے سے کہ نہ برابر تہین دو درہمون کے یعنی قیمت اونکی دو درہمون سے کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نے

وعن عبداللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب غنیمۃ امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمہم فیخمسہ ویقسمہ فجاء رجل یوما بعد ذلک بزمام من شعر فقال یا رسول اللہ ہذا فیما

كُنَّا أَصَبْنَا مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت بہونچتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اوسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرتا پس ندا کرتے بلال لوگوں میں پس لاتی لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سے نکالتی اور تقسیم کرتے اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدوں کے پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصے کی ایک مہار بالوں کی پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہہ ہے وہ چیز کہ تہی کہ پہونچی تہی ہمکو غنیمت مین سے فرمایا کیا سنا تہا تو نی بلال کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہاں یعنی سنا تہا پس فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجکو اس سے کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوسنے یعنی کچہہ بیچ دیر کر لانیکے فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اوسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اوسکو تجہسے نقل کی یہہ ابوداود نے

ف حضرت نے وہ مہار اوس سے اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدوں کا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئے تہے مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پونہچانا اوسمین سے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے اور عمر رض نے جلادیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سے اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے

ف مارا اوسکو از راہ تعزیر کی اور بعضی اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلادیجے سوا حیوان اور مصحف مجید کے اور اوس چیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیے کہ حق مجاہدوں کا ہی اور تینوں امام کہتی ہین کہ اسباب نہ جلاتے لیکن تعزیر دیجائے اور حمل کیا ہی حدیث کو زجر و وعید پر

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سی اظہار اوسکا نکرے کہ فلانے نے خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکے ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابوداود نے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدکرنے غنیمتوں کے سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاوین یعنی سبب عدم ملک کے نقل کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہہ کہ بیچے جاوین حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاوین نقل کی یہہ دارمی نے

ف یعنی اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہین سبب عدم ملک کے نزدیک اوسکے کہ موقوف کہتا ہی ملک قسمت پر اور سبب جہل نفس مبیع کے اور صفت اوسکے کہ مالک ہے بعد تقسیم کے ع؛

وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بنت قیس سے کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین ہی یعنی نفس کو اچہا معلوم ہوتا ہی اور دلکش ہی پس جو شخص پہونچا اوسکو ساتہہ حق اوسکی یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہی واسطے اوسکی بیچ اوسکے اور بہت سے متصرف کرنیوالی ہین اوس چیز کہ چاہا اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کے سے اور رسول اوسکی سے یعنی غنیمت کے قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کہ نہین ہی واسطے اوسکی دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ

اور

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین بیچ اوسکی دن احد کے **ف** حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کے زیادہ حصہ سی غنیمت مین سے
کہ یہہ بات اور کو سوای حضرت کے جائز نہتی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سے لیا حضرت نے اوسکو اور
رکہتی ہین لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کے۔ اور تلوارین حضرت کی ورقاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی دن بدر کی وہ کافر مارا گیا
پہر حضرت نی بخشی وہ تلوار حضرت علی رض کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین ہڈی سی تہی
اوسکی اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پہر ہلائی دوسری بار پس اچہی ہو گئی بہتر اوس چیز سے کہ تہی پس تعبیر ہوئی
اسکی ساتہہ شکست کی کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ع ج وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سے یعنی غنیمت
مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کر دی اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن
آخرت کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین مین سے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابو داود نے
ف اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونے کا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا
کہ سوار ہونا باعث دبلاپی کا ہوتا ہی ع ج وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ
فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہے تم پانچوان حصہ
نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہونچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اوس
چیز کے کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** پانچوان حصہ نکالتے تہے الخ یعنی نکالتے تہے خمس اوس مین سے یا جو کچہ
کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیے
ولیکن چاہیے کہ زیادہ بہی قدر کفایت سے نہ لے ع ج وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اون چیزون کے کہ کہایا اوس سے نقل کی یہہ ابو داود نے
وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي
الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
قاسم مولی عبد الرحمن کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ تہے ہم کہاتے اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج اونٹ ذبح کرتے
اور کہاتے اور نہ تقسیم کرتے ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتے ہم البتہ پہرنے والے طرف ڈیرون اپنے کے یعنی سفر مین اسحال مین کہ خورجیان ہماری گوشت
اونٹ کے سی بہری ہوئی ہوتین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سی نہین جائز یہہ کہ کہاسں دانہ کہلاوین غنیمت

ہیں ہو اور یہ کہا ہیں اوسی اسلئے کہ ضرورۃ دفع ہوئی اور اباحت کہ تھی دار الحرب میں باعتبار ضرورۃ کی تھی اور جب کہ ساتھ زائد ہو طعام کہانے سے وہ
پہیر دی اوسکو طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب میں اگرچہ نفع اوٹھایا ہو ع وعن عبادة بن الصامت ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان يقول ادوا الخياط والمخيط واياكم والغلول فانه عار على اهله يوم القيمة رواه الدارمي ورواه
النسائي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ۔ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
ادا کر دیا کرو دہاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت میں سے اسقدر بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت میں یا مطلق اسلئے کہ تحقیق خیانت ننگ
عار ہوگا خیانت کرنیوالوں پر دن قیامت کے نقل کی یہہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اونسے اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال دنا النبي صلى الله عليه وسلم من بعير فاخذ وبرة من سنامه
ثم قال يا ايها الناس انه ليس لي من هذا الفيء شيء ولا هذا ورفع اصبعه الا الخمس والخمس مردود عليكم فادوا
الخياط والمخيط فقام رجل في يده كبة من شعر فقال اخذت هذه لاصلح بها بردعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال اما اذا بلغت ما ارى فلا ارب لي فيها ونبذها رواه ابو داود
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ
کے پس لی پشم اوسکی اوسکی کوہان میں سے پہر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہیں واسطے میرے اس مال فیٔ میں سے کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی
اونگلی اپنی یعنی جس اونگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگوں کے دکہانیکو لیکن خمس اور خمس بہی تمہیں پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح میں قسم
ہتیار اور گہوڑی وغیرہ کے پس ادا کر دیا کرو دہاگا اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکے ہاتہہ میں ایک ٹکڑا تہا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا میں نے اوسکو تاکہ درست کروں
میں ساتہہ اوسکے پالان کی نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبد المطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہی
یعنی جو چیز کہ میرا اور اونکا حصہ ہی اوسکی میں نے معاف کیا ہمنے اوسکو تیرے لئے اور جو کچہہ کہ اور مجاہدوں کے حصہ کا ہی وہ سکو تو بخشوانا اونسے چاہیئے پس کہا اوس شخص نے
جس وقت کہ پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجکو اوسمیں اور پہینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نے ۔ وعن عمرو
بن عبسة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بعير من المغنم فلما سلم اخذ وبرة من جنب البعير ثم قال
ولا يحل لي من غنائمكم مثل هذا الا الخمس والخمس مردود فيكم رواه ابو داود ۔ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ
سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تہا غنیمت میں کا یعنی اوسکو سترہ کیا پس جبکہ
سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سے پہر فرمایا نہیں حلال ہی واسطے میرے تمہاری غنیمتوں میں سے مانند اسکی مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بہی خرچ
کیا جاتا ہی بیچ حاجتوں تمہاری کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف پہلو سے یعنی کوہانکی ایک جانب سے پس ہوگا قصد سترہ یا اوسکے پہلو سے پس ہوگا قصد
ع وعن جبير بن مطعم قال لما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم سهم ذوي القربى بين بني هاشم وبني المطلب
اتيته انا وعثمان بن عفان فقلنا يا رسول الله هؤلاء اخواننا من بني هاشم لا ننكر فضلهم لمكانك الذي وضعك الله
منهم ارايت اخواننا من بني المطلب اعطيتهم وتركتنا وانما قرابتنا وقرابتهم واحدة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد هكذا وشبك بين اصابعه رواه الشافعي وفي
رواية ابي داود والنسائي نحوه وفيه انا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا اسلام

وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہہ بہائی ہمارے بنی ہاشم مین سی نہین انکار کرتے ہم بزرگی اونکا بسبب ہونے آپکے کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نے بنی ہاشم مین یعنی پس وہ افضل ہمسے ہوی بسبب ہونے انکے قریب تر آپ سی یہہ نسبت ہمارے اسلیے کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے کہ دیا بہائیون ہمارے کو کہ بنی المطلب ہین اور چہوڑا آپنے ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سے آپنے ہمکو ندیا اور سوا اسکے نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کہ جبیر اونہین سے تہی اور بنی عبد شمس کے کہ عثمان اونہین سے تہے اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسلیے کہ باپ اونکے بہائی ہاشم کے ہین اور باپ ہمارے بہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز سی اور داخل کین انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین نقل کی یہہ شافعی نے اور بیچ روایت ابی داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بیٹے مطلب کے نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی اونگلیان دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَیْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰى یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَیَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِیْ تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَیُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّیْفَیْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کے پس دیکہا مینے داہنی اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تہے پس آرزو کی مینے یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دلیر تر کے ان دونون جوانون سے یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجہکو بہی معیوب کرین پس چہوکا مجہکو ایک نے اون دونون مین سی اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینے کہ ہان جانتا ہون لیکن کیا ہی غرض تجہکو طرف اوسکے اے بہتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہون مین کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ مین ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد بازہم مین سے یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلے مریگا میں یا وہ کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا مینے سبب اس کہنے اوسکے کی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نے اور چہوکا مجہکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس نہ دیر لگی کی مینے کہ دیکہا مینے طرف ابو جہل کے کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا

سنئے اون دونوں لڑکونکو کیا نہیں دیکھتے تم اوس شخص کو کہ پھرتا ہے یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچھتے تھے مجہسے حال اوسکا یعنے دیکھو ابو جہل یہی ہے کہا عبد الرحمن نے پس جلدی کی دونوں لڑکوں نے ابو جہل کی طرف ساتھہ تلواروں اپنی کے پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پھر پھرے دونوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کون ہے جسنے تم دونوں میں سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نے اون دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا اوسکو فرمایا کیا پونچھ ڈالیں ہیں تم نے اپنی تلواریں پس کہا کہ نہیں پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونوں تلواروں کے پس فرمایا تم دونوں نے قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اسباب ابو جہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونوں شخص قتل کرنیوالے ابو جہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا تھے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور صحیح بخاری میں کہا معوذ بن عفرا ساتھہ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آئندہ میں آویگا کہ مارا ابو جہل کو دو بیٹوں عفرا کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہہ اوسکی یہہ ہے کہ دونوں ایک ماں سے تھے کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونوں کے مختلف پس ایک یعنی عمرو کے باپ کا نام جموح ہے اور باپ دوسریکا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نے لکہا ہے کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہے اور اس مقام میں دو شبہ وارد ہوتے ہیں ایک تو یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے مارا ہے پس کیا وجہ تخصیص ایک کی ساتھہ دینے اسباب کی کیا ہے جواب یہہ ہے کہ شاید دونوں شریک ہوں مارنے میں ولیکن جسنے سست کیا اور جیسے پھر نہ دشمن سے باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسرے نے بھی اگرچہ زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے واسطے خوش کرنے دوسرے کے تہا اور شبہ دوسرا یہہ ہے کہ فصل دوسری کی حدیث ابن مسعود کی میں گذرا کہ حضرت نے تنفیل کی مجکو شمشیر ابو جہل کی اور یہہ بھی آیا ہے کہ ابن مسعود نے مارا ابو جہل کو پس وجہ اوسکی کیا ہے جواب یہہ ہے کہ ابن مسعود نے پائی ابو جہل میں رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب میں سے کہ وہ شمشیر تھی اور بعضی بارے میں اسکے یہی نقل کیا گیا ہے کہ امام مخیر ہے اسباب میں جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول میں چہٹکارا ہے دونوں اشکال سے ۔ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَہْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِہٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَہْلٍ فَقَالَ وَہَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہے کہ دیکھے واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابو جہل نے یعنی کیا ہے حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہے پس گئے ابن مسعود پس پایا ابو جہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹوں عفرا کے نے یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے داڑہی ابو جہل کی اور کہا تو ابو جہل ہے پس کہا ابو جہل نے کیا تو زیادہ ہے اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سے کوئی نہیں ہے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی مجہسے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عار نہیں ہے مجہہ پر بیچ قتل کرنے تمہارے کے مجکو سوا اسکے کہ مارنے والے میرے زراعت کرنیوالے ہیں پس اگر غیر اونکے قتل کرتے مجکو تو خوب تہا میرے نزدیک اشارہ کیا ابو جہل نے ساتھہ اسکے طرف بیٹوں عفرا کے کہ جنہوں نے قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونوں انصار میں سے تھے اور انصار صاحب کہیتیوں اور کہجوروں کے تھے ۔ ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَہْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ رَجُلًا ہُوَ اَعْجَبُہُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَکَرَ ذٰلِکَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَہٗ بِمِثْلِ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْہِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

لَهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ ٭ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھہ مال ایک جماعت کو اسحال میں کہ میں بیٹھا ہوا تہا پس چھوڑا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تہا اونمین طرف میری یعنی دین مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینے یعنی حضرت سے کیا ہی واسطے فلانی کو یعنی کیا سبب ہے کہ آپنے اوسکو کچھہ نہ دیا قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار ذکر کیا اور جواب دیا حضرت نے اوسکو ساتہہ مانند اوس کلام اول کے پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین اپنی منہ کے بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی کو وہ تصدیق ہی ٭ ف ٭ بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سے متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد پر کہ سامنے حضرت کے حجت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکے نہ دینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکے الخ یعنی مال کی دینے سے لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خفا نہووے اور کفر مین نہ پڑے پس مبالغہ کرنا بیچ سوال کرنیکے ساتہہ دینے اوسکے سند پکڑ کر ساتہہ ہونے اوسکے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتہہ ہونے اوسکے ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نہ رہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن ہر گاہ کہ تہا تلفظ ساتہہ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تہا بیچ تکلم کرنیکے ساتہہ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ نہ ہو تی بیچ ایمان پر اور مراد رکہتی ہین سبب تصدیق قلبی کی اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کے ٭ فافہم ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ٭ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطے اوسکے پس بیعت کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت مین سے اور نہین حصہ کیا واسطے کسیکے کہ غائب تہا بدر سے سوا حضرت عثمان کے نقل کی یہہ ابو داود نے ٭ ف ٭ جب حضرت بدر مین پہنچے تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرت نے حضرت عثمان کو واسطے بیمار داری حضرت رقیہ کی مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کو گیا ہی اور مین آپ اوسکی طرف سے بیعت کرتا ہون پس حضرت نے بایان ہاتہہ اپنا اوپر داہنے ہاتہہ اپنی کے مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ اوسکے لیے نکالا غنیمت مین سے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ٭ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہہ نسائی نے ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا

فحبست حتی فتح اللہ علیہ فجمع الغنائم فجاءت یعنی النار لتاکلہا فلم تطعمہا فقال ان فیکم غلولا فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فلزقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فجاءوا براس مثل راس بقرۃ من الذہب فوضعہا فجاءت النار فاکلتہا زاد فی روایۃ فلم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل اللہ لنا الغنائم رای ضعفنا وعجزنا فاحلہا لنا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی نبیوں میں سے یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر میں اور صحبت کرے اوس سے اور ابتک نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہیں ڈالی چہت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جننے اونکا پہر نکلا وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک ہوئے اوس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکہتے تہے اوس وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب آخر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتہہ چلنے کے اور مین بہی حکم کیا گیا ہوں ساتہہ فتح کرنے اس بستی کے ای اللہ ٹہہرا اوسکو ہمپر پس ٹہہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نے اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس نہ کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمہارے اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتہہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہی خیانت پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا اوس نی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس حلال نہ تہی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے پہر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اون نبی علیہ السلام نے اون لوگونکو اپنے ساتہہ چلنے جہاد کے لیے منع اسلیے کیا کہ دل کو جو تعلق اون مین ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیے تعلقات سی تاکہ بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہہرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہیں ٹہہرایا گیا آفتاب کسیکے لیے سوائے یوشع بن نون کے پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کی سی ہی حال آنکہ ٹہہرایا گیا ہی حضرت کے لیے بہی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نہیں ٹہہر گیا کسی پیغمبر کے لیے پیغمبرونمین مگر یوشع بن نون کے لیے انتہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلے ٹہہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے لیے اور حضرت کے لیے رد کیا گیا ہی آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالے نے حضرت کے لیے یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسرے دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کے حضرت علی کے لیے پہرا ہی کہ حضرت اونکی زانو پر لیٹے تہے پس وحی آئی اور حضرت علی کی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہاسکے اور عصر کی نماز اونکی فوت ہوگئی پہر حضرت نے دعا کی اونکے لیے اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضے علماء نے اسمین کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ یعنی اگلی امتون مین حکم الہی یون تہا کہ غنیمت جنگل مین رکہدیتے تہے اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلادیتی اور یہہ علامت قبولیت کی تہی ع ج ع

وعن ابن عباس قال حدثنی عمر قال لما کان یوم خیبر اقبل نفر من صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا فلان شہید وفلان شہید حتی مروا علی رجل فقالوا فلان شہید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا انی رایتہ فی النار فی بردۃ غلہا او عباءۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب اذہب فناد فی الناس انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون قال فخرجت فنادیت الا انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو عمر نے کہ جب دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

حدیث کی اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں چار درہم ہوئے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم ہوئے اور اون فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہیں کہ ہر مہینے میں ایک درہم ہوا اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضی سے اور انکار نہیں کیا اوسکا کسیئے مہاجرین و انصار میں سے اور اس حدیث میں ایک ایک دینار جو لیتی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اوپر کہ یہہ بطریق صلح کے تہا اسلیے کہ یمن نہیں فتح کیا گیا تہا عنوۃ یعنی لڑکر بلکہ از راہ صلح کے یمن واقع ہوئی صلح اوپر اسکے کہ اہل یمن فقیر تہے پس مقرر کیا اونپر جو کچھہ کہ مقرر تہا فقرا پر انتہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق دو قبلے ایک زمین میں اور نہیں مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف نہیں لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین میں بطریق مساوات کے نہ چاہیئیں یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب میں کہ درمیان کافروں کے اور ذلیل ہونا اونمیں اور کافرونکو دار الاسلام میں بغیر جزیہ کی نہ رہنے دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی اونکو منع ہو اوٹہانے دے کہ اظہار رسوم کفر کریں کہ ان دونوں صورتوں میں کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہیں اور یہہ چاہیئے نہیں بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہوں اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنے یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سے تا اوسمیں دو قبلے نہوں باعتبار اسکے کہ اہل کتاب و اہل قبلہ ہیں اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہیں مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تہا اور مسلمان ہوگیا پہلے ادا جزیہ کے تو مطالبہ نکیا جاوی اوس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہیں ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اوسکو خالد نے اور اونکی ہمراہیوں نے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوسکے خون اوسکا اور صلح کی اوس سے جزیہ پر نقل کی یہہ ابو داود نے ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ہی اور زیر دال کے بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زیر دال کے اور جزم واو کے نام ہی ایک شہر کا شہروں شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تہا اوسکے لیے حضرت نے حکم دیا تہا کہ مار نہ ڈالیں اوسکو میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا انتہی ح وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنے اپنے نانا سے اوسنے نقل کی باپ اپنے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکے نہیں کہ عشر یعنے دسواں حصہ اوپر یہود و نصاری کی ہی اور نہیں مسلمانوں پر دسواں حصہ یعنی بلکہ چالیسواں حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف مراد دسواں حصہ مال تجارت کا ہی نہ دسواں صدقات کا اسلیے کہ مسلمانوں پر دسواں حصہ صدقات کا ہی پیداوار زمین میں اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ کہ لازم ہی عشر سے وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اوسپر وقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہیں کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہیں مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتے ہوں ہم سے دسواں حصہ وقت داخل ہونے ہمارے شہروں اونکے میں تجارت کو لیتے ہوں تو لیں گے ہم بہی اونسے اوسوقت کہ آویں وے شہروں ہمارے میں اور اگر وے نہ لیتے ہوں گے ہم بہی

توہم بہی بس لیں گے اونسے ؛ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کیلیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ وہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہی اونپر حق ہی یعنے حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنے اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینے قرض ورمانند اوسکیکے اور نہ ہم لیتے ہین اونسے یعنے زبردستی پس حاصل یہ ہی ہمکو سبب اضطرار و ضرر عظیم پہنچتا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کرین وہ یعنے ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنے زبردستی ف یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہو گذرے اونکی یہان سے اوسکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلتے اور وہان پہونچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ کو ہاتھہ اونہون سے تنگ ہوکر یہہ حال حضرت سے عرض کیا اوسپر حضرت نے یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہوا اونپر اور اوترنے والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکے مال کا بغیر اونکی خوشی کے ؛ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سے یہہ کہ عمر بن الخطاب نے معین کیا جزیہ سونے والون پر یعنی جسکی ہان سونا بہت ہو چہار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکے کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نے ف اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہے کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اونپر ضیافت اونکی کہ گذرین اونپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ سے ؛ع

بَابُ الصُّلْحِ

باب ہی بیچ بیان صلح کے ف صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سی ضد فساد کی بمعنی تباہی کے اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سے چہٹے سال ہجری مین اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین برس گذری تو کافرون نے عہد توڑا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تہے حضرت کے اور قصہ اوسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ؛ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی کہا دونون نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اوپر کئی سو کے اصحاب اپنے سے یعنی جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی قلادہ باندہا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندہا ذو الحلیفہ عمرہ کیلیے اور چلے یہانتک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ اوتار جاتی ہین مکہ والون اوس طرف بیٹہہ گئی ساتہہ حضرت کے اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگون نے حل حل

وقت کہ اوتہاتی کے لیے تہمہ کلمہ وہتی ہین اوکی تصواتی اوکی تصواتی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں اوسکی تصواری اورنہیں عادت اوسکی اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنے والی ہاتی کی نے یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کو کہ واسطے ڈہانی کعبہ معظمہ کے
لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصواکو روکا تا واقع نہو لڑائی اورخون ریزی حرم مین پہلی وقت اوسکی سے پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگے قریش مجہسے کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچہہ قریش مجہسے
وہانکی تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس اوٹہی وہ پہر کیسو ہوگئی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی ومتوجہ ہوئی اورطرف یہانتک کہ
اوتری بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تہوڑا ساتہا پانی اوسمین یعنی ایک گرہیچ مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر اوتری لیتی تہی پانی کو آدمی کہ تہوڑا
تہوڑا پس نہ درنگ کی لوگون نے یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوسپانیکو یعنی تہوڑا پانیکو کہ درنگ کری اورٹہہرے بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیاسکی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنی ترکش میں سے پہر حکم فرمایا صحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش
مارتا رہا پانی واسطے اونکی ساتہہ سیر ابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری اونکو یہانتک کہ پہری پانی ہی یعنی پہری اورہنوز پانی باقی تہا ف حدیبیہ نام ایک موضع
کا ہی قریب مکہ کی کہ کچہہ اوسکا حرم مین ہی اور وہ کوس ہی مکہ سی اوربیچ دس اورکتنی سوکی اختلاف کہتی ہین یامین مین سی تونک کو اور یہان مبہم لائی تعبیر
نکیا اسلیے کہ روایتین اوکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اوربعضی مین پندرہ سو اوربعضی مین ایک ہزار وچار سو یا زیادہ
اوریہہ عبارت غریب ہی اسلیے کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ایکہزار چارسو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذلک اور تطبیق ان روایات مین یون ہی گئی ہی کہ پہلی حضرت
ساتہہ چارسو صحابیون کے نکلی بعد ازان بنسبت نوبت زائد ہوتی گئی پس جسنی کہ اول دیکہا کہ ایک ہزار چار سو دیکہی بعد ازان ورفوج آئی اونکو دیکہا اور جسنی
دیکہا سدرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق ویقین نکی کہا ہزار وچار سو یا زیادہ ت ح فبینما ہم کذلک اذ جاء بدیل بن ورقاء الخزاعی فی نفر من خزاعۃ
ثم اتاہ عروۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا ما قاضی
علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن
عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلی ان
لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات
الآیۃ فنہاہم اللہ تعالی ان یردوہن وامرہم ان یردوا الصداق پس اسوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہے ناگہان آیا یعنی
واسطے صلح کے بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ سے پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری
نے حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکہہ تو یہہ
وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے
ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکہہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور
اگرچہ جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہو ای علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سی کوئی شخص اگرچہ ہووی تمہاری دین پر مگر پہیر
بہیجدیجیو پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہان یہی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہہ اور روایت ہی بخاری کی کہ اونمین اسیقدر ہی
پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی یہہ لکہنی صلحنامہ کیسی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابیونکو کہڑی ہو اور

ذبح کر یعنی جانور ہدی کے پہر مسئلہ اوپر یہہ آئین تہی ایک عورتین مسلمان تو کر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آوی
تمہاری پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالی نی یہہ کہ پہیر دین انکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہہ کہ پہیر دین مہر
مسئلہ اور یہہ حکم احصار کا ہی پس مذہب شافعی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو اسلیے کہ حدیبیہ زمین حل سی ہی نہ حرم سی اور ہمارے نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط
ہی اور اوسکا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مولف نی یہان بہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری مین سمجھی جاتی
ہوتی ہی اور پہیر دین مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کی پیچہ طلب انکی کے آوین اور مہر دی چکی ہوون تو مہر انکا پہیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ
سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پہیر دینی مہر کا اور طلب کرنیکا اوسوقت مین ہوا تہا پہر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پہیر دینی پر ہوئی تہی جب عورتین آئین تو اللہ
تعالی نی حکم بہیجا کہ صلح مین مردونکا پہیرنا قرار پایا تہا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کے نہ پہیرنا چاہیے ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ
أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ
تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ
وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي
لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ
إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ أَبِي سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ
فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ
مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ
فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پہر پہرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سے تہے
اور وہ تہی مسلمان پس بہیجے کفار قریش نے اوسکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے
وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہونچے وہ ذوالحلیفہ مین اوتری اسحال مین کہ کہاتی تہی کہجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون
دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ تلوار تیری ای فلانے اچہی ہی دکہلا مجکو تا دیکہون مین طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نے
ابو بصیر کو اوپر لیکہنی تلوار کی پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہوگیا وہ یعنی مرگیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا
مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بسبب خوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین بہی
مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین اسکی کہ قتل کیا جاؤن پس آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہی مان اسکیکو یہہ ابو بصیر گرم کرنیوالا
لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطے اسکی کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نے یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابو بصیر مدینہ سے
یہانتک کہ آیا کنارے دریا کی کہارے کی اور بہاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتہہ پس ہوا یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ
اسلام لایا ہوتا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابو بصیر کے یہانتک کہ جمع ہوی قریش سی ایک جماعت کہ قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ
پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت کو اللہ کی
اور حق قرابت کی کہ انہین میں سے حضرت ہین کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بلا بہیجین طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکی کی کہ آوین مدینہ مین اور تعرض نکرین قافلہ

ہمارے لیں پس جب کہلا بہیجا حضرت نے اونکو بہلا وہ چلے آوین آپکی پاس پہر جو کوئی آدمی حضرت کی پاس مکہ سے ہم مین سے مسلمان ہوکر پس وہ امن مین ہی اور
نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سے باز آئے پس بہیجا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اور منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نے
ف اگر ہوتا واسطے اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کروا تا اوسکو کہ ندا دیوی اسکے
تا پہیر دیوین اور سونپ دیوین اوسکو اونکو یعنی اور یہہ معنی انسب ہین ساتہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر نے الخ ابو بصیر نے معلوم کیا یہہ حضرت
کی اس قول سے مسعر حرب لو کان لہ احد کہ یہہ شعر ہی اسپر کہ حضرت پہیر دینگے اوسکو اور نہ مدد کرینگے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی تہی
آیا تہا اور ابو جندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نے قید مین پس اول تو وہ بہاگ کر چلا آیا تہا اوسکو حضرت نے پہیر دیا تہا بعد بہت سی ایذا
کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کے ساتہ آملا ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَ
يُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ
فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکون سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر یہہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکون مین سے یعنی مسلمان ہوکر پہیر دین اونکو طرف مشرکون کے اور جو آوے
مشرکون کی پاس مسلمانون مین سے نہ پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آئندہ اور ٹہہرین اوسمین تین دن یعنی اور اس سال
مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکے پس آیا ابو جندل
اسحال مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتی ہین چمڑے کی
تہیلے کو کہ اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سے باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہے کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی اور کہلے لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائے تہی ہین اونکو مشرکون نے قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کے پاس
بہاگ کر آئے حضرت نے بسبب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہہ فرمایا کہ صبر کر اے ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالے تیری لیے اور ضعیفون کے
لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علماء نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطون کا تہا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونی اونکے مقابلہ کفار سے یا بسبب حرام
اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تہا اور انجام کار فائدہ اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہانکے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فتح اور
امر سب کی اور انتہا کمال عبودیت کا ہی ع ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ
فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
شرطین کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم مین سے نہ پہیر دین اوسکو تمہیں اور جو آوے تمہارے پاس ہم مین سے پہیر دو اوسکو ہمیں پس عرض کیا
صحابہ نے یعنی متعجب ہوکر یا رسول اللہ کیا لکہدین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاویگا ہم مین سے طرف اونکے پس دور کریگا اوسکو
اللہ اپنی رحمت سے اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس اونمین سے قریب ہی کر دیگا اللہ واسطے اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ

یہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ
الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا
يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا
بیچ بیعت کرنی عورتوں کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتوں کا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین اور اظہار ایمان کرتین
ساتہہ اس آیۃ کی ای نبی جس وقت آوین تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہی پہر جو اقرار کرتی ساتہہ اس شرط کی ان مین سی فرماتی واسطی
اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہسی دران حالیکہ کلام کرنیوالی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا
کسی عورت کی ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ اس آیۃ کی مضمون اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن
عورتیں ان سب شرطوں پر کہ شریک نکرین ساتہہ خدا کی کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسی کہ عادت تہی
کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان نکرین اور یہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات
الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی ہی لیکن عورتوں سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشائخ
کہ عورتوں کو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین اور عورت بہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑا پکڑتی ہین اور
ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہی اور یہہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح مین اسلئی لائی کہ
قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت اسی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین جیسی کہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی
یا ان تقریب حدیث بیعت عورتوں کی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تہی یہان ذکر کی ہی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ
اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ
دَاوٗدَ روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی لڑائی کی دس برس تک امن مین رہین ان دنون لوگ اور یہہ کہ
درمیان ہماری جامہ دانی بند ہوا اور یہہ کہ نہو چوری چہپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہمارے
سینی پاک ہوں مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور کہنی والی وفا اور صلح کی ہوں اور مراد اخیر جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعض ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور
نہ آشکارا الخ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ
نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹوں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کیسی کہ اونہوں نی نقل کی اپنی باپوں سی اونہوں نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نی ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی
ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کری حق اوسکا یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یعنی جزیہ لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لے
عشر مال تجارت سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اوس سی کچہ بغیر خوشی اوسکی کی پس مین جہگڑونگا اوس سی دن قیامت کے
نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ
وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ ** اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کیسی کہ کہا بیعت کی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان

کہتی عورتوں کی کہ اے رسول خدا ہم بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی ہمنی تمکو ای عورتو بیچ اوس چیز کی کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی
حضرت نی ازراہ شفقت کی مقید کیا بیعت کو ساتھہ استطاعت کی کہا میں نی اللہ اور رسول اوسکا بہت رحم کرنیوالی ہیں بیچ حق ہمارے کی ہمسی بھی زیادہ اپنی نفسوں کی کہا میں نی یا رسول اللہ
بیعت کرو ہمسی اور کہتی تھی بیعت سی یہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتھہ ہمارا اپنی ہاتھہ میں پکڑو فرمایا سوا اسکی نہیں کہ کہنا میرا واسطی سو عورتوں کی مانند کہنے
کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہہ دینا بیعت میں کفایت کرتا ہی حاجت ہاتھہ پکڑنی کی نہیں اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہیں جدا جدا ایک ہی قول کافی ہی سبکی لیے
نقل کی یہ ف اصل کتاب میں لفظ رواہ کی بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن حاشیہ میں بعض شارحوں نی لکھدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا

الفصل الثالث فصل تیسری

کلاہما من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث ابن المنکدر

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیے چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذیقعدہ کی یعنی سنہ چھ ہجری میں پس انکار کیا اہل مکہ
نی یہ کہ چھوڑیں حضرت کو کہ داخل ہوں مکہ میں یعنی حضرت کو مکہ میں نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہوں یعنی سال آئندہ میں
ٹھہریں اوسمیں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ نی نام شریف حضرت کا اسطرح یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اوپر اسکی محمد رسول اللہ نی کہا مشرکوں نے
نہیں اقرار کرتی ہم ساتھہ رسالت تمہاری پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنی سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسطرح لکھو پس
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ یعنی دونوں صفتیں لازم ہیں مجھے پس اگر نہیں چاہتے سو تین برابر ہی کہ دونوں
ذکر کیجاویں یا ایک پھر فرمایا علی بن ابیطالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے قسم ہی اللہ کی نہیں مٹاونگا میں نام تمہارا کبھی پس لیا حضرت نی یعنی
صلح نامہ یعنی حضرت علی کی ہاتھہ سی حالانکہ نہیں لکھہ جانتی تھی پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اوپر اسکی محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ میں ساتھہ
ہتیاروں کی مگر اسطرح سی کہ تلواریں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکلی مکہ کی لوگوں میں سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتھہ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکی
جو مکہ سی نکلیں تو کسیکو وہاں سی لیکر نہ نکلیں اور یہ کہ نہ منع کریں اپنی یاروں میں سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹھہرنیکا مکہ میں پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ میں یعنی
سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھہرنیکی کہ تین دن قرار پائی تھی آئی کفار قریش علی کی پاس اور کہا کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت علی نی جو عذر کیا
گویا وہ سمجھی کہ امر ایجاب کے لیے نہیں ہی ورنہ مخالفت نکرتی اور حقیقت میں مخالفت نہیں تھی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع
ہوا ہی علما میں بیچ لکھنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھہ سکتی تھی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی اونکو امی فرمایا ہی اور امی ہی ہوتا
کہ نہ پڑھہ سکی اور نہ لکھہ سکی اور بعضوں نی کہا لکھا حضرت نی بعد ازان کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منتفی ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہی اور
منکر اسکی تاویل کرتی ہیں کہ مراد کتابت سی امر ساتھہ کتابت کی ہی اور یہ مجاز مشہور ہی اہل زبان میں جیسی کہتی ہیں بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتھ بنا کر نیکی تو یہ کہ اپنی ہاتھ سے بنا کر آپ ہی ہو **باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب** باب ہے بیچ
بیان نکالنے یہود کی جزیرہ عرب سے ف جزیرہ اوس زمین کو کہتے ہیں کہ احاطہ کیا ہوا اوسکو دریا نے اور جزیرہ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا
ہے اوسکو دریائے سندھ اور دریائے شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سے طرف شام تک طول میں اور جدہ ریف عراق تک عرض میں کذا فی القاموس

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال بینا نحن فی المسجد خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انطلقوا الی یہود فخرجنا معہ حتی جئنا بیت المدراس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر یہود اسلموا
تسلموا اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم من ہذہ الارض فمن وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ
متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم مسجد میں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کے
پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یہانتک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کے میں پس کھڑے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو
تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت سے جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیے ہے یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہے اور واسطے رسول اوسکے کے ہے یعنی بہ نیابت اور خلافۃ
اور تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ جلا وطن کروں تمکو اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے پس جو شخص کہ پاوے تم میں سے مال اپنے سے کوئی چیز یعنی مشکل ہوئی جانا اوسکا
مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عمر قال قام عمر خطیبا فقال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان عامل یہود خیبر علی اموالہم وقال نقرکم ما اقرکم اللہ وقد رایت اجلاءہم فلما اجمع عمر علی ذلک
اتاہ احد بنی ابی الحقیق فقال یا امیر المومنین اتخرجنا وقد اقرنا محمد وعاملنا علی الاموال فقال عمر اظننت انی نسیت
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ فقال ہذہ
کانت ہزیلۃ من ابی القاسم فقال کذبت یا عدو اللہ فاجلاہم عمر واعطاہم قیمۃ ما کان لہم من الثمر مالا وابلا و
عروضا من اقتاب وحبال وغیر ذلک رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کھڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اونکے مالونپر یعنی اونکو خیبر میں سے دیا کھجوریں اور زراعت وغیرہ اونکی زمین بطور بٹائی کے یعنی اجرت اونکی کچھ حاصل میں
سے آدھوں آدھ ٹھیرالیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تھا کہ ٹھیراوینگے ہم تمکو جب تک کہ ٹھیراوے تمکو اللہ یعنی جب حکم کرے ہمکو ساتھ نکالنے تمہارے کے اور تحقیق دیکھا میں نے
مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نے اوسکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا اونکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق سے پس کہا اے امیر المومنین کیا نکالتے ہو تم
ہمکو حالانکہ تحقیق ٹھیرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ہم سے مالونپر پس کہا حضرت عمر نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق بھول گیا فرمانا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھسے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے اسحال میں کہ دوڑیگی ساتھ تیرے اونٹنی تیری لیکر تجھے
کی یعنی ایک وقت تجپر آویگا کہ راتوں رات یہاں سے نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ کلمہ تھا از راہ ہنسی کے ابو القاسم سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے پس فرمایا حضرت عمر نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کی یہ حضرت نے ہنسی سے نہیں فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کی پھر جلاوطن کیا یہود کو
حضرت عمر نے اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تھی واسطے اونکے میوہ سے یعنی کھجوریں وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور
رسیاں وغیر ذلک نقل کی یہ بخاری نے وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بثلثۃ قال اخرجوا المشرکین
من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم قال ابن عباس وسکت عن الثالثۃ او قال فانسیتہا
متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزوں کی فرمایا نکالدینا

رکھیو جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سی اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیونسی مانند اوس چیز کی کہ تہا مین سلوک کرتا اونسی یعنی جب تک وہ رہین دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہون
وہ دیکی کہا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباس تیسری چیز سی یا کہا ابن عباس نے پس بہلایا گیا مین اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا قاضی عیاض نی
احتمال ہی کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نی موطا مین **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا
اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ
سے کہا خبر دی مجکو عمر بن الخطاب نی یہ کہ اونہون نے سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چہوڑونگا
مین مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین ان شاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِیْ فصل دوسری **لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْيَةِ** نہین فصل دوسری مصابیح
کی مین مگر حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی پس یہ اعتراض
واستدراک ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ**
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا
لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ عمر بن الخطاب نی جلا وطن کیا یہود و نصاری کو زمین حجاز یعنی جزیرہ عرب سے اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالین یہود یونکو خیبر سی اور تہی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطے اللہ کی اور رسول اوسکیکی اور
واسطی مسلمانونکی پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ چہوڑ دین اونکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختونکو
پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہو آدہون آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیراوینگی ہم اسپر جب تک کہ چاہین پس ٹہیرائی گئے
یہانتک کہ جلا وطن کیا اونکو حضرت عمر نی اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **بَابُ الْفَیْءِ** باب ہی بیچ
بیان فیٔ کی **ف** فیٔ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا یہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی لیئی ہی اوسمین خمس اور قسمت
نہین اور اختیار اوسکا حضرتکو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت
کہتی ہین اوسکا حکم یہ ہی کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کردین پیادے کو اکہرا اور سوار کو دوہرا اور ہی مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ**
لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
یہ مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا فرمایا حضرت عمر نی یہ کہ اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی
وہ چیز کسیکو سوا حضرتکی پہر پڑہی آیۃ یہ جو چیز دی اللہ نے اپنی رسول کو اونسی بیچ لفظ قدیر تک ہے پس تہا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگونپر خرچ برس روز کا اوس مال مین سے پہر لیتی باقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہ گردانتی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین میں اور دیتی تھی جسکو چاہتی تھی محتاج و مساکین میں سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف آیۃ ما افاء اللہ الخ حضرت شیخ نے ترجمہ اس آیۃ کا
یوں ہی کیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا اور خاص و نکی لیے مقرر کیا نہیں دوڑی تھی تم نے گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کھینچی تھی قتال
کرنے میں اوسپر بلکہ پیادہ پا گئے تم ولیکن اللہ تعالیٰ مسلط کرتا ہے اپنے رسولوں کو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ
اموال بنی نضیر کا مال کیا وہ مال اسطرح کا ہے کہ حاصل نہیں کیا ہے تمنے اوسکو بقتال و غلبہ اسلحہ کے کہ گانو اونکے دو میل تھے مدینہ سے پیادہ پا گئے
سوائے آنحضرت کے پھر مسلط کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو اونپر اور اونکے اموال پر جیسے کہ عادت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولوں کو اعدا دین کے
پس مراد اوسکا یہ ہے کہ خاص کی ہے جسکو چاہیں دیں اور جہاں چاہیں خرچ کریں نازل ہوئی یہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نے قسمت کو کذا فی التفاسیر
پس اسطرح کا مال کفار کا کہ اوسکو فی کہتے ہیں تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تا آنکہ احادیث میں ہے
کہ آپ حضرت عمل فرماتے تھے اوسمیں جیسا ارادہ ہوتا اور تقریر اور نقل کیا اوسمیں طیبی نے مذہب شافعی اسطرح سے کہ حضرت کی لیے فی میں چار خمس یعنی پانچواں
خمس کا تھا پس تھے حضرت کی لیے اکیس حصے پچیس حصوں میں اور چار باقی ذوی القربی اور یتیموں اور مسکینوں اور ابن سبیل کی لیے اور تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ
اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فی کی بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قسم نے کہ وہ ائمہ کی لیے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی کی اسمیں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ
مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ذخیرہ نہیں کرتے تھے آنحضرت
کوئی چیز کل کی لیے پس نفقہ ایکسال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنیکی اپنی نفس کی لیے ہے اور یہ عیال کی لیے تھا اور آنحضرت اپنی
بیبیوں کی لیے نفقہ ایکسال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کبھی نہ دیتے تھے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایکبرس کا اور یہ منافی توکل کی نہیں ہے

وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي
سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک سے نقل کی حضرت عمر سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اوس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے
تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو بیچ ہتیاروں کے اور چارپایوں کے سبب سامان کرنیکے راہ خدا میں یعنی جہاد کی لیے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِي يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ
لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عوف بن مالک سے یہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتا اونکے پاس مال فی بانٹتے اوسکو اوسیدن پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے بے بیوی والے کو ایک حصہ پس
بلایا گیا میں پس دیے مجھکو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تھا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ
ابوداود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے تھے اول جو چیز کہ آتی ساتھ آزاد کیے گئے کے نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی اول فی میں آزاد کیے گیوں کو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانے اور بے معاش ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد آزاد کیے گئے سے مکاتب
ہیں اور بعضوں نے کہا مراد مشغولین بطاعۃ اللہ ہیں ۱۲ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا

خَرَزٍ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِیْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لائی گئی تہیلا او سمین تہے نگینے پس بانٹا اوسکو واسطے بیبیونکی اور لونڈیونکی کہا حضرت عائشہ نے تہی باپ میرے یعنی حضرت ابوبکر تقسیم کرتے واسطے
آزاد و غلام کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتہہ عورتونکی نہ تہی ولیکن حضرت نے تخصیص کی تہی ع ح **وَعَنْ**
مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ
وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نے ایکدن
فی کا اور کہا نہیں ہین لائق تر ساتہہ اس فی کی تمسے اور نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتہہ اس فی کی کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عزوجل سے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور
حاجت اوسکی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہیں ہین لائق تر الخ یہ بات حضرت عمر نے دفع توہم کی لیے فرمائی کہ توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہون ساتہہ
اوسکے جیسے کہ آنحضرت تہے اوسکی نفی کی کہ مین بہی حقدار اسکا نہیں ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتہہ اسکی کسی سے
لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہے کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالی کی و السابقون
الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیہ تک و غیرہا اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کیسے یہ عطف کیا گیا ہے کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہا موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور
اہل و عیال والیکی اور مانند اونکی جیسے تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنے کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فی کی بلحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسے احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَرَأَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
حَتّٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ
بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهٗ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نے
یہ آیہ کہ بیچ بیان مصارف زکوة کی ہے سوا اسکی نہیں کہ صدقہ یعنی زکوة واسطے فقیرون اور مسکینونکی ہے یہانتک پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہ
یعنی زکوة واسطے ان لوگونکی ہے یعنی اون اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیۃ مین پہر پڑہی یہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہے جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین
لی ہے تمنے کچہہ پس تحقیق واسطے اللہ کی ہے پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول کی یہانتک کہ پہونچی لفظ و ابن السبیل تک پہر کہا کہ یہ یعنی مال خمس کا
واسطے ذوی القربی وغیرہ کی ہے پہر پڑہی یہ آیہ کہ بیچ بیان حکم فی کی ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنی رسول کو بستیون سے یہانتک کہ پہونچی
اس آیۃ تک واسطے فقیرونکی اور اون لوگونکی کہ آئے اونکے پیچہے پہر کہا کہ اس آیۃ نے پورا کیا مسلمانونکو سبکو پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا
چرواہے کو اسحال مین کہ وہ سرو حمیر مین کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فی سے نہ پسینہ لاویگی اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی
یہ شرح السنۃ مین **ف** ایک نسخہ مین آیا ہے ثم قرأ والذین جاؤا پس تقدیر یہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون تک کہ پہر پڑہی
آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نے پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانونکو دینا مذکور ہے بخلاف پہلی دونون آیتونکی کہ ایک

خاص ہی اہل زکوۃ کی لیی اور دوسرا اہل خمس کے لیی اور رای حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ فی میں سی خمس نہ نکالی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں لیکن تمام
مصالح مسلمانوں کی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اوپر تفاوت درجات کے جیسے کہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئے ہیں سوا امام شافعی کے
جیسے کہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا بھی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتی تھی رعایت نکرتی تھی سبقت وغیرہ کی اور
فرماتی تھی کہ اونھونکی عمل کیا ہی خدا کی لیی جزا اونکا اللہ پر ہی اور ساتھہ تفصیل کی موال میں فرض نہیں اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تھی حضرت عائشہؓ
کو بہ نسبت حفصہ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن کے اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس
جملہ کا یہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہیں کہ اگر زندہ رہا میں اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتھہ لگی تو مسلمانونکو وسعت پہونچیگا اگرچہ
دور کی شہروں اور مواضع میں رہتی ہونگے اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنیمین کی ہوگی * ع ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ
عُمَرُ أَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ
فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ
أَجْزَاءٍ جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے مالک سے کہ کہا تھا بیچ اوس چیز کی کہ حجت پکڑی ساتھہ اوسکی حضرت عمرؓ نی یہ کہ کہا حضرت عمرؓ نی تھی واسطی حضرت کے تین صفایا بنو النضیر
اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تھا اونکی زمین سے تھا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کے یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی اور
ہتیار و سواری مجاہدونکے وغیر ذلک اور حاصل فدک تھا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس نرکہتی تھی گرچہ وطن میں مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تھا اوسکو حضرت نی
تین حصی دو حصی درمیان مسلمانونکی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل وعیال اپنی کی پس جو کچھ بچتا خرچ اہل وعیال اونکی سی اگر رہتی تو اوسکو درمیان فقرای
مہاجرین کے نقل کی یہ ابوداود نی ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتی ہوی آئی حضرت عمر کی پاس مقدمہ فدک کی تو حضرت
عمر نی دلیل پکڑی ساتھہ اوسکی کہ کہا حضرت عمر نی الخ اور تھا یہ روبرو صحابہ کے پس انکار کیا کسی نی اوپر بعد ازان حضرت عمر نی اون دونو صاحبونکو واپس کیا یعنی اونکو
عامل کیا کہ بطور حضرت کے صرف کرتی رہیں اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ وہ ہی کہتی ہیں کہ چھانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت میں سی کوئی چیز پہلی تقسیم ہونے
غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرت ہی کی لیی ہی کہ خمس کے ساتھہ اور بھی کچھ لی لیں جو چاہیں لونڈی یا غلام یا تلوار یا گھوڑا وغیر ذلک اور یہ بعد
حضرت کے اور کسی امام کی لیی درست نہیں اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکی کی ہاتھہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریب خیبر
اور تھی حضرت کے لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ بھی خاص حضرت کے لیی تھا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کے
اسلیی تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تھے بعضی بقہر فتح کیے گئی تھی اور ان میں حضرت خمس لیتے تھی اور بعضی بصلح فتح کیے گئی تھی بغیر قتال کی وہ فی تھی
خاص حضرت کے لیی تقسیم کرتی تھی اوسکو جہان مناسب جانتی تھی اپنی حوائج میں اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت برابری
اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصی * ح ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ
بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ
يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ
كَذٰلِكَ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ

حتی مضی لسبیلہ ثم اقطعہا مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرأیت امرا منعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لیس لی بحق وانی اشہدکم انی رددتہا علی ما کانت یعنی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رواہ ابو داؤد

روایت ہے مغیرہ سے کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹوں کو اوس وقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطے اونکی فدک پس تہے خرچ کرتے اموال اوسکی سے یعنی اہل و عیال اور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتے تہے اوس میں اوپر چہوٹے لڑکوں بنی ہاشم کی اور نکاح کرتے تہے اوس سے عورتوں بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نے سوال کیا تہا حضرت سے یہ کہ دیویں فدک کو واسطے اونکی پس نہ دیا پس تہا اسیطرح سے بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کئے گئے ابو بکر صدیق کیا بیچ اوسکی موافق اوس چیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں یعنی خرچ کرتے تہے حضرت کے اہل و عیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور جیسا کہ حضرت کرتے تہے پس جبکہ خلیفہ کئے گئے حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوس چیز کی کہ کیا تہا دونوں صاحبوں نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر نے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی بہی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نے یعنی اپنی لیے اور اپنی توابع کی لیے بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنے بادشاہت میں پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے پس دیکہی میں نے ایک چیز کہ نہیں دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو نہیں واسطے میرے سزاوار اور تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تمکو اوپر کہ تحقیق میں نے پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت کے زمانے میں اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانے میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سے تہے اور باقی رہے بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا زیادہ مناسب ہے کہ کچھ اوس سے نقل کریں ہم کتب صحاح میں سے بسبب شہرت اس کلام کے اور جاری ہونے اوسکی زبان خاص و عام پر اور واقع ہوئی کچھ بیچ اوسکے ابہام پہر وہ کہ پس صحیح بخاری میں منقول ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا کہ بلایا حضرت عمر بن خطاب نے مجکو اپنی پاس بلایا میں بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازے پر بیٹہے ہوئے اذن چاہتے ہیں انکی لیے کہا آنے دے پس وہ آئے پہر تہوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس و علی اذن چاہتے ہیں حکم ہو تو آنے دوں کہا آنے دے جب آئے تو عباس نے کہا یا امیر المومنین حکم کرو درمیان ہمارے اور انکے اور جہگڑتے تہے ہیں بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نے اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سے پس سخت کہا اور کہا آپس میں علی اور عباس نے پس کہا اون لوگوں نے کہ جو تہے یا امیر المومنین حکم کرو درمیان ان دونوں کی اور خلاصی دو ایک کو دوسری سے پس کہا حضرت عمر نے صبر اور مہلت کرو قسم دیتا ہوں تمکو اوس خدا کی کہ اوسکے حکم سے قائم ہیں آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چہوڑ جاتے ہیں ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچہ کہ ہم چہوڑیں صدقہ ہے کہا اون صحابہ نے کہ بیٹہے تہے ہاں فرمایا ہے بلاشبہ پہر متوجہ ہوئے حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس پر اور کہا کہ قسم دیتا ہوں تمکو خدا کی آیا تم بہی جانتے ہو تم کہ آنحضرت نے یہ فرمایا تہا کہا علی اور عباس نے ہاں فرمایا کہا عمر نے پس خبر دیتا ہوں تمکو اس امر سے کہ پروردگار تعالی نے خاص کیا اپنے رسول کو اس فی میں ساتہ اوس چیز کی کہ نہ دی کسیکو سوا اونکے پہر پڑہی یہ آیت ما افاء اللہ علی رسولہ ساری کی یہ پس تہا یہ اموال خاص آنحضرت کے لیے پہر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہارے بغیر اور اختیار کیا ساتہ اوسکی اوپر تمہارے بلکہ دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہارے یہانتک کہ باقی رہا اوس اموال سے پس تہے آنحضرت کہ خرچ کرتے اوپر اہل و عیال اپنے کے اوس مال سے ایک برس کا پہر لیتے اور صرف کرتے اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین میں پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کے ابو بکر نے کہا کہ میں خلیفہ رسول خدا کا ہوں پس لیا اوسکو ابو بکر نے اور عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتے تہے آنحضرت پہر متوجہ ہوئے حضرت عمر علی اور عباس پر اور کہا کہ اوس وقت تم دونوں یاد کرتے تہے ابو بکر کو

تھی کہ ابوبکرؓ اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تھا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکرؓ اس کام مین صادق تھی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے
تہی پہر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکرؓ کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوس مین
اوسطرح کہ عمل کیا تہا آنحضرتؐ نی اور ابوبکرؓ نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس عمل مین صادق ہون اور اس امر مین نیک کار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون پہر بعد اون
دو سال کی آئی تم دونون میری پاس اور یعنی تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتی ہین جو کچہ
چہوڑتے ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرونمین اوس مال کو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرونمین تمکو باین شرط کہ لازم کرو
اپنی پر یہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابوبکرؓ نی اور مینی جبسی کہ خلیفہ ہوا ہون وگرنہ کلام نکرو مجہسی اس باب
مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اوسکی جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کار سی و تمسی نہین ہو سکتا پہیر دو مجہکو کفایت کرونگا مین
اوس سی اور مشقت کہینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مینی سنا ہے
حضرت عائشہؓ سی کہ کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمان کو ابوبکرؓ کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کے اوس چیز سی کہ فی کیا تہا اللہ
تعالی نی اپنی رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم پس دکہا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میراث نہین چہوڑتے ہین ہم جو کچہ کہ چہوڑتے ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمدؐ مگر اس مال سی پس باز آئین عورتین آنحضرتؐ کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی
ساتہہ اوس چیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نے تہا یہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوس سے اور غلبہ کیا اوپر بعد ازان حضرت
حسن بن علیؓ کی ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسینؓ کے پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونون نوبت کہتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس رہا اور یہ صدقہ رسول خدا صلی علیہ وسلم کا ہی ساتہہ راستی کی یہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہ حدیث کتاب المغازی
مین بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین بہی مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ بہی بخاری مین ہے حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور
عباسؓ آئی حضرت ابوبکرؓ کی پاس اس حال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک ہی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکرؓ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتی تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہ چہوڑینگی ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمدؐ اس مال مین سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میرے
کہ صلہ کرونمین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہونمین حق اوسکا اس سے کہ صلہ کرونمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری و مسلم اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ کہا ابوداؤد نی کہ طلب رسوال عباس اور علیؓ کی حضرت عمرؓ سی یہ تہی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدہوآدہ
بانٹ دین اور سونپین یہ کہ نجانتی تہی قول آنحضرتؐ کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتے ہین وہ نہ طلب کرتی تہی مگر صواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ مین نام تقسیم کا اوپر
نہین کہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسیکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہؓ نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرتؐ کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوس چیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اوپر پس کہا ابوبکرؓ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکناہ صدقۃ پس خفا ہوئین فاطمہؓ
اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ تہین ہجران کرنیوالی اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگی حضرت فاطمہؓ کی بعد حضرتؐ کی چہہ مہینی تہی اور
کہا حضرت عائشہ نی تہین فاطمہ کہ سوال کرتی تہین ابوبکرؓ سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چہوڑا آنحضرتؐ نے خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار
کیا ابوبکرؓ نی اور کہا کہ نہین ہون مین چہوڑنیوالا کسی چیز کو اوس چیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچہ کہ عمل کرتی تھے

اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی چیز کو امر آنحضرتؐ سے بس کرونگا عمل انکا پس صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو
اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنی پاس رکہا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہ واسطی حقوق حضرتؐ کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر ہو اپنی
اب تک اسی حال پر ہین اور اور روایت مین حضرت ابوبکرؓ کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کی فرمایا یہ مال کہ میرے ہاتہہ مین ہے پس جب ہونگا
تو اوسکی ہاتہہ مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میرے اور مانند اونکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سے اور میہان ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرتؐ کا مشترک درمیان مسلمانونکی اور مصالح اونکی اور تفویض مراد اوسکا ساتہہ والی کی متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کے
حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور مخصوص ساتہہ ابوبکرؓ کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس اموال کا
علیؓ اور عباسؓ کو صواب تہا تو کیون نہ دیا حضرت عمرؓ نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلی اس طرح کہ طالب تہی وہ
یعنی مالک کر دینا اور دیا آخر کو بوجہ تصرف و تولیۃ کی جیسیکہ آنحضرتؐ تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہ قضیہ مشکل ہی اسلیے کہ علیؓ اور عباسؓ نے
جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سی شرط مذکور پر اور اونہون نے اعتراف بہی کیا کہ آنحضرتؐ کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر یہ
کیون خصومت کی وجہ اوسکی یہ ہی کہ شرکت تولیۃ مین اونپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کے پس تقسیم
کی حضرت عمرؓ نے نہ جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ درازی زمانی کی گمان ہوتا ہے ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر
اوس سے قضیہ فاطمہ زہراؓ کا ہی اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہؓ جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہے اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو حدیث کے سننی کا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننی حدیث کے ابوبکرؓ سے اور گواہی دینی صحابہ کے ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ
پہلی سننی حدیث کے سے تہا تو کیون باز نہ آئین غصہ سے حتی کہ اتنا طول کہینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کے
یہ لکہا ہی کہ اوپر غضب فاطمہؓ کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا مقتضا بشریت کے اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سے انقباض اور کدورت طبیعت ہے ملاقات سے نہ ہجران
محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکے کی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکرؓ اور فاطمہؓ کی جو کچہ کہ واقع ہوا تو گئی ابوبکرؓ فاطمہؓ
کی پاس اور کہڑی ہوئی اونکی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذرخواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مینی اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ گواہ ہین اسپر
پس راضی ہوئین فاطمہؓ اور نقل کیی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال واباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ
کی سی لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق ٭

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

باب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیی گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کے
مباح ہونی پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہے لکہا ہی کہ مکروہ
شکار کرنا لہو و لعب کے لیے اور بی قصد لہو کے مباح ہی اور ثابت نہین ہوا کہ حضرتؐ نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ

وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ چھوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا
تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدًا حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی
اور نہ کہایا اوسمین سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتہہ کتی اپنی کی کتا غیر کا
اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اوسمین سی پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو
شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنی مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجہسی ایکدن پس نہ پایا تو نی وہین
کچھ نشان سوای نشان تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پایا تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کارگر ہا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی
مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ذکر کر نام خدا کا جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چھری کی ہی پس ضرور ہی کہنا
بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدًا وقت چھوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہہر رہا اور
بسم اللہ کہی بعد ٹہہرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی
سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو
وہ داخل شکار کی نہین اور بند رکہا الخ اسلیی کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی
کتی وغیرہ مین یہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دی کہاوی نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہ ہی کہ پہر آوی جبکہ بلایا جاوی بعد چھوڑنی کی پس اگر باز
وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوس شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینی کی ایکبار بہی کہاوی تو
وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور اگر کتا غیر کا یعنی کتا کہ چھوڑا ہوا اوسکا نہین یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدًا یا
چھوڑا ہوا اوسکا اوسنی کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کی اور اگر غائب رہا الخ کہا علماء ہمارے نی کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتہہ پہینکنی
تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہونچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا اسلیی کہ روایت
کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سی اونہونی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا ہی مقدمہ شکار
کہ چہپ گیا شکار سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہؓ سی بطریق مرفوع کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی
چھوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہ ہی کہ ہو جارحہ
معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ
مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ
فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتی ہین کتی سدہی ہوئی کو فرمایا کہا
او چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیی کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بن پر و نکا فرمایا کہا او
چیز کو کہ زخمی کر دی یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی یہاں کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہا لی اور وہ چیز کہ پہونچی ساتہہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح
کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہین
ہوتا اوسمین اور چوڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتہہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہ اور اتفاق کیتی ہین

علما نے کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اوسکو ساتھ چوڑاوے اپنی کے تو نہیں حلال
اور کہا علما نے کہ نہیں حلال ہے وہ شکار کہ مارے اوسکو ساتھ بندقہ کے یعنی گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کی چوڑائی سے اسلیے نہیں
حلال ہوتا کہ مر رہا اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنی ذبح کے اور چوڑاو معراض کا نہیں زخمی کرتا اور اسلیے اگر قتل کرے اوسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام
ہوتا ہے شکار اسلیے کہ بندقہ توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہیں کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہیں حرام کرتا بسبب تحقق
موت کے ساتھ زخم کے اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سے کہا یا جاوے والا نہیں اور اگر مارے شکار کے پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری
نہ کہا یا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اوسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کر دے وہ تو کہا یا جاوے
بسبب تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہے کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کہا یا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے
یا شک ہو اوسمین تو نہ کہا یا جاوے وجوبا یا احتیاطا ع **وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ
أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ
فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ
ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا کہا مینے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہیں بیچ زمین قوم اہل کتاب کے آیا پس کہاویں ہم بیچ باسنوں انکے
اور ہم بیچ زمین شکار کے ہیں یعنی وہاں شکار بہت ہے شکار کرتا ہوں میں ساتھ کمان اپنی کے یعنی تیر سے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہیں ہے سدہا ہوا اور ساتھ
کتے اپنے کے کہ سدہا ہوا ہے پس کیا درست ہے واسطے میرے فرمایا اپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونے باسنوں اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوا اون باسنوں کے پس نہ کہاؤ
اونکے باسنوں میں اور اگر نہ پاؤ سوا اونکے باسنوں کے پس دہوؤ اونکو اور کہاؤ اونمیں اور وہ چیز کہ شکار کی تونے ساتھ کمان اپنی کے پس ذکر کیا تونے
نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنے میں پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونے ساتھ کتے سدہے ہوئے اپنے کے پس ذکر کیا تونے نام اللہ کا یعنی وقت
چھوڑنے اوسکے کے پس کہا اور جو شکار کیا تونے ساتھ کتے غیر سدہے اپنے کے پس پایا تونے ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ کہاؤ اونکے باسنوں میں یعنی واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرت کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز
فرمایا استعمال ظروف اونکی سے کہ مستعمل ہیں اونکے ہاتہوں میں اگرچہ بعد دہونے کے ہو اور نفرت کرنے کو مخالطت اونکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ تقوی
ہے اور مابعد اسکے حکم فتوی کا ہے اور دہوؤ اونکو یہ امر وجوب کے لیے ہے جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہے جبکہ ہو خلاف اوسکے
اور کہا ابن مالک نے کہ حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتھ دہونے ظروف کفار کے بیچ اون باسنوں کے کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور تیقن نہو تو کراہت تنزیہی
ہے اور نقل کیا ابہری ماوردی نے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اور ظروف سوا اونکے ظروف کے پائی جاویں تو اونکے ظروف میں نہ ہو کر
نہیں کہانا ہے ولیکن فقہا نے لکہا ہے کہ جائز ہے استعمال اونکے ظروف کا بعد دہونے کے بلا کراہت خواہ پائی جاویں اور ظروف یا نہ پائی جاویں
پس حمل کی جاوے کراہت حدیث میں اسپر کہ مراد وہ ظروف ہیں کہ پکاتے ہیں اون میں گوشت سور کا اور پیتے ہیں اونمیں شراب
اور مقرر ہے نجاست کے لیے پس مکروہ ہیں واسطے گھناونی ہونے اونکی کے ہرچند کہ دہوئے جاویں اور مراد فقہا کی وہ ظروف
ہیں کہ مستعمل نہوں بیچ نجاسات میں ذکر کیا ہے اسکو ابوداود نے اپنی سنن میں ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پھینکی تو تیر اپنا پس غائب ہو جاوی یعنی شکار پہر پاوی تو شکار کو
اور کہا وی جبتک بو نہ کرنے لگی تو کہا لیں کہا کہ تغیر ہو نقل کی یہ مسلم نی ف لکہا ہی علما نی کہ یہ طریق استحباب کی ہی اور اکثر کہا گوشت کا
بموجب حرمت اوسکا نہیں ہی ایک روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نو وی نی کہ نہی کہانی گوشت بدبو دار
محمول ہی تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبو دار مگر جبکہ خوف ہو اونمیں ضرر کا ہی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا بیچ حق اوس شخص کی کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جبتک کہ بدبو کری نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ
اسْمَ اللهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہاں کتنی قوم ہیں کہ قریب ہی زمانہ
اونکا ساتھ شرک کی یعنی نو مسلم ہیں اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہیں سیکھی ہیں لاتی ہیں ہمارے پاس گوشت نہیں جانتی ہیں ہم آیا
ذکر کرتی ہیں وی اوپر اوس کی نام خدا کا یا نہیں فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاؤ نقل کی یہ بخاری نی ف معنی حدیث کی یہ نہیں ہیں کہ بسم اللہ کہنا
تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہیں جانتی ہو ذکر کرنا
بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگوں میں سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کی ہوئی اونکا بسبب حمل کرنی حال مسلمان
کی صلاح پر اور گمان نیک کرنی کی اوسپر **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَ
لَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى
مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچھی گئی حضرت علی کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور وں کو وہ نہ فرمائی ہوں پس فرمایا حضرت علی نی کہ نہیں خاص کیا ہمکو ساتھ
کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اوسکی لوگوں کو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کی ہی یعنی نہیں جانتا ہوں کہ آیا وہ خاص ہی ساتھ ہماری
یا عام ہی پس نکالی ایک نسخہ کہ حضرت علی کی اوسمیں تھی یہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوا نام اللہ کی اور
لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چرالی نشان زمین کا اور ایک روایت میں ہی جو شخص کہ تغیر و تبدیل کری علامت زمین کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت
کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹھکانا دی بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نی ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ حد کا کہ حد ہوتی
ہیں اوس سی حدود یعنی تغلب کری زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسی کی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ کو
لعنت کری چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسنی لعنت کی اور ٹھکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین میں کچھ بات نکالی کہ اصل میں
نہیں اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی ہی **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ
غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ
أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنے والے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے کل کو اور نہیں ساتھ ہمارے چھریاں تیجے شاید کہ چھریاں ساتھ ہمارے نہوں کیا پس ذبح کریں ساتھ کہپاچ کے فرمایا جو چیز کہ بہا دے خونکو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر پس کہاؤ یعنی جائز ہے کہانا اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہادے خونکو خواہ لوہا ہو یا اور کچہ اور سپر اتفاق ہے علماء کا سواے دانت اور ناخن کے اور بیان کرونگا تجہے حال ہر ایک کا پیر دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریاں ہین حبشیونکی اور پہونچے ہم لوٹ اونٹوں اور بکریونکی کو پس بہاگا اونمین سے ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ان اونٹونکے یعنی درمیان اونکے بہاگنے والی اور نفرت رکہنے والی ہین لوگونسے مانند بہاگنے والی اور نفرت رکہنے والونکے جنگلی جانورونمین سے پس جسوقت کہ غالب ہوں تمپر اونٹونمین سے کوئی اونٹ پس کرو ساتھہ اوسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح روا نہیں اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہین جانتا ہین بعد بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھہ ہڈی کے معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبدالسلام اور حدیث میں اسقدر فرمایا ہے کہ دانت سے جائز نہیں اسلیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اوسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہوجاتی ہے خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھہ اوسکے جانور اور ہڈی کی نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہے اسلیے کہ خوراک جنات کی ہے اور لیکن ناخن الخ یعنی ناخن سے ذبح کرنے میں تشبیہ ہے ساتھہ حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہے ساتھہ اونکے اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہمکو حکم ہے ساتھہ مخالفت کرنے اونکی کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے ساتھہ دانت اور ناخن کے مطلق ہے تینوں اماموں کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ان دانتوں اور ناخنوں سے کہ بجاے خود ہوں منہ اور ہاتہہ میں اور جائز ہے ان دانتوں اور ناخنوں سے کہ اوکہڑے ہوں اور مضائقہ نہیں ہے اوس ذبح کے کہانیکا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شافعی بہی یہی حکم رکہتا ہے دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہے اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہے کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت وافر الاوداج اور یہ حدیث رافع کی محمول ہے بغیر اوکہاڑے پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کرو ساتھہ اوسکے اسیطرح معنی یہ ہیں کہ اگر بہاگے جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائیں اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہے بیچ حکم ذبح کے پس تمام اجزا اوسکے جاے ذبح کے ہیں اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیے ہے کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم ادس صورت میں ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوے اور مانند اوسکے میں گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتھہ جراحت کے ہے درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگونکے یا ساتھہ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ میں اور اضطراری ساتھہ زخمی کرنیکے ہے جس جگہہ ہو ہ ح ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ تہا واسطے اونکے ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ میں پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ میں کہ مرتی ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھہ ٹکڑے پتہر کے پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعب نے یہ کہ حلال ہے کہانا اوسکا یا نہیں پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو ساتھہ کہانے اوسکے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنے میں اور ذبح کرنے میں پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا حد میں پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیے

کہ تیز کرے ایک تہا اپنی چھری کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کیا یہ مسلم نے **ف** آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اوسکو تا مرجاوے اور سرد ہوجاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہوجانے دے کہا ہے علما ہمارے نے مکروہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونیکے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پاؤن کھینچ کر نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اوسکو کہ ارادہ اوسکے ذبح کا رکھتا ہے ۞ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانہ ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اوسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسے کہ یہان چور لگاتے ہین بکری وغیرہ کے یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہین اس سے منع فرمایا یا یہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی یہانتک کہ مرجاوے ۞ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کی لیے ہے بموجب قول حضرت کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ۞ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منہ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے سے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدہا اس حال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اوسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہے اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرت نے داغنے والے کو حالانکہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنے مسلمان کے سے جواب یہ کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوٰۃ و جزیہ کو داغنا سوا منہ کے بعضون نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر اونکے کے لیے اور مقصود تمیز و تعیین ہے اور آدمی کے داغنے مین اخبار و آثار قولاً اور فعلاً مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچھا نہین اور بعضی اوپر مدح کرنے کی اور بعضی اوپر نہی کی اوسکے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنے اور داغا اور جب زخمی ہوئے سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نے اونکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور لکھا ہے علما نے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ باختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اوسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علما نے کہ داغنا اسباب وہمیہ سے ہے کہ کرنا اوسکا قادح ہے توکل مین بخلاف اور علاجون کے کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بھی حاصل ہو جائز ہو اور مختار یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے مگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ یہی منحصر ہے علاج داغنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہی اس سبب سے ہے کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ مانع ہے قطعاً پس نہی کی تا بچیں ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہے ۞ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ**

فی یدہ المیسم یسم ابل الصدقة متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبداللہ
بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور ڈالیں تالو کو لگاویں پس پایا مین حضرت کو اس حالت مین کہ اونکی ہاتھ مین تہا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوۃ کی
اونٹوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبداللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کا ماں کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی ماں کی اور کھجور چبا کر کچھ تالو کو
لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سوا منہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنے کی ہے یا بلا ضرورۃ ہے وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس سے کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ تہے بیچ جگہہ بند ہونے جانورونکی پس
دیکہا مین حضرت کو کہ داغتی ہیں کسی عضو بکریوں وغیرہ کو کہا ہشام نے کہ گمان کرتا ہوں مین انس کو کہ کہا بیچ کانوں اونکی یعنی بکریوں وغیرہ کی کان
داغتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہیں اسلیے کہ منہ پر داغنی سے تو منع سے فرمایا ہے پہر کان کا بیکو
داغتی اگر داخل ہوتی منہ کی منع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ
أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ أَوْ شِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ
اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا اپہونچا شکار کو اس حال مین کہ
نہ تہی ساتھ اوسکی چھری کیا ذبح کری ساتھ کنکر تیز کی یا لکڑی لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا
نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ
فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ
هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہے ابی العشراء سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ
کیا نہیں ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کریگا تجہی نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے کہ یہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہے کہ گرا ہو کوئیں مین یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری
کی ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورۃ مین ہے ف یہ تفسیر اعم ہے تفسیر ابو داود کی سے واسطے شامل ہونے اوسکے اونٹ بہاگی ہوئی کو بہی
وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ
اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکہلایا تو نے کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نے اوسکو یعنی اوسکے
اوپر تو نے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا ہے کہا مین نے اگرچہ مار ڈالا اوسنے فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا باز
شکار کو اور نہ کہایا اوس مین سے کچھ پس سوا اسکی نہین کہ پکڑ رکہا ہے واسطے تیری نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي
الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہے عدی سے کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ پہینکتا ہون تیر شکار پر پہر پاتا ہون اوس مین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہ کہ تیر تیری نے قتل کیا
اوسکو اور نہ دیکہی اوس مین نشان کسی درندہ کا یعنی اگر نشان درندہ کا نہ پاوی تو کہا اور اسیطرح اگر نشان کسی اور کی تیر کا پاوی تو بہی مت کہا نقل کی
یہ ابو داود نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیے گئے ہم

کھانی شکار کتی مجوسی کی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی کی کتی سی یا مسلمان کی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی
اور ذبح کر لی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑتی ہین یا تیر کی لگانی شین یکسا
ہوں اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور یہین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست
ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ
غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
خشنی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق ہم مین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکی فرمایا پس اگر
نہ پاؤ تم سوای باسن اونکی پس دہو ؤ اونکی باسنونکو ساتہہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیو نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** قَبِیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ
مِنْہُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی
کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت
سی ایک شخص نی پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق کہانون مین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ آوی
بیچ سینہ تیری کی کچہہ یعنی شک و شبہہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی تئین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملت نصرانیہ
کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہ حرام ہی یا مکروہ اور بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور بی دلیل
شک و شبہہ مین مت پڑ اوپر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیی کہ یہ داب نصاری کی ہی اور تخصیص
نصرانیہ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ط ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَۃِ وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانہ کی ٹہراکر تیر سی مارین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ تفسیر مجثمہ
کی کسی راوی کی ہی اور نہی اس سبب سی کی کہ یہ قتل ذبح نہین ہی پس یہ فعل منع ہی اور اس جانور کا کہانا حرام ہی ط ع مولانا **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ
بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ
وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَۃِ وَعَنِ الْخَلِیْسَۃِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِھِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَۃِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ
یُدْرِکُہُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْہُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کیسی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی
اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند اونکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ
اور مانند انکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کیسی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور
منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مر جاوی پہلی ذبح کرنی کی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیون پکڑی ہوئین جہاد
کی سی اوس حالت مین کہ ہوون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گئی ابو عاصم یعنی شیخ اوسکی جس سی

ہیشہ کی ہی پس کہا یہ کہ صبر کیا جاوے پرندہ یا اور یعنی پرندہ پہر تیر سی مارا جاوے اور پوچھی گئی ابو عاصم سے معنون خلیکے سی ایک کا بیٹر لیا اور کہا
در حقیقت ایسا ہو کہ کسی جانور کو اور باندہ کر اوسکو کوئی پس جیسے ایوی اوس سے اوس جانور کو پہر مرجاوے اوسکی ہاتہہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سے نقل کیا
یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى
هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ
سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطۂ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسی نے بیان اوسکا کہ وہ یہ کہ جانور ذبح کیا جاوے اور اوسکا چمڑا
اور کاٹی جاوین لیکن رگین گردنکی پہر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابو داود نے ف اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست
جانور کی حلق کا اور چھوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی
شرط حجام سے یا شرط بمعنی علامت کے ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کے اسلیے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتہہ اوسکی ہی ۱۲ ح
وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماںکی پیٹ مین ہے
ذبح کرنا ماں اوسکیکا ہی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعید سے ف یعنی ذبح ہونا ماںکا کافی ہی واسطی حلال
ہونی پیٹ کے بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مر گیا حلال ہی کہانا اوسکا تینوں اماموںکا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعی
کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہون یا نہین اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہون بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
حلال نہین ہے کہانا اوسکا مگر یہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہے اور دلیل اونکی یہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
گر پڑی شکار پانی مین تو نہ کہانا چاہیے اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کہانا وقت وقوع شک کے بسبب نکلنے جان کی اور یہ موجود ہی اس
بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماںکی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہے ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کی
کلام ہی نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ
الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکریکو پس پاتی ہین ہم
اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینکدین ہم اوسکو یا کہاوین ہم اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکیکا ہی نقل
کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور یہ سنت ہے اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگونکا
یہ بکری وغیرہ مین سنت ہے ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ
عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ
رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اوس چیز کو کہ زیادہ ہو اوس سے بڑی ہوتی ہین یا چہوٹی ہوتی ہین بغیر حق اوسکی کہ وہ منتفع ہووے
ساتہہ کہانی اوسکی سوال کریگا اوس سے اللہ قتل کرنی اوسکی سے یعنی عتاب عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا
ہی حق اوسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اوسکو یعنی نہ مارے اوسکو اور طرح اور کہاوے اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینکدے اوسکو نقل کی

یہ ٹکڑا اور بالی اور دار قطنی نے **ف** کہا اوسی وسکو یعنی منتفع ہونا ساتھ اوسکی اور نہ پھینکدی اوسکو پس ضائع کری اوسکو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی نہتی واسطے اسکی یہ کہ کراہت تحریمی ہی واسطے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنی اون حیوانات کو کہ نہیں کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگی آتا ہی کہا طیبی نے کہ حق اوسکا عبارت ہی منتفع ہونی سی ساتھ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سر کا اور پھینکدینا اوسکا عبارت ہی ضائع کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا مانند تاکید کی واسطے بیان کی ع **وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھِیَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹونکی اور کاٹ لیتی تہی چکتیاں دنبونکی یعنی کہانیکی لیی پس فرمایا حضرت نے کہ جو چیز کاٹی جاوی جانور سی اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کہائی جاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی جو عضو جانور زندہ سی کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہیں ہی ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِھَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاھَا بِشِظَاظٍ** روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ بنی حارثہ سی یہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانی کی بیچ درے کی دروں پہاڑ احد کی پس دیکہا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس نہ پائی اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتھ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہودی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجرے کی پس حکم کیا اوسکو ساتھ کہانی اوسکی کی نقل کی یہ ابو داؤد اور مالک نے اور ایک روایت میں یون ہے کہ کہا پس ذبح کیا اوسکو ساتھ لکڑی تیز کی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو خدا نے واسطے بنی آدم کی نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سے حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جانور دریا کے حلال ہین خواہ آپ سے مر جاوین خواہ شکار کری اور اونہیں سے اوپر حلال ہونے مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانوروں میں اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نی کہ نہیں حلال سوا مچہلی کی اور جو مچہلی پانی میں بغیر آفت سردی گرمی کی مر کر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہے اور سردی یا گرمی سے مرے تو حلال ہی ع **بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہی بیچ بیان کتی کی **ف** یعنی اس باب میں حکم کتونکا مذکور ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہیں جائز ہی ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوا کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اوسکی سی ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط آدہے دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالی کی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نے تو کہا ہی کہ بسبب داخل ہونی ملائکہ رحمت کی گہر میں اور بعضون نے کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگونکو اور بعضون نے کہا بسبب اسکی کہ باسنو نہیں منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہیں ہوتی ذکر لوگوں کا ع **وَعَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوا کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اوسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی لیکن یہان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سے بمقدار قیراط کی کہا اور وہان بمقدار دو قیراط کی اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہونچاتی ہین اونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ایذا پہونچاتی ہین اونسی بقدر ایک قیراط کی ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی کی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہے مانند مکہ مدینہ کی بسبب زیادہ بزرگی اونکی اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمین یا بسبب اختلاف زمانونکی پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی حکم کیا اور مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى أَنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کے یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی اوسکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطوں والیکا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء نے کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی تہی پس منظور تہا ہی پاک کرنا اوسکا کتونسی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورتکی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین رہتی تہین اونکو احتیاج کتونکی بہت ہوتی تہی یا قید عورتکی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطوں والیکا یعنی جسکی آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت خبث اوسکی اور بہت ایذا پہونچانیکی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنیمین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنیسی حتی کہ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ نی کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیی کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹ کہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف کہتی ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہ سوا کتی سیاہ یک رنگ کی پہر ٹہہری شرع اوپر منع کی قتل کرنی تمام اون کتونکی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ بہی انتہی ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتون کی یا کتون مدینہ کی اور یہ ظاہر تر ہی سوا کتی شکاری کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہ تعمیم بعد تخصیص کی پس اس صورت مین او تنویع کی لیی ہوگا جیسی اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی لیی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی ون کی پس قتل کرو اونمین سے ہر کتی

سیاہ خالص کے تئین نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی و نسائی نے یہ عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کہ باندھیں کتے کو مگر یہ کم کیا جاتا ہے
ثواب عمل اونکے سے ہر روز ایک قیراط مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہیں اگر موجب قول اللہ تعالیٰ کے وما من دابۃ فی الارض
ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہے شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب کہ کوئی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہ کہ
حضرت نے مکروہ کہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا تعالیٰ کی سے یعنی کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جبکہ نہیں کوئی
اونکے مارنے کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدتر ونکو کہ وہ سیاہ یکرنگ ہیں اور باقی رکھو ما سوا اونکے کو تاکہ منتفع ہو تم بسبب اونکی نگہبانی میں ۔ع
وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم رواه الترمذي وابوداود
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑانے سے درمیان چارپایوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے
مینڈھوں اور ہاتھیوں اور بیلوں اور سوا انکے اور چارپایوں کو لڑانے سے منع ہے اور جانور پرندوں کا بھی یہی حکم ہے یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیرہ ذالک بھی لڑانے منع
ہیں اور جب جانوروں کا لڑانا منع ہوا تو آدمیوں کا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد میں ۔ع

باب ما یحل اکلہ وما یحرم

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہے کھانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہے کھانا اوسکا **ف** جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے
حرمت اوسکی کتاب اللہ سے وہ میتہ ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بغیر نام خدا تعالیٰ کے چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازاں زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہوں گھر کی پلی ہوئیکے اور
سوا انکے پس بعضی تو متفق علیہ ہیں بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضی مختلف فیہ ہیں بیچ میان ائمہ کے بسبب اختلاف احادیث کے اور پیدا ہوا ہے اختلاف اس
آیہ سے یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتھ اسکی دلیل پکڑی ہے ہمارے علماء نے اوپر حرام ہونے جانوروں پانی کے سوائے مچھلی کے اور ہدایہ میں لکھا ہے
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہیں طرف مطلق حلال ہونے تمام جانوروں دریائی کی اور مستثنا کیا ہے بعضوں نے سور اور کتے اور انسان پانی
کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریائی جانور حلال ہیں بدلیل قول اللہ تعالیٰ کی احل لکم صید البحر اور قول حضرت کی بیچ شان پانی کی الطہور
ماؤہ والحل میتتہ اور ہمارے لیے دلیل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوائے مچھلی کے جو جانور ہے دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے وہ چیز ہے
کہ پلید جانے اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوائے مچھلی کے جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہے ۔ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذي ناب من السباع فاكله حرام رواه مسلم روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہے درندوں سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے
پس کھانا اوسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من
السباع وكل ذي مخلب من الطير رواه مسلم** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے
ہر کچلی والے کے سے درندوں سے اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے پرندوں سے یعنی جو کہ پنجوں سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہ مسلم نے ۔ **و
عن ابی ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية متفق عليه** اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے
کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدہے گھر کے پلے ہوئے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گدہے جنگلی کہ اونکو گورخر
کہتے ہیں حلال ہیں بالاتفاق ۔ع **وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر
الاهلية واذن في لحوم الخيل متفق عليه** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گدہوں

گھر کے پلے ہوئے گدھے سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ائمہ اتفاق کرتے ہیں اوپر اباحت گوشت گھوڑے کے
سوا امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے کہ وہ قائل ہیں کراہت تحریمی یا تنزیہی کے یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور بعد اسکے بہت سے روایتیں کراہت کی امام
صاحب سے نقل کی ہیں لیکن کفایۃ المنتہی سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گھوڑے کی سے تین دن پہلے
وفات اپنی سے اور اسی پر فتوی ہے انتہی اور درمختار میں لکھا ہے کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہیں ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک
حلال ہے اور کہا بعضوں نے کہ امام ابوحنیفہ نے رجوع کی ہے حرمت سے تین دن پہلے مرنے کی اور اسی پر الفتوی ہے عمادیہ انتہی اور میرے استاد بزرگوار جناب
مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفا بھی اسی روایت پر فتوی دیتے ہیں وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَهَا فَاَکَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ
انہوں نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کھانے اوسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہارے
گوشت اوسکے سے کچھ کہا ابوقتادہ نے کہ ساتھ ہمارے ہے پانوں اوسکا پس لیا حضرت نے اوسکو اور کھایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِهَا
وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا بھگایا ہمنے یعنی شکار کرنیکے لیے خرگوش کو مرالظہران میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان
حرمین کے قریب مکے کے پس پکڑ لیا اوسکو میں نے پھر لایا میں اوسکو ابوطلحہ کے پاس پھر ذبح کیا اوسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولا اوسکا اور
دونوں رانیں اوسکی پس قبول کیا حضرت نے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر کھانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اوسکو اور نہ
فرماتے اوسے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیچ کتاب رحمۃ فی اختلاف الائمہ کے لکھا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا گوہ نہ کھاتا ہوں میں اوسکو اور نہ حرام کرتا ہوں میں اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا گوہ کی سات سو برس کی عمر
ہوتی ہے اور پانی نہیں پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور دانت نہیں ٹوٹتے اوسکے اور کہا ہے بعضوں نے
کہ نہ کھانا اوسکا بسبب کراہت طبع کے تھا اور نہ حرام کرنا اسلیے تھا کہ نہ وحی کی گئی تھی حضرت کو اوسکے حق میں کچھ اسوقت اور آتی ہے وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہے اوپر کھانے کے سبب
پر سبب جب اس حدیث کے امام ابوحنیفہ کے نزدیک حرام ہے کھانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک مضائقہ نہیں اوسکے کھانیکا بموجب احادیث کے شرع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ وَهِیَ خَالَتُہٗ
وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ
اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابن عباس سے یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھیں خالد کی
اور خالہ تھیں ابن عباس کی پس پائی خالد نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کی گوہ بھنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوٹھا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالد نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہیں لیکن نہیں ہوتی بیچ زمین قوم میری کی
پس پاتا ہوں میں اپنے تئیں کہ کراہت کرتا ہوں میں اوس سے یعنی طبعی کراہت ہے مجکو اوس سے کہا خالد نے پس کھینچ لیا میں نے اوسکو اور کھایا اوسکو میں نے

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی طرف خرگوش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہی گروہ کی کہانی ہی جو آگی آتی ہی یہ فصلہ وسکی یعنی کا ہی پر یہ
حدیث منسوخ ہو گئی ہو گی واللہ اعلم ۱۲ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا جہاد
کیے ہم نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تھی ہم کھاتی ساتھ حضرت کی ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ مع
مسلم میں اور نہ ترمذی میں اور مثالی میں ... یہ یا دتی سے اور حسینی کہ زیادہ کیا ہے یہ معنی مراد رکھی ہیں کہ ہم کھاتی تھی اور ہمراہ حضرت کی تھی اور
آنحضرت انکار نہیں کرتی تھی پھر یہ کہ آنحضرت اور وہ ساتھ کھاتی تھی اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کی ہی ولیکن ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے
نہیں کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہیں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا
مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا
إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا
جہاد کیا میں نے ساتھ لشکر خبط کی اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے پر ڈالا
نہیں دیکھی ہم نے مانند اوسکی بڑائی میں کہا جاتا تھا اوس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہم نے اوس میں سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہ نے ایک ہڈی اوسکی
ہڈیوں میں سے یعنی پہلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچے سے پس جب آئے ہم اوس جہاد سے یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہم نے واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ وسکا پس فرمایا کھاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نے طرف تمہاری یعنی خوب کیا تم نے کہ کھایا اگر باقی رہا ہو اوس سے
کچھ کھلاؤ ہمکو اگر اس جنس سے اور رزق پاؤ کھاؤ تم اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمہارے یعنی اگرچہ باقی رہا ہو وہ تمہارے پاس تو ہمیں کھلاؤ یہ اونکی دل خوش کرنے کیا
لیے اور تاکید حلال ہونے اوسکے کی لیے فرمایا کہ یہ نجانیں کہ بسبب اضطرار کی حلال تھی کھانا جابر نے پس بھیجا ہم نے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس میں
پس کھایا حضرت نے اوس میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبط ساتھ زبر خ و ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی آیا ہی یعنی پتے درختوں کے جھاڑے
جاتی ہیں لاٹھی سے اور نام اس غزوہ کا اسیلیے کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتے درختوں کی کھاتی تھی یہاں تک کہ زخمی ہو گئی تھی منہ اور ہونٹ مانند
اونٹوں کی ہو گئی تھی اور یہ جہاد سنہ ۸ ہجری میں پہلی صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور قاموس میں لکھا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہ گوبر ہی ایک جانور دریائی کا یا
چشمہ سے نکلتا ہی کہ وہ دریا میں ہی اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدھی مہینے اور بعضی روایت میں ایک مہینا آیا ہی
اور بعضی میں آیا ہی کہ کھایا اوس سے لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایات میں یوں سمجھا ہی کہ آدھے مہینے تک تو سارا لشکر کھاتا تھا اور بعد از
اٹھارہ دن تک بعضی وہی لشکر میں سے اور بعضی سارے مہینے تک کھاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ۱۲ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لْيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً
وَفِي الْآخَرِ دَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک
تمہارے کی یعنی باسن پانی کا ہو یا کھانیکا پس چاہیے کہ غوطہ دے اوسکو سارا پھر نکال ڈالے اوسکو اسواسطے کہ بیچ ایک پر اوسکے کی دونوں پروں میں سے شفا ہی اور دوسرے
میں بیماری نقل کی یہ بخاری نے ف دوسری فصل میں یہ بھی زیادہ آیا ہی کہ مکھی بیماری کے پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دے تا بازو دوا کا

سے ڈر والی درخت ہماری کر بچائے اور فرزند بھوکی ہے ع وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے میمونہ سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی میں اور مر گیا پس پوچھی
گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سے پس فرمایا پھینکدو اوس چوہے کو اور گھی گرد پیش اوسکی کو اور کھاؤ اوس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنی باقی گھی کو کھاؤ یہ بھی جمے گھی کا حکم ہے اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہے اور نہیں جائز کھانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا روا نہیں اکثر اماموں کے نزدیک اور
جائز رکھا ہے اوسکو امام ابوحنیفہ نے اور اختلاف کیا ہے بیچ نفع اوٹھانیکے اوس سے بعضوں نے کہا جائز نہیں نفع اوٹھانا اوس سے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے ساتھ جلانے اوسکے
چراغ میں اور ملنے کے کشتیوں پر اور مانند اسکے پر اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اظہر قول شافعی کا دو قولوں میں سے ولیکن مکروہ ہے اور امام مالک اور امام
احمد سے دو روایتیں ہیں اور ایک روایت امام مالک سے یہ ہے کہ جائز نہیں جلانا اوسکا چراغ مسجد میں ہے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ
إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہے
پس تحقیق یہ دونوں قسم کی سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے انکے آدمی اندھا ہو جاتا ہے بسبب خاصیت زہر کی کہ اونمیں رکھی ہے اور گرا دیتے
ہیں حمل یعنی عورت حاملہ جو اوسکو دیکھے تو حمل اوسکا گر پڑے ہے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اوس وقت کہ میں حملہ
کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا میں نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
ہے ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابو لبابہ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنیکے مارنے گھر کی رہنے والے سانپوں سے
اور وہ ہیں آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالے گھروں کو کہ ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں یہ نام اونکا رکھا گیا بسبب درازی عمر ہونے
اونکے جنکو یہ میموبیا کہتے ہیں کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالے گھر کے جن ہیں گھروں میں رہنے والے اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباس سے
مرفوعا اقتلوا الحية والعقرب وان كنتم في الصلوة اور روایت کیا ابوداؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے اور طبرانی نے جریر سے اور سے عثمان بن ابی العاص
سے مرفوعا اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثارهن فليس منى اور ظاہر ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہیں سوا گھر کی رہنے والی سانپوں سے بسبب حدیث
گذشتہ اور آئندہ کی ہے ع وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ
سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ
فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً
فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ
الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا
رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلٰثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سائب سے کہا داخل ہوئے ہم ابو سعید خدری کے پاس پس اوس وقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوئے کہ ناگہاں سنی
ہمنے نیچے تخت اونکے ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس ناگہاں وہمین تہا ایک سانپ پس کھڑا ہوا مین تا قتل کرون اوسکو اور ابو سعید نماز پڑہتے تھے پس اشارہ
کیا طرف میری یہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا مین پس جب کہ فارغ ہوئے ابو سعید نماز سے اشارہ کیا طرف ایک حجرے کی کہ گھر مین تہا پس کہا کیا دیکھا تونے
اس حجرے کو پس کہا مینے کہ ہان پس کہا ابو سعید نے کہ تہا اس حجرے مین ایک نوجوان ہم مین سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم یعنی مع اوس نوجوان کے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کے یعنی گھر مین
جانیکی بسبب محبت دولہن کے پھر آتا تہا طرف اہل اپنے یعنی اور رات کو گھر مین رہتا صبح کو پھر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی ایک دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایکدن پس فرمایا اوسکو حضرت نے لے اپنے اوپر ہتیار اپنے پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیرے شر بنی قریظہ سے کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود مین
سے اس غزوہ مین قریش کے ساتھ ہوکر لڑنیکو آئے تھے پس لیے اوس شخص نے ہتیار اپنے پھر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنے کی پس ناگہان بیوی
اوسکی درمیان دونون دروازونکے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کے درمیان مین پس قصد کیا جوان نے طرف اوس عورت کے ساتھ
نیزے کے تا کہ مارے اوسکو ساتھ اوس نیزہ کے اور حال یہ کہ پہونچی تھی اوسکو غیرت یعنی بسبب باہر آکھڑی ہونے کے پس کہا عورت نے واسطے اوسکے بند کر
اوپر اپنے نیزے اپنے کو اور داخل ہو گھر مین یہانتک کہ دیکھے تو کس چیز نے نکالا ہے مجھکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہاں دیکھا کہ ایک سانپ بڑا کنڈلی
مارے پڑا ہے بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اوسکی ساتھ نیزے کے پس پرو لیا اوسکو ساتھ نیزہ کے پھر نکلا اندر سے اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن گھر کے
پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونون مین سے تہا جلد مرنے مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مر گئے دونون اسطرح
کہ معلوم نہوا کون پہلے مرا کہا ابو سعید نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ہمنے یہ ماجرا روبرو حضرت کے اور کہا ہمنے کہ دعا
کیجیے اللہ تعالی سے کہ زندہ کرے اوسکو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطے یار اپنے کے پھر فرمایا تحقیق ان گھرونمین آباد رہنے والے ہین یعنی جن ہین والی ہین
سوہین اور کافر پس جب دیکھو تم کسیکو اونمین سے یعنی بصورت سانپ کے پس تنگی پکڑو اوس پر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کر لو اوسکو اسلیے
تحقیق وہ کافر ہے یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنے یار کو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت ہے جنون سے کہ مسلمان ہوگئی ہین پس جس وقت کہ دیکھو تم اونمین سے کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو
واسطے تمہارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اوسکو سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف دعا کیجیے الخ لکھا ہے علماء نے کہ روش صحابہ کی
یہ نہ تھی کہ اسطرح کچھ چاہین حضرت سے گویا کہ اونہون نے گمان کیا کہ یہ موت جو انکی موت حقیقی نہین ہے بلکہ بیہوشی ہے تاثیر زہر سے اور استغفار کرو یعنی دعا
زندہ کرنیکی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اوسکے لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہے اگر پھر نکلیگا تو ہم مار
ڈالینگے اگی تو چلا جا اور ایک روایت مین ہے کہ فرماتے آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داؤد علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہر والنا اور واسطے اوسکے
شیطان ہے یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہے اور یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس سے ہے اور شیطان اوسکو کہا واسطے سرکشی اوسکی اور بیجائی

ساتھ آگ کی ہوئی اور جو سرکش جن اور انس اور جانور میں ہوتا ہے شیطان کہلاتا ہے ✽ ع وَعَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ
قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بیان اوسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا ہو
موذی ہے اور لوگوں کے کھانے پینے میں ضرر اوسکا عظیم ہے تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے ✽ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَیْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اوسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا
فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہے کہ جو مارے جاتے ہیں حل و حرم میں اور فسق لغت میں بمعنی خروج کے ہے اور مراد شرع میں خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّ
فِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی
قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھی جاتی ہیں اوسکی لیے سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اوس سے اور تیسری چوٹ میں
مارنے سے کم اوس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں رغبت دلائی ہے اوپر جلدی کرنے کے اوسکی مارنے میں ✽ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ
نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی
نے ایک نبی کو انبیا میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیوں کے جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نے اوس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجھکو ایک چیونٹی
نے جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے
کہ اوسمیں چیونٹیاں تھیں اور سبب اوسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اون نبی علیہ السلام نے کہا تھا اے رب عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو بسبب گناہ ہونے اونکی
حال آنکہ اونمیں مطیع بھی ہوتے ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ دکھاوے اونکو عبرة اوسمیں پس مسلط کی اوپر گرمی یہانتک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت
کی پھر غالب ہوئی اوپر نیند پس جبکہ وہ سو رہے تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلا دینے سب چیونٹیوں کے یا تو بسبب جاننے کے اوس چیونٹی خاص کو
یا واسطے ہونے اوسکی موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سے منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے ہر جانور کو جیسے یہ کہ ایذا دے
کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیوں کا ہے اور وحی کی الخ یہ عتاب ہے اللہ تعالی کیطرف سے اون پیغمبر خدا پر لکھا ہے علما کے مجموع
نے سو یہ کہ جائز تھا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت
میں جائز نہیں جلانا جیو انکا اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین میں ہے محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دی تجھکو تو اوسکو
اور اگر ایذا نہ دی مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسی پر فتوی دیتے ہیں ہم اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانی بھڑوں گھر چیونٹیوں کی ایک چیونٹی کے
کذا فی جامع الفقہ انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
وَقَعَتِ الْفَاْرَةُ فِی السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں یعنی اور مر جاوے اوسمیں پس اگر ہو گھی جما ہوا یعنی سخت
چوہے کو اور اوس گھی کو کہ گرد اوسکی ہے یعنی اور کھاو باقی گھی کو اور اگر ہو پتلا پس نہ پاس جاؤ اوسکی یعنی نہ کھاؤ اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے اور نقل کی یہ دارمی نے

ابن عباس

ابن عباس سے وَعَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے
سفینہ سے کہ کہا کہایا مینی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حباری کا نقل کی یہ ابو داؤد نی ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ شتر مرغ کی
شکل اوسکی حمق مین ہوع مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ نَهٰی عَنْ رُکُوْبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کے
اور پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابو داؤد کے یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرتؐ نے سواری کرنی جلالہ کیسے ف
جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کہاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہین وہ جلالہ اور
نہین حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال نہین کہانا اوسکا
مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کہلایا جاوے غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوے گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت کہانا اوسکا اور یہ قول
امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد ازان ہو جاوے گوشت اوسکا مباح اور فتاوی کبری مین لکہا ہی جب تک کہ بند
کیا جاوے مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اونکا اور سواری سی منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اوسکی کہ پیدا ہوتا ہی گو
اوسکی سی ہوع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور
روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یہ حدیث دلالت
کرتی ہی اوپر حرام ہونے گوہ کی جیسی ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہو ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ الْهِرَّةِ وَاَکْلِ ثَمَنِهَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا کہانی بلی کیسی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی ف کہانا گوشت بلی کا حرام ہی باتفاق اور بیچنا اوسکا
اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ع وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ
الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت
خچرونکا اور ہر کچلی والی کو درندونمین سے اور ہر پنجہ کش کو پرندونمین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑونکیسی اور خچرونکی سی اور گدہون کیسی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نی ف کہانی گوشت
گہوڑونکی سی یہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونی گوشت گہوڑیکی پہلی گذری نہین ہوسکتی ہ ح حکم منع ہونی
گوشت گہوڑیکا اکثرونکی نزدیک منسوخ ہی ساتھ اسحدیث کے کہ پہلی گذری مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَهُوْدُ فَشَکَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا
تَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے خالد سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر کی پس
آئی یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کہجورون انکی یعنی ہمارے کہجور کی درختون سے میوہ توڑلیتی ہین اور ہم عہد مین اونکی ہین
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہین حلال مال اون شخصونکی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتھہ حق اموال کی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف معاہد

یعنی جس سے جدی اگر وہ فوجی ہی عوض مال کا اوسپر جزیہ ہی ورا گروہ مستامن ہی اور مال تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کی گئی واسطے ہمارے دو مردے
ہیں بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہیں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے **وَعَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ**
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاہُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْہُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا
فَلَا تَاْكُلُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰی جَابِرٍ اور روایت ہے ابی زبیر سے
کہ نقل کی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینکدیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اوس سے پانی یعنی خشک
ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوے دریا میں اور پانی پر اوتھہ آوے پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
اور کہا محی السنۃ نے اکثر اسپر ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہے نہ حدیث حضرت کی **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام ابو حنیفہ
کی بیچ حرام ہونے مچھلی طافی کے اور اسیطرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور امام مالک اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہیں اوسکی کھانیکا بسبب
مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہے ساتھہ حلال ہونیکے اور ہم کہتے ہیں کہ میتہ بحر وہ ہے کہ ڈالدے اوسکو بحر تا موت
مضاف ہو طرف اوسکی اور جو اوپر تیرے وہ مری ہوا ہے بغیر آفت کے اوس سے **وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ**
الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰہِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے سلمان سے کہا
پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اور حکم ٹڈی کی پس فرمایا حضرت نے ٹڈیاں اکثر لشکر اللہ کے ہیں نہ کھاتا ہوں میں انکو یعنی اسلیے کہ مکروہ
رکھتا ہوں طبعًا اور نہ حرام کرتا ہوں انکو یعنی اور دین شرعًا بموجب اس حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنۃ نے کہ یہ ضعیف
ہے **ف** یعنی اکثر لشکر ہیں یہ بندوں پر جب غضب ہوتا ہے یہ قحط میں تو بھیجتا ہے وہ یہ ٹڈیاں تاکہ کھا جاویں کھیتی اور درخت انکے اور پڑے انمیں قحط یہانتک
کہ کھا تا ہے بعض انکا بعض کو پس ہلاک ہو جاتے ہیں اور ٹڈی کھانی حلال ہے بموجب احادیث کثیرہ کے اور کھاتے ہیں اونکو کہ حلال ہے کھانا اسکا
برابر ہے کہ مرجاوے اپنی موت سے یا ساتھہ ذبح کرنیکے یا ساتھہ شکار کرنیکے مجوسی شکار کرے یا مسلمان کاٹا جاوے اوس سے کچھہ یا نہیں **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ**
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاہُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
زید بن خالد سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنۃ میں
ف مراد نماز تہجد ہے یا جیسے حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت اوٹھتے تھے نماز تہجد کے لیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ اور احتمال ہے کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز
سے آگاہ کرتا ہے کہ وقت نماز صبح کا قریب آ پہونچا اور مکرر آواز کرتا ہے تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضے ایسی خصلت حیوان میں بھی نافع ہوتی ہے
اوسکی برائی سے پس جو کہ برائی کا کیا حال ہو گا **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ**
فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے زید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے
نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ**
الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ السلام نے جب وقت کہ ظاہر ہوا سانپ گھر میں پس کہو واسطے اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داود کے یہ کہ نہ ایذا دے
تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف عہد لیا تھا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی میں ع ع و
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہیں جانتا میں ابن عباس کو مگر کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا وہ اس حدیث کو تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپوں کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے
قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلا لینے کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر نہیں ہے بسبب نہ مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنے کے قضا و قدر الٰہی پر
نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف واسطے خوف بدلا لینے کے یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لے مجھسے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ
کو مارا اوسکی جوڑی نے آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہے مادہ اوسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تھی جاہلیت میں کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ
کو اگر مارو گے تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول و اعتقاد سے م ج ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ لڑائی کی ہمنے ونسے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپوں میں سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے
اوس سے یا جوڑی اوسکی سے پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ ابوداود نے ف اور ایک روایت میں بدلے منذ حاربناہم کے منذ عادیناہم آیا ہے یعنی نہیں صلح کی ہمنے سانپ کو
جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان ونکے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور
کہا بعضوں نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت میں پس منع
کیا اوسکو داروغوں نے پس داخل کیا اوسکو سانپ نے منہ میں لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنے واسطے آدم و حوا کے یہانتک کہ کھایا اونہوں نے درخت ممنوع کو پس
نکالی گئی وہ اوس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خوب صورت پس مسخ
کیا گیا پس لائق ہے کہ ہمیشہ رہے یہ عداوت اور لانے ضمیر عقلا کی واسطے سانپوں کے واسطے اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ فعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت میں
والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین جو لائے ہیں کہنا چاہیے تھا ما سالمناہن منذ حاربناہن م ج ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپوں کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اونسے پس نہیں وہ مجھسے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف
ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہییں مگر استثنا کیے جاویں اس عموم سے عوامر یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے
جیسے کہ پہلی حدیث میں سانپ کے گذرا م ج وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ
يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ
رکھتے ہیں یہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اوس میں ہیں سانپ یعنی سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے اونکے نقل کی
یہ ابوداود نے ف یہاں سب چھوٹے سانپوں کے قتل کرنیکا حکم دیا اور ما بعد کی حدیث میں دیکھنا ایک قسم کے مارنیکو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ جہاڑنا زمزم کا بغیر
مارنے سب کے ممکن نہ تھا سو مد ممکن ہے استثنا بعض کا اونمیں سے م ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ
كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے

سانپ ہوکر جانیکی شکست ہی سعید کہ گویا وہ جہنمی ہی روایت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اوسکا مارنی میں تاکید یہ اسلئے ہی منع فرمایا کہ وہ مسلمان نہیں ہوجاتا ۔ ع و
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ
جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِی الْاُخْرٰی شِفَاءً فَاِنَّهٗ يَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کی پس غوطہ دو اوسکو اسلئے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کے بیماری ہے اور دوسرے
میں شفا ہے پس تحقیق مکھی بچاتی ہے اپنی اوس بازو کو کہ اوسمیں بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو بھی فیہ ہوجاوے اور اوسکی بیماری کا نقل
کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ
فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ گرے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کے زہر ہے اور
دوسرے میں شفا ہے اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہے زہر کی بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہے شفا کی بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانوروں کے چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور کلچڑی قتل کی
یہ ابوداؤد اور دارمی نے ف چیونٹی کی مارنے سے جو منع فرمایا مراد یہ ہے کہ پہلے کاٹنے کی نہ مارے اور بعد کاٹنے کے مارنا اوسکا جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ
مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہے کہ جسکے پاؤں دراز ہوتے ہیں اسلیے کہ ضرر اوسکی کاٹنے کا کم ہوتا ہے اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اوسمیں منفعت ہے
کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہے اور ہدہد کہتے ہیں کھٹ بڑھی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہے بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی بڑی بڑے ہوتے ہیں اور آدھا سیاہ
ہوتا ہے اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضوں نے کہا کہ شکار کرتا ہے چڑیونکو اور ان دونوں جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت انکے کے
اسلیے کہ نہی کی گئی مارنے اوس جانور کی جسکی کھایا نہ جاتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے پس ہوا ہے حکم حلال کی اور صرد سے اور اوسکی آواز سے
نحوست فال لیتے ہیں عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنے سے تاکہ نکل جاوے انکے دلوں سے اعتقاد نحوست اوسکا ۔ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ
كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَّتَلَا قُلْ لَّا
اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل
جاہلیت کی کھاتے کتنی چیزیں یعنی بمقتضای خواہش اپنی کی اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کی پس بھیجا اللہ نے اپنے نبی کو اور نازل کی
اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کردیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال
کی اللہ نے پس وہ حلال ہے یعنی نہ تغیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے کہ
مواخذہ نہیں اور پڑھی ابن عباس نے یہ آیۃ کہہ اے محمد نہیں پاتا میں بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کھانیوالے کی کہ کھاوے اوسکو
مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیۃ تک نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کی اور
اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور یہی بڑی ہے لیکن واسطے رد کرنے فعل انکی کی کہ کھاتے تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز کہ مکروہ
رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال کیا اوسکو اللہ نے اور رسول اوسکی نے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اوسکی نے نہ یہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی تھی کہا گیا یعنی قرآن میں یا و حی میں کہ وحی کی گئی طرف میرے مطلق اور نہیں تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہیں جانا
جاتا مگر ساتھ وحی کی نہ ساتھ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہ بھی ہی مسفوحًا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ میں بھی حرمت
حرام کی گئی ہیں اور سوا انکی اور بعضی چیزونکی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سے ولیکن ابن عباس نے آیۃ پڑھی اور سنت کی حرام چیزین نہ پہنچی ہونگی
انکو یا ع **وعن** زاہر الاسلمی قال انی لاوقد تحت القدور بلحوم الحمر اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھٰکم عن لحوم الحمر رواہ البخاری اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہا کہ میں
البتہ جلاتا تھا نیچے ہانڈی کی آگ ساتھ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
منع فرماتے ہیں تمکو کہانے گوشت گدہونکی سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی یرفعہ الجن ثلثۃ اصناف صنف لھم
اجنحۃ یطیرون فی الھواء وصنف حیات وکلاب وصنف یحلون ویظعنون رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہونچاتی
اسحدیث کو حضرت تک حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کی ہیں ایک قسم ہی انکی پر ہیں اور اڑتی ہیں ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک قسم ہیں
اوترتی منزل میں اور کوچ کرتی ہیں نقل کی یہ شرح سنہ میں **باب العقیقۃ** یہ باب بیچ بیان عقیقہ کی **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی
معنی ہیں اصل میں پہاڑنی کی اور یہاں نام اون بالونکا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونیکی یہ نام پہلی ہوا کہ وہ مونڈے جاتے ہیں ساتویں دن اور
اسی سبب سے عقیقہ اوسی بکری کو بھی کہتی ہیں کہ ذبح کیجاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی اور عقیقہ سنت ہے تینون اماموں کی نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد سے
واجب ہی اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط و احکام قربانی میں معتبر ہیں عقیقہ میں بھی معتبر ہیں اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت
نہیں اور امام محمد نے اپنی موطا میں لکھا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تھا اور اول اسلام میں بھی تھا معمول بعد ازان منسوخ کیا
قربانی نے ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تھا اور منسوخ کیا روزے رمضان کی نے ہر روزہ کو کہ پہلی اوسکی تھی اور منسوخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تھا
اور منسوخ کیا زکوۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلی اسکی تھا انتہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سلمان بن عامر الضبی قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی رواہ البخاری
روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکی کی سنتون سی عقیقہ کرنا پس ذبح
کرو اوسکی طرف سے جانور اور دور کرو اوس سے اذی یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیھم ویحنکھم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس لائی جاتی تھی لڑکی کہ پیدا ہوتی تھی پس دعا ساتھ برکت کی کرتی تھی اونپر یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تھی اونکی نقل کی
مسلم نے **ف** تحنیک یہ ہی کہ کھجور یا کچھ اور میٹھی چیز چبا کر لڑکی کی تالو میں لگا دی اور یہ سنت ہی چاہیے کہ نیکبخت تحنیک کری **وعن** اسماء
بنت ابی بکر انھا حملت بعبد اللہ بن الزبیر بمکۃ قالت فولدت بقباء ثم اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغھا ثم تفل فی فیہ ثم حنکہ ثم دعا لہ وبرک علیہ فکان اول مولود
ولد فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی یہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتھ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ میں کہا اسماء نے پس
جنی میں قبا میں پھر لائی میں اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکھا میں نے اوسکو حضرت کی گود میں پھر منگوائی حضرت نے کھجور اور چبایا
اوسکو پھر آپ نے ڈالا اوسکی منہ میں یعنی رکھی وہ کھجور کہ مخلوط تھی ساتھ تھوک کی اوسکی منہ میں پھر لگائی وہ کھجور اوسکی تالو میں پھر دعا کی

واسطی برکت کی اور دعا ساتھہ برکت کی کی اوسکی یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس تہی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا ہوئی تہی اسلام مین نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** قبا ساتھہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوترے تہی اور تین روز وہان ٹھہر اور بنا مسجد کی کی اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تہی الا نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کی پہلی عبد اللہ کی ہوع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانورون کو اونکی گہونسلون مین کہا ام کرز نی اور سنا مین نی حضرت سی کہ فرماتی لڑکی کیطرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہوون وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹی کیطرف سی نر چاہیی اور بیٹی کیطرف سی مادہ نقل کی یہ ابو داود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی ہی قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** قرار دو تم الخ مکنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کے اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش کاف کے بمعنی مکانونکی یعنی جانورونکو گہونسلون مین بیٹھی رہنی دو اوڑا و نہین و نہین سی اور بعضون نی کہا کہ مکنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف کے اور زبر بھی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار کی اور یہان مطلق بیضی مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹھی ہون تم اونکو انڈا ندو ساتھہ ہلانی گہونسلون اور اوڑانی اونکی یا منع ہی تطیر اور فال بد لینی سی جیسی کہ عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوس سی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ہوع وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا رَهِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَیُدَمّٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیُسَمّٰی اَصَحُّ

اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گروی ہی بسبب اور بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوس سی ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور موونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابو داود اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدلی مرتہن کی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود کی لفظ یدمی ہی جگہہ ویسمی کی اور کہا ابو داود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی **ف** لفظ رہینۃ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل نفس ہی رہا یہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی تا معذب ہو ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رحمہ اللہ نی تو یہ کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جب تک کہ عقیقہ نکرین اوسکا اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیونسی اور سلامتی آفات سی اور زیادہ نشو ونما سی جب تک کہ عقیقہ اوسکا نکرین اور یہ حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ انہون نی کیا اور بعضون نی کہا کہ گروی ساتھہ اذی اور پلیدی کی اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھہ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ ہی ندمیہ سی یعنی خون آلودہ کئی جاوی پس ایک روایت مین یدمی جگہہ ویسمی کی واقع ہوا ہی اور ابو داود نی کہا کہ لفظ ویسمی صحیح تر ہی اور قتادہ نی تفسیر اوسکی یہ

کی ہی کہ جب ذبح کری بکری کو تو تہوڑی سی بال اوسکی لیکر مقابل رگون گردن کی رکہین تاکہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی اور لڑکی کی تالو پر رکہین تا مانند ایک خطکی رواں ہو اوسکی سر پر بعد ازان اوسکی سرکو دہو ڈالین اور سر مونڈین اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ تذمینہ کرین لیلی کہ یہ دمی تحریف کسی کی ہی لیکی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی کا کیا اور یہ فعل نہین کیا اور یہ بہی لکہا کہ یہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہی جیسی تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نی کہ روایت ابی داؤد کی وہم ہی ہمام کہ روات حدیث سی ہی اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نے کہا کیونکہ حکم کیا تہا نجس کرنی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون کی حالانکہ امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدن اوسکی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی علمانی واللہ اعلم ۱۲ ع ج **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ** اور روایت ہے محمد بن علی بن حسین سے یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضی سی کہ نقل کی علی بن ابیطالب رضی سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کیطرف سے ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ مونڈو سر اوسکا اور تصدق دی ہموزن بالون اوسکی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہین متصل سو اسطی کہ محمد بن علی بن حسین نی نہین پایا علی بن ابیطالب کو ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابوداؤد نے بہی ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن اور حسین کیطرف سے ایک ایک دنبہ جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیے ہین اور بریدہ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت نے حضرت حسن اور حسین کیطرف سے اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی اور اصح ہی سلیے کہ ایک جماعت صحابہ سے اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری ترجیح دو بکری کی یہ ہے کہ قول وفعل سی قوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہ بہی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکہا احتمال ہی کہ لڑکیکی حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور یہ حدیث مین جو ایک کو رہوئی تو احتمال ہی کہ یہ جواز کی لیے ہی بیچ اکتفا کرنیکی ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہ کہ ذبح کیا حضرت نے اونکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونیکی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور اسلیے حاصل ہوجاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نے ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسرے دنبہ کی پس نسبت کیے آنحضرت کی طرف کہ اونہون نے عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتہہ دو دنبہ کی مجازاً واللہ اعلم اور مونڈو تو سر اوسکا الخ یعنی عقیقہ یا حکم کر کیا اوسکے سر مونڈ اور یہ امر استحباب کیلیے ہی اور اسیطرح امر وزن کرنیکا بہی استحباب کیلیے ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابوداؤد نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ**

قوله او بعض درهم ... [illegible] ... ١٢ منه

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ
اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے اپنی دادا سے کہ کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہیں دوست رکھتا
اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکی لڑکا پس چاہے یہ کہ ذبح کرے اوسکی طرف سے
پس چاہیے کہ ذبح کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف نہیں دوست رکھتا الخ یعنی
جو کوئی چاہے یہ کہ نہ ہو فرزند اوسکا عاق واسطے اوسکی بڑی عمر میں تو ذبح کرے اوسکی طرف سے عقیقہ اوسکی چھوٹی عمر میں اسلیے کہ عقوق
والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہے اور اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہے اس قول حضرت کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ
مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہے کہ آنحضرت نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ
نام رکھا جاوے بہتر اوس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایۃ اور توربشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر سزاوار ہے اسلیے کہ آنحضرت نے چند احادیث میں لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر
مکروہ رکھتے اس نام کو تو کاہیکو ذکر فرماتے اوسکو لیکن یہ بات خوب ہے کہ کہا جاوے احتمال ہے یہ کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتھ عقوق کے
اشتقاق میں یہ چاہتا ہے کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نے کہ امر خلاف اوسکی ہے کذا ذکرہ علی اور کئی احتمال ذکر کیے ہیں جو چاہے مرقاۃ
میں دیکھ لے اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے صاحب نہایہ کی سی تقریر لکھ کر لکھا ہے کہ بعضی حدیثوں میں جو ذکر عقیقہ کا آیا ہے پہلے اس کراہت سے ہوگا وَعَنْ
اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوس وقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نے مانند اذان نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ اذان دینا لڑکے کی کان میں بعد پیدا ہونے کی سنت ہے اور مسند ابو یعلی موصلی میں حضرت حسین سے بطریق مرفوع منقول ہے
کہ جسکی ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دے اوسکی داہنے کان میں اور تکبیر کہے بائیں کان میں تو نہیں ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح
اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ مستحب ہے یہ کہ کہے لڑکے کی کان میں انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسرا

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِہَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا
نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنُلَطِّخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہے بریدہ سے کہا تھے
ہم بیچ جاہلیت کے جس وقت کہ پیدا ہوتا کسی کی ہاں ہم میں سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکے کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری
ساتویں دن اور مونڈتے سر اوسکا اور لگاتے اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتویں دن ف
جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر احادیث کے عقیقہ ساتویں دن ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتویں دن میسر ہو تو چودہویں دن کرے اور اگر چودہویں دن نہیں تو
اکیسویں دن الا اٹھائیسویں دن پینتیسویں دن علی ہذا القیاس الخ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے بعد ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیے کہ معلوم
تھا کہ پیدا ہونے کی دن سے کیا تھا نہیں لیکن بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہے اور خالی فائدہ سے نہیں ہے واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیاں عقیقہ کی نہ توڑی جاویں اور نزدیک
مالک کے نہیں توڑنی اوسکی شافعیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹ دے تو بہتر ہے اور اگر شیرینی پکاوے تو بہتر ہے بسبب نیک فالی کی ساتھ حلاوت یعنی اچھی ہو
اخلاق لڑکے کی ۔

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

یہ کتاب ہے بیچ بیان کھانوں کی ف یعنی اسمیں قسم قسم کی کھانے کی مذکور ہیں کہ کیا

حضرت نے کہائی ہیں اور کیا کیا منع کیا ہی اور احکام و آداب کہانیکی اور پینیکی مذکور ہیں ❊ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عُمَرَ** بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہا تہا میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی کہیں کبہی کہیں ہاتہہ ڈالتا تہا میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کی اور کہا اوس جانب سے کہ متصل ہی تیری یعنی آگی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گئی ہیں جمہور علما طرف اسکی کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہیں اور اسیطرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانے میں استحباب کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ امر داہنے ہاتہہ سے کہانیکا وجوب کے لیے ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ ہے کہ اگر کہی آدمی کہانی میں بیٹہیں تو بسم اللہ کہنا بعض علما کی نزدیک کہ امام شافعی بہی انہیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینی پانی اور دوا وغیرہ کے مانند بسم اللہ کی ہی وقت شروع کہانیکی ❊ع **وَعَنْ حُذَیْفَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہے کہانیکو بسبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حلال جانتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اوسکی کہانی پر یہ محمول ظاہر پر ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہے کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ❊ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنے گہر میں یعنی رہنی کی جگہہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانے اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے نہیں جگہہ اس گہر میں تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر میں پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گہر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروں سی پائی تمنے جگہہ اور جب یاد کرے مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی تمنے جگہہ اور کہانا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہاوے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتہہ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر امر میں وجوب کے لیے ہی چنانچہ گئی ہیں طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکہا ایک شخص کو کہاتی بائیں ہاتہہ سے پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنے ہاتہہ سے کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکہتا میں فرمایا پس طاقت رکہیو تو پس اوٹہا اسکا دہنا ہاتہہ طرف منہہ اوسکی کی اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتی بائیں ہاتہہ سے پس بددعا کی حضرت نے اوسپر پس اوسکو طاعون لگی اور وہ مر گئی اور جمہور نے حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ❊ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہاوے ایک تمہارا ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوے ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اور پیتا ہی ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہانا پینا بائیں ہاتہہ سے اگر

یہ ہین کہ شیطان پراگندہ کرتا ہی انہی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نی کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نی روایت کی ہی کہ ایک جماعت
بیٹہی تہی ساتہہ حسن کی ابو ہریرہ سی کہ جب آیا وہی ایک شخص اور چاہتی کہ کہانا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہاوی اور بیچ اوسکی ہاتہہ سی اور ٹیری ہوئی تہی کہ رکہدیوی وہ ہاتہہ اپنی تہی شیطان کہا ہی ہاتہہ بین اوسکی تہہ سی پرتی ہی یعنی رکہدیتا ہی ہاتہہ بین اسکی اور لیتا ہی ہاتہہ بین تہہ سی یہ ع **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہاتی تہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ساتہہ تین انگلیونکی یعنی ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتہہ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی کہانی سی
پہلی پونچہنی سی یعنی ساتہہ رومال وغیرہ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہانا اوسی کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس نہ ملاوی تہہ انگلی چوتہی اور پانچوین کو مگر واسطے
ضرورۃ کی اور ہاتہہ لینا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلی کو چاٹتی پہر اوسکی پاس کی انگلیکو پہر انگوٹہی کو اور طبرانی نی روایت کیا ہی عامر بن ربیعہ سی
اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتہہ تین انگلیونکی اور استعانت کرتی ساتہہ چوتہی انگلی کی اور بیچ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی
ساتہہ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیی اور اکثر اوقات عادۃ تین ہی انگلیونسی
کہانیکی تہی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کی لفظ شیئی کا بہی آیا ہی اور یہ بہی زیادہ کیا ہی ثم ینفضہا یعنی ہاتہہ چاٹتی پہر دہوتی اوسکو یہ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيَّةِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ کس انگلی یا نوالے
کی ہی برکت نقل کی یہ مسلم نی **ف** حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کی لیی ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ ایۃ ساتہہ
تانیث کی ہی اور ترجمہ اوسیکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخونمین آیہ ساتہہ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی آیا اوس کہانی مین کہ کہایا ہی یا اوسمین کہ چاٹا
اور موید ہی اسکی حدیث آیندہ فانہ لایدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور دہونا اونکا بعد
کہ لگا ہی انگلیونمین داخل کرنا انگلیونکا منہ مین بمبالغہ یہ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ**
أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کہاوی
ایک تمہارا پس نہ پونچہی ہاتہہ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتہہ کی یا چٹواوی اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** چٹواوی یعنی کسی
سی اور بعضو نی کہا ہی کہ جن آدمیونکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم اسکی اونکو لذت حاصل ہوتی ہی اس سی اور اونہین کے حکم مین شاگرد بہی ہین
اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اوسکو یہ ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ**
أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ
أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمہاری پاس نزدیک ہر
چیز کی کاموں اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی کی پس جسوقت کہ گر پڑی ایک تمہاری سی لقمہ پس چاہیی کہ دور کری جو چیز کہ
لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پہر جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیی کہ چاٹ لی
انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی کی ہی برکت نقل کی یہ مسلم نی **ف** دور کری لخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو اگر
ممکن ہو ورنہ کہلاوی اوسکو کتی بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیی یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کی سی اور

چم

حقیر جانتے اور سکھلانے کو تجمل تو تھی ساتھ خلاق متکبروں کے اوس کے واسطے کہ کہا جاتا ہے کہ تنگ جانتے ہیں اور یہ اعمال شیطان سے ہیں اور پھر واسطے اسکے کہ دفع تکبر اور
حاصل کرنی تواضع کی فرمایا پھر جب کہ فارغ ہوا تو خیر ع وَعَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہاتا میں تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سفر السعادہ کی
مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے دوسرا یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسری یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے
کھانا کھاوے اور یہ تینوں قسمیں مذموم ہیں انتہی اور بعضوں نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوس کے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہی
کہا نہیں کہ جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کی بیٹھے اور تفسیر کیا ہے اکثروں نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کی ایک جانب کو دو جانبوں میں سے اسلیے کہ
اسطرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا رگوں وغیرہ میں سہولت سے نہیں پہونچتا اور گوارا نہیں ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لکھا ہے کہ
نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منہ کے بل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونو زانو کھڑے کر کے جیسے کتا بیٹھتا ہے یا
دونوں پانوں پر بیٹھے یعنی اکڑوں یا داہنا زانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائیں زانو پر ع وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کھایا نہیں کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ تشتری میں اور نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے
قتادہ کے کہ کس چیز پر کہاتے تھے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہ بخاری نے ف خوان جیسے کہ خوانچہ کہانا کا طریقہ ہے امیروں کا اور متکبروں کا تاکہ جھکنا نہ پڑے
کہانیکے لیے اور سکرجہ ساتھ پیش سین کے اور کاف اور رای مشددہ مضموم کے ہے اور بعضوں نے زیر ری کا اصح بتایا ہے یعنی طشتری یا پیالی کہ چٹنی یا اچار
وغیرہ اوسمیں رکھتے ہیں دسترخوان پر تاکہ اوس سے رغبت کھانے کیطرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کے دسترخوان پر وہ نہ ہوتی تھیں
جیسے کہ فراغت والوں اور چین والوں اور متکبروں کے دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی اور نہ کہایا اوسکو
ہرگز خواہ پکائیں اونکے لیے یا غیر اونکے کے لیے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کہائی حضرت نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ نفی کرنی کہانیکی خوان پر مستلزم ہے
سوال کی تھی کہ پھر کہانا کاہے پر رکھکر کہاتے تھے بجا خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہیں بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ میں کہ نفی مطلق ہے لہذا
کہا قتادہ سے الخ اور کس چیز پر کہاتے تھے یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کے سنت کے تھے اور سوال کرنا اونکے احوال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کے احوال سے تھا یا یہ کہ ضمیر
یاکلون کی حضرت اور صحابہ کیطرف پھیریں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہے اور خوان بدعت لیکن جائز ہے اگر بہ نیت تکبر کے نہو
تو خیر ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا
بِعَیْنِهٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات
کی اللہ تعالی سے یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہیں دیکھی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھ آنکھوں اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے ف سمیط اوس بکری کو
کہتے ہیں کہ بھونی جاتی ہے چمڑے سمیت بعد از دور کرنے بالوں کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادت ہے اونکی جو کہ لوگ ہیں اسلیے حاصل اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ
تاکید کے لیے ہے جیسے کہتے ہیں کتبہ بیدہ و مشی برجلہ ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ
مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ
اللّٰهُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ فَاَکَلْنَاهُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اوس وقت سے کہ بھیجا اونکو اللہ نے رسول کر کے یہانتک کہ قبض

روح کی اونکی اللہ تعالی اوسکی کہ نہیں دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چہلنی اوس وقت سے کہ بہیجا اونکو اللہ نے یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نی کہا کیا تہی
سل بی کیسطرح تہی تم کہاتی جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نے تہی ہم پیستی جو کو اور پہونکتی اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بہوسی اوسکی
اور وہ چیز کہ باقی رہتی تر کرتی ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتی اور پکاتی اوسکی روٹی پہر کہاتی ہم اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بہیجا اونکو اللہ نے
کہا عسقلانی نی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتہہ اس کہنی کی اوس وقت سے کہ تہا پہلی رسالت کے پہلی کہ تشریف لی گئی تہی آنحضرت اون
ایام مین دو بار جانب شام کی تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور اور لوگ وہانکی فراغت والے تہی ظاہر ہے کہ آنحضرت نے اونکی پاس دیکہی ہو اور بعد
ظہور نبوت کے تنگی معاش مشہور ہے اوس وقت مین کیا مذکور تہا ایسی چیز دیکہنا اور حدیث مین بیان ہی آنحضرت کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنی طعام کا بلکہ
نہین توجہ رہتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت و اہل غفلت ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی
طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتی اوسکو اور اگر ناخوش جانتی چہوڑ دیتی اوسکو نقل کی یہ بخاری ومسلم نی وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ
يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ
وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِي أُخْرَى لَهُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ
فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک
شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانی لگا کم پس ذکر کیا گیا یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا تحقیق مومن کہاتا ہی ایک انتڑی مین اور
کافر کہاتا ہی سات انتڑیون مین نقل کی یہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی ابی موسی اور ابن عمر سی مسند اس حدیث سی فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہی اس حدیث
سی طرف آنحضرت کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین یہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ
فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے آیا ہی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک
مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودہ دوہا ہوا اوسکا
پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ سات بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نی صبح کی پس
اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنی ایک اور
بکری کی پس پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہی سات انتڑیون مین ف کہتی ہین
کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہی یعنی مسلمان حرص
کم کرتا ہی کہانیکی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانی لگا اور حالت کفر مین
زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل ایمان ہی کہ بسبب کثرت ذکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کہانیکی طرف اوسکو بہت
نہین ہوتا بخلاف کافر کی اور حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سی یہ ہی کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکھے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہے آیا ہے کہ ایک فقیر ابن عمر کے
پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دیگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اوسکی یہ لکھی ہے علما نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت
کافروں کی ساتھہ رکھے صحبت اوسکی ساتھہ رکھنی نہ چاہیے اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہے برخلاف اوسکا مذموم جو
کہ حد افراط کو پہونچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار بار رکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے اونکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو اونسے
نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجھ لے اور غرض یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے اسیلیے بہتر ہے کم پر اور صرف کرے زیادہ کو
طرف اور محتاج کے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ
طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے ف
اسمیں بھی وہی تاویل ہے کہ جو اوپر کی حدیث میں گذر چکی لیکن اوپر کی حدیث میں بجاے ثلث اور ربع کے فرمایا اور اس حدیث میں نصف تو تفاوت کے اختلاف
بسبب تفاوت احوال و اشخاص کے آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی میں کہ قصد کیا میں نے کہ بھیجوں ہر ہر گھر والوں کی مثل عدد اونکے تا
اونکی طعام میں شریک ہوویں کہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا ہے آدھے پیٹ کھانے میں بہر تقدیر یہاں رغبت دلائی ہے اوپر خبر گیری کرنے غربا کی اور قناعت
کرنے کی قدر کفایت پر ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ
تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہے
بیمار کے دلکو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودہ سے مثل حریرہ کے ہوتا ہے اور کبھی اوسمیں شہد بھی
ڈالدیتے ہیں سفید ہوتا ہے مانند دودہ کے اسلیے اوسکو تلبینہ کہتے ہیں مشتق لبن سے ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ
فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانیکے کہ تیار کیا تھا اوسکو یعنی دعوت کی آپکی پس گیا میں ساتھ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمیں تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتے تھے کدو
کناروں پیالہ کے پس ہمیشہ میں دوست رکھتا ہوں کدو کو پیچھے اوس دن کے یعنی بسبب محبت رکھنے حضرت کے اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس
ساتھ حضرت کے گئے یا تو اونکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرت کے تھے بتبعیت حضرت کے گئے رضا درزی کی جانکر اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے دراز کرنا ہاتھ کا جوانب پیالہ میں اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نرکھے صاحب طعام اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاجوں
اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اوس چیز پر کہ آگے لاویں اور کھلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور مسنون ہے محبت کدو کی اور اسیطرح مستحب ہے محبت
ہر اوس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اوسکو حضرت ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ

شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن امیہ سے
کہا اونہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کا یعنی کہ تھا آپکے ہاتھ میں پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈال دیا شانہ کو اور اوس
چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اوسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا
گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اوسکا چھری سے اور اوسکو تکلفات عجمیوں کے گنا
ہے جیسے کہ دوسری فصل میں آئیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے نماز میں اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اس صورت میں ہے کہ نہو خوف
ضائع ہونے طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہونے پانی طعام کا بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم
نہیں آتا ۞ ح **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** حلوا ساتھ مد اور قصر کے اطلاق
کیا جاتا ہے اوس چیز پر کہ بنی ہو ساتھ مٹھاس و چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہیں پس اس صورت میں لفظ والعسل تخصیص بعد
تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کے سامنے آتا تو اس طرح رغبت سے تناول
فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہے ۞ ح **وَعَنْ جَابِرٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا
اِلَّا الْخَلُّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگوں سے سالن پس کہا اونہوں نے کہ نہیں ہے ہمارے پاس مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اوسکے اور فرماتے تھے
اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کے اور اسکی بیچ تعریف سرکہ کی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی
کرنی کھانے میں اور باز رکھنا نفس کو لذتوں سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ میں روٹی سالن سے نہیں کھانیکا اور
کھاوے سرکہ سے تو حانث ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ سالن نبیوں کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب میں بہت لکھے ہیں
۞ ح **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ** قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھنبی من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی ہے کہ کھنبی اوس من سے ہے کہ
اتارا ہے اللہ تعالی نے اوپر موسی علیہ السلام کے **ف** کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اوپر وزن ثمرۃ کے ہے وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مانند
چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بھی کہتے ہیں اور ہندیان اوسکو کھنبی کہتے ہیں اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانتے ہیں اوسکو ہندیان بسبب عدم عادت کے
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ من سے ہے کہ قوم موسی علیہ السلام پر اوترتی تھی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی
اور جملہ من سے جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہے اوسکو ساتھ اوسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اوترتی تھی
یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے یا منفعت میں مشابہ اوسکے ہے اور المن بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سے اوترتی
تھی اور یہ ویسی ہی نہیں اور پانی اوسکا شفا ہے آنکھ کے لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت میں کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤں کے اور بعضوں نے کہا مفرد اور
یہ ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی میں آویگا انشاء اللہ تعالی ۞ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ**
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن

جعفر سے کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونونکو ملاکر
کھاتے تھے اور خوش ماتی ککڑی کھجور سے جیسا کہ ہوتی ہے اور گرمی کھجور سے اور دونوں معتدل ہوجاتے اور اعتدال اصل کسر تھی اور ان کے یعنی معتدل چیز باعث
تعدیل مزاج کی ہوتی ہے اور بہت نفع بخشتی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے کھانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کھانوں میں اور خلاف نہیں ہے علماء میں
بیچ جواز اوسکے اور بعضے علماء سے جو کراہت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر عادت کرنی توسیع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اوسکی بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال
الطیبی ۲ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ
مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کی چنتے تھے پھل پختہ پیلو کی درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اوس سے
کیونکہ وہ جو سیاہ ہوتا ہے یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کہ کیا آپنے چرائی ہیں بکریاں فرمایا ہاں نہیں کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں اوسنے بکریاں نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیوں اور چرانے والے بکریونکی ہے اور وہ اوسکا اچھا اور برا ہونا خوب جانتے ہیں لوگوں نے سوال مذکور
کیا اور نہیں کوئی نبی الخ مراد یہ ہے کہ نہیں کیا اللہ تعالی نے منصب نبوۃ کا دنیاداروں اور بادشاہوں اور متکبروں میں بلکہ چرانیوالے بکریوں اور اہل فقر
اور متواضعوں میں اہل حرفہ سے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسی علیہ السلام
بکریاں چراتے تھے حضرت شعیب کے با اجرت اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ غذا حلال کھاویں اور عمل صالح کریں پھر بیچ چرانے بکریوں کی یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی
لوگوں سے اور خلوت ساتھ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پروری کا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکھتے تھے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالی نے وحی کی
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کہ مینے تجکو کیوں نبوۃ دی ہے حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اسکو
فرمایا یاد کر اوس دنکو کہ تو چراتا تھا بکریاں وادی ایمن میں پس بھاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچھے اوسکی اور رنج و تعب کھینچا تو نے اوسمیں اور جب پہونچا اوس
بکری کی پاس تو تونے نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوس پر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج میں ڈالا تو نے اے بیچاری اپنی تئین اور مجکو بھی پس جب دیکھی مینے نرمی اور
رحمت و شفقت تجھی اوس حیوان پر تو رحمت کی مینے تجہ پر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا ۳ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بیٹھے ہوئے اوپر ہیئت اقعا کی کھاتے کھجوریں اور ایک روایت میں ہے کہ کھاتے تھے کھجوریں کھانا جلد نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اقعا سے یہاں یہ ہے
کہ کولی زمین پر رکھی اور زانو کھڑے رکھے اور جلد جلدی کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کھاتے تھے تاکہ اوس سے فارغ ہوکر اوس کام میں مشغول ہوں
۴ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کھجوروں کی یعنی دو دو اکٹھی کھاوے یہانتک
کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا سیوطی نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تھا اور بعد حصول غنا
اور وسعت حال کی منسوخ ہوا ساتھ حدیث کے منع کرتا تھا مین تمکو جمع کرنے کھجوروں کی سے پس جب فراخ کیا اللہ تعالی نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و
مکروہ نہیں اور ثواب یہ ہے کہ اگر ساتھ والے شریک ہیں خرچ کرنے میں اور راضی نہوں مگر ساتھ کھانے کی بقدر خرچ کرنیکے تو حرام ہے تجاوز کرنا اوس سے اور بیچ غیر اس صورت کی
اوپر نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے مگر ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونوں صورتونکو ہوگی اور اباحت و استثنا بیچ غیر
صورت شرکت کے ہے ۵ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ

قَالَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں
بھوکے رہتے وہ گھر کے لوگ کہ اونکے پاس کھجوریں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اے عائشہ وہ گھر کہ نہو کھجور اوسمیں بھوکے ہیں اہل اوسکے فرمایا اسکو دو بار یا تین بار
نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے اہل مدینہ ہیں اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کھجور ہے اور کہا نووی نے کہ اوسمیں بیان ہے فضیلت کھجور کا اور
جواز ذخیرہ کرنیکا گھر والوں کیلیے اور رغبت دلانی اسپر ہے ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ
تَمَرَاتٍ عَجْوَۃً لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص
کھاوے وقت صبح کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجوریں کہ اونکو عجوہ کہتے ہیں نہیں ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف عجوہ ایک قسم کھجوروں میں ہے مدینہ کیسی ہے کہ مائل بسیاہی ہوتی ہیں اور افضل قسم ہے مدینہ کی کھجوروں میں اور کہتے ہیں کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرتؐ کی ہے اور مراد
زہر سے ہر قاتل ہے کہ مشہور ہے یا شامل ہر سانپ اور بچھو اور مانند اونکے کو اور خاصیت مذکورہ اس کھجور میں یا تہہ پیدائش الٰہی کی ہے جیسے کہ اور نباتات میں خاصیت
رکھی ہے اور حضرتؐ کو یہ بات وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرتؐ کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہے اوسمیں اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کے کسیکو معلوم نہیں
اور علم اوسکا توقیفی ہے یعنی موقوف ہے اوپر سننے کی حضرتؐ سے مثل عدد رکعات وغیرہا کی ہے ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً وَّاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہے اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہے یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول روز میں یعنی نہار منہ کھانا اوسکا نقل کی یہ مسلم نے
ف عالیہ نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مطہرہ میں جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتے ہیں کہ زمین نجد اس جانب میں ہے اور جانب
دوسرے کو کہ اوسکی مقابلہ میں ہے سافلہ کہتے ہیں اور تہامہ اوسی جانب میں ہے اور ادنی عالیہ کا کوس ہے اور اعلی اوسکا آٹھ کوس مدینہ سے ہے اور شفا ہے یعنی شفا
زائد ہے بہ نسبت اور جا کی عجوہ کی یا تقیید ہے واسطے اطلاق سابق کی اور تریاق ساتھ زیر اور پیش تا کی دوا مرکب ہے مشہور کہ نافع ہوتی ہے ہر زہر کو
ع ح وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا گذرتا تھا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تھی ہم اوسمیں آگ یعنی واسطے پکانے کی نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ
لایا جاتا کچھ تھوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مگر یہ کہ الخ یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتی یا معنی یہ
ہیں کہ آگ نہ جلاتی تھی ہم اور نہ پکاتی تھی کچھ مگر کہ کچھ گوشت کہیں سے ہم پہونچتا تو اوسکی پکانیکیلیے آگ جلاتی ہم ع ح وَعَنْھَا قَالَتْ مَا شَبِعَ
اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُھُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھرا گھر کی آدمیوں حضرتؐ کی نے دو دن
گیہوں کی روٹی سے مگر کہ ایک اون دونوں میں سے ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو دن متصل گیہوں کی روٹی نہیں کھاتی تھی قید گیہوں کی واسطے
کی جو لائی شاید جو کی روٹی ہم پہونچتی ہے ع ح وَعَنْھَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا وفات کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بھرا ہمنے دو سیاہ چیزوں سے یعنی کھجور اور پانی سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سیاہ چیز کھجور ہے اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب میں بہت آتا
ہے جیسے کہ بولتے ہیں ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتے ہیں اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کے اور طفیل کی ہے اور مقصود کھجور ہے اور الا پانی سے سیری
مطلوب نہیں ہوتی اور پانی میں کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ قوت اونکا کھجور سے بطریق سیری کے نہ تھا ع ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ
قَالَ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا کیا نہیں تم بیچ کرنیوالے بیچ کھانے اور پینے کی کہ وسعت کرتے ہو بیچ اوسمین جو چاہتے ہو اور جسطرح چاہتے ہو البتہ تحقیق
دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت میں کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور اسقدر کہ بھر دے پیٹ انکا نقل کی یہ مسلم نے ف کیا نہیں تم
خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کے اور نہیں تمہارے اضافت انکی طرف الزام کیلیے ہے جبکہ نہ اختیار کیا انہوں نے طریقہ حضرت کا بیچ ہر امر کے نیکی دنیا کے
اور لذتوں اسکی اور پہلی حدیث اول میں بیان کیا کہ بعضے ایام گذرتی تھی کہ کھانا انکا سوا کھجور کے کچھ نہ تھا اور دوسری حدیث میں کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا
بعد ازان کہتے ہیں کہ اچھی کھجور نہ تھی بلکہ ناکارہ سی کہ سوائے فقرا کے کوئی نہ کھاوے چونکہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نے اوسی مقام میں
قائم رکھا اور حقیقت میں وہ بسبب قلت اور تنگی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کے تھا ع ح و

عن ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی وانہ بعث الی یوما بفضلۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسألتہ احرام ہو قال لا ولکن اکرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ ما کرہت رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کھاتے اوس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق
انہوں نے بھیجا میرے پاس ایک روز پیالہ بڑا کہ کھانا تھا اوس میں نہ کھایا تھا اوس سے اسلیے کہ تھا اوس میں لہسن پس پوچھا میں نے حضرت سے کہ کیا حرام
ہے لہسن یعنی آپ کے واسطے اگر مطلق حرام ہوتا تو انکے پاس کیوں بھیجتے فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہوں میں اوسکو بسبب بو اوسکی کہا ابو ایوب نے
پس تحقیق میں بھی مکروہ رکھتا ہوں جس چیز کو کہ مکروہ رکھو آپ نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت نے جو ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو اترے ابو ایوب
انصاری ہی کے یہاں اوپر تھے اور شاید کہ نیچے کے گھر میں کھانا بھیجتے تھے اور فرمایا تو نکالی ہے در مکروہ کہتا ہوں الخ یہاں عیب لگانا طعام کا نہیں بلکہ بیان
ہے ناخوشی کا حضور مسجد سے اور خطاب ملائکہ سے اور کھانا اوسکی کہ ہم ہیں بیچ ہی ساتھ اباحت لہسن کے ولیکن مکروہ ہے واسطے اوسکے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور
لاحق ہے ساتھ اوسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کے ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے بیچ مباح ہونے لہسن اور
پیاز اور گندنے کے آنحضرت کے حق میں پس کہا بعض علما ہمارے نے کہ حرام نہیں یہ چیزیں اور صحیح یہ ہے اونکے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہیں اور مسجد سے منع ہونا
کسو سبب واسطے کھانیوالے اور پینے والے کے یہ کہ باقی چھوڑتے اوسمیں سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اوسکو محتاج ہمسایوں کو اور مکروہ کہنے آپ کے سبحان اشارہ
ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہوں حاضر ہونے جماعت کا ع ح

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او قال فلیعتزل مسجدنا او لیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بقدر فیہ خضرات من بقول فوجد لہا ریحا فقال قربوہا الی بعض اصحابہ وقال کل فانی اناجی من لا تناجی متفق علیہ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ یکسو رہے ہم سے یعنی نہ حاضر ہو مجلس میں
ہمارے میں یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے لائی گئی ہانڈی کہ اوس میں تھا
ہریاول قسم ترکاریوں کی یعنی لہسن پیاز گندنا وغیرہ پس پائی اوس میں بو فرمایا یعنی بعض خادموں سے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف
ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اوس شخص کیطرف التفات کر کے کہ کھا اسکو کیونکہ میں کانا پھوسی کرتا ہوں اوس شخص سے کہ نہیں کانا پھوسی کرتا تو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہماری میں ظاہر لفظ سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اضافت واسطے جنس کے ہے
چونکہ مشترک ہے علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگوں اور علماء کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد
جنس ہو اور بعضے روایات میں مساجدنا بھی آیا ہے تو مراد سب مساجد کی لیے اور لیقعد میں او شک کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا فرمایا یا

فلیعتزل مسجدنا اور فرمایا ہمیں کہ دور ہو ہمارے یا فرمایا اور چاہیے کہ بیٹھ رہے اپنے گھر میں یعنی چاہیے کہ گھر میں اپنے بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں اور
احتمال ہے اوسکا کہ وہ بیجا ہو بلکہ تنویع اور تقسیم کے لیے ہے اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہے اور معنی یہ ہوں کہ بعد کہانے اونکے مسجد میں نا
آوے کہ وہاں حضور ملائکہ اور رسول اور صحابہ کرام کا ہے ولیکن عوام لوگوں سی صحبت کہنا مباح ہے یا یہ بھی نہ کرے اور گھر کی گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت
ترک کرے کیونکہ یہ اولیٰ تر ہے اور اوس شخص سے الخ یعنی حضرت جبرئیلؑ اور اور فرشتوں سے اور معنی یہ ہیں کہ میں کلام کرتا ہوں اونسے اور تو نہیں کلام کرتا اونسے پس جایز ہے واسطے
تیرے وہ چیز کہ نہیں جایز واسطے میرے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اوسکی کرے متفق علیہ **وَعَنِ الْمِقْدَامِ
بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے
روایت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنی طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہاری اوسمیں نقل کی یہ بخاری
نے **ف** یعنی جو چیز کہ پیمانہ میں بیچتی ہے قسم غلہ سے وسکو وقت قرض دینے لینے کی اور بیچنے اور مول لینے کی اور بکانے کی لینے دینے کی ناپ لکر دیا
کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے خصوصًا جبکہ رعایت کرے سنت کے اور
قصد کرے بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکے تقریر مظہر کی نقل کر کر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو حدیث میں
اور اوس حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اونہوں نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہیں تہا میرے پاس کچھ کہ کہاوے اوسکو
جاندار سوا تہوڑے جو وکی کہ بخاری میں تھے پس میں اوسمیں سے ایک مدت تک کہاتی رہی پہر میں نے اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اسکا
یہ ہے کہ ماپنا وقت بیع شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کی اور اوسمیں خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنے کے حصار و ضبط ہے اور وہ منع ہے جیسے
فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر رکہنے صاحب عرش سے کمی کرنے کا **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دسترخوان اونکا یعنی کہانا کہا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کے
حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنانی سے برکت کی گئی اوسمیں یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہ ہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو
اوس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علما نے تصحیح کیا ہے اور معنی اوسکے بیان کیے ہیں اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے
مجمل اوسکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہے اور منصوب یا ایک منصوب ہے دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات و احوال حمد کے
ہیں یعنی حمد کہ کفایت کیجاوے اوس سے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوئے اوس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتوں کی یا صفات طعام ہیں کہ اور
بھی کفایت اور ترک اور استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالیٰ کی ہیں کہ ساتھ کسی چیز اوس سے کفایت نہیں کر سکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب اوسکا
استغنا فضل اوسکی سے نہیں کر سکتے ہیں رح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ
اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے بندے سے اس بات سے کہ کہاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی اوپر اوسکے یا پیوے ایکبار پینا پس حمد کرے اوسکی اوپر اوسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھ
زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایکبار کہانا یہاں تک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھ پیش ہمزہ کے بھی معنی لقمہ کے ہے **وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ
مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى** اور ذکر کرینگے
ہم دو حدیثیں عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہ ہے ماشبع آل محمد و خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہے گا

اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح میں یہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں مذکور ہیں اور یہیں وارد کی ہیں ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن
أبي أيوب قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقرب طعام فلم أر طعاما كان أعظم بركة منه أول ما أكلنا ولا
أقل بركة في آخره فقلنا يا رسول الله كيف هذا قال إنا ذكرنا اسم الله حين أكلنا ثم قعد من أكل ولم يسم الله فأكل
معه الشيطان رواه في شرح السنة روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا ہمنے
کوئی کھانا کہ زیادہ تر ہو برکت میں اوس کھانے سے بیچ ابتدائی وقت کھانے ہمارے کی اور نہ دیکھا ہمنے کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کھانے اوسکی کے کہا
ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تھا حال اوس کھانے کا کہ اول میں ویسی برکت رکھتا تھا اور آخر میں ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا
اوس وقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہمنے پھر بیٹھا آخر میں وہ شخص کہ کھایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اوسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے
پس اس سبب سے بے برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا یہ اشارہ ہے اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی
حاصل ہوتی ہے ساتھ بسم اللہ کہنے کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائضہ اور نفساء کو بھی
اگر قصد کریں ساتھ اوسکے تلاوت کا والا حرام ہے اور نہیں مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ حرام کے بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہے اور کھانا شیطان کا
محمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علماء اگلے پچھلوں کے اور بعضے علماء کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک جماعت میں سے کافی ہے ہر ایک کو بسم اللہ کہنی
شرط نہیں یہ حدیث حجت ہے اونپر ع ح وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم فنسي
أن يذكر الله على طعامه فليقل بسم الله أوله وآخره رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس بھول جاوے نام لینا اللہ کا اپنے کھانے پر یعنی ابتدا میں اور یاد آوے درمیان میں چاہیے کہ کہے بسم اللہ اوله وآخره نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داود نے **ف** نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتدا کھانے میں لیکن بسم اللہ افضل ہے اور محیط میں ہے کہ اگر کہے لا الہ
الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدائے وضو میں تو ہوتا ہے ادا کرنیوالا سنت کا اور اسیطرح کھانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتدائے وضو میں
پھر کہی درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کھانے کے ع وعن أمية بن مخشي قال كان رجل يأكل فلم يسم حتى لم
يبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها إلى فيه قال بسم الله أوله وآخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ما
زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه رواه أبو داود اور روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہا تھا ایک شخص کھاتا
پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اوٹھایا اوس کو طرف منہ اپنے کے کہا بسم اللہ اوله وآخره پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اوسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکے تھی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یہ قے کرنی
محمول ہے حقیقت پر یا مراد یہی ہے کہ برکت جو جاتی رہی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کی اوسکو پھیر دیا گویا کہ وہ اوسکے پیٹ میں امانت تھی پس جبکہ بسم اللہ کہی پھر آئی
طرف طعام کی ع وعن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من طعامه قال
الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه اور روایت ہے ابی سعید خدری
سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعم الشاكر
كالصائم الصابر رواه الترمذي ورواه ابن ماجه والدارمي عن سنان بن سنة عن أبيه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنے والا مانند روزہ دار صبر کرنے والے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن
سنہ سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہ کہ بازرکھے
اپنی نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزہ دار الخ یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہے مقدار میں جیسا کہ
کہا جاتا ہے زید مانند عمر کے یعنی اسکی یہ ہیں کہ زید مشابہ عمر کے ہے بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اور بعض شارحوں نے کہا ہے کہ فقیر صابر افضل ہے غنی
شاکر سے لیکن تشبیہ کا قوی ہوتا ہے سبب سے ہو **وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل وشرب
قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داود** اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جس نے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اوتارا اوسکو اور کی واسطے اوسکی راہ نکلنے کی
نقل کی یہ ابو داود نے **وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی وابو داود**
اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پڑھا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانیکے یہ کہ تحقیق سبب برکت کھانیکا وضو کرنا ہے بعد اوسکے پس ذکر کیا میں نے یعنی
مضمون توریت کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانیکی وضو ہے پہلے اوسکے اور وضو ہے پیچھے اوسکے نقل کی
یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** مراد وضو سے پہلے کھانیکے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانیکے دھونا دونوں ہاتھوں اور منہ کا ہے اور برکت طعام کی سبب پہلے وضو کے
یہ ہے کہ اوسکے سبب کھانے میں زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانیکے وضو سے برکت یہ ہے کہ اوسکے سبب سے سکون آتا ہے نفس کو اور سبب آتا ہے وہ طاعات اور تقویت کا
عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں ہو **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من
الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے
لایا گیا اونکے کھانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا نہ لادیں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کے ساتھ وضو کے
یعنی بعد حدث کے جسوقت کہ کھڑا ہوؤں میں طرف نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے
ف جسوقت کہ کھڑا ہوؤں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کھڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہ باعتبار اغلب کے ہے والا واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت کے اور چھونے
مصحف مجید کے اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھے آنحضرت نے کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانیکے واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نے خوب طرح کہ
لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہے نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہے اور سیاق حدیث کا
اسی پر دلالت کرتا ہے اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضوء طعام رکھیں ہم جملہ انما امرت بالوضوء کی وضو نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور چھوڑنا
دھونا ہاتھوں کا اول کھانیکے سنن اور آداب سے ہے نہ واجب ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیے اور حاصل معنی کا یہ ہو گا کہ یہ وضو یعنی دھونا ہاتھوں کا اول کھانے
کے تم مجھسے خواہش کرتے ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر کریں نہ کچھ ضرر نہیں کہتا ہوں میں یہاں وضو ایک اور ہے کہ وہ وضو نماز ہے اور وہ واجب ہے بیچ
**وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا
من وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث
حسن صحیح وفی روایۃ ابی داود قال اذا اکل احدکم فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا فان**

البرکۃ

الدّ بِرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِہٖ الٰخ اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیالہ لایا گیا ثرید کا پس فرمایا کہ کہا و کنارونسے اور نہ کھاؤ درمیان اوسکے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابو داؤد کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ کہاوے ایک تمہارا کہانا پس کہاوے بیالے کے نیچے سے لیکن چاہیے کہ نہ کہاوے اوپر سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوپر اوسکے ف ثرید اوسکو کہتے ہین کہ روٹی کی توڑ کر شوربے مین بہگو دیتے ہیں اور کنارونسے کہانے کی یہ معنی ہین کہ ایک برتن مین کئی آدمی جمع ہوئے کہا وے ایک شخص جانب اپنی سے اور برکت اترتی ہے اوسکے درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہہ ہے پس لائق تر ہے نازل ہونے خیر و برکت کی اور جب طعام درمیان محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانے تک مناسب ہے واسطے بقاے برکت کے طعام مین اور زائل کرنا اوسکا خوب نہین اور اوپر اوسکے یہی مراد ہے اور یہی درمیان ہے اور نیچے سے مراد ہے کنارہ یعنی اپنی آگے سے کہاوے ہوج **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَارُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَأُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا نہین دیکھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبہی اور نہ چلتے تہے پیچہے حضرت کے دو آدمی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر پہلی ہی گذری اور دو آدمی چہ جائیکہ زیادہ دو سے یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ کی آگے بڑھ کر نہ چلتے تہے جیسے شان بادشاہون متکبرون کی ہے بلکہ درمیان چلتے تہے یا پیچہے اونکی چلتے اور حدیث مین آیا ہے کہ ہانکتے ہیں سوق اصحابہ اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہے حضرت کے ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہ منافی تواضع کی نہین ہوج ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَّسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اس حالت مین کہ حضرت تہے مسجد مین پس کہایا حضرت نے اور کہایا ہمنے ساتہہ اونکی پہر کہڑے ہوئے پس نماز پڑہی حضرت نے اور نماز پڑہی ہمنے ساتہہ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنے اسپر کہ پونچہہ ڈالے ہمنے ہاتہہ اپنے ساتہہ کنکرون کے مسجد مین نہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بعد کہانیکی پانی سے ہاتہہ نہ دہوئے ہمنے یا تو اس سبب سے کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل نماز کی یا بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنیکی رخصت پر غیر واجب مین تاکہ وہ بہی محبوب ہے مانند عمل کرنیکی عزیمت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بہی منقول ہے کہ کہا او مہون نے تہی وہاں ہمارے بعد کہانیکی یا تہین پاؤن ہمارے یعنی کہا کر ہاتہہ پونچہہ لیتے تہے جیسے وہاں ہی پونچہتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہے ہکو واللہ اعلم اور حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد مین جائز ہے ابن ملک نے شرح حدیث مین آیا ہے خصوصًا کہانا کہجورون اور مانند اوسکا اور لکہا ہے علمائے کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہے ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو مسجد الاحرام و مکروہ ہے اور کتب فقہ مین لکہا ہے کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوے پیوے نہین اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہے کہ مسجد سوا مسجد کے مکانا کہین نہ رکہتا ہو اور کہا ہے علمائے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تاکہ یہ چیزین مباح ہو جاوین اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے تحت قول اکل و اکلنا معہ کی لکہا ہے کہ شاید حضرت معتکف ہونگی یا مہمانونکی ساتہہ کہایا ہو گا یا ہو بیان جواز کی لیے کہ وہ مباح ہے اگرنہ آلودہ ہو مسجد ہوج ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لایا گیا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پس اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس نوچ کر کہایا اوسمین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کی تہا پس مستحب ہے اسطرح کہانا اور طیبی نے لکہا کہ دوست رکہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تھا کہ گلتا خوب ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلیے کہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگہوں سے اور شمائل ترمذی میں عائشہ سے
نقل کیا گیا ہے کہ نہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تھیں مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا جلد گلتا ہے پسند کرتے تھے اوسکو اور
روایت میں آیا ہے حضرت نے فرمایا کہ لذیذ تر اور خوشتر گوشتوں کا گوشت پیٹھ کا ہے ۔ ج ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ
چھری کے یعنی چھری سے کاٹکر نہ کھاؤ اوسواسطے کہ یہ فعل عجمیوں کا ہے اور دانتوں سے چاٹکر کھاؤ اوسکو اسواسطے کہ دانتوں سے کھانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے کہ یہ حدیث نہیں قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہے ف عجمی کہتے ہیں سوا عرب کے اور یہاں اہل فارس مراد
ہیں وہ لوگ ازراہ تکبر کے چھری سے کاٹکر کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹکر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم پختہ ہو دانتوں سے کھاوے
چھری سے کاٹکر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹکر کھانا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے ۔ مع وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ
يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ام المنذر انصاریہ سے کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے تھے حضرت علی اور ہمارے خوشے کھجور کے لٹکے ہوئے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اونمیں سے اور حضرت علی بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے باز رہ اسکے کھانے سے اے علی اسواسطے
کہ تو نقاہت رکھتا ہے یعنی ابھی بیماری سے اوٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہے کہا ام منذر نے کہ پس تیار کیے میں نے واسطے انکے چقندر اور جو
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمیں سے کھا اسلیے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضروری ہے بلکہ کہا بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ۔ ع وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا انکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
طریقہ آنحضرت کا تھا کہ اوروں کی حاجتوں کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانوں کو اور محتاجوں کو بانٹ دیتے تھے اور جو
بچا نیچے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے تھے بسبب علو ہمت کے اور بطریق تواضع اور تکبر اور اسمیں رد ہے اکثر اغنیاء متکبرین پر کہ عار کرتے ہیں نیچے کی کھانے سے اور پھینک دیتے
ہیں اوسکو ۔ مع وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ
الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ
نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ میں پھر چاٹے اوسکو استغفار کرتا ہے واسطے اوسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہے اور لکھا ہے علماء نے
کہ چاٹنا ہی تواضع ہے اور بری ہونا ہے تکبر سے اور وہ سبب ہے مغفرت گناہوں کا ہے اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیے ہے کہ وہ سبب
ہوا استغفار کا ۔ ج وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے جو شخص کہ رات گذاری اسحال میں کہ اوسکی ہاتھ مین ہو چکنائی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنے ایذا دینے والون جانورون مین سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آئی ہین پس نہ ملامت کری وہ مگر اپنی تئین یعنی چکنی ہاتھون سو کر آپ سبب اوس ایذا کا ہوا نقل کی ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدَ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدَ مِنَ الْحَیْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑی روٹی کی شوربے مین بہیگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتی ہین کہ خرما اور روغن اور آٹا یا قروت سی بناتے ہین مانند مالیدہ کی + ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اوسکو اسلیے کہ یہہ روغن نکلا ہی درخت بابرکت سی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** درخت بابرکت سے کہ نام اوسکا زیتون ہے اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہین اور شجرہ مبارکہ جو اللہ نور السموات والارض آخر آیتہ تک مین مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہتر ین اوسکا زمین شام مین ہوتا ہے اور سورۃ والتین والزیتون مین اسکی قسم کہائی ہی اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل شام شیرین اوسکی کو کہاتی ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتی ہین اور بدن پر ملتی ہے انکو بہت منفعت ہوتی ہے + ح وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَیْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیری پاس ہے کچہ یعنی کہانا کہا مینے نہین کچہ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لاؤ نہین خالی ہوا وہ گہر کہ اوسمین سرکہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** حضرت نے طلب کیا ام ہانی سے طعام مذکور اونکی خوشی خاطر کے لیے اور واسطے آگاہ کرنیکو اور قناعت کرنیکو ادنی قوت پر کہ حاضر ہے + ح وَعَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور اور فرمایا یہہ کہجور لاون ہے اوس روٹی کی ٹکڑیکا نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰی فُؤَادِیْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَّفْئُوْدٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِیْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ یَّتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِیْنَةِ فَلْیَجَاْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّكَ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا کہ بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئی میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی میری پس رکہا ہاتہ اپنا درمیان دونون چہاتیون میری کی یعنے میرے سینہ پر یہانتک کہ پائی مینے سردی دست مبارک کی اپنی دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکہتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہے اسلیے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس چاہیے لیوے وہ سات کہجورین عجوہ مدینہ کی کہ افضل اقسام کہجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے اونکو گٹہلیون سمیت پہر چاہیے کہ ڈالے اونکو تیری منہ مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور نیچ بیان علاج کی دوا کی تنہا نہ کہا جواب اسکے

حکیم کی کیا جواب اوسکا یہ ہے کہ اول آپنے حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچھ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان پایا آپ نے اوسمین تعجیل کی ہے ازراہ شفقت کی بیان
فرمایا اور چھوڑ کر طبیب اوسکو علاج وہ ورد بازو مین ڈالی اور چونکہ بتانا اوسکا اور کیفیت استعمال اوسکے کی طبیب کو آسان نہ تھی اوسکی حوالہ فرمایا اور کہا طیبی نے
کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سے جائز ہے اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام میں مرا ہے اور اسلام لانا اوسکا ثابت
نہیں ہوا + ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ
وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہاتے خربزہ ساتھ کھجوروں تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی
یعنی کھجور کی ساتھ سردی اوسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے
کہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہو کہ وہ بارد رطب ہوتا ہے والا پختہ گرم ہے لیکن باوجود اسکے بہ نسبت کھجور کے سرد ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے
تربوز ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے + ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ
السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ لائے گئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور کہنہ کہ اوسمین کیڑے پڑے ہوے
تھے پس شروع کیا حضرت نے کہ چیرتے تھے اوسکو اور نکالتے تھے کیڑے اوسمین سے نقل کی یہ ابوداود نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے
ابن عمر سے بطریق مرفوع کی منع فرمایا حضرت نے چیرنے کھجور کو پس شاید یہ محمول ہے کھجور نئی پر واسطے دفع وسوسہ کے پاک کرنا اوسکا محمول ہے بیان جواز پر اور یہی
ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور مطالب المومنین میں لکھا ہے کہ اگر کیڑا اونمین ہو
پکایا ہو تو وہ حلال ہے اسلیے کہ احتراز اوس سے ممکن نہیں ہے لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم مکھی اور بھڑ اور پشہ اور سوا اوس جانور کا ہے کہ خون بہتا نہیں کہ اگر کہانا اوسکا
حرام ہے اور اگر پانی اور کہانے میں پڑجاوین تو پلید نہیں ہوتا + ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ
فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک
کے پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ مثل بسم اللہ کہنے کی ہے اول طعام میں نہ اول ذبح میں
کہ دو کو کرتی ہیں اور کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر طہارت پنیر کے اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بھی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہیں بنتا بدون اوسکے + ع ح
وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا
سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ اور روایت ہے
سلمان سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب میں
بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے بیچ کتاب میں اور جس چیز کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہے نہ حرام پس وہ اوس قسم سے ہے
کہ معاف کیا اوس سے یعنی استعمال کرنے اوسکے سے اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ف یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہیں یا حرام اگر یا تو گہی کو پوچھا ظاہرا ابتداء اسلام
میں شبہہ پیدا ہوگا اوسکے حلال ہونے میں یعنی اوسیوں کو اسلیے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ جیسے بنتا
اور تیسرے پوچھا فراء کو کہ ساتھ زیر فے اور الف ممدودہ کے ہے اور اکثر شارح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فری کی کہ ساتھ زبر فے اور الف مقصورہ
کے ہے یعنی گورخر کی اور بعضوں نے جمع فرو کی کہا یعنی پوستین کے چنانچہ اسی لیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہے اور اسی

سوال کیا واسطے عذر کرنیکے فعل ابن عمر سے کہ پوستین جلد مردار کا بناتے تھے بغیر دباغت کے اور اپنے کتاب مین یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتہہ قول

انکی کے وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوے ساتہہ اکثر اشیاء کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا اونکا ساتہہ حدیث

کے اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے اسپر کہ اصل اشیاء مین اباحت ہے اور موقوف ہے یعنی قول سلمان کا ہے نہ حدیث

آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتے ہین جیسیکہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو + ح ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ

فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ اِرْفَعْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ

مُنْکَرٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہتا ہون مین یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہون کی

تر کی گئی ہو ساتہہ گہی اور دودہ کے پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم مین سے اور تیار کی روٹی مذکور پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس باسن مین تہا گہی اوسکا کہا کوہ کے

چمڑے کے کپی مین تہا فرمایا اوٹہا لو اوسکو یعنی آگے سے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داود نے کہ یہ حدیث منکر ہے **ف** حضرت نے اوسکی

اوٹہانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ نہتے وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی جیسیکہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اوسکی

والا حکم کرتے اوسکو پہینکدینے کا اور منع فرماتی اوسکی کہانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اس طرح کی طلب خواہش نفس کیلئے مخالف

عادت شریفہ کے تہی اسلیے ابو داود نے اوسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور بصورت صحت اس حدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے واسطے بیان جواز کی

ع ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت

ہے علی رضہ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** پکنے سے بوجاتی رہتی ہے

اور یہی حکم ہے پیاز اور مانند اوسکا اور نہی آئین تنزیہی ہے ٭ ع **وَعَنْ** اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ

طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی زیاد سے کہ کہا پوچہے گئین حضرت

عائشہ رضہ کہانی پیاز کی سے یعنی کچی ہو یا پکی پیاز کا حکم پوچہا کیا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اپنی کچی ہو یا پکی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن

نہین کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہے کہ بیچ طعام کے کہایا ہے اور امت کو بہی اسی منع فرمایا پس بعضے کہتے ہین کہ نہی خام کی کہانی سے ہے نہ پختہ

کی اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی نے بیچ شرح آثار کے حدیثین دلالت کرنیوالی

اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن اور گندنی اور مانند انکی کی لایا ہے پختہ ہون یا خام اوسکے لیے کہ کہاوے اور واسطے اوسکے کہ گہر مین بیٹہی اور جبتک بو باقی رہے

مین نہ آوے کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کہانا آنحضرت

کا آخر مین اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطے تعلیم جواز کے تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم + ع ح + **وَعَنْ**

ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ

اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے دو بیٹون بسر کی سے کہ سلمی تہی کہا دونون نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی کی لائے ہم حضرت

کے مسکہ اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نے اوسکو اور تہے حضرت دوست رکہتے مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہ ابو داود نے **وَعَنْ** عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ

قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ

بِیَدِہٖ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِی الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ
التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ
غَیْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ
وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ ہٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہ کھانا لایا گیا ہماری آگی بڑا
پیالہ کہ بہت تھا اوسمین ثرید اور بوٹیاں پس دوڑایا مینے ہاتھ اپنا پیالہ کی ہر جانب مین اور کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس
پکڑ لیا ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا ای عکراش کھا ایک جگہہ سے یعنی اپنی آگی سے اسلیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا
گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کھجورین تھین رنگ برنگ کی پس شروع کیا مینے کھانا اپنے آگے سے اور دوڑانے کی ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی نے طباق مین یعنی ہر جانب مین بعضی جانب سے کھاتے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھلانے لوگونکو کہ چاہین تو کھجورین
ہر طرف سے کھاوین اور جیسیکہ تعلیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کہا ای عکراش کھا جہان سے چاہیے تو اسلیے کہ یہہ ایک رنگ نہین پھر لایا
گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور ملے تراوت اپنے ہاتھ کی اپنے موہنہ پر اور ہاتھون پر
کہنیون تک اور اپنے سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہے اوس کھانے سے کہ متغیر کیا اوسکو آگ نے یعنی یہہ وضو عرفی ہے بسبب اوس طعام کے ہے
کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی ترمذی نے ف ایک قسم کا کھانا ہے اور ہر جانب مین یکسان ہاتھ ہر طرف دوڑانا سوائے حرص و طمع کی نہین ہے یعنی اگر
طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علحدہ علحدہ رنگ کا بمقتضائے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہے ہوا اور
ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتھ دوڑانا معیوب مکروہ ہے اور جہان سے چاہیے تو ظاہر ہے کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہے اسلیے کہ وہ جگہہ اوترنے برکت کی ہے
اور احتمال یہہ بھی ہے کہ یہ کھانا بیچ مین سے مخصوص ہو ساتھ کھانے ایک رنگ کی اور یہہ یکرنگ نہین کہا ابن ملک نے کہ اوس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی یکرنگ ہو تو
ہاتھ ہر جانب مین دوڑانا نچاہیے مانند طعام کے اور یہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدہر سے چاہیے کھاوے ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَہْلَہُ الْوَعْکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَہُمْ فَحَسَوْا مِنْہُ وَکَانَ
یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَیَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰکُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْہِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتے اہل بیت انکیکو تپ امر کرتے تھے
حسا کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے انکو پس پیتے اوسمین سے اور تہے فرماتے تحقیق حسا البتہ قوۃ دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج
و بیماری کو جیسیکہ دور کرتی ہے ایک تمہاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتھ پانی کے منہ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
ف حسا ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اوسمین ڈال لیتے ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ بھی کہتے ہین اور
تلبینہ بھی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتون کو اسلیے کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چھٹائی میل کے اور پاک کرنے منہ کی یا جسوقت کہ
فرمایا عورتین حاضر تہین + ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَفِیْہَا شِفَاءٌ مِّنَ
السَّمِّ وَالْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُہَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہے اور اوسمین شفا ہے زہر سے اور کھنبی من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکہہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف
جنت سے ہے یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہے یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہے کہ گویا بہشت سے ہے اور اطبا اوسمو ب

یعنی

ہے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور بعضون کے نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہے اور بعد اوسکے مستحب اور ضیافت اثر ہتم پیمبر چنانچہ
بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہے ۔ **الفصل الاول** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ
ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایۃ بدل الجار ومن کان یؤمن باللہ والیوم
الآخر فلیصل رحمہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ
کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرۃ کے پس نہ ایذا دے اپنے
ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرۃ کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت مین یعنی بخاری کے بدلے
جار کے یعنی بدلہ اوس جملہ کے کہ اوس مین ذکر جار کا ہے آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس چاہیے کہ ملا کرے رشتہ ناتے اپنے کو
یعنی احسان کرے ناتے داروں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان رکھتا ہو الخ نہین ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ
مبالغہ ہے بیچ بجا لانے ان افعال کے جیسا کہ کہتے ہین بیٹے کو رغبت دلانے کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یعنی مراد یہ ہے کہ جو کامل الایمان ہو
یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اوس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب مقدور اپنے کے
کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی دنوں مین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے
نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پہنچاوے اوسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہے فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین
مین آیا ہے فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اوسکی اوس چیز مین کہ محتاج ہووے اوسکا اور دفع کرے اوس سے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیا جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے تجھ سے مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگے تجھ سے قرض دے اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مرے
اوسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دے اوسکو اور اگر مصیبت پہونچے تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دے اور اوسکے مکان کے
پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رک جاوے مگر باذن اوسکے اور اگر خرید کرے تو میوہ تو ہدیہ بھیج اوسکے لیے اور اگر نہ کرے تو چھپا کر لا اوسکو گھر مین پوشیدہ اور نہ لیکر
نکلے اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکے فرزند اوسکا اور مت ایذا دے اوسکو ساتھ دھوئیں ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اوس مین سے اوسکو بھی دے کیا
جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ ہے نہیں پہنچتا ہے حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کیا ہے اللہ تعالی نے اوسپر روایت کی یہ
خرائطی نے اربعین مین اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنے کا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے
کہ کلام کرے ساتھ اوسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بھلائی اوسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح پس باز رہے اوس سے پس کلام مباح کو ترک
کرے بخوف اسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائی رکھی ناتے کو اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہیں ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرۃ
پر بسبب ڈر نہ اسکے کے شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کی کاٹنے پر ۔ وعن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلاثۃ ایام فما بعد ذلک
فہو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ متفق علیہ روایت ہے ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی زیادہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھ مہمان
کی ایک دن اور ایک رات ہے اور ضیافت مہمانداری کا تین دن ہے بعد ازان جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہیں حلال ہے مہمان کو یہ کہ ٹھہرے نزدیک صاحب خانہ کے

اَنْ یُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ ۔ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہان پس صبح کے
مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہو گا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنے اوسکا یہان تک کہ لیوے واسطے اوسکے مثل مہمانی اوسکی کے یعنی مقدار
سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکے سے یعنی جسکے یہان مہمان ہوا ہے نقل کی یہہ دارمی اور ابو داود نے اوبیچ اور روایت ابو داود کے
یون ہے جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہان اور نہ مہمانی کی اونہون نے اوسکے پہونچتا ہے مہمانکو یہہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اموال اونکے سے مقدار
مہمانی اپنی کی ف ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن
عامر کے + ح وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ
ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْهِ اَمْ اَجْزِیْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذروں میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت کے
کا پھر گذرے وہ شخص مجھ پر بعد اسکے کیا مہمانی کروں میں اوسکی یا بدلہ لوں میں اوس سے یعنی میں بھی ویسا ہی معاملہ کروں جو اوسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کیا یہ ترمذی نے
ف یعنی برائی کی بدلہ میں برائی نہ کرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے ۔ بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اساء + ح وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ
غَیْرِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَیْکُمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَیْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ یُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَةً اِلَّا هِیَ بِاُذُنِیْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَیْکَ وَلَمْ اُسْمِعْکَ
اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِکَ وَمِنَ الْبَرَکَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَکَلَ
طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے یا غیر اوسکے سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤں میں گھر میں پس کہا سعد نے اور اوپر تمہارے
بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد نے اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر نہ پایا کہ حضرت سنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کی اور پیچھے پیچھے حضرت کی آئے سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے نہیں سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ تھا بیچ دونوں کانوں میرے کے یعنی میں سنتا تھا اور
تحقیق جواب دیا میں نے تمکو ولیکن نہ سنایا میں نے آپکو دوست رکھا میں نے یہہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمہارا اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے کے پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد کے گھر میں پس حاضر کیے سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کھائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس جب فارغ ہوئے کہا کھاویں کھانا تمہارا نیک اور استغفار کریں تمہارے لیے فرشتے اور افطار کریں نزدیک تمہارے روزہ دار نقل کی یہہ شرح السنہ میں
ف یہہ دعا ہے کی آنحضرت نے اونکے حق میں + ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ
کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِهٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْهُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ
الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کے ہے بیچ رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پھر پھر آتا ہے طرف رسی اپنی کے
اسی طرح مومن بھی غفلت کرتا ہے پھر آتا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ اپنا کھانا متقیوں کو اور دو بھلائی اپنی مسلمانوں کو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

ہین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** آخیہ کہتے ہین اوس لکڑی کو کہ دونون سری اوسکے دیوار مین مضبوط گاڑتے ہین اور اوسمین رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہین اور اوسکے پاس گھانس وغیرہ ڈال دیتے ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کے حال اوس گھوڑے کا سا ہے کہ آخیہ سے بندھا ہوا ادھر اودھر جولانی کرتا ہے پھر اپنے آخیہ کے پاس کھڑا ہوتا ہے یعنے ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ مین ہو جاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کر کر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہے الخ اور کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کھانا کہلانا ہے اور تخصیص متقی کی اوسکی تقوی ہونیکے لیے اسلیے ہے کہ وہ کھا کر عبادت کرینگے اور اوسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص اتقیا کے ساتھ کھانا کہلانے کی اس سبب سے ہے اور بمطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسیکہ فرمایا و عطا انہی الخ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تھا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھرا اوٹھاتے تھے اوسکو چار شخص یعنے جب کھانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اوٹھاتے یا بسبب بڑے ہونیکے خالی ہی ایسا بھاری تھا کہا جاتا تھا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑھتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹھتے گرد اوسکے لوگ پس جب بہت ہو جاتے لوگ گھٹنون پر بیٹھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہہ بیٹھنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے کیا مجھکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹھنا اقرب ہے طرف تواضع کی اور نہین کیا مجھکو سرکش عنادی پھر فرمایا کہاؤ اوسکے کنارونسے اور چھوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کھانا برکت دیجاویگی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** غرا کی معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیے کیا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکے ظاہر و کشادہ تھا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہے کثرت برکت کا کنارونسے کھانے مین بخلاف اسکے کہ جب کھایا جاوے درمیان سے تو برکت منقطع ہو جاتی ہے اسفل اوسکی سے ۰ ح ح

وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی انہی باپ سے اونہون نے نقل کی وحشی کی دادا سے یہہ کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بھرتا یعنی اور ہم ارادہ رکھتے ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پھر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کھاتے ہو عرض کیا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاویگی تمہارے لیے اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** وحشی کی دادا کا نام بھی وحشی بن حرب تھا وہ قاتل تھا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کے کا کہ روز احد کے اونکو قتل کیا تھا جبکہ وہ کافر تھا پھر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہے اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نے فرمایا لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اوس شخص کے فرمایا کہ جو اکیلا ۰ ح ح کہانا ہر کہانا تو تم اکٹھے یا متفرق ۱۲

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** أَبِي عَسِيبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ

بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسما بنت یزید سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس روبرو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہمنے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکے لینے واقع مین بھوکے تھے لیکن بسبب عادت کے اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی بھوکی ہو اور تکلف جھوٹ کہتے ہو کہ ہم بھوکے نہین پس دو ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے + ع س وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہوکر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکے سند مین ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادۃ قدیم اور فطرۃ سلیمہ سے ہے یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف بھی مقبول ہے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اوس گھر کے کہ کھایا جاوے اوسمین طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کوہان اونٹ کا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہین اور کھاتے ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونے اوسکے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہونچتی ہے اوس سے زیادہ جلد خیر پہونچتی ہے اوس گھر مین کہ جسمین کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانون کو + ح بَابٌ یہہ باب ہے متعلق پہلی باب کے ف اور بعضے نسخے مین ہے باب فی اکل المضطر + ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور یہہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے مین لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کی اسلیے کہ اس باب مین فصل ثالث بھی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مصنف در پیے حال مصابیح کی ہے کہ فصل اول اس باب مین نہین رکھتے اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار مین ہے اور فصل اوسکا ہے احتیاج اوسکی بیان کی نہین رکھتا اور یہی ہے کہ مصنف عادت اوسکی بیان نہین کرتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہین رکھتا اور کہا کہ یہہ باب خالی ہے فصل تیسری سے + ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی کہا ہمنے شام کو ایک پیالہ پیتے ہین دودھ کا اور صبح کو پیتے ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کے موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے اونکے مردار اس حالت مین نقل کی یہہ ابو داود نے ف کیا حال ہے الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطراری

ہے کہ اوسمین مردار اور جو کچھ کہ حرام ہے کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہے یعنی حد اضطرار کی کیا ہے اور بھوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت سے
ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے اور مقصود نہین ہے اور نہ جواب اسکا ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود
کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہے ما یحل لنا المیتۃ ساتھہ حیث ہی کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مردار کے کہانیکو اور
یہہ عبارت ظاہر تر ہے بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التورپشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمہارے کے یعنی کسقدر طعام پاتے ہو بیان کرو تا حال تمہاری بھوک
کا معلوم ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچتی ہے یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تہا تا حکم عام ہوا اور فجیع جواب مین بہی صیغہ جمع
کا لایا کہ کہا کہا ہمنے بیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھہ زبر کی کہتے ہین صبح کے کہانے پینے کو اور غبوق ساتھہ زبر کی کہتے ہین شام کے کہانے پینے کو اور
بیان تفسیر کے ساتھہ پینے پیالہ دودہ کے جیسا کہ کہا ابو نعیم نے الخ پس یہہ تفسیر راوی کے ساتھہ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور وہ احتمال نہین حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر
راوی کی معتبر ہے اور قسم باپ کی الخ یہہ قسم کہائی حضرت نے پہلے منع ہونیسے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کہانیکا پیچھے نازل ہوا ہو اور یا بے قصد حضرت کی زبان سے
بسبب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتے تہے گویا
فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بھوکے رہتے ہوگے یہہ حالت اضطرار کی ہے کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہے ؛ ح **وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ** أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ
کچھ کہانیکی قسم سے نہین پاتے ہین پس پہونچتی ہے ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جسوقت
تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی کچھ کہانے پینیکی چیز ہے یا نہ پاؤ اوس زمین مین قسم ترکاری سے یعنے کچھ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتھہ مردار کے ہے یعنی کہاؤ
مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے یہہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح
نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گہانس اور پتون درخت کے سے کہ کہاؤ اور ساتھہ اوسکے سد رمق کرو حلال ہے واسطے تمہارے مردار نقل کی یہہ دارمی نے
ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہے اسلیے کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کے دودہ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بھوک اور
مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسرے حدیث مین شرط کیا نہ پانا کہانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی گہاس
وپتون کے بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہوا درمیان علماء مذہب کے
مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہہ ہے کہ حلال نہین کہانا مردار سے مگر بیچ حالت خوف وہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی
جان بچ سکے اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہے اور یہہ تنگ ہے اور ساتھہ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور
ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہے کہ جب اس مقدار سے پاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کے منقضی ہو حلال ہے کہانا مردار کا یہانتک
کہ روا کرے حاجت اپنے نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول مین دائرہ مسامحۃ کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک
امام ابو حنیفہ رح کے سد رمق ہے اور نزدیک اوراون کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکی حدیث اول ہے اور باوجود ایک پیالہ دودہ کے روز مین
اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بیشک وہ شبہ سد رمق اور اقامت نفس اوس سے حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا پس
معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ سبب اوسکے مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہے اور کہانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہے اور دلیل امام ابو حنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہے جیسکہ تقریر کی ہے اور یہہ جواب ہے بیچ حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہیں دونون حدیثون میں اسطرح کہ ایک پیالہ دودھ کا
کو پیا اور ایک شام کو کہ حدیث اول میں آیا ہے بسبیل اشتراک کے تھا قوم میں نہ واسطے ہر ایک کے جدا جدا تھا چنانچہ صیغہ جمع کا ظاہر کلام میں دلالت کرتا ہے اسپر اور
سوال مجمع عامری کا اپنی ہی نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ ونکی طرف سے سوال کیا اور اسی لیے کہا ما تحمل لنا اور یہ آیہ ہے نہیں کہ ہم نے پیالہ
کثیرہ میں کفایت نہیں کرتا سیر ہونے کے لیے اور ہر گز ذرہ بھی بھوک کو نہیں دفع کرتا ہاں اگر سیر آیا ہے کہ کیونکر ایک پیالہ ہو کفایت کرے گا قال الشیخ

ع ح **بَابُ الْاَشْرِبَةِ** یہہ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَءُ وَاَمْرَءُ
روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں
اور فرماتے حضرتؐ یہہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفعہ کر کر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرتا ہے پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور بہت
سبک جاتا ہے معدہ میں **ف** دم لیتے یعنی تین دم میں پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اسلیے کہ بعضے روایتون میں دو دم میں بھی پینا آیا ہے حضرتؐ کا
اور تین دم یا دو دم میں جو پیتے تو ہر بار برتن منہ سے جدا کر لیتے + ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** علت نہی کی یہ ہے کہ پانی کیڑے نیچے گرتا ہے اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور یہ طور مسنون نہیں پیا جاتا + ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ
يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشک کے یعنی منہ موڑ کر پینے سے
اور روایت کیا راوی نے ایک روایت میں یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہ ہے کہ اولٹے سر اوسکا پھر پیوے اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** ایک اور روایت
میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے مشک کے دہانے سے پیا چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل میں آویگی اوس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے کہا کہ نہی تنزیہی
میں ہے کہ فراخ ہوتا ہے دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرتؐ کا محمول ہے چھوٹے مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنے میں تا دہانہ متغیر نہ
رفتہ رفتہ بدبو نہ آنے لگے اور اگر کاہے ہے ہو ممنوع نہیں یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہے اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کے
تا مبادا مشک میں کوئی موذی جانور ہو جیسیکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی مشک کے دہانے سے پیا اور اسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا
یا نہی ناسخ اباحت کی ہے واللہ اعلم + ح **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے منع فرمایا اسکو کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم میں
کھڑا ہو کر پس جو کوئی بھول سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہہ امر استحباب کے لیے ہے پس مستحب ہے کھڑے ہو کر پینے والے
کے لیے قے کر ڈالنا اور کہا موجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی قبیلہ تادیب ارشاد سے ہے طرف اولی کے نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہے کہ
معارض ہو اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار + ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لایا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اس حال میں کہ تھے کھڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ

حوائج الناس في رحبة الكوفة حتى حضرت صلوة العصر ثم أتي بماء فشرب وغسل وجهه ويديه وذكر رأسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال إن ناسا يكرهون الشرب قائما وإن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ما صنعت رواه البخاري اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہہ کہ اونہون نے نماز پڑہی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جہگڑے لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنے پہلے وضو سے دفع پیاس کے لیے اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانون اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت مین کہ وہ کھڑے تہے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکہتے ہین پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہین کہ ہر پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ نے کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا مینے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ذکر کیا راوی نے الخ یعنی پیچہے کا راوی بہول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ پیچہے کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کے کہ آیا اسنے کہا مسح کیا حضرت علی نے سر کو اور دہویا پانون اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہے کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے انسے ایک روایت مین اور مراد ساتہہ مسح پانونکے دہونا خفیف ہے یا موزی پہنے ہوئے تہے اونپر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہہ تاکید ہے تا تو ہم نکرین کہ بعد کھڑے ہونے کے بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسی طرح کھڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثو نمین نہی آئی کہڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ رض کا برخلاف اسکے ثابت ہوا ہے لیکن موطا مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا اونہون نے دیکہا مینے ابو بکر صدیقؓ کو کہ پیتے تہے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک کہا کہ پہنچا مجہکو کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم پیتے تہے پانی کھڑے ہو کر پس دفع تعارض انمین یون کیا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا یون کہا جاوے کہ نہی اوس صورت مین ہے کہ عادت نکرین لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرتؐ کا واسطے بیان جواز کے تہا اور سوا اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سے ہے بلکہ اونکو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اسلیے بعضی حدیث کے فقہ مین آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیوین نہ اور پانی ١٢ ع ح وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل من الأنصار ومعه صاحب له فسلم فرد الرجل وهو يحول الماء في حائط فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن كان عندك ماء بات في شنة وإلا كرعنا فقال عندي ماء بات في شن فانطلق إلى العريش فسكب في قدح ماء ثم حلب عليه من داجن فشرب النبي صلى الله عليه وسلم ثم أعاد فشرب الرجل الذي جاء معه رواه البخاري اور روایت ہے جابرؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرتؐ کے تہے ایک یار اونکے یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اوس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی رات کا مشک مین یعنی لا تا پیوین ہم اور سکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو نہر سے یا نہر سے پی لین گے منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چہپر کے کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نے کہ آیا تہا ساتہہ حضرتؐ کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کرعنا کے معنی ہین پی لین گے کرع سے اور کرع کہتے ہین اوس جگہہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنی پی لین گے منہ سے بغیر ہاتہہ اور باسن کے یعنی منہ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتہہ منہ کے بغیر باسن اور ہاتہہ کے جیسے کہ پیتے ہین چارپائی کہ اکارع انکی یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہہ پینا بیان جواز کے لیے تہا ١٢ ع ح وعن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر في بطنه نار جهنم

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے باسن چاندی کے بیچ مین کوئی چیز پینے کے سوا اسکے نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکے پیٹ مین آگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کی یعنی اوسکا حال بھی یہی ہوتا ہے **ف** اجماع ہے سب عالمونکا اسپر کہ حرام ہے مردکو اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن مین اور اسی طرح حرام ہے اور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکے اونکے باسن مین اور عطر لگانے کی اونمین سے اور حقہ پینے کے اونمین وغیرہ ذلک اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز ہو تو اوسکو نکالکر کسی اور باسن وغیرہ مین کہہ لے پھر کھاوے اور پیوے اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتہہ سے نکال کر بائین ہتیلی پر رکہے پھر داہنے ہاتہہ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سے ملا تو یہہ درست نہین اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہے وقتیکہ منہ لگانیکی جگہہ چاندی نہو اور اسی طرح باسن مضبب سونے اور چاندی کی مین اسلیئے کہ خضاب پیالہ پر استواری کے لیئے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے ۱۲ ح ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کے اور نہ پیو کوئی چیز پینے کی باسن سونے کی اور چاندی کی بیچ اور نہ کھاؤ بیچ رکابیون اور پیالیون سونے اور چاندی کے اسلیئے کہ یہہ چیزین واسطے کافرون کے ہین دنیا مین اور یہہ واسطے تمہارے ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی اس سے مستثنیٰ ہے اسی بقدر چار انگشت کے کپڑے کنارے مین یعنی چار انگشت کے چوڑی سنجاف ریشمی انگرکھا وغیرہ مین لگانے جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے مین ریشم ہو اور بانے مین سوت تو جائز ہے پہننا اوسکا اور اگر سوت تانے مین ہو اور ریشم بانے مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوونمین ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا دودہ دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوے کے کہ تہا انسؓ کے گھر مین پس دیا گیا آنحضرتؐ کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرتؐ نے کچہہ دودہ اوسمین سے اور بائین طرف آنحضرتؐ کے بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر صدیقؓ اور داہنی طرف حضرتؐ کے بیٹھا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ دیجیئے ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرتؐ نے اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرتؐ کے پھر فرمایا کہ مقدم ہے دایان پھر دایان اور ایک روایت مین ہے دہنی طرف کے احق ہین دہنی طرف کے احق ہین خبردار ہو پس دہنی طرف والونکو دیا کرو یعنی جب جانا تمنے کہ داہنی طرف کے احق ہین تو تم بھی داہنی طرف والون کی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہین سے کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** انسؓ کے گھر مین ظاہر یہہ تہا کہ کنوا ہمارے گھر مین تہا لیکن یہہ تفنن ہے عبارت کا اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہین اور وہ بکری بھی انسؓ کے گھر مین تھی کہ آنحضرتؐ وہان تشریف لے گئے تھے اور دونون لفظ ایمن ساتہہ پیش نون کے ہین یعنی مقدم ہے دایان پھر دایان یعنی اول اوسکو دیا چاہیئے کہ داہنی طرف ہو پھر اوسکو کہ اوسکی پہلو مین ہو اور پھر آخر اسی ترتیب سے دیتا چلا جاوے تا آخر نوبت اوسکی پہنچے کہ بائین طرف ہے اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر نون کے ہے دونون لفظون مین یعنی دو لگا مین

داہنی کو بہتر جاننی کو اور موید ہے پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی رعایت کرنے داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے میں یعنی اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائیں طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرتؐ نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر بسبب داہنی طرف ہونے اوسکی کی اور اسمیں دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرتؐ کی باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکرؓ کی اور شفاعت حضرت عمرؓ کی رعایت اعرابی کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمرؓ نے جو عرض کیا یاد دلانیکی لیے عرض کیا کہ شاید حضرتؐ کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکرؓ کا ۱۲ ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہلؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اوسمیں سے اور داہنی طرف حضرتؐ کے تہا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباسؓ اور بوڑھے بیٹھے تہے بائیں طرف حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہہ کہ دوں میں اسکو بوڑھوں کو پس کہا اوس لڑکے نے کہ نہیں ہوں میں ترجیح دیتا اپنے پر کسیکو ساتھہ دینے بچے ہوئے آپ کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرتؐ نے بچا ہوا اوس لڑکے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھہ ابتدا کرنے کے دایاں ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائیں طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائیں طرف والیکو دے رہا یہ کہ حضرتؐ نے یہاں اذن طلب کیا ابن عباسؓ سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہے اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباسؓ کے قرابتی تھی وہ بوڑھے قریش میں سے گمان تہا کہ ابن عباسؓ کو ناگوار نہیں ہونیکا اونکا دینا اور اونکے تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکرؓ کا راسخ ہوگا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اس لیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اوسکیلئے نہ اذن چاہنے میں دیکہے اور فقہا اتفاق رکہتے ہیں اسپر کہ ایثار طاعات میں جائز نہیں پس فقہا تو یہہ کہتے ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایثار واجبات میں ہے تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات میں ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگا پڑہے روا نہیں حرام ہے اور اگر صف اول میں قریب امام کی بیٹہا تہا اپنی جگہہ اور کو دی اور آپ پچہلی صف میں آنکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہیں مکروہ ہے اور امور دنیویہ میں ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات میں ایثار منقول ہے غالبا وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ۱۲ ح **وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى** اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات میں انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تہے ہم کہاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ ہم چلتے تہے اور پیتے تہے اس حال میں کہ کہڑے ہوتے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علما نے کہ کہانا چلنے میں اور پینا کہڑے ہوئے اصل جواز رکہتا ہے اور مختار اور اولی یہہ ہے کہ کہانا چلنے میں اور سوار خلاف ادب کے ہے اور اسی طرح پینا کہڑے ہوئے جیسے کہ گذرا ۱۲ ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ** قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنی دادا سے کہا دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتے تہے کہڑے ہوکر اور بیٹہے ہوئے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** کہڑے ہوکر یعنی ایکبار یا دو بار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت کے اور بیٹہے ہوئے تمام اوقات میں ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے برتن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اوسمین نقل کی
یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی مین نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نکرے اور کبھی منہ ساتھہ بدبو کی متغیر ہوتا ہے مبادا پانیکو
بدبودار کر دے اور اسلیے کہ دم لینا پانی مین چارپایون کا فعل ہے کہا بعضون نے کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنیکے لیے صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہین
اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے نہ اونگلی ہلاتا اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اوس سے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا
اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم مین مانند پینے اونٹ کے
ولیکن پیو دو دمون مین اور تین دمون مین اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سرکاؤ برتن کو اپنی منہ سے یعنی ہر بار مین یا آخر
مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دمون مین پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اوسمین شبہہ نہین کہ تین دمون مین پینا بہتر اور
گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرو انچ احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ اول دم مین کہے الحمد للہ اور دوسرے دم مین
رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم مین الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بھی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ
قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین پس کہا ایک شخص نے کہ تنکی وتنکی پڑی ہوئی دیکھتا ہون مین پانی مین
یعنی پس کیا کرون اگر پھونک مارون تو وہ کیونکر نکلین فرمایا پھینکدے تو اوسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ
شخص نہی پھونکنے کیسے پانی مین سمجھے دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے مین دم نہ لے کہا ایک ہی دم مین پیوے کہا
اوسنے کہ پس تحقیق مین نہین سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر برتن کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے
وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے
ف سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی برتن کے ہے اور منع اس سے اسلیے فرمایا کہ ہونٹون سے گرفت اوسکی اچھی طرح نہین ہوتی اور پانی بدن اور کپڑون پر
گرتا ہے اور برتن کے دھونے مین وہ جگہہ اچھی طرح صاف نہین ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹنا
برتن کے نہین ہے بلکہ جگہہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہے ح **وَعَنْ** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ
قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سے کھڑے ہوے پس کھڑی ہوئی
مین طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا مین نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جسجگہ دہان
مشک پر منہ مبارک لگا تھا اوتنا حصہ کاٹ لیا واسطے تبرک کے اور اسواسطے ادب کے کہ منہ کسی کا اوسکو نہ لگے جیسے کہ حدیث ام سلیم کی بعینہٖ مثل اسکے
تحقیق آیا ہے کہ کہا کاٹ لیئے دہانہ مشک کا تا کوئی اور بعد پینے آنحضرت کی اس جگہہ سے نہ پیوے ح **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ سے اونہون نے نقل کی حضرت عائشہ سے کہ تھے محبوب ترین پینے کی چیزون
مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہے کہ روایت کی گئی زہری سے کہ نقل کیا حضرت سے
بطریق ارسال کے ف میٹھی چیز پینے کے عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودہ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق ان حدیثون مین
اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے الخ یعنی اس حدیث کو زہری نے
دو طریق سے روایت کیا ہے ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ اور دوسری مرسل کہ اوسمین ذکر حضرت عائشہ کا نہین اور ظاہر عبارت سے یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہین اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور رجال ورسنا دکی کہ بطریق ارسال کی ہے توی تر اور ضابط تر ہین بہ نسبت
اسناد متصل کے کہ بعضے رجال اوسکی ضعیف ہین + ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم
طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس
شیئ یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یاالہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کہلا ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے ایک
تمہارا دودہ پس چاہیے کہ کہے یاالہی برکت دی واسطے ہمارے اس دودہ مین اور زیادہ پونہچا ہمکو اس سے یعنی اور زیادہ کیجیے کہ پونہچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودہ سے بہتر کوئی چیز نہین
پاتی وجہ کہ نہین ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کہانے اور پینے کے سوا دودہ کے کہ سیری بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے
وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین بینھا وبین المدینۃ
یومان رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا واسطے اونکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضون نے کہ سقیا ایک
چشمہ ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذھب او فضۃ او اناء فیہ شیئ من ذلک فانما یجرجر فی
بطنہ نار جھنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمر سے تہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے
یا چاندی کے یا اوس باسن کہ اوسمین ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوا اسکے نہین کہ لاویگا یہہ پینا اوسکے پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی
ف اسمین ہو کچھ الخ یعنی میخین وغیرہ لگی ہون سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر میخین چھوٹی ہون بقدر حاجت حرام و مکروہ
نہین اور اگر بہت اور بڑی ہون حرام ہین اور مذہب امام ابوحنیفہ مین جس باسن مین میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہے
بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہے انکی دلیل اور حدیثین ہوونگی اع

باب النقیع والانبذۃ

باب بیچ بیان نقیع اور نبیذ کے ف نقیع ان چیزون مین سے ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہے کہ انگور یا کہجورین پانی مین
ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکے شیرینی پانی مین آجاوے یعنی شربت بن جاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی تاثیر
رکہتا ہے اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسیطرح بنتا ہے ولیکن اوسکو تہنے مین تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو تغیر فاحش
حد نشہ کو پہونچی اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو تین دن تک تناول فرماتے تہے جیسے کہ آگے آویگا اور یہہ بھی نافع ہے بلکہ بیچ زیادتی قوت اور
صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچے حرام ہے اور نبیذ سوا انگور اور کہجور کے اور چیزون سے بھی بنتی ہے کہ کتابون مین لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہے کہجور سے بھی اور انگور سے اور شہد سے بھی
اور گیہون سے بھی اور جو سے بھی وغیرہ ذالک چنانچہ اسلیے مصنف نے انبذہ بصیغہ جمع کی لایا تا دلالت کرے اوپر تعدد انواع اوسکی ح الفصل الاول

کیا ہمانے سے اسلیے کہ چیزوں سے بنتے ظروف مذکورہ میں کہ بیچ ظروف مذکورہ کے بنتے اور اب نسخ کیا ہے اس حکم کو اور بیچ کیا ہے نبیذ بنانا مطلق بیچ ہر ظرف میں لیکن نبیذ

جو نشے لانیوالی کو نقل کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ

اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ ہوویں گے بعضے لوگ میری امت میں سے شراب کو نام رکھیں گے اوس شراب کا ساتھ غیر نام

اوسکے نقل کیا یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے بیچ پینے شراب کے ساتھ ناموں نبیذ و شربتوں مباحہ کے جیسے کہ مثل

اوسکے اور مانند و مثل کے اور گمان کرینگے کہ یہہ حرام نہیں ہے اسلیے کہ نہ انگور کی ہے اور نہ کھجور کے اور یہہ مفید نہیں ہوگا اونکو اوسکی اباحت میں اسلیے کہ حکم یہہ ہے

ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنے ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہے کہ شراب پوینگے ولیکن اوسکا کچھ نام اپنی طرف سے کہیں گے اور شراب

نہیں کہیں گے تا لوگ نہ جانیں کہ شراب پیتے ہیں اور یہہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہیں دیگا اونکو معتبر مسمے ہے نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ

الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا میں نے کیا پیویں ہم ٹھلیا سفید میں فرمایا نہ نقل

کی یہہ بخاری نے **ف** ٹھلیا سبز کے نام اوسکا حنتم ہے اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سے اباحت نبیذ ٹھلیا غیر سبز کی سمجھے اونہوں نے کہا کہ

پیویں ہم ٹھلیا سفید میں حضرت نے فرمایا سفید میں بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور سبب اسکے کہ اکثر ٹھلیاں کہ اونمیں نبیذ بنائی تھی اوس زمانہ میں سبز ہوتے

تھے بیچ لیکن حکم سبز و سفید کا ایک ہی ہے اور یہہ بھی منسوخ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا **بَابُ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِهَا** یہہ باب ہے بیچ

بیان ڈھانکنے باسنوں اور غیر باسنوں کے **ف** یعنی اس باب میں وہ حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں بیچ ڈھانکنے باسنوں اور بند کرنے دروازوں کے وقت سونے

کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہے یعنی یہہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنوں کے اور سوائے باسنوں کے جیسے بند کرنا دروازوں کا اور بجھانا چراغوں

کا اور سوائے اوسکے کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ

اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ

وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْهِ شَیْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ وَاَجِیْفُوا

الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ رُبَّمَا

اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا

السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ

فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ

فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ

لَیْلَةً یَّنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ لَّا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند کرو تم اپنے لڑکوں کو یعنی نکلنے گھر کے باہر سے اور مویشیوں کو اسلیے کہ شیطان پھیلتے ہیں اوس وقت پس

جس وقت کہ گذر جاوے ایک ساعت رات سے پس چھوڑ دو اونکو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازوں کے اسلیے کہ شیطان

نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو یعنے ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہے کہ دروازوں اور دیواروں میں ہشتہ جاوین ولیکن بسبب ذکر خدا کے مجال
پھیلنے کی نہیں رکھتے اور باندھو دہانی اپنی مشکون کے یعنے جسمین پانی ہوتا کہ اونمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گرپڑے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندھنے دہانے
کے اور ڈہانکو واپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنے کے اگرچہ عرض مین رکہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنے کی اسی قدر ہو کہ لکڑی وغیرہ
چوڑا اوپر باسن کے رکہدو تو بھی یہہ بھی کافی ہے رفع کراہت اور نہ ہونے ضرر مین کہ ہوتا ہے بدون ڈہانکنے کے شل تصرف کرنے شیاطین کے اور بند اوسکی کا اور بجہادو اپنی چراغونکو
یعنی سوتے وقت نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ
کی بھی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسنونکو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازے اور پاس میں
بٹھا رکھو اپنے لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانے مدو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنونکے ہے پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہاو چراغونکو نزدیک سونے کے اسلیے کہ
تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضے وقت کہینچ لیجاتا ہے بتیکو پس جلا دیتا ہے گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسنکو اور بند کرو
مشک کو اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازہ کو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام
خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنے کو مگر اسی قدر کہ عرض مین رکہے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس
چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہے اوپر گہر کی لوگون کے گہر اونکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہ چھوڑو واپنی مواشی کو اور اپنے
لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچھ رات جاتی رہی اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتے ہین جسوقت کہ غروب
ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا ہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسن کو اور بند کرو مشک کو اسلیے کہ
سال مین ایک رات ہے کہ اوترتی ہے اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر بند مگر کہ اوترتی ہے اوسمین اوس وبا مین سے
ف یہہ روایت متفق علیہ ہے جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہے احتمال رکہتا ہے کہ متعلق ہو ساتہہ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدا
شام سے وقت عشا تک کی وقت بند کرنے دروازے اور ڈہانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتہہ کہنا کی جملے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا اوسپر اسطرح اور
حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنے ندو کہ وقت پہیلنے جنات کا ہے اور جب ایکساعت گذری تو چھوڑدو لڑکونکو اور کرو
یہہ کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہہ سے موافق ہو جاتی ہے یہہ روایت ساتہہ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوئی ہو اگرچہ قلیل الوقوع ہو یا ہو اور
سے لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکے تیئن اور جن و شیاطین ایک ہی مین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین اونہین شیطان کہتے ہین کذا ذکرہ بعضہم
اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اس باب کے قبیلہ ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہوں واسطے استحباب کی اور فحمہ کہتے ہین اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب
اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اوسکو غسق کہتے ہین والليل اذا عسعس اشارت اسکی طرف ہے اور کہا توربشتی نے کہ اسمین
بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور افضل انکا یہہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت اور سکون مین ہے تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیوی اور اخروی سے
ر ع **وعنه** قَالَ جَاءَ اَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار مین سے نقیع
سے کہ نام ہے ایک جگہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈہانکا
تو نے اسکو اگرچہ ڈہانکنا اتنا ہی ہوتا ہے کہ عرض مین رکہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

نہ سو رہو تم آگ کو گھروں میں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اوس سے جسوقت کہ سونے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ
کو لیکن قندیلیں لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہو تو نہیں مضائقہ ہے اونکے رکھنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں واسطے انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہے بندہ
ضعیف کہ اگر آگ بہی گھر میں اسطرح کہیں کہ خوف جلنے کا اوس سے نہو جیسا کہ جاری ہیں بقصد شب بیداری کی یا کسی اور مصلحت کی گھر میں داب سکتے میں امید ہے
کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ۱۲ ح وعن ابی موسیٰ قال احترق بیت بالمدینة علی اهله من اللیل فحدث بشانهم النبی صلی
الله علیه وسلم قال ان هذه النار انما هی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوها عنکم متفق علیه اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا
جل گیا ایک گھر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گھر والوں پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ ہو اوسکے نہیں
کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جسوقت کہ سونے لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم نباح الکلاب و
نهیق الحمر من اللیل فتعوذوا بالله من الشیطان الرجیم فانهن یرین ما لا ترون واقلوا الخروج اذا هدأت
الارجل فان الله عز وجل یبث من خلقه فی لیلة ما یشاء واجیفوا الابواب واذکروا اسم الله فان الشیطان لا یفتح
بابا اذا اجیف وذکر اسم الله علیه وغطوا الجرار واکفئوا الآنیة واوکوا القرب رواه فی شرح السنة روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ سنو تم آواز کتوں کی اور آواز گدہوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کی شیطان راندہ ہوئی سے اسلیے کہ تحقیق کتے اور گدہے دیکہتے ہیں
اوس چیز کو کہ نہیں دیکہتے تم یعنی شیطانوں کو اور لشکر اوسکے کو دیکہتے ہیں اور کم کرو نکلنا اپنے گہر سے جسوقت کہ تہم جاویں پانوں چلنے والے یعنی آمد و رفت لوگوں کی جب بالکل
تہی موقوف ہو تو تم بہی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی
وغیر ذلک رات کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسلیے کہ شیطان نہیں کہولتا دروازوں کو جسوقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوپر اوسکے اور
ڈہانکو گہڑوں یعنی جنمیں پانی ہو اور الٹا کر رکہو باسنوں کو یعنی جسوقت کہ خالی ہوں اور باندہو منہ مشکوں کی نقل کی یہ حدیث محی السنہ نے شرح السنہ میں **وعن**
ابن عباس قال جاءت فارة تجر الفتیلة فالقتها بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الخمرة التی کان قاعدا
علیها فاحرقت منها مثل موضع الدرهم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل هذه علی هذه فیحرقکم
رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک چوہا اسحال میں کہ کہینچ لایا ایک بتی پس ڈال دی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریے
پر کہ بیٹہے تہے حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمیں بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سوو تم پس گل کرو چراغ اسلیے کہ تحقیق شیطان راہ دکہاتا ہے
اس چوہے کی موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے پر یہ ابن حبلہ نقل کی یہ ابو داود نے ف اس باب میں تیسری فصل
نہیں لکہی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور وجہ اوسکی بیان کرنے کے اوپر ذکر کی گئی ہے ۱۲ ح **کتاب اللباس** کتاب ہے
بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہے یعنی پہننا سے جیسا کہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سے آتے ہیں اور مصدر اسکا لبس بضم
آیا ہے ساتھ پیش لام کے اور لبس ساتھ زبر لام کے بمعنے التباس و خلط کی ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلی
عن انس قال کان احب الثیاب الی النبی صلی الله علیه وسلم ان یلبسها الحبرة متفق علیه روایت ہے انس سے کہا
تہا حبرہ محبوب ترین کپڑوں سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتے تہے پہننے واسطے اور معلوم ہوتے کہ قسم دینی او بیچہا سے اور سوا سے اوسکی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبرہ ساتہ زبر کے اور بروزن عنبہ کے ایک قسم لباس ہے چادروں یمن کے سے کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتے ہیں

اور

اور کبھی سبز اور سوت کی بھی جاتی ہے کہا ہے علماء نے کہ اسی سبب سے حضرت اسکو دوست رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا دوست رکھتے تھے اسکو بسبب بعضے اوسکے
کی سبز کو سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑوں میں سے ہے اور وارد ہوا ہے انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون
نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اسکو بسبب اسکے کہ خطوط اسرخ ہوتے تھے اوسمین اور وہ سبیل خوردہ ہوتا ہے ع ح وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آستینیں ایسی تنگ تہیں کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینیں چڑھ نہ سکیں آستینوں کے نیچے سے ہاتھ نکالے
دھونے کے لیے اور یہہ بھی آیا ہے کہ یہہ ماجرا سفر کا ہے اور کہا بعضوں نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہیں تنگ آستینیں غالباً سفر میں نہ حضر میں اسلیے
کہ آستینیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فراخ تہیں اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا اسمیں یہہ ہے کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہے فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہے
یہہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زیادہ از حد کے اور صحابہ سے جو منقول ہے وہ محمول ہے فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہے بعضے نے میں کہ وہ کتب
ہمارے کی ہے مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے ع وعن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا
غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین متفق علیہ اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہماری
حضرت عائشہ رضی نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق و برق سے پس لازم ہے امت کو کہ پیروی کریں حضرت کے ہر خصلت کی ع وعن عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے
تھے اوسپر چمڑے کا بھرا ہوا اوسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور شمائل ترمذی میں آیا ہے حضرت حفصہ
کہتی ہیں بچھونا حضرت کا ٹاٹ کا ع وعنہا قالت کان وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یتکئ علیہ من ادم حشوہا لیف متفق
علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اوس پر چمڑے کا بھرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ مسلم نے
ف تکیہ کرتے یعنے تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام
کی لیکن بطریق اسراف اور انہماک کی تنعم میں نہو اور آنحضرت دوست رکھتے تھے تکیہ کو اور تکیہ کرتے تھے اوس پر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے اور رد نہ کرے
اور ان احادیث سے اور مانند انکے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتے تھے دنیا میں اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذات دنیا سے اور لباس کی
اور موٹا پرانا پہنتے اور آیا ہے کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نکرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس وقیمتی بھی پہنا ہے لیکن پالنا نفس کو کہ سکتے یا
اور قید رکھنے نفس کو کپڑے کی اور عادت پکڑنے اوسکی اور تکلف کرنا اوسمیں خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اباحت رکھتا ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست
کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا و سمعہ کے پہنے قبیح ہے بلکہ اکثر اہل خیر و صلاح پہنتے تھے لبادہ بسبب حال یا عفت اور اظہار غنا کی
کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئیں چشم اغنیاء سے چھپایا ہے اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی نہو تو نہیں مضایقہ اوسکا اور شاید رہو ہر جگہ محمود ہے ع ح وعنہا
قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا
رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا اوس وقت کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر میں بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابوبکر رض یہہ ہیں
یہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کی کونے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ڈھانکنا سر کا تہا واسطے گرمی دہوپ کے یا اسواسطے

کرنہ پہچانے حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرت کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کے آنحضرت منتظر تھے حکم ہجرت کی مکہ سے اور حضرت ابوبکر نے التماس
رفاقت کی اس سفر میں حضرت سے کیے تھے اور آنحضرت منتظر تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہو تو ساتھ لیں گے ناگاہ حکم ہجرت کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کے گھر میں رونق افزا ہوئے
اور خبر دی کہ حکم ہجرت کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلوں میں اور تو رفیق ہوگا پس ان کو کھڑکی کی راہ سے کہ بیچ دیوار گھر ابوبکر کے تھے طرف جبل ثور کے کہ بیچ جانب
اسفل مکہ کے ہے نکلے اور غار ثور میں داخل ہوئے الی آخر القصہ + ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بچھونا
واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اوسکی کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی آدمی کے لیے تین بچھونے چاہییں
اگر میسر ہوں ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کے تنہا سووے والا بیوی کے ساتھ سونا اولی ہے اور موافق
ساتھ سنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمانوں کے لیے کہ آوے تو رات کو اوس پر سووے یہ تین بچھونے کافی
ہیں اور زیادہ ایسے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کے لیے نسبت شیطان کے طرف اس سبب سے کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت
ہے مذموم ہے اور ہر مذموم منسوب اوسکی طرف ہی یا اسلیے شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اوپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کی عادت
کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکے یہاں بہت آتے ہوں تو ظاہر یہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو
ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھے گا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنے نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے
کہ دراز کرے یعنے ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار
دراز کرے تو حرام نہیں ولیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہیں + ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاوے ازراہ تکبر کے نہیں دیکھے گا اللہ تعالی
طرف اوسکے دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا عمامہ
یا دوپٹہ یہ سب منع میں داخل ہیں + ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ
خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ ایک شخص
کھینچتا تھا ازار اپنے ازراہ تکبر کی دھسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے ف احتمال ہے یہ شخص مذکور اس
امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت میں یہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص اگلے
امتوں میں سے ہو کہ اس حال میں گرفتار ہوا اور یہ قول صحیح تر ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری نے بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے قارون
ہے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کی وہ آگ میں ہے نقل کی یہ بخاری نے ف دو معنی ہیں اگر
یعنی ٹخنے سے نیچے جتنا کہ قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ آگ دوزخ میں ڈالا جاویگا اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ میں
ہے اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید اوسی میں آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اوسکو حضرت نے ساتھ اعادہ

وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب میں سب بخشے جاتے ہیں مگر عاق اور مدمن خمر و مسبل ازار نہیں بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑوں میں جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سے ہو درازی ممنوع ہے اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی ہے کہ لباس اکثر لوگوں کے عہد نبوت میں چادر و ازار تھی اور فصل دوسری میں ابن عمر سے آیا کہ آنحضرت نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منها شیئا خیلاء الحدیث (درازی ہے بیچ ازار میں اور قمیص اور عمامہ میں ہے جو شخص کہ دراز کرے کسی چیز کو ازراہ تکبر کے اخیر حدیث تک ۱۲) اور حدیث اول میں بھی ابن عمر سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت یعنی اولویت ازار میں نصف پنڈلی تک ہی اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنوں کی اوپر تک ہے اور حکم وہ ہی قبا و پیراہن کا بھی ہے اور سنت آستینوں میں پہنچے دست تک ہے اور اسبال عمامہ میں ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادت کے عرض میں اور طول میں اور نہایت اوسکے نصف پشت تک ہے اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کہ بعضے شہروں عرب کے میں متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو درازی کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شایع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتوں کی لیے بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردوں کے بلکہ مستحب ہے بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض **تنبیہ** کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ اس وقت اس عاجز کے خیال میں آیا کہ تو جو ہر حدیث میں ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکھا ہے رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب میں بہت دراز ہوئی جاتی ہے اور ان عبارتوں کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہے بس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرا بھی غور کرتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن یہاں جہاں عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولانا اسحق صاحب کے مترجم اسکے ہیں اونہوں نے بھی اسی طرح لکھا پایا تھا اول نسخہ

وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياكل الرجل بشماله او يمشي في نعل واحدة وان يشتمل الصماء او يحتبي في ثوب واحد كاشفا عن فرجه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے آدمی بائیں ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش میں یا یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آ جاویں یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں لپٹا ہوا اس حال میں کہ کھولے ہوئے ہو ستر اپنا **ف** نہی بائیں ہاتھ سے کھانے کی تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتی سے چلنے میں بدہیئتی اور خلاف وقار ہے اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ بھی اندر ہی رہیں اور کوئی طرف کپڑے کی اوٹھا نہ سکے نہیں کہ ہاتھ اوس سے نکال سکے اور نہی اس سے اسلیے ہے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہے مانند طوق پہنائے گئے کے اور اسطرح کی اوڑھنی کو عرب میں صماء کہتے ہیں اسلیے کہ بند کر دیتا ہے منافذ کو جیسے کہ صخرہ صماء کہتے ہیں پتھر سخت کو کہ اوس میں پانی کی [illegible] بالکل نہو اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صماء نماز میں اور وہ یہ ہے کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کے اور امام محمد کے نزدیک شرط ہے یہ کہ ازار نہ پہنے ہو اور دوسروں کے نزدیک یہ شرط نہیں اور نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ فقہا اشتمال صماء اوسکو کہتے ہیں کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اوسکے اوٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہے لیکن اسکی کہ کھلجاتا ہے بعض ستر انتہی اور حاصل یہ کہ اگر متحقق ہوا اوس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہے اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو مکروہ ہے اور گوٹ مار کر بیٹھنا اس شکل کو کہتے ہیں کہ دونوں چوتڑوں پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھڑی کر لے اور دونوں ہاتھ اونپر لپیٹ لیوے یا کپڑا باندھ لیوے اور دونوں پنڈلیوں پر لپیٹ لے اس طرح بیٹھنا اس صورت میں منع ہے کہ فقط چادر ہی اوسکے پاس ہو کہ اگر لپیٹیگا تو ستر کھلجاویگا والا جائز ہے بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوۃ میں کہ آنحضرت کعبہ کے پاس گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکے لپیٹنے سے ستر نہ کھلے جائز ہے ح

وعن [illegible]

وعن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرة متفق علیہ اور روایت ہے عمر اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا میں نہیں پہنے گا اوسکو آخرت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تشدید پر یا ایک مدت پر یعنی داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل جنت کا لباس جنت میں حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکے اکثرون کے نزدیک یہہ ہے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں ساتھہ سابقین فائزین کے اور مؤید ہے اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جو یہہ ہے من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمة ثوبا من نار ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرة متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ پہنتا ہے ریشم دنیا میں وہ شخص کہ نہیں حصہ واسطے اوسکے آخرت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہیں حصہ واسطے اوسکے اعتقاد آخرت سے یا نہیں ہے حصہ پہننے حریر کے سے آخرة میں جیسے کہ اوپر کے حدیث میں فرمایا لم یلبسہ فی الآخرة پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونے سے جنت میں بموجب قول اللہ تعالی کے ولباسہم فیہا حریر پس اس صورت میں کافر کی حق میں تو ظاہر ہے اور مومن کے حق میں بطریق تغلیظ کے ہے یا یہہ کہ نہیں داخل ہوگا ابتدا یا نہیں داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب پاوے یا جاوے گا ساتھہ کپڑے آگ کے بدکاروں کے ساتھہ ع **وعن** حذیفة قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی آنیة الفضة والذهب وان ناکل فیہا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اوسنے منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پییں ہم بیچ باسن چاندی اور سونیکے اور یہہ کہ کہاوین ہم اونمین اور منع کیا پہننے حریر اور دیباج سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور یہہ کہ بیٹھیں ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہے اور فتاوی قاضیخان میں لکھا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہے ایسی ہی حرام ہے پہنانا اوسکا لڑکو کو اور گناہ ہوتا ہے پہنانے والے کو اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے کہ نہیں مضائقہ ہے حریر کے بچھانے کا اور سونے کا اور اسی طرح اگر تکیے اور پردہ حریر کے ہوں تو نہیں مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہہ سب مکروہ ہیں اور حاصل یہہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھہ قول لا باس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چہوڑے ما لا باس بہ کو بخوف اسکے کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہیں اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہیں حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہننے حریر کے نہیں شامل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہیں اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتھہ تنزیہہ کے ع **وعن** علی قال اهديت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلبستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال انی لم ابعث بها الیک لتلبسها انما بعثت بها الیک لتشققها خمرا بین النساء متفق علیہ اور روایت ہے علی رض سے کہا بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بھیجا اوسکو طرف میرے پس پہنا میں نے اوسکو پس پہچانا میں نے غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق نہیں بھیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنے تو اوسکو سوا اسکے نہیں کہ بھیجا تہا میں نے اوسکو طرف تیرے تاکہ پہاڑ کر اوسکو اوڑہنیاں کر تقسیم کرے درمیان عورتونکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنا حضرت علی رض نے یہہ سمجہکر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بہیجا ہے اگر نہ جائز ہوتا پہنا اوسکا تو حضرت کاہکو بہیجتے اور حضرت اسلیے غصہ ہوئے کہ اکثر یا بالکل اسمین ریشم تہا یا اسی لیے خفا ہوئے کہ کیون نہ سمجہے وہ کہ یہہ لباس متقیونکا نہیں ہے یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر تہا کہ جائز تہا پہننا اوسکا لیکن انکی شان سے بعید تہا پہننا اوسکا ع **وعن** عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس الحریر الا هكذا ورفع لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیه الوسطی والسبابة وضمهما متفق علیہ وفی روایة لمسلم انه خطب بالجابیة فقال

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹھائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون اونگلیان اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا
اون دونونکو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ
کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے

ف پہلے روایت سی مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی
مذہب ہے جمہور علماء کا ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ طَیَالِسَۃٍ کِسْرَوَانِیَّۃً لَھَا لِبْنَۃُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْھَا مَکْفُوْفَیْنِ
بِالدِّیْبَاجِ فَقَالَتْ ھٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُھَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُھَا وَنَحْنُ نَغْسِلُھَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہہ کہ اونہوں نے نکالا جبہ طیلسیان کا کسروانی
اوسمین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دیکھین بیچ دونون کشادگیان اوسکی ٹکی ہوئین ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسماءؓ نے کہ یہہ ہے
جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہؓ لیا مینے اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث مین اسلیے کہ بہن تہین
حضرت عائشہؓ کے اور تھے پہنے صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اوسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دہوتے ہین اوسکو واسطے بیمارونکے طلب کرتے ہین شفا ساتھ اوسکے
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** طیالس ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے بمعنے چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہے اور سبز
مدور ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کی اور بعضون نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کہ لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونون
کشادگیان اوسکی کہ ایک آگے کی ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسیکہ بعضے جبونمین معلوم ہے کہ آگے پیچھے دامن مین چاک کھلی ہوتی ہین پس اوسی کہتا ہے کہ دیکھا مینے
دونون چاکونکو اوپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئے تھے اور غرض اسماءؓ کے نکالنے اوس جبہ کیسے اور دکھانے اسکے سے لوگونکو ظاہر کرنا نعمت وبرکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک
اونکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہے پہننا اسکا اور حضرتؐ نے پہنا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوسرے فصل مین عمران بن حصین
سے حدیث آئی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکے ہے جواب اس اشکال کا یہہ ہے کہ حدیث عمران کی
محمول ہے اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہو اور اس حدیث مین کم اس سے یا کہیں گے کہ حدیث عمران کمین بیان ورع کا ہے اور حدیث اسماء مین اصل جواز اور بعضون
نے کہا کہ محمل وتر فہ قمیص مین جبہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسیکہ معمول ہے اور دہوتی ہم اسے یعنی پلاتے پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتے ہین شفا
ساتھ اسکے یعنے ساتھ پانی اوسکے یا ساتھ نفس جبہ کے ساتھ کہتے اسکے سر اور آنکھ پر اور ساتھ برکت حاصل کرنیکے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ
دینے کے واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ
لِحِکَّۃٍ بِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّھُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَھُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا رخصت
دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کہجلی کی کہ تہے اون دونونکو یعنی کہجلی کے سبب سے جو اونکے تہی جیسیکہ
کی روایت یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ کہا انسؓ نے یہہ کہ اون دونون نے شکایت کی جوون کی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موجز مین لکھا ہے کہ ریشم گرم اور معتدل ہے اور پہننا اوسکا دفع کرتا ہے جوونکو الخ
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا
وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھے مجھپر پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کے کپڑونسے ہیں کہ نہیں تمیز کرتے وہ حلال و حرام میں اور نہیں فرق کرتے ہیں لباس میں
مردون اور عورتون کے سو تم نہ پہنو انکو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبد اللہ نے کہا میں نے دہو ڈالون میں انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلا دے انکو نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** لکہا ہے شارحین نے کہ مراد آنحضرت کی جلانے سے مبالغہ ہے بیچ نکال لینے اوسکے ملک سے بیچ کی یا ہبہ کے غرضکہ جسطرح ہو اپنے سے جدا کرنا چاہئے
اور حکم ہونیکا اس سبب سے کیا کہ کپڑا کسیبا اگرچہ مردونکو حرام و مکروہ ہے لیکن عورتوں کے لیے مکروہ نہیں پس اوسکے دہونے میں ضائع کرنا مال کا ہے پس یا تو پہنے
عورتونکو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتونکو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اوٹہا ویں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے بنظر ظاہر امر کے گئی اور ان
کپڑونکو جلادیا جب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے ان کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیے کہ جائز ہے پہننا اونکا
عورتونکو اور یہ قرینہ اس روایت کی محل کیا ہے شارحین نے جلانیکو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضون نے کہا ہے کہ امر جلانیکا مبالغہ بیچ کہونے کے
اوسکی یہہ خلاف روایت و درایت کی ہے **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبہ کے علماء کو اختلاف ہے بعضے اوسکو مطلق حرام جانتے ہیں اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر
بعد بننے کے رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر بو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہے والا حرام اور بعضے کہتے ہیں کہ پہننا اوسکا
مجالس میں مکروہ ہے اور اگر گہر میں پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہے اور نماز اوس سے مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کے سوائے کسنبہ کے بھی اختلاف ہے
اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علماء متاخرین مصر سے ہیں اور استاد قسطلانی کے ہیں فتوی دیا ہے کہ حرمت بسبب رنگ کے ہے پس ہر سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم

ح **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ رضی کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْقَمِيْصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تہا بہت محبوب کپڑونمین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اسلیے کہ اوس سے اعضا خوب ڈہکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہے
اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرت کے نزدیک ہوگی البتہ اوسمین اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اوسکے میں نہونگے جیسے کہ حکم تمام مستحبات کا ہے ح **وَعَنْ** اَسْمَاءَ
بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا تہا آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچی تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستین حضرت کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرت کا ٹخنے سے اونچا
تہا ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتہ دہنی طرف قمیص کے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف میامن جمع میمنہ کی ہے یعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہے اور اوس چیز کو کہ اوس کے
نیچے تک ہے یعنی کلی وغیرہ کو ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ
اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنے مومن کے آدہی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولی تو یہہ ہے اور نہیں گناہ مومن کامل پر

بیچ بیچ تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کی اور جو چیز کہ ہو نیچے ٹخنوں کے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھے گا اللہ تعالی دن قیامت کے طرف اوس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی عبداللہ بن عمر سے اونہوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا درازی بیچ تہبند کے اور پیرہن کی اور پگڑی کی ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے انمیں سے کچھ ازراہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے نقل کی ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام یا مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسا کہ مشہور ہے بلکہ پیرہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کے پہلے فصل میں ہو چکا ہے ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہے ابی کبشہ سے کہ کہا اوسنے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کا جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش ب کے اور زیر ط کے جمع بطحا کی ہے یعنی زمین مستوی سے لگی ہوئی یعنی تھیں ٹوپیاں اونکی مدور اور بسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند کھڑی ہوئے اوپر ہوا کے طرف کو اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے یعنی آستین کی جیسے قفاف ساتھ زیر قاف کے جمع قف ساتھ ضموم القاف کی ہے یعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اس صورت میں فراخ و کشادہ کی ہونگی اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستین اونکی نہیں تھیں وہی بہت بلکہ نہیں تھیں چوڑی مقدار بالشت کی ہے ح ع **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اوسنے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسوقت کہ بیان کیا آپ نے حکم ازار کا کہ دراز کرنے چاہیے پس کیا کام کرے عورت اور کیا ہے حکم اوسکے ازار کا یعنی اگر دراز نہ کرے تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکا دے اور دراز کرے عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کھلا رہیگا اوس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ کی گئی تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب ازار کی پنڈلی اوسکی کے مثلا فرمایا اگر کھلا رہے ستر اوسکا اب بھی دراز کرے ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہیں کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت یا ایک گز کے کہ پہونچے سیہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈھکے رہیں پھر مبالغہ کیا بیچ نہی کے زیادتی سے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے عورت ایک گز سے نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمر سے یوں آیا ہے پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کھلے رہینگے قدم اونکے فرمایا پس لٹکاویں ہاتھ بھر نہ زیادہ کریں اسپر **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من مزینۃ فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداود اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے کہا اوسنے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی اونہوں نے حضرت سے اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گھنڈیاں کھلی ہوئی پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتھ پھیرا میں نے مہر نبوت پر نقل کی یہ ابوداود نے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہیں گمان کرتے ہیں کہ ہونا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہے یہ قول اونکا باطل ہے اح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتے ہیں اور کفن دو سفید اپنے مردونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہت پاک ہوتے ہیں بسبب اسکے کہ بہت دیکھے جاتے ہیں بسبب جلدی میلے ہونیکے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہیں دہویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب لطیف ہونیکے اور رنگ کون اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے کپڑہ نیلہ وغیرہ بسبب قلۃ محنت دہونی اوسکے کی پس وہ خارج ہے ما نحن فیہ سے پھر جانا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن میں اسلیے کہ بہت روبرو ہوتا ہے ملائکہ کے چاہیے کہ پہنا اوسکا افضل ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو محافل میں مانند داخل ہونیکے مسجد میں واسطے جمعے اور جماعت کے اور ملاقات علماء کے اور بزرگونکی لیکن عید میں بعضوں نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کر طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہے اسکے وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتے تھے چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین میں اور جمعہ میں اور ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہوں اپنے کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے عوف کے سے کہ کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی دونو طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹہہ پر جاننا چاہیے کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثیں اوسکی فضیلت میں آئی ہیں اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہے ولیکن دائمی نہیں آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار میں اور سرے پیچھے اور چھوڑتے سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیچھے پیٹہہ کے ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی شملہ ہوتے درمیان دو مونڈہونکے اور چھوڑنا شملہ کا بائیں طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتہہ بھر اور درازی اوسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال اور اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت اور لکہا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کے بوقت نماز کی ہی موافق سنت کی نہیں اور صواب یہہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن زوائد سے مقابلہ سنن ہدیٰ کی اور اوسکی ترک میں گناہ و برائی نہیں اگرچہ اوسکی فعل میں ثواب و فضیلت ہے اور بعضوں نے جو سنت موکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کی ہے اور کتب میں کہا مستحب ہے پہنا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکے وکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ع وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیوں پر نقل کی ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور اسناد اوسکی نہیں ہے ثابت **ف** اس حدیث کو ابوداود نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اس سے اور شاید کہ سناد اوسکی درست ہویا حاصل ہو درستی بسبب دونوں کی اور عبارت حدیث کے دو احتمال رکہتی ہے ایک تو یہہ کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتے ہیں بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہے فقط پہنتے ہیں بغیر عمامہ کے اور لکہا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہیں اسلیے کہ دستار باندہنے مشرکونکو بہ ہمیشہ اور ہم ایسا نہ ہو تو ٹوپی کا عمامہ کے واقع ہے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں امت میری کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ ذکور شامل ہے لڑکوں کو بھی لیکن اثر اسکا وہ مکلف ہیں حرام ہے پہنانا پہنانا ہو الوہیر اور مراد سونے سے زیور سونیکا ہی والا ظروف سونیکی اور چاندی کے حرام ہیں مردوں اور عورتوں پر اور اسطرح زیور چاندیکا مخصوص ساتھ عورتوں کے مگر جسقدر کہ مستثنی ہے مردونکے لیے قسم انگوٹھی وغیرہ سے ۱۲ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللہم لک الحمد کما کسوتنیہ اسألک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا نیا نام لیتے اوسکا ساتھ نام اوسکے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الہی تیری ہے سب حمد ہے اوپر پہنانے تیرے کے مجکو اس قمیص کی تئیں یا الہی مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور مانگتا ہوں میں بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ کپڑا اوسکے لیے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کروں اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ واسطے اوسکے یعنی اوسکو پہنکر گناہ نہ کروں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** پہنتے نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اوسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اوسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتے ہذا قمیص او رداء او عمامۃ اور اول ظاہر ہے ۱۲ ع **وعن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابوداود من لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھاوے طعام پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ کھلایا مجکو یہ کھانا اور پہونچایا مجکو یہ کھانا بغیر حیلہ اور بغیر قوت کے کہ میری جانب سے ہو بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہیں گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے جو شخص کہ پہنے کپڑا پس کہے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ پہنایا مجکو یہ کپڑا اور دیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے اگلے پچھلے گناہ **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے یعنی نزدیک ہونا بہشت کی چاہتی ہے ساتھ میرے دنیا اور آخرت میں پس چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچے رہو ہم نشینی دولتمندوں کی سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پہنانے اوسکو بسبب کہنگی کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث صالح بن حسان کی سے اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے یعنی حدیث اوسکی منکر ہے **ف** مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی حضرت نے اوپر قناعت کرنیکے تھوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہو کہ وہ تیز چلتا ہے منزل پر جلد پہونچتا ہے اسلیے اوسکو تھوڑا اسباب کافی ہے بخلاف پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہے اوسکو بہت سامان اور توشہ بہت لینا پڑتا ہے اور بچے رہو الخ اسلیے کہ ہم نشینی اونکی باعث ہوتی ہے محبت دنیا اور لہو و

اسلیے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو تم تنعم سے کہ نیک بندے خدا کے نہین ہوتے تنعم کرنیوالے کہا گیا کہ وہ کون مین یا رسول اللہ فرمایا
انبیا اور صدیقین کہ پہنے تو پہر پہنے اوسکو ایکبار اسمین رغبت دلاتی اور کفایت کرتی کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑھتے تھے
باران پیوند کا تہبند باندھے ہوئے ع ح **وعن** ابی امامة ایاس بن ثعلبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذة من الایمان ان البذاذة من الایمان رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہے کہ کہا اونے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین سنتے تم کیا نہین سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑون کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے
تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان
سے ہے کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور زینتون آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہے ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لبس ثوب شهرة في الدنيا البسه الله ثوب مذلة يوم القيمة رواه الترمذي واحمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا مین پہنا دیگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد
ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** کپڑا شہرت کا یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ سبب اوسکی اپنی تئین لوگونمین معزز و مشہور کرنا چاہے اوسکو اللہ تعالی
پہنا دیگا کپڑا ذلیل اور یہہ کہ ساتھ اوسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کے اور اس سے یہہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالی کے
کی خوشی کیلیے دنیا مین پہنا دیگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نے کہا کہ مراد شہرت کی کپڑے سے کپڑے حرام ہین کہ مباح نہین پہنا اونکا اور بعضون نے
کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار کرنے فقرا کی اور دل شکستہ کرنے اونکے پہنے اور بعضون نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور ملنساری کی پہنے یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضون نے کہا اول کیا یہ کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئین ساتھ اوسکے مشہور کرے اور اسمین شک نہین کہ وجہ
اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتھ سیاق حدیث کی ہے ع ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
رواه احمد وابو داود اور روایت ہے اوسی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ اونمین سے ہے
نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے مثلا لباس وغیرہ مین یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کی کے پس
وہ اونمین سے ہی یعنی گناہ و خیر اوسکی سے لکہے جاتے ہین یہہ کلمہ جامع ہی بہت سے باتونکو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین یا
ہو یا کہانے مین ہو یا پینے مین ہو یا رہنے مین یا بولنے مین یا مکان بنانے مین وغیرہ ذلک ع **وعن** سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه
وفي رواية تواضعا كساه الله حلة الكرامة ومن تزوج لله توجه الله تاج الملك رواه ابو داود وروى الترمذي منه
عن معاذ بن انس حديث اللباس اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی
اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا حالانکہ وہ قادر ہوا وسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا کا
زیادہ آیا ہے یعنی چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کی پہنا دیگا اوسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو دیگا کہ
باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرۃ مین کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ کی اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کی پہنا دیگا
جو شخص فروتنی کرے اللہ کیلیے بلند قدر کرتا ہے اوسکو اللہ ۱۲
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے معاذ ابن انس سے حدیث لباس کے سوا **ف** قادر ہوا وسپر یعنی اوسکا
کپڑے پہنے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرۃ کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کی یعنی نکاح کرے کسی اپنی

ایسی محرومی سے کہ وہ اوسکے برابر ہو نوبت میں اور نہ عزت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کے لیے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فخر سے اور محافظت
دین کی کی او طلب نسل کی ہو او حلہ تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہے توقیر اوسکے سے دنیا اور آخرت میں اور
حدیث لباس کے کہ کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ع ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب
سے اونسے نقل کی اپنی باپ سے اونسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے
یہہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندی اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب دیوے اللہ تعالی بندہ کو نعمت تو ظاہر کرے اوسکو یعنی کپڑے
پہنے لائق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اوسکیکی اور تا محتاج واسطے طلب کے زکوۃ و صدقات کے اوسکے طرف رجوع
کریں نہ بقصد تکبر اور اترانے کی اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندہ کو دیوے مثل
علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹھاویں اوس سے اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اوسمین رغبت دلائی
زینت کرنی پر پس دفع تعارض اونمین کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کرے اوسی وقت حاجت کی اور نہ تکلف کرے واسطے کرنے
مکلف کے جیسیکہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگون کی یہانتک کہ علما و صوفیہ میں بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑے پر اور قناعت
پرانے پر یہ نہیں اچھا اسلیے کہ یہہ خست و دناءۃ ہے ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا
شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ
يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئی ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو
پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اوسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اوسکے بال اپنی سر کی اور دیکھا
ایک اور شخص کو کہ تھے اوسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ دھوئی ساتھ اوسکے کپڑے اپنے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے ف یعنی
صابون وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑونکی نزدیک آنحضرت کی محبوب تھے اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہے کہ البذاذۃ من الایمان یعنی
بذاذۃ سے قناعت کرنی ہے کپڑے موٹے جھوٹے پر پس نہیں منافی ہے وہ نظافت کی کہ جسکے حق میں آیا ہے انہا من الدین اور نہیں مستلزم ہے بذاذۃ قذارت کو
نزدیک اہل یقین کے واللہ اعلم ع وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ
دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ
وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ
الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے
کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجھکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجھکو اللہ تعالی نے اونٹ اور
گائیں بکری گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہے تجھکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اوسکیکا تجھکو نقل کی یہہ نسائی
نے اور شرح السنہ میں روایت کی ہے ساتھ اور لفظونکے کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہے اور مضمون دونونکا ایک ہے ف یعنی پہن کپڑا اچھا تاکہ
جانیں لوگ کہ تو غنی ہے اور اللہ نے دی ہیں تجھکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہے بیچ پہننے کپڑے اچھے اور ستھرے اور نہ کی قدر مقدور اسکے بغیر
اسکے کہ مبالغہ کرے نفاست میں اور باریک پہننے میں اور اوپر تلے پہننے میں اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرت میں سے یا باریک کپڑے

سے اور پشمینہ سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے وغیرہ یعنی ہر طرح کا ہو ایسا ہی ذکر کیا اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ لنگی کپڑے کی محمود اور افضل
ایسا ہی ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دنیا میں اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و خست کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے ٭
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اوس پر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پس نہ جواب دیا آپ نے اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مردوں کو حرام ہے اور دلالت کرتی
ہے اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنے کی مستحق جواب دینے اور اکرام کرنیکا نہیں ہوتا اور بیٹھنا ریشمی کپڑے پر بھی مکروہ ہے مانند پہننے کے نزدیک
صاحبین اور ائمہ ثلثہ کے اور امام اعظم رح کے نزدیک جائز ہے اور اسکا لحاف بھی اوڑھنا مکروہ ہے لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہے نزدیک امام
ابی حنیفہ کے اور مکروہ ہے نزدیک صاحبین کے رح ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ
وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ
لَا رِيْحَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور
نہیں پہنتا میں کسم رنگا اور نہیں پہنتا میں پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاویں چاہیے کہ بو رکھتے ہوں نہ رنگ یعنی مانند گلاب
و عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوے اور خوشبوئی عورتوں کی چاہیے کہ رنگ رکھتے ہوں نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند انکی تا بو باہر نہ پہنچے اور سبب فتنہ
اور ابتلا مردوں کی نہو نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ارجوان ساتھہ پیش ہمزہ اور جیم کے اور بیچ میں انکے رے ساکن ہے یعنی زین پوش ریشمی سرخ کے اور بعضی کہتے ہیں
کہ نہیں سوار ہوتا میں اوس جانور پر کہ اوسکے زین پر ارجوان ہو کذا قال بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ میں لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک
درخت ہے کہ اوسمیں سرخ پھول لگتے ہیں اور جو رنگ مشابہ اوسکے ہوتا ہے اوسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ارجوان ایک رنگ ہے سرخ ہی اور قاموس
میں لکھا کہ ارجوان سرخ کو کہتے ہیں کچہ تعلق ہو مگر نہیں کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد ارجوان سے حدیث میں سرخ ہی ہے برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اوسمیں بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز کرنیکے
سرخ کی پہننے سے اسلیئے کہ سوار ہونے پر باوجودیکہ اطلاق پہننے کا نہیں آتا اوس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولی بچتے ہونگے اور نہیں پہنتا میں پیراہن الخ یعنی
جسمیں سنجاف زیادہ ہو چار انگشت سے تو نہیں پہنتا یا محمول کیا جاوے ورع اور تقوی پر اور رنگ رکھتے ہوں نہ بو الخ نہیں جائز ہے عورتوں کو ایسی چیز لگانی کہ بو بھی خوش رکھتی ہو وقت
نکلنے کے اپنے گہر سے اور جائز ہے جبکہ نہ نکلیں اور حدیث خبر بمعنی امر کے ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہو خوشبو مردوں کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتوں کی رنگ ہو اور شامل
ہیں بعض آیا ہی کہ طیب دو رنگ کے وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکے رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہاں بھی یہی مراد ہو سلبیہ کہ
بغیر بو کے ہونگی بسبب اثبات بو اوسکے لیئے بنیاد ہو اور نفی اوسکے اور سے غیر صحیح ہے ع ح وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ
وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِيْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ
النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس
چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے اور سونے سے دو مردوں کے ایک ساتھہ برہنہ بدون حائل ہونے کپڑے کے اور سونے سے دو عورتوں کے ایک ساتھہ
کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگاوے مرد نیچے کپڑوں کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگاوے مونڈہوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹنے سے
اور سوار ہونے سے اوپر چیتوں کے چمڑوں کے اور منع کیا پہننے انگوٹھی کے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف دانتوں کے تیز کرنے سے

ہے عرب مین عورتین درمیان دانتونکی سوہی تیز کیا کرتے ہین اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتھہ ہون اسی حضرت نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئے سے بدن گودکر نیل یا سرمہ بہرتے ہین اس سے بھی منع فرمایا اور بال اوکھاڑنے سے یعنی سفید بال ڈاڑہی اور سرکی چنی یا اوکھاڑنے بال ڈاڑہی او بہونکے واسطے زینت کی یا عورتین جو بال چہرے پیشانی کی بال چنے اسی سبب سے حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سے یہہ ہے کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت الہی کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضون نے بالونکے اوکہیڑنے کو ساتھہ اوکہیڑنے بالون سر اور ڈاڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہے اور بحواب بہو مرکے سے الخ یعنی دونون ایک کپڑے مین ننگی سووین اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال ہے یہی ہے کہ مقید ساتھہ حال کی کہ دونون ستر ڈہکی ہوئی او ایسی ہی دونون استعمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہے اور بغیر اسکی بہی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہے اور یہ جو نہ ہو نیز ریشمی کپڑے سے مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹے کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتے کے چمڑی پر سوار ہونے سے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتھہ ہوتی ہے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا اوپر چمڑی چار پایون اور درندونکو موجب قسوت اور تفرقہ وقت کا ہے اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہنا چہاپ کا بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیے مکروہ تنزیہی ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ منسوخ ہے بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتے تھے حضرت کے عصر مین اور خلفار کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تھا ع ح **وَعَنْ عَلِيٍّ** رض قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنے چہاپ سونیکے سے اور پہنے قسی کی سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے یون ہے کہ کہا حضرت علی رض نے کہ منع فرمایا آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے **ف** سونیکے چہاپ پہنے چارون علمار کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہنا اسکا منقول ہے پہلے نہی سے ہوگا اور قسی ساتھہ زبر قاف اور تشدید سین مکسورہ کی نسبت ہے طرف قس کی کہ نام ہے ایک شہر کا شہرون مصر کے یا ان کے کپڑے کو قسی کہتے ہین کہا بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ او مین خطوط ریشمی ہوتی ہین انتہی لیس نہی تنزیہ کے لیے ہوگی بنابر ورع کی اور کہا ابن مالک نے کہ نہی اوس سے جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھہ ریشم کے اور میاثر ساتھہ زیر میم کے جمع میثرہ کی ہے ساتھہ زیر میم کی زین پوش ہے گھوڑے پر اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی او مصورت مین ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہ کہ ہو نہی او مصورت مین بھی کہ سوتے ہو اوس صورتمین نہی تنزیہی ہوگی بسبب رفاہ اور تنعم کے اور مشابہت کی ساتھہ متکبرین عجم کے ع ح **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کی چمڑیکے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑے کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اوسکو پہنا ہے پس نہی اوس سے بعلت تشبہ کی ساتھہ عجمیونکے ہوگی کہ بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتے تہا اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے خز اور حریر کو اور لکھا ہے علمانے کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دینی اوسکے ساتھہ غیب کی معجزہ آپکا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ بعض شراح ... کہ مراد خز سے وہ کپڑا کہ تمام اکثر او مین ریشم ہو ع **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی ...

آنحضرت کو سلام کیا تب وہ شخص پھر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی
جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلئے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ میں سب لوگوں سے متقی زیادہ ہوں اور خوب ادا کرنیوالا ہوں امانت کو نقل کی یہ ترمذی
اور نسائی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج شریف کو اوس سے ایذا ہوئی اور واسطے رفع اور استراحت کی قصد خریدنے اچھے کپڑے کا
غرض کیا اور شقاوت اوس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس ادب سے پیش آیا ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رأى رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیّ ثوب مصبوغ بعصفر مورّدا فقال ما هذا فعرفت ما كره فانطلقت فاحرقته فقال النبي صلی اللہ علیہ
وسلم ما صنعت بثوبك قلت احرقته قال افلا كسوته بعض اهلك فانه لا باس به للنساء رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے کہ کہا دیکھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسم کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانا میں نے کراہت آنحضرت کی
یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اوس کپڑے کو پس فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کی کہا جلا دیا میں نے اوس کپڑے کو فرمایا
کیوں نہ پہنایا تو نے اوسکو اپنے بعضی عورتوں کو اسلئے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتوں کو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کسم کے رنگ کا
کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو ۔ **وعن** هلال بن عامر عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب على بغلة وعليه
برد احمر وعلي امامه يعبر عنه رواه ابو داود اور روایت ہے ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ خطبہ پڑھتے تھے منی میں خچر پر اس حال میں کہ اوپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطوط تھے اور حضرت علی آگے کھڑے ہوئے تھے حضرت کے بیان کرتے جاتے تھے حضرت
کی کلام کو یعنی لوگوں کو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بسبب کثرت خلائق کی آواز مبارک حضرت کی دور والوں کو نہ پہنچتی تھی حضرت علی آواز بلند سے کلام مبارک
سمجھاتے جاتے تھے ۔ **وعن** عائشة قالت صنعت للنبي صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق
فيها وجد ريح الصوف فقذفها رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اوسکو جب پسینا
آیا اوس میں پائی اونہوں نے بو صوف کی پس پھینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہ ابو داود نے ۔ **وعن** جابر قال اتيت النبي صلى الله
عليه وسلم وهو محتب بشملة قد وقع هدبها على قدميه رواه ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گوٹ مارے ہوئے ساتھ چادر کی کہ پڑی تھی پھندنے اوسکے حضرت کے قدموں پر نقل کی یہ ابو داود نے **ف** گوٹ مارے ہوئے اسطرح
کے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دیتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہیں سہارے کے لیے ۔
وعن دحية بن خليفة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بقباطي فاعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين
فاقطع احدهما قميصا واعط الآخر امرأتك تختمر به فلما ادبر قال وامر امرأتك ان تجعل تحته ثوبا لا يصفها رواه
ابو داود اور روایت ہے دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا مجھکو اوس میں سے ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس سی ایک کا کرتہ
اپنا اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیکر اوڑھنی بناوے پس جب پیٹھ پھیر کر چلے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہ کہ لگاوے نیچے اوسکے ایک کپڑا تاکہ ظاہر نہ ہوں
بال و بدن اوسکے یعنی بسبب باریک ہونے کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کی کپڑوں میں سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے
وعن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال لية لا ليتين رواه ابو داود اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس اس حال میں کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں پس فرمایا ایک پیچ دے سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی سر اور کنگی کے نیچے ایک پیچ دے نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردوں کی ساتھ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر ہے کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہے جو عادت ہے عرب کی

ابوداؤد نے **ف** یہہ منع ہونا مردونکے واسطے ہے اور بجائیونکے گھر سے باہر نکلے بیرون روا ہوگی اگر چہ بدن ڈھکا ہوا اور یہی حال ہو ازواج مطہرات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان عورت کا بار ایک ہی کپڑی مین سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا
اِشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ
هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی مطر سے کہا تحقیق حضرت علی رضی نے خریدا ایک
کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہو واسطے اللہ کے جسنے نصیب کیا مجھکو کپڑون زینت کے وہ چیز کہ زینت کرتا ہون مین ہمراہ اوسکے لوگون مین
اور چھپاتے ہین ساتھ اوسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علی رضی نے کہ اسیطرح سے سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے یعنی جب پہنتے کپڑے نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ**
اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ
وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سِتْرِ
اللّٰهِ حَیًّا وَّمَیِّتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ
کہا اونسے کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا اپنا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کی کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتھ اوسکے ستر اپنا
اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمر رضی نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف
ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتھ اوسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اوس کپڑے
کہ پرانا ہو گیا ہے اور صدقہ کرے اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ نگہبانی خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِیْفًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے اونے
نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال مین کہ اوپر اوسکے اوڑھنے بار یک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ رضی نے اور
پہنائی اوسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہہ مالک نے **ف** حفصہ بھتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھکر خفا ہوئین اور واسطے تادیب کے اونکو
اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالی اور اوسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھادی ہاے **وَعَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ
وَعَلَیْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَیْتِ وَقَدْ كَانَ لِیْ
مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے عبد الواحد بیٹے ایمن کے سے نقل کی اپنے باپ سے کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور اوپر تھا اونکے کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی
قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نے اوٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکھ طرف اوسکے پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہے اور نہین راضی ہوتی پہنے اس کپڑے
کے سے گھر مین یعنی چہ جائیکہ اوسکو پہنکر باہر نکلے اور تحقیق تہا واسطے میرے اسطرح کے کپڑون مین ایک کرتا بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھی
کوئی عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطے بیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتے طرف میرے کسیکو عاریت مانگنے اوس کرتے کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف**
حضرت عائشہ رضی نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنے کا انحضرت کی زمانہ مین ہاے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَوْمًا قَبَاءَ دِیْبَاجٍ اُهْدِیَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ قَدْ اَوْشَكْتَ مَا نَزَعْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِیْ عَنْهُ

بِهٖ جُبَّةً فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ تَلْبَسُهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ تَبِيْعُهٗ
فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قبا ابریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی
اوتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اوسکو طرف عمر رضہ کے پس کہا صحابہ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجھکو اسکے پہننے سے
جبرئیل نے پس آئے حضرت عمر روتے ہوئے یعنی یہہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہننے کو اور دے دی مجھکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس
کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق نہیں دی مجھکو کہ پہنے تو اوسکو سواے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجھکو وہ تاکہ بیچے تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نے بدلے دو ہزار درہم کے
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى
الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ سواے اسکے نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے اون کپڑے کے سے کہ نرا
ریشم ہو پس اسپر علم یعنی بطور دھاری کی کہ ریشم کے ہو بقدر چار انگشت کے اور تانا کپڑے کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نے ف جس
کپڑے میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اوسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور جسمیں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق
اور عکس اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں پس لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ
کا اور جسمیں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقاً ع وَعَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ
مِنْ خَزٍّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ابی رجا سے کہا کہ نکلے ہمپر عمران بن حصین اس حال میں کہ اوپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی
دوست رکھتا ہے یہہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اوسکا اوپر بندے اوسکے کے نقل کی یہہ احمد نے ف مطرف ایک کپڑا ہوتا ہے کہ دونو طرف اوسکے کنارہ ہوتا ہے اور
قاموس میں کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھاری دار پس لفظ خز کا تاکید کے لیے ہوگا اور خز کہتے ہیں اوس کپڑے کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہے اور بعضو نے
کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہے ریشم و صوف سے وہ مباح ہے یہان وہی مراد ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ
اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِيْلَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات میں سے اور پہن جو چیز کہ
چاہے تو جب تک نہ پہنچیں تجھکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہوتا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جبکہ نہوں تو مباح ہے نقل کی یہہ
بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف اور انس سے روایت ہے بطریق مرفوع کے ان من السرف ان تاکل کل ما اشتهيت اور قیاس اسپر یہہ ہے کہ اسراف ہے یہہ کہ پہنے
جو چیز کہ دل چاہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا
وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے
اونہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور صدقہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف
اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ
فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم
اللہ تعالی سے اوسمیں بیچ قبروں اپنی کی اور مسجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف مسجدیں بیت اللہ ہیں اور ان میں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالی سے ملاقات
کے لیے گیا اور موت میں ملاقات ہے پس سفید کپڑا پہنکر جانا بہتر ہے اور لیے مرنیکے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے پس سفید کفن بہتر ہے ع بَابُ الْخَاتَمِ
باب ہے بیچ بیان پہننے چھاپ کے یعنی انگوٹھی کے اور بیان انکی قسم زیور سے

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ

النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وفي رواية وجعله في يده اليمنى ثم ألقاه ثم اتخذ خاتما من ورق نقش فيه
محمد رسول الله وقال لا ينقشن أحد على نقش خاتمي هذا وكان إذا لبسه جعل فصه مما يلي بطن كفه متفق
عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اوسکو بیچ داہنے ہاتھ
اپنے کے پھر پھینک دیا اوسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کہ کھودا گیا اوسمیں محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہہ ہے
اور تھے حضرت جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اوسکا اپنے ہتھیلی کے طرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونے کی یعنی پہلی حرام ہونے سونیکی مردوں پر
کہا امام محمدؒ نے موطا میں کہ نہیں جائز مردوں کو یہہ کہ چھاپ پہنے سونیکے یا لوہے کی یا کانسی وغیرہ کے اور نہ چھاپ پہنے مگر چاندی کی اور عورتونکو جائز ہے انگوٹھی پہننا
سونیکے پہننے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتونکو بھی مکروہ ہے اسلیئے کہ یہہ پہناوا مردونکا ہے اور عورتونکو تشبہ ساتھ مردونکے مکروہ ہے پس اگر عورتیں چاندی کی
انگوٹھی پہنیں تو متغیر کریں اوسکے رنگ کو ساتھ ملمع وغیرہ کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ معتبر اسمیں حلقہ ہے نہ نگینہ اور پھینک دینے بعد اوسکے [illegible] کی بیچ عربی کے
اور سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں پہننے کے بھی حدیثیں آئی ہیں اور عمل اسی پر ہے اور اول
منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت داہنے ہاتھ میں چھاپ پہنتے تھے پھر بائیں میں پہننے لگے اور صاحب سفر السعادۃ نے
لکھا ہے کہ اسمیں روایتیں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور بعضے میں یہہ کہ بائیں میں پہنتے تھے اور سب حدیثیں صحیح ہیں
اور ظاہر یہہ ہے کہ کبھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں اور امام نوویؒ نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں اور
ہمارے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہنا ہے اسلیئے کہ وہ اشرف ہے پس احق ہے ساتھ زینت و اکرام کے اور حضرت نے جو لوگونکو دیکھا کہ عہد میں میری اتباع میں
مثل نقش مہر میری کی کھودیں پس اسسے منع فرمایا اور منع اسلیئے فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطوں پر کرکر بادشاہوں وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اوسطرح
کھودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندی کی مباح ہے اوسکے لیئے کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کے اور جسکو حاجت نہو تو ترک اوسکا
افضل ہے اور جسکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہہ کہ ہو نگینہ ہتھیلی کی طرف بائیں ہاتھ کے + ع ح **وعن** علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن في الركوع رواه مسلم اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کپڑے اور کسنبے کپڑے اور پہننے انگوٹھی سونیکے سے یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑھنی قرآن کے رکوع میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
تحقیق لفظ قسی کے بیچ حدیث حضرت علیؓ کی دوسری فصل کتاب اللباس کے میں گذر چکی اور نہی پڑھنے قرآن کے رکوع میں اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ منع فرمایا
اسسے کہ بجائے تسبیح کی رکوع میں قرآن پڑھے اور اسی طرح سجدہ میں اور دوسرے یہہ کہ منع فرمایا اسسے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قرأت کے رکوع میں چلا جاوے
کہ بعض قرأت رکوع میں واقع ہو + ع ح **وعن** عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتما من ذهب
في يد رجل فنزعه فطرحه فقال يعمد أحدكم إلى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه أبدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونیکی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگشتری
اوسکے ہاتھ سے اور پھینک دیا اوسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے کے آگ دوزخ سے پس پہنتا ہے اوسکو اپنے ہاتھ میں یعنی سونیکے پہننے سے آگ دوزخ
[illegible] یا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوٹھا لے انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹھا تو ساتھ اوسکے یعنی
بیچ ڈال دے یا کسی عورت کو دیدے کہا اوس شخص نے نہ قسم خدا کی نہیں لونگا میں اوسکو کبھی حال آنکہ تحقیق پھینک دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسا کہ فرمایا حضرت نے اذا رای احدکم منکرا فلیغیرہ بیدہ و نحو ذلک ۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ
مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللهُ سَطْرٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کی
اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا ہے کہ بادشاہ نہین قبول کرتے ہین خط کو بدون مہر کے پس بنوائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ سے نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری
کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کے سطر مین اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کے اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کے سطر مین اسم پاک تھا ف
ہمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ مین اور محل استبعاد ہی ذکر کیا اوسکو واسطے بیان جواز کی اور بعضے حدیثون مین آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی
کا تھا اور بعضی مین آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آوے گا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ دوسرے سطر رسول اور سطر تیسری محمد تاین
| الله / رسول / محمد | اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکھی ہے (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتھ مین تھی اور بعد اونکی عمر فاروق کی ہاتھ
مین اور بعد اونکے حضرت عثمان کی ہاتھ مین تھی اور اخیر خلافت اونکی مین ہاتھ سے معیقیب کے کہ خادم اونکے تھے کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈہا نہ ملی اور کہا
علما نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد مین تھا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اوس مہر کا تھا کہ اوسمین ایک برکت تھی کہ باعث انتظام و التیام کی تھی
جیسے کہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اونکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی
بخاری نے وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتر چاندی کی بیچ داہنے ہاتھ اپنے کی اوسمین نگینہ تھا حبشی تھے
حضرت کرتے نگینہ انگشتر کا اوس جانب کہ متصل ہتھیلی کی ہے یعنی اندر کے جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ یا ابن حجر نے کہا
کا تھا اسلیے کہ کان اوسکے یمن اور حبشہ مین ہے یا اوس قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تھا برنگ حبشیونکی یا حبشہ مین اوسکو بنایا تھا یا بنانے والا اوسکا حبشی تھا
اور یہہ منافی نہین کہنا ہے ساتھ ہونے اوسکی چاندی ہی اور بر تقدیر منافی اول کے حمل اوپر تعدد انگوٹھیونکی کرنا چاہیے ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا تھی انگشتری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمین اور اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا بائین ہاتھ کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا حضرت
علی نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ مہر پہنون بیچ اس اونگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت علی نے طرف بیچ کی اونگلی
اور اوس اونگلی کی کہ متصل ہے اوسکے یعنی اونگلی شہادت کی نقل کی یہہ مسلم نے ف انگوٹھی اوس چھنگلیا کی پاس کے اونگلی مین پہننا انگوٹھی کا ثابت
نہین ہوا نہ حضرت سے اور نہ صحابہ سے اور نہ تابعین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور اسطرف میل کیا ہے شافعیہ نے اور حنفیہ نے اور یہہ مردونکے
حق مین ہے اور عورتونکو جائز ہے کہ پہنین سب اونگلیونمین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چاہیے کا بیچ کی اونگلی مین اور شہادت کی اونگلی مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ

فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہر پہنتے داہنے ہاتہہ اپنے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے حضرت علی سے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائین ہاتہہ مین نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیا ریشمی کپڑا پس رکہا اوسکو اپنی داہنے ہاتہہ مین اور لیا سونا پس رکہا اوسکو اپنی بائین ہاتہہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی ابو داود نے ف یہہ اباحت تہوڑے سے سونیکی ہی منسوخ ہوئی مولانا ظاہرا جواز تہوڑے سے سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا پیچ سونیکی نگینہ مین لگانے یا مہری کام بطور دہاریونکے یا سنجاف کے کپڑون پر کرنا کہ یہ جائز ہین انکے نزدیک مولف وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوئے تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطے میرے کہ پاتا ہون مین تجہسے بو بتونکی یعنی یہ اسلیے فرمایا کہ بت پیتل کی بناتی تہے پس پہینک دیا اوسنے اوسکو پہر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنے ہوئے تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکہتا ہون تجہپر زیور دوزخیونکا پس پہینک دیا اوسکو بہی پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال بہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے کہا محی السنہ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے سہل بن سعد سے بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے ارادہ رکہتا تہا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی ف زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا مین اسکا پہنتے مین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہیکے کی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو الخ یہہ نہی ورع اور اولویت کیلیے ہے کہ اولی یہہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل ہونا اور چاندی مین کراہت ہی اور بس قدر ضرورت سے زیادہ نچاہیے اسلیے پہننا دو انگشتریونکا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہے اگر نوبت بنوبت پہنے اور کہا قاضیخان نے مکروہ ہے پہننا لوہے پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب ہے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریم کیلیے نہین ہے یعنے اگر نہی تحریم کیلیے ہوتے تو حضرت کاہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہے علمار نے کہ یہہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کی واسطے مہر کے اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو یہہ مانند اس قول آدمی کی ہے کہ دی مجکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہننے سے اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی اشیاء متقوم سے ہے اور یہ بہی احتمال ہے کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہننے سے بعد حدیث سہل کی ہوا اسلیے کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور استحکام شرایع کی اور حدیث بریدہ کی بعد کی پس حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کے گذری ہے + س ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑہاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچے
چلنا یعنی ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھہ نرد کے اور مکروہ رکھتے تھے
منتر کو سوا معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیون کا اور عورت کی ستر سے باہر گرانا منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام
ہونے اوسکیکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکے لیے ہے اور عورتونکو لگانا
اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور
مردونکو اوسکے استعمال سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبوئی ہی اور تغیر کرنا بڑہاپے کا خواہ ساتھہ اوکھاڑنے سفید بالونکی ہو خواہ ساتھہ خضاب سیاہ کی
بخلاف خضاب مہندیکی کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب وارد ہونے احادیث کی اوسمین اور سفید بالونکی اوکھاڑنے مین مختار ہماری مذہب مین حرمت و کراہت ہی
اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتھہ زیر ح کی ہی یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج
اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسیکہ اللہ تعالی نے فرمایا ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن الآیہ اور لفظ محل ساتھہ زیر ح کی بجای پڑہا ہے حلول
اور کعاب ساتھہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہے یعنی مہروان نرد کی کہ ساتھہ اونکے کھیلتے ہین او رمانند قرعہ کے پہینکتے ہین اور مراد نہی سے کھیلنے سے ساتھہ نرد کی اور وہ
حرام ہی نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کھیلنے بہی مکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سے اور تعوذ ساتھہ اسما الہی کی اور بعضونکی نزدیک مراد معوذات سے
وہ آیات قرآنی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکے حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتھہ قرآن اور اسما اللہ تعالی کی جائز ہی اور
غیر اوسکیکی حرام ہے خصوصا ساتھہ اون الفاظ کی کہ معانی اونکے معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی منکون و ہڈیونکی کہ واسطے دفع نظر
کے لڑکونکے گلے مین ڈالتے تھے ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسکی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سے مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرآنی
و دعائین اور اسما الہی لکہکر گلے مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کیسی کہ حصن حصین مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تہی گرانی منی کو باہر
عورت کی ستر سے وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورت حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی وہ محل عزل ہی عزل اوس
مکروہ نہین اور مکروہ رکھتی تہی فساد لڑکیکو مراد ہی اس سے صحبت کرنی اوس عورت سے کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہوجاتی ہی وہ اور سبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد
یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہے اور مجامعت عورت کو حالت دودہ پلانے مین غیل کہتے ہین ساتھہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا
باب المباشرت مین ہوچکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکیکو اور جماع عورت کو حالت دودہ پلانے مین لیکن حرام نہین
کرتی تہی اوسکو اس لیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہی اور مجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ۔ ع ح وَعَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً
لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سے یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کے بیٹی کو طرف عمر بن
الخطاب کے اور لڑکیکی پاؤن مین گہنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر نے اور کہا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھہ ہر جرس کے شیطان ہے
نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی پسند نہین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکی اور وہ مزمار شیطان ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہے الجرس مزامیر الشیطان
ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا

جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بنانہ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کے ہی کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ لائے گئے حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھے گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا حضرت عائشہؓ نے یعنی اوس عورت کو کہ لڑکے کو لائی تھی نہ لاوی اس لڑکیکو میرے گہر مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گھنگرو اسکے اسلیئے کہ سنا ہی مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم سے فرماتے تھے نہیں داخل ہوتی فرشتی اوس گہر میں یعنی رحمت کی کہ اوسمین گھنٹا ہوتا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن طرفہ سے یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے یہہ کہ بناوے ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف کلاب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تھی اور بسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہے علمانے سونیکی ناک کا بنوانا اور اسی طرح باندہنا دانتونکا جائز کہا تارون سی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہے سونیکی تارون سے بہی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکہے یہہ کہ پہناوے اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیے کہ پہناوے اوسکو حلقہ سونیکا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کے سزا یہہ ہے کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اوسکے گلے مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کی پس چاہیے کہ پہناوے کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتھہ اوسکے نقل کی یہہ ابوداود نے ف فالعبوا بہا یعنی لہو و لعب کرو ساتھہ چاندیکی اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہے کہ اسپر کہ زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو و لعب مین اگرچہ مباح ہو یا جیسا کہ عورتون زیوردار کی لعب بازی کرین تو گویا کہ لہو و لعب ساتہہ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتھہ ایک شی کی تصرف کرنا ہے اوسمین جسطرح کہ چاہیے یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین واسطے عورتونکی نہ مردونکی سوا مہر او زیور تلوار اور او ہتیارون لڑائی کی ح ع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی اور جو عورت ڈالی اپنی کان مین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکے کانمین مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سے حذیفہ کے یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناو تم ساتھہ اوسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندیکا بناو خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونیکا کہ ظاہر کرے اوسکو یعنی بی جملہ مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی سونا نا لعن پہننا منع ہی

وعید کا اور چاندی پہننا مباح ہے حالانکہ عورتوں کو دونوں مباح ہیں پس ان حدیثوں کی علما نے کئی توجیہ بیان کی ہیں بعضوں نے کہا اول میں حکم تھا پھر منسوخ ہوا سا تھ اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے اوپر مردوں امت میری کی یعنی سمجھا گیا اس حدیث سے کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وعید حدیثونمین کہ مذکور ہی ہے سبب ادا نہیں ہے کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور بعضوں نے کہا وعید اوس عورت کی حق مین ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کرے +ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَھْلَ الْحِلْیَةِ وَالْحَرِیْرِ وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِیْرَھَا فَلَا تَلْبَسُوْھَا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تھی زیور والون اور حریر والون کو یعنی پہنے انکے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا میں نقل کی یہہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَہٗ قَالَ شَغَلَنِیْ ھٰذَا عَنْکُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْہِ نَظْرَةٌ وَاِلَیْکُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجھکو اوس نے تمسے آج کی دن طرف اوسکی دیکھنا ایک دفعہ اور طرف تمہارے دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ یہہ انگشتری سونیکی تھی مولانا وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَکْرَہُ اَنْ یُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَیْئًا مِنَ الذَّھَبِ لِاَنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ فَاَنَا اَکْرَھُہٗ لِلرِّجَالِ الْکَبِیْرِ مِنْھُمْ وَالصَّغِیْرِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سی کہ کہا مین مکروہ رکھتا ہوں یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچھ بھی سونے سے اسواسطے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردونکے بڑے ہوں اونمین سی یا چھوٹے نقل کی یہہ مالک نے موطا مین ف یہہ درست ہے اور اوسی طرح چاندی بھی نہیں درست اگرچہ جائز ہے اور حریر بھی انہیں کے حکم مین ہے +ع

بَابُ النِّعَالِ

باب ہی بیچ بیان پاپوشونکے ف نعال جمع نعل کی ہے اور نعل اوسکو کہتے ہیں کہ بچایا جاوے پاؤن سبب اوسکی زمین سے اور وہ ساتھ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد بیان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف دیار عرب کے ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے ساتھ صیغہ جمع کی لایا +ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا شَعْرٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَھَا قِبَالَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی واسطے اوسکے دو تسمے نقل کی یہہ بخاری نے ف قبال ساتھ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتے ہیں کہ دو انگلیونکی بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمے تھی ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھی کی اور اوس انگلی کے کہ پاس اوسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہے اور اوسکو زمام کہتے ہیں زبان عربی میں اور یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کے ہوتی ہے کہ جسکو یہاں پہنکر مسجد مین جاتی ہین +ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاھَا یَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوہ مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کی لیے یہہ فرمایا بہت لیا کرو تم پاپوشین اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی یہہ مانند سوار کی ہے بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سے اور اسمین تعلیم ہی آدمیونکو کہ پاپوش بہت سا رکھے بطریق احتیاط کے ساتھ اوسکے +ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی

بالیمنی و اذا نزع فلیبدأ بالشمال لتکن الیمنی اولہما تنعل و آخرہما تنزع متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنی پانوں کے سے یعنے اول دایان پانوں والی جوتی پہنے اور جسوقت
کہ اوتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانوں نکالی چاہیے کہ ہو دایان پانوں پہلے پہنے مین اور آخر ہو اوتارتے
مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ضابطہ اسمین یہہ ہے کہ جو امر فضیلت رکھتا ہے ابتدا کرے ساتھ داہنے کے اوسمین مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہین ہی اوسمین ابتدا ساتھ
بائین کی پس پہنا جوتیکا وسیلہ ہی دخول مسجد اور اعمال خیر کا نکالنا و اتارنے کا اور مسجد مین جاوے تو پہلے دایان پانوں رکھے اور نکلتے ہوے پہلے بایان نکالے اور پاخانہ مین
جاوے تو بایان پانوں پہلے رکھے اور نکلے تو دایان پہلے نکالے ح داہنے پانوکو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کی پس اکرام کرے اوسکا اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ جوتہ پہنے
تو پہلے اوسکو ڈالی اور نکالتے ہوے پیچھے اوسکو نکالے تا زیادہ رہے جوتے مین اور یہہ باعث ہو اوسکی عزت و حرمت کا اسی طرح مسجد وغیرہ مین جانے اور نکلنے مین سمجہے
مولانا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفہما جمیعا او لینعلہما جمیعا
متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ ننگا کرے دونون پانو یا
پہنے دونون مین یعنی پانوئین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پہنے تو دونون پہنے اور اوتارے تو دونون اوتارے ایک پانو مین پہنا اور ایک ننگا رکھنا
مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کی ہی اور سبب لغزش پانوکا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہے بعضے علماء نے ساتھ اسکے ایک ہاتھ
کی نکال لینے کو آستین سے یعنی یہہ بہی ایسا ہی ہی کہ ایک ہاتھ آستین مین کہی اور ایک آستین نکال کر کندہی پر ڈالی اور ایسی ہی ایک پانو مین جوتا پہنا اور ایک ننگا
رح ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع نعلہ فلا یمش فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہا
ولا یمش فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ولا یحتبی بالثوب الواحد ولا یلتحف الصماء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسیکی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش مین یہانتک کہ درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلے ایک موزہ مین اور نہ کہاوے بائین
ہاتھ سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ ننگا ہو اوسکی ستر پر کچہ اوس کپڑے کے اور نہ اوڑہے کپڑے کو اسطرح سے کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بہی اندر لپٹ جاوین
اور ہاتھ کی نکالنے سے ستر نظر آوی نقل کی یہہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قبالان مثنی شراکہما رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قبال
تسمی کہ اونکو انگلیون مین پہنے جاتے ہین دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تاجہابین نہین اور استوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نے وعن جابر قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما رواہ ابوداود ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی
جابر سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پاپوش پہنے آدمی کہڑے ہوکر نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے
ف یہہ اوس صورت مین ہی کہ کہڑی ہوکر پہنے مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ پیچ پہنے اور باندہنے تسمہ کے ہاتھ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ مین ح ++
وعن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت ربما مشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نعل واحدۃ وفی روایۃ انہا
مشت بنعل واحدۃ رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہی قاسم بن محمد سی اونہی نقل کی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا بعضے وقت چلتے تہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ صحیح ہی یعنی از راہ اسناد کی [illegible]
ف جن حدیثون مین کہ نہی آئی ہی ایک پانو مین جوتہ پہن کر چلنے سے یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اس حدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علماء نے اور اگر [illegible]
صحت کی یہہ حال [illegible] تنہا اور صحن گھر مین [illegible] یا واسطے ضرورت کے یا واسطے بیان جواز کی تا سمجہین کہ حرام ہی اور اسی معلوم ہوا کہ جو چیز ہمیشہ مکروہ تنزیہی ہی شارع بہی کرتا اوسکا

بیان اصل جواز کی آیا ہے اور دوسرا فعل نسبت شارع کی مکروہ یعنی ہوتا اسلیئے کہ بیان جواز واجب ہے پس بنا ہر جیح مقدور کہ ہر تا ہوگا اپنی ہے آنحضرت کی یہہ نکتہ لکھا ہی گیا ہے لدنیہ میں ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق سنت سے ہی جس وقت کہ بیٹھے آدمی یہہ کہ اتارے جوتیاں اپنی اور رکھے اونکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جوتی جس وقت بیٹھے بلکہ اوتار کر بیٹھے کہ اوس سے چین ہے اور رکھے اوسکو بائیں پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کی اور سامنے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کی اور پیچھے بھی نہ رکھے واسطے خوف چوری ہونے کے ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہے ابن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کی بھیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نے انکو یعنی طہارت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہ سے ساتھ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور اونسے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا اوپر **ف** نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نے موزے پہنے بدون پوچھنے اور تفتیش کرنے اس بات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہیں مردار کا ہی یا مذبوح کا ان چیزون کی کچھہ تفتیش نکی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کوری کپڑے کا اور بوریونکا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا انکے اور چیزونکا بھی اگر ظاہر میں نجاست نہو حکم طہارت کا ہے ۔ مولانا من الشرح **بَابُ التَّرَجُّلِ** یہہ باب ہی بیچ بیان کنگھی کرنیکے **ف** ترجل کہتے ہیں عربی میں کنگھی کرنیکو عام ہی کہ سر میں ہو یا داڑہی میں لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگھی کرنے میں ہوتا ہے اور تسریح کا داڑھی میں ۔ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی ۔ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا میں کنگھی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہی اور مخالطت ساتھ اسکے جائز ہے ۔ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینی اور لبیں لینیں اور ترشوانا ناخونوں کا اور اوکھیڑنا بغل کی بالونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرہ سنت یعنی یہہ پانچ چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اور یہہ حدیث فطرہ کی بیچ ابتدا کتاب کے باب السواک میں گذری ہی اور وہان دس چیزیں فطرت سے کہی ہیں اور یہان پانچ بیان کیں اور دونوں جگہ مقصود حصر نہیں ہے بلکہ مراد ہی کہ انمیں سے یہہ چیزیں بھی فطرہ میں ہیں اور یہان پانچ بیان کیں اور بیان مفصل انکا وہان ہو چکا ہے فانظر ثمہ ۔ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکونکی یعنی وہ بڑہاتی ہیں مونچھیں اور پست کرتے ہیں داڑھیاں تم مخالفت اونکی کرو کہ بڑھاؤ داڑھیاں اور پست کرو لبیں اور ایک روایت میں ہی خوب پست کرو لبیں اور چھوڑ دو داڑھیاں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کتروانے لبوں کی اور ترشوانے ناخونوں کی اور دور کرنے بال بغلوں کی اور مونڈنے بال زیر ناف کی یہہ کہ نہ چھوڑیں ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ آیا ہی بعضی روایت میں ابی عمر سے کہ حضرت ترشواتی تھی ناخون اور لبیں اپنی ہر جمعہ میں اور مونڈتی بال زیر ناف بیس دن میں اور اوکھیڑتی بال بغلوں کی چالیس دن میں اور قنیہ میں لکھا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ترشوا دے ناخون اپنی اور کتروا دے لبیں اور بال زیر ناف کی مونڈے اور ستھرا

کردی اسی چیزکو سیاہی سے بچاؤ کہ حقیقت میں ایک بال سپید اگر کہ یہہ تو پہر سیاہ ہو جاتے ہیں اور نہیں ہی حکم یہہ ترک اوسکی کے زیادہ چالیس تک پس علقمہ فصل میں ایک حدیث
ہوئی او سیاہ ہیں اور چالیس دن لعبادہ اور نہیں معذ رچالیس لیس زیادہ ہیں اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک یعنی کہا مظہر نے کہ ابی عمرو ابی عبد اللہ الاوزاعی نے کہا
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کترتے لبیں اور ناخن اپنے جمعہ میں پہلے اس سے کہ نکلیں طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نے کہ مونڈے بال زیادہ کرو اور کہتے ہیں یانچ کو
چالیس میں اور بعضوں نے کہا ہر ہفتے میں ایک بار اور یہہ اعدل اقوال کا ہے وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیہود
والنصاری لا یصبغون فخالفوھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب
کرتے ہیں پس مخالفت کرو انکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمیں آگے
آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تہے اور کبہی زرد بہی کرتے تہے اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکہا ہے علماء نے کہ خضاب مہندی کا
ہندوں کی علامت نہیں ہے اور سب علماء کے نزدیک جائز ہے اور بعضے فقہا نے اسکو مستحب کہا ہے مردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے اور اوسکی فضیلت میں حدیثیں بہی آئی ہیں
کہ نزدیک محدثین کی مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکہا ہے کہ امر ساتھ خضاب کے اوسکے لیے ہے کہ بال اوسکے سپید محض ہوں یعنی مانند ابی قحافہ کے کہ
حدیث آیندہ میں مذکور ہے اور اوسکے لیے کہ کچہہ سپید ہوں بال اوسکے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ سلف اختلاف رکہتے ہیں بیچ کرنے خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضوں نے
کہا یہہ موقوف ہے عادت شہروں پر یعنی کہ نکلنا عادت شہر والوں سے موجب شہرت کا ہے اور مکروہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ او نورانی ہو اور خوشنما ہو
سپیدی سے خضاب کرنا اوسکو اولی ہے اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب کا اولی ہے وعن جابر قال اُتی بابی
قحافۃ یوم فتح مکۃ وراسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد
رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کے دن فتح مکہ کے اور وہ مسلمان ہوئے اور سر اونکا اور ڈاڑہی اونکی مانند
ثغامہ کے تہے سپیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اسکی سپیدی کو ساتہ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی مسلم نے ف
ثغامہ نام ایک گہانس کا ہے کہ سفید ہوتی ہیں شگوفے اور پہل اوسکے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المومنین میں لکہا ہے
کہ بعضے علماء نے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر جائز ہے واسطے ہیبت کی بیچ نظر دشمنوں دین کی کے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت النفس کی اور دوستداری عورتوں کی کرے
ہے نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہونچا ہے کہ امیر المومنین ابوبکر خضاب کرتے تہے ساتہ مہندی اور وسمہ کے لیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل سیاہی
اور اور بعضی صحابہ سے جو اوسمیں نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل میں آتا ہے حاصل یہہ کہ خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز
ہے اور سیاہ میں ممانعت و کراہت ہے وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما
لم یؤمر فیہ وکان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم فسدل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے موافقت اہل کتاب
کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں حکم کیے گئے اوسمیں اور تہے اہل کتاب چہوڑتے اپنی بالوں کو یعنی بدون مانگ نکالنے کے یوں ہی پیشانی پر اور تہے مشرک مانگ نکالتے اپنی سروں میں
پس چہوڑتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر مانگ نکالنے لگے پیچہے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سدل چہوڑنا سر کے بالوں کا
گرد سر کے اور جمع نکرنا جوانب کو اور فرق یہہ کہ آدہے بال ایکطرف جمع کرے اور آدہے ایکطرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں کے یعنی مانگ کو
حضرت جب اول مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تہے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالوں کا ہے گرد سر کے
اور تخصیص ساتہ پیشانی کے نہیں لیکن اعتبار سدل کا فرق ہی پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا او طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہاں چہوڑنا بالوں کا ہے پیشانی پر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تھی بعد ازان فرق کرنا پایا پس بعضی کہتے ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیے کہ رجوع طرف فرق کی وحی سے تھی
اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کی اوس چیز مین کہ مامور تھی اوسمین پس مخالفت اونکی بھی بحکم وامر کی ہو اور احادیث بھی دلیل کرتی ہین بعض
امور مین کہ شرع انبیا سابقین کی شرع ہماری ہی جبتک کہ مامور نہوویں ہم ساتھ خلاف اوسکی لیکن اون چیزون مین کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم نہوا اور ظاہر عبارت سے
مفہوم ہوتا ہے اور دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تھی اوسمین اور اگر شرع ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی علما شوافع نے کہا ہی کہ اگر منتشر ہوتی بال سر کی تو مانگ نکالتی ورنہ چھوڑ دیتی
اونکو بحال خود یعنی بلکلف نکرتی سدل و فرق مین اور بحال خود رکھتے اونکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ح ع وعن نافع عن
ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن القزع قیل لنافع ما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک البعض
متفق علیہ والحق بعضھم التفسیر بالحدیث اور روایت ہے نافع سے اونہی نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے
قزع سے کہا گیا واسطے نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچھ سر لڑکیکا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم اور ملایا بعضی راویوں نے تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی
قزع کی تفسیر بھی آپ ہی نے بیان فرمائی ف مونڈا جاوے کچھ سر کہا نووی نے کہ قزع کہتے ہین مونڈنے بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح تر ہی اسلیے کہ یہی راوی نی بیان
کیے ہین اور ظاہر کی مخالف مین نہین ہی پس واجب ہوا عمل اوسپر اور تخصیص لڑکیکی بسبب عادت ہی ہونی جاوے کی ہی ورنہ مکروہ ہی لڑکیکو بھی اور بڑی کو بھی چنانچہ اسیلی روایات
مطلق لائے ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بد ہیئتی کی ہی ح ع قزع کی معنی جو اونہی بیان کیی اور یہہ وسنے اوسکو صحیح تر کہا داخل ہین اوسمین
پیچھے اور بیچ اور بعض ... کمال احتجی ہو وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیا قد حلق بعض راسہ وترک
بعضہ فنھاھم عن ذلک وقال احلقوہ کلہ او اترکوہ کلہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکیکو کہ تحقیق مونڈا
تھا بعض سر اوسکا اور چھوڑ گیا تھا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی پرورش کرنیوالونکو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی مسلم نے ف اس مین اشارہ
ہی طرف اسکے کہ سر منڈانا سواے حج و عمرہ کی جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانیکا اور سر مین بال رکھنے کا لیکن افضل یہہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سواے حج و عمرہ کی
جیسیکہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سواے حضرت علی رضی کی جیسیکہ ابتدا کتاب مین بیچ باب الجنابۃ کی بیان اسکا گذرا ح ع
وعن ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال وقال اخرجوھم من بیوتکم رواہ البخاری اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثونکو مردونمین سے اور لعنت کی اون عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردونکے اور فرمایا
کہ نکالو مخنثونکو اپنی گھرون سے نقل کی یہہ بخاری نے ف مخنث اوس مرد کو کہتے ہین کہ تشبہ کری ساتھ عورتون کے لباس مین اور ہاتھ پاؤن رنگین کرنیمین ساتھ
مہندی کی اور آواز مین اور کلام کرنیمین اور حرکات اور سکنات مین اور خنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور مخنث ساتھ زبر نون مشدد و اور زیر اوسکی بھی آیا اور
اول مشہور تر ہے اور تخنث دو طرح کی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین اوسکی اطوار و اخلاق عورتون کی واقع ہو اور دوسرا یہہ کہ تکلف اپنی
مشابہ عورتونکی کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اوسکی حق مین ہی نہ اول کی کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتھ مردونکی
وضع مین اور لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکھا ہی کہ مہندی لگانے سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتھ
عورتونکی تھی اور اسی سبب سے یہی سمجھا گیا کہ عورتونکو بھی بالکل خالی ہاتھ رکھنا نہیں چاہیے مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتھ مردونکی ح ع وعنہ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالون کو ساتھ عورتون کی اور عورتون مشابہت
کرنیوالیونکو ساتھ مردونکی نقل کی یہہ بخاری نے وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ

والمستوصلة والواشمة والمستوشمة متفق عليه روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اوس عورت کو کہ ملا دیتی ہے
بال پر ساتھہ بالوں اور عورت کی یعنی دراز دکھنے کے لیے اور لعنت کی اوس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالوں کے ساتھہ اوسکے بال کے اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہی ملانا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر مختار ہے اور ہمارے علما نے تفصیل بیان
کی ہے کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو حرام ہے بلا خلاف سیلئے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کی بالوں سے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی و کرامت کی اور سوا آدمی کی جانور
پاک بال ہوں تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اوسکا بھی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکے تین صورتیں ہیں اور صحیح
اونمیں سے یہہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہے اور کہا مالک و طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالوں میں ممنوع ہے خواہ بال ہوں یا صوف یا
چیتھڑے یا سوا اونکے اور دلیل پکڑی ہے اونہوں نے ساتھہ حدیثوں کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھہ بالوں کی پس نہیں مضائقہ ہے ساتھہ ملانے صوف وغیرہ کی اور باندھنا
بالوں کا ساتھہ ڈوری سرخ کی کہ مشابہت نہ رکھتا ہو بالوں کی رنگین جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ ہے کہ سوئیاں یا مانند اونکی کی جلد میں چبھوئی جاتی ہیں یہانتک
کہ خون بہنے لگتا ہے پھر اوسمیں سرمہ یا نیل بھرتے ہیں اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہے نجس ہو جاتی ہے
پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہے ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کے تو پس اگر خوف ہو اوس سے تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا
یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر میں تو نہیں واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہیں باقی رہیگا اوس پر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا ان میں سے تو لازم ہے ازالہ اوسکا اور
گنہگار ہوتا ہے سبب تاخیر اوسکی کے ح ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات
للحسن المغيرات خلق الله فجاءته امراة فقالت انه بلغني انك لعنت كيت وكيت فقال ما لي لا العن من لعن رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومن هو في كتاب الله فقالت لقد قرات ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول قال لئن كنت قراتيه
لقد وجدتيه اما قرات وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فانه قد نهى عنه
متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی اللہ تعالی نے گودنے والیوں کو اور گدوانے والیوں کو اور اون عورتوں کو کہ چنواتی ہیں بال منہ پر اور لعنت
کی فرق کروانیوالیوں کو دانتوں پر واسطے حسن کے کہ تغیر کرنیوالیاں ہیں اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچی مجھکو
کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتوں کو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نے کہ کیا ہے مجھکو کہ لعنت نکروں اوسکو لعنت کی جسکو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکو کہ ملعون ہے بیچ
کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورت نے کہ تحقیق پڑہا میں نے اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیوں کے ہے یعنی پڑہا میں نے سارا قرآن پس نہ پایا میں نے اوسمیں جو کہتے ہو یعنی پھر کہا
کہا ابن مسعود نے اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سے اور سمجھ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہیں پڑہا تو نے یہہ آیت کہ جو دیں تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اوسکو اور عمل کرو اوسپر اور جس
چیز سے کہ منع کریں تمکو پس باز رہو یعنی اوس سے کہا اوس عورت نے کہ ہاں یہہ آیت تو پڑہی ہے میں نے کہا ابن مسعود نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اوس سے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف چنواوین بال الخ یہہ مکروہ ہے مگر کہ داڑہی یا مونچھیں نکلیں عورتوں کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور چنھنے والیکو
میں اس قسم ایت میں ذکر اوسکا نہیں فصل ثانی میں ہے اور فرق کروانیوالیوں کو یعنی تکلف فربہ اور فرق کروانی ہیں دانتوں میں کہ عربکی نزدیک فرق ہونا دانتوں میں پسندیدہ
اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتوں کی دانت ایسی ہوتے ہیں اور جب بڑہیاں ہوتی ہیں اونکے دانت بڑہتے ہیں اور یہہ فرق نہیں رہتا تو وہ تکلف کرتی ہیں واسطے اظہار کم عمری
کی اور مشابہت کے ساتھہ جوانوں کی اور لفظ المغیرات صفت ہے عورتوں مذکورہ کی یعنی یہہ عورتیں مذکورہ ایسی ہیں کہ تغییر کرتی ہیں پیدایش اللہ تعالی کی اور لفظ خلق اللہ
منصوب ہے ساتھ مغیرات کا اور جملہ تعلیل کی ہے واسطے وجوب لعنت کی اور علت بیچ حرمت اور منڈانی داڑہی وغیرہ کی بھی یہی ہے اور اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ یہہ فعل
حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہیں ہے علت حرمت کی نہی شارع کی ہے اور حکمت نہی میں یہہ ہے پس حاصل یہہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہے اور

بعضی کو ہرام اور عورت مذکور کی کلام کی یہہ معنی ہیں کہ خبر دے کی ہو ویں میں جو کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرنے سے رسول الله ہی کی طرف ہی عورتوں مذکورہ پر حال آنکہ
نہیں ہی لعنت انکی مذکور کتاب اللہ میں اور نہیں جانتے ہیں لعنت کرنی اوسکو کہ نہ لعنت کری اوسپر الله پس جواب ابن مسعود کا دلیل لائی حدیث و قرآن سی الی آخرہ و جو حدیث
کی شبیہ نہیں حار جو اوسکا قرآن میں ظاہر ہے لیکن معلوم ہوا اوسکو اور آخر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہیں کہ جب بہیہ کا امر ہی ساتھ باز رہنی اوس چیز کی کہ منع کیا آنحضرت رسول
نے اور منع کیا رسول ﷺ اوسکو پس بطور مذکور ہی اس حدیث وغیرہ میں تو ہوئی تمام منہیات اونکی ذکر کی گئی قرآن میں اور کہا طیبی نے کہ اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی الله تعالیٰ کی ہی پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوے اوسپر ح ع **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العين حق ونهى عن الوشم رواه البخاري** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی
ٹوک کی حق ہی اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف حق ہی یعنی ثابت ہی کہ الله تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہی اسمیں کہ تاثیر کرتی ہی آدمی وغیرہ میں
مانند سحر کے ح **وعن ابن عمر قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبدا رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اپنی سر کی بالونکو گوند سے جما دیا تھا تا جوئیں نہ پڑیں اور غبار سی محفوظ رہیں
اور اسطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں عرض مذکور کیلیے پس یہہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ح **وعن انس قال نهى النبي صلى الله
عليه وسلم ان يتزعفر الرجل متفق عليه** اور روایت ہی انس سے کہ کہا منع کیا نبی صلی الله علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران ملی مرد بدن کو یا کپڑے کو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہہ عادت عورتوں کی ہی اور بعضے صحابہ سی جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سے
محمول ہی نہی سے پہلے پر ع ح **وعن عائشة قالت كنت اطيب النبي صلى الله عليه وسلم باطيب ما نجد حتى اجد وبيص الطيب
في راسه ولحيته متفق عليه** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی الله علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کی پاتی میں یہاں تک کہ پاتی
میں چمک خوشبو کی حضرت کی سر میں اور داڑہی میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتی ہیں ساتھ اس حدیث کی کہ خوشبوی مردونکی
چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبوی میں تو چمک ہوتی تھی اوسکا جواب ہے کہ مراد رنگ سی اوس حدیث میں رنگ
ہی کہ اوسکے ظاہر ہونے میں زینت ہو جمال ہو مانند سرخی و زردی رنگ کی اور جو رنگ ایسا نہو جیسی رنگ مشک و عنبر کا جائز ہے کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل
کی بہی جائز ہی ح **وعن نافع قال كان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالالوة غير مطراة وبكافور يطرحه مع الالوة ثم
قال هكذا كان يستجمر رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم** اور روایت ہی نافع سے کہا کہ تھی ابن عمر جس وقت کہ دہونی لیتی خوشبوی
کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کی دہونی لیتی اور کبہی دہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتھ اگر کی پھر کہا ابن عمر نے کہ اسیطرح
سے دہونی لیتے تہے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتھ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن
ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص او ياخذ من شاربه وكان ابراهيم خليل الرحمن يفعله رواه الترمذي**
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھی نبی صلی الله علیہ وسلم کترتے یا لیتی لبیں اپنی اور تہی ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لبیں کترتی تہی نقل کی یہہ ترمذی
نے ف یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کترتے تہے اور انبیاء علیہم السلام بہی کترتے تہے جیسا کہ آگے آوے گا شرح لفظ فطرۃ کی بیان میں اور یہہ جو
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم اونکی ہو یا ابتداء اس شریعت کی حضرت ابراہیم سی ہی جیسا کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی ہی
اسپر ح **وعن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم ياخذ من شاربه فليس منا رواه احمد
والترمذي والنسائي** اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سی نقل کی

یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا تہدید کے واسطے تارک اس سنت کی یاور دلایا اوسکے پر نغیر اس ملت کی ۱۲ ح ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اور اونہوں نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں بھی اور طول میں بھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال جو بڑھی ہوئی کتر کر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اعفاء اور توفیر ڈاڑھی کی کہ حدیث میں امر ساتھ اوسکے آیا ہوا ہے اسلئے کہ منع کوتاہ کرنی ڈاڑھی کی ہے مانند عجمیوں کے اور لینا بالوں کا طول میں سے واسطے برابر کرنے اور اصلاح کی منافی اسکی نہیں اسلئے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ وہ لیتے تھے ڈاڑھی کی طول و عرض میں سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا ڈاڑھی کے بالوں کا سنت ہے اور احیا میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے ڈاڑھی کی دراز کرنے میں پس بعضوں نے تو کہا کہ اگر مٹھی میں پکڑے مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کی نیچے سے کتر ڈالے تو نہیں مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہے یہ ابن عمر نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے اور اچھا جانا اسکو شعبی نے اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نے اور تابعین اونکی نے اور کہا چھوڑنا اوسکا اچھا ہے بموجب قول آنحضرت کے اعفوا اللحى انتہی

وعن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى عليه خلوقا فقال الك امرأة قال لا قال فاغسله ثم اغسله ثم اغسله ثم لا تعد رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوی مرکب کا ہے زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیری بیوی ہے کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اوسکو پھر دھو اوسکو پھر دھو اوسکو پھر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے

ف کیا تیری بیوی ہے یہ سوال اسلیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اوسنے خلوق ملی ہو اور اوسکی بدن یا کپڑے سے مرد کی بدن یا کپڑے کو پہنچے تو معذور ہے اگر قصدا آپ استعمال کرے معذور نہوگا اور روا نہیں اور دھو ڈالنا چاہیے اوسکو جیسے کہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کے بھی بیان کی ہے شارحین نے یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کی ملی ہوگی جیسے کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھو ڈال اسکو یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونیکا واسطے مبالغہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ اسلیے تین بار دھونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہیں چھوٹتا بغیر دھونے تین بار کے ۱۲ ح ع **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلوة رجل في جسده شيء من خلوق رواه ابو داود اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکے بدن میں کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** کہا شیخ نے کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہے واسطے مشابہت کے ساتھ عورتوں کے اور کہا ابن ملک نے کہ اسمیں تہدید و زجر ہے استعمال خلوق سے ۱۲ ع **وعن** عمار بن ياسر قال قدمت على اهلي من سفر وقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فغدوت على النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي وقال اذهب فاغسل هذا عنك رواه ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا آیا میں گھر کی لوگوں پاس سفر سے اس حال میں کہ پھٹ گئی تھی دونوں ہاتھ میرے کہا پس لیپا گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر خوشبوی زعفران ملے ہوئے کا پس آیا میں صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا میں نے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے بدن سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ظاہر اسیطرح کی سبب معلوم ہوتی ہے عذر اونکی تھی یا نہ پہنچا آیا حضرت کو سکنا اونکا ساتھ اس خوشبو کی ۱۲ ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوی مردوں کے وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوی عورت کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اوسمیں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کے اور لکھا ہے

کو ساتھ ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد کا ہی بیچ شہروں یمن کے اور رنگتے ساتھ زعفران کی اور تھے ابن عمر کرتے تھے یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہننے جوتی مذکور اور رنگ خضاب مذکور نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس سے کہ کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا جمع تطبیق اونکی وہاں ذکر کی گئی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اونسے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اونے ساتھ مہندی اور وسمہ کی یعنی نرا سیاہ نہ تھا وہ پس فرمایا حضرت نے یہہ بہت اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تھا ساتھ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہہ ابوداود نے +

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑہاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب نہیں کرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ نسائی نے ابن عمر اور زبیر سے اور بعضے نسخوں میں ابن زبیر ہے ف احتمال ہے کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کے لیے ہو واسطے اظہار قوت اور خوف دلانے دشمنوں کے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اونسے نقل کی اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالوں کو اسلیے تحقیق بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے بسبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہے اوس سبب اوسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہے اوسکا بسبب اوسکے ایک درجہ نقل کی یہہ ابوداود نے ف بڑہاپا سبب زینت کا ہے اسلیے کہ بڑہاپا وقار ہے چنانچہ تیسرے فصل میں آتا ہے کہ اول جو بوڑہا ہوئے بیچ آدمیوں میں ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب وہ بوڑھے ہوئے بڑہاپا دیکھا ڈاڑہی میں تو کہا کیا ہے یہہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور وقار باعث آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دور ہوتا ہے اوس سے ظلمات حشر میں جیسے کہ مذکور ہے اس آیت میں یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم پس یہاں توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسے کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت ہی کا ہو وصدق اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہا ہونا اس عالم میں حاصل ہوتے ہیں بعید نہیں اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہے چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے

ح ع + وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن مرہ سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو کوئی بال ہونے کے اسلام میں ہوتا ہے بوڑہا ہونا واسطے اوسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف یہاں ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا و آخرت میں تو اوسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیوں مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنوں کے تا وہ ضعیف نہ سمجہیں اور دلیر نہ ہوں پھر اگر کوئی کہے کہ اوکھیڑنا بالوں کا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہ ہوا اسکا جواب یہہ ہے کہ بال چنیں اور کھیڑنا سفید بالوں کا جبر ہوتا ہے اور اونکو باعث بدہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف ہے اوپر پس فرق ہوا اسمیں اور اوسمیں ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی برتن سے اور تھا حضرت کے بال زیادہ تھا درمیان میں جمہ اور وفرہ کے اور تھے حضرت کے

جو ایک نسخہ صحیحہ میں کی ہیں اور رواۃ مجہول اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد اس سے وہ ہو کہ احد رواۃ مجہول چنانچہ موید اسکے یہ لفظ ہیں جو ایک نسخہ میں کی ہیں بی رواۃ مجہول
لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اوسکے لفظ یہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی
عند الزوج ہے وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي
يَكْرَهُ رِيحَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کے سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ سے حکم خضاب کرنے کا مہندی کا
یعنی ہاتھ میں پس کہا عائشہ نے کچھ مضائقہ نہیں ولیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو سبب اسکے کہ دوست میرے یعنی آنحضرت مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی
نے ف ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا آنحضرت کا خضاب حنا کو بلحاظ خاص بو کے نہیں تھا بلکہ رنگ کے سبب تھا کہ بیچ بیاض میں آتا ہے کہ حضرت کی نسبت خالی ہو بالوں سے اسکے
منافی ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّمَا
كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھے پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھے
یعنی ساتھ زبان کی یہانتک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی مہندی لگاوے تو پس گویا کہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کی ہیں نقل کی یہ ابو داود نے
ف ہند بنت عتبہ بیوی ہیں ابو سفیان کی اور ماں معاویہ کی دن فتح مکہ کے اسلام لائیں تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکہ کی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو
مہندی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ہے ح وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ
بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ
يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردے کے اوسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرت نے
ہاتھ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اوس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرت نے اگر
ہوتی تو عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف اس سے تاکید ہوتی ہے استحباب مہندی کی اونکے
حق میں اور کمال تعلیم آداب کی ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا جوڑا لگانیوالی اور
جڑوانیوالی اور چنٹی والی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنی والی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کی نقل کی یہ ابو داود نے ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں ذکر ہو چکی ہے اور بغیر
بیماری کی یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہیں نشان ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ
يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص
کو جو پہنے لباس عورت کا سا اور لعنت کی اوس عورت کو جو پہنے لباس مرد کا سا نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ
امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا اوسنے
کہا گیا واسطے عائشہ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردانگی تو کہا حضرت عائشہ نے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عورتوں کو جو مشابہت کریں ساتھ
مردوں کے نقل کی یہ ابو داود نے یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشة
رجلة الرأی یعنی عقل اونکی مانند عقل مردوں کے تھی ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ
بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى

بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّمَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ثوبان سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد اونکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اونکا ساتھ لوگونکے اہل اونکی سے عہد حضرت فاطمہؓ کا یعنی سبکو رخصت کر کے اور سب سے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا اونسے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتے اور رخصت کرتے اور پہنچنے اول اونکی کر آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس وقت آنیکی سفر سے فاطمہ یعنی سفر سے آتے تو اول اونکی پاس آتے پس آئے آنحضرتؐ ایک جہاد سے اور حال یہ کہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کیلیے اسلیے کہ اگر پردہ کیلیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تھی حضرت حسن اور حسینؓ کو دو کڑے چاندی کی یعنی ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرتؐ اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہ کی گھر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہ نے یہ کہ اونسے منع کیا حضرت کو داخل ہونے سے وہ چیز کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردہ کا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن اور حسین کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتار لیے دونوں کڑے دونوں صاحبزادونکی ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونکے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرتؐ کی پاس روتی ہوئی پس لیا حضرتؐ نے زیور کو اون دونوں اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تھے نام لیا اسلیے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھاویں لذتیں اپنے بیچ زندگانی اپنے کے دنیا میں یعنی لذت حاصل کریں اچھی طعاموں سے اور پہنیں لباس نفیس گویا کھانا طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنیسے اور پہنیں کرنیسے بلکہ اختیار کرا ہوں میں اونکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہوویں درجے اونکے بلند اور نہ ہوویں مشابہ اون لوگونکے کے بیچ حق اونکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم اور چونکہ آنحضرتؐ نے شکستہ دلی حضرت فاطمہ کے تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا اے ثوبان خرید کر واسطے فاطمہ کے ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اوسکا ہار بناتے ہیں اور خرید دو کڑے ہاتھی دانت کی یعنی دونوں صاحبزادونکے لیے نقل کی یہ احمد اور ابوداود وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اصفہانی کی یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اوگاتا ہے بالونکو یعنی پلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھونکی ہیں اور کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تھے اوس سے ہر شب میں تین بار یعنی پے درپے اس آنکھ میں یعنی داہنی میں اور تین بار یعنی پے درپے اس میں یعنی بائیں میں نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا بعضوں نے کہ اثمد سے سرمہ کو کہتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سرمہ صفاہانی ہے کہ خنک کرتا ہے آنسو کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہے آنکھونکے پٹھونکو خصوصاً بڈھونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت میں آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اوس میں مشک خالص اور ہر شب میں یعنی پہلے سونے کے جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے وعند النوم اور حکمت اوس وقت کی لگانی میں یہ ہے کہ آنکھ میں رہتا ہے اور طریقہ آنکھ میں سرایت خوب طرح کرتا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَإِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اوسی سے

کہ کہلتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونیکے ساتہہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکہہ مین کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکے سب چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتہہ اوسکے سرمہ
اصفہانی ہے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالونکو اور تحقیق بہترین دنونکا کہ بہری ہوئی سینگی کہنچواؤ او سدن سترہوین اور انیسوین اور
اکیسوین ہین اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سے مگر کہ کہا اونہون نے حضرت کو کہ لازم پکڑو
بہری ہوئی سینگی کہنچوانی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف لدود ساتہہ زبر لام کے کہتے ہین اوس دوا کو کہ ٹپکائے جاوے بیمار کے منہ مین
باچہہ کی طرف سے اور سعوط اوس دوا کو کہتے ہین کہ ٹپکائی جاوے ناک مین اور حجامت کہتے ہین بہری ہوئی سینگی کہنچنے کو اور مشی ساتہہ زبر میم اور زیر شین اور تشدید یے
کے بروزن فعیل کے دوا مسہل کو کہتے ہین مشتق مشی سے ہے یعنی چلنے کے چونکہ دوائی مسہل سے بار بار جانا ہوتا ہے دست کے لیے اسلیے اسکو مشی کہتے ہین اور خون بلکہ تمام
رطوبات اول مہینے سے آدہے مہینے تک زیادتی اور غلبہ و جوش مین ہوتا ہے اور آخر مہینے مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کے ہوتا ہے پس ایام اوسط مہینے
کے مناسب ہین ساتہہ اعتدال کے خصوصا یہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کے کتاب الطب والرقی مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونے حمامونکے سے پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونیکی
کے ساتہہ تہبندونکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف کہا مظہر نے کہ نہ اجازت دی حضرت نے عورتونکو حمام مین جانیکی اسلیے کہ تمام اعضا اونکے ستر ہین اور کہولنا اونکا نہین
جائز ہے مگر وقت ضرورت کے کہ مثلا بیمار ہو تو داخل ہو علاج کے لیے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کے لیے یا ہو جنبی اور جاڑا ہو سخت اور قادر نہو نہانے پانی کے گرم
کرنے پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹہنڈے کے سے اور نہین جائز مردونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کے کہ گہٹنے تک ہو اونچی اور نہین پوشیدہ ہے کہ ظاہر کلام
حکم فرق کا درمیان مردون اور عورتون کے بیچ نہی کے اسلیے کہ عورتین ساتہہ عورتونکے یا مانند مردونکی ہین ساتہہ مردونکے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتونکے
داخل ہونے حمام کے یہہ ہے کہ اکثر حیا نہین کرتین بعض انکی بعض سے اور ستر کہول دیتی ہین اور دیکہتی ہین بعض اونکی بعض کو حتی کہ اجنبیون سے بہی پردہ نہین کرتین چہ جائیکہ
اقارب سے کہ ماں بیٹی سے اور مانند اوسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گہر مین چہ جائیکہ حمام مین اور نیز وہ تہبند باندہتی ہین گرنا و بس گویا آنحضرت نے دیکہا نور نبوت سے
حال انکا پس بند کیا اونسے یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ع ح وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ
اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا
اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی الملیح سے کہا آئین حضرت عائشہ کے پاس
ایک جماعت عورتین اہل حمص سے کہ ایک شہر ہے شام مین پس کہا حضرت عائشہ نے کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتون نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نے کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ
داخل ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامون مین کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نے پس تحقیق سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہین اوتارتی ہے کوئی
عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گہر خاوند اپنے کی مگر کہ پہاڑا اوسنے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کی ہے بیچ غیر گہر اپنے کی مگر پہاڑا اوسنے
پردہ اپنا بیچ اوس چیز کی کہ درمیان اوسکی ہے اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے اس روایت مین بجای فی غیر بیت زوجہا کے فی غیر بیتہا آیا ہے نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداود نے ف اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتہہ پردہ کرنیکے اور محافظت کی اپنی کہ دیکہے اسکو اجنبی یہانتک کہ نہین لائق ہے واسطے اوسکے یہہ
کہولے ستر اپنا خلوت مین بہی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جسوقت کہ کہولے اعضا اپنے حمام مین بغیر ضرورت کے پس پہاڑا وہ چیز کہ حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالی نے اوسکا اور ظاہر ہے

کہ اسلیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس تاکہ ڈہانکے ساتھ اوسکے ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہے پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالیٰ سے اور کہولا ستر اپنا پہاڑا پردہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان اللہ تعالیٰ کی ہے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَکُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِیْھَا بُیُوْتًا یُقَالُ لَھَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا یَدْخُلَنَّھَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْھَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِیْضَۃً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اوس مین گہر کہ کہا جاویگا واسطے اونکے حمام پس نہ داخل ہون اوس مین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اوس مین داخل ہونے سے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہین یا نہ خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پاؤن تک ستر ہین اور مردونکو ناف سے لیکر زانو تک ہی باندہنا تہبند کا کافی ہے مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندہ کر یا جنبی ہون تو واسطے غسل کے داخل ہون بسبب سردی کی اور بغیر عذر کے عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ہے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ تُدَارُ عَلَیْھَا الْخَمْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کی پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کی پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ کی اور روز آخرت کی پس نہ بیٹہے اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ داخل کرے الخ یعنی اذن نہ دے اپنی بیوی کو حمام مین جانیکا اور اوسکی حکم مین ہے ماں و بیٹی اور بہن وغیرہ کہ جو اسکے تحت حکم مین اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دیوے اونکو اجرت حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اوسکا مکروہ پر اور جانا حضرت کا حمام مین بیچ بعض کتابوں فقہ کی لکہا ہے ولیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اوس مین منسوب بموضوع ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام مین نہین گئے بلکہ حمام کو دیکہا بہی نہین اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرت نے ایکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اوسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدائش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہے واللہ اعلم لیکن کہ حمام کا حدیث مین جو واقع ہوا ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹہے الخ یعنی نہ حاضر ہو اوس جگہ کہ دور شراب کا ہوتا ہو وہان یعنی پیتے ہون اوسکو شراب خوار پس اگرچہ نہ بہی پیوی تو بہی واجب ہے اوسپر منع کرنا اونکا اور اگر نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اونسے اور نہ غصہ ہوا وہ نہین ہوگا مومن کامل ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَکْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ثابت سے کہا پوچہے گئے انس بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کرتے تہے یا نہ اسکی بیچ کہا انس نے کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید کہ اونکے سر مبارک مین تہے شمار کرتا مین یعنی آنحضرت کے بال سفید کتنے تہے خضاب کیون کرتے اور ایسی لیے کہا ہے کہ نہین خضاب کیا آنحضرت نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انس سے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکر نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتھ نری مہندی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین نہین منافی ہے یہ خضاب کرنے داڑہی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمر سے اور ذکر اسکا بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کی اور نری مہندی کی اوپر مذکور ہو چکا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ حَتّٰی تَمْتَلِئَ ثِیَابُہٗ مِنَ الصُّفْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِھَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِھَا ثِیَابَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی عِمَامَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تہے وہ رنگتے اپنی داڑہی ساتھ زردی کے یہانتک کہ بہر جاتے کپڑے اونکے زردی سے پس کہا گیا واسطے

اوسکی کہ گیہوں رنگی ہو اور زردی کو کہا تحقیق دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تہے ساتہ زردی کے یعنی ڈاڑہی اور نہ تہی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی
سے یعنی خضاب ہی میں اور تحقیق تہی حضرت رنگتے ساتہ زردی کی کپڑے اپنے سب یہانتک کہ پگڑی بہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف ساتہ زردی کی یعنی ورس
کی کہ نام ایک گہاس کا ہی مشابہ زعفران کی اور کبہی اوسمین زعفران بہی ملائی جاتی تہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہ ہے کہ رنگتے تہے حضرت او ڈاڑہی کو جیسا کہ اوپر
ذکر کیا گیا اور سیوطی نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مراد اس حدیث میں رنگنا بالونکا ہی اور بعضوں نے کہا کہ رنگنا کپڑوں کا مراد ہے کہا سیوطی نے کہ یہ بہت ہی اچہی کہ نہیں نقل کیا
کہ حضرت نے بال رنگے ہوں کہتا ہوں میں کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے انکار کیا اسپر کہ پہنے کسمبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب مشکوٰۃ نے
کیا کہ مختار یہہ ہے کہ حضرت نے بال رنگے کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اوس چیز کی کہ دیکہی اور راوی میں سچا ہی اور یہ تاویل مانند متعین کی ہی واسطے تطبیق دینے
کی درمیان حدیثوں کے مختلفہ اور یہ نہایت مدعا ہی اور رنگنے کپڑے اسطرح یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب ترا اس زردی کی وہ یہہ کہ رنگتے تہے اونکو ساتہ اوسکی پہر پہنتے تہے
اسلیے کہ تہی آنکی زرد کپڑوں پہنے سے واللہ اعلم ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا
شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا گیا میں ام سلمہ پاس پس نکالا اونہوں نے
طرف ہمارے ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں سے رنگین نقل کی یہ بخاری نے ف رنگین کا لفظ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتہ مہندی اور وسمہ کی اور نقل
کی یہ بخاری نے اور اسیطرح ترمذی نے نقل کی ہی شمائل میں انس سے کہا دیکہا میں نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس سے یہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نے خضاب نہیں کیا
شاید کہ مراد انکی ساتہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہ اثبات کی اقل احوال اور ظاہر یہ ہی کہ حمل کیا جاوے ایک ان دونوں کا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال
کا رنگ متغیر تہا بسبب لگانے مہندی کی سر پر واسطے دفع درد سر یا بسبب کثرۃ خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہی اوپر خضاب
سر کے بسبب پائے کے اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض ڈاڑہی کی بسبب سپیدی کی واللہ اعلم بہرکیف پہنے روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی بال
آنحضرت کی ڈاڑہی کا کہ اوسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیا جاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسا کہ شمائل میں ہی کہ ابوہریرہ سے سوال کیا کہ
آیا خضاب کیا تہا آنحضرت نے کہا ہاں ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ یَدَیْهِ
وَرِجْلَیْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِیْعِ فَقِیْلَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے تہے اوسنے ہاتہ پاؤں اپنے ساتہ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہ
عورتوں کی یعنی قول و فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اوسکو
یعنی اگر فرماویں تو مار ڈالیں اوسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنی نمازیوں کی سے نقل کی یہ ابوداود نے ف
ظاہر یہ کنایہ ہے اسلام سے اور موجب اس قول کے کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑہے تو واجب القتل ہے محمول اوپر ظاہر کے ہے ح وَعَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ
قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَکَّةَ یَاْتُوْنَهٗ بِصِبْیَانِهِمْ فَیَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَکَةِ وَیَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ
فَجِیْءَ بِیْ اِلَیْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ یَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سے کہ کہا اوسنے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مکہ کو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تہے حضرت کے پاس اپنے لڑکوں کو پس دعا مانگتے حضرت واسطے اونکے ساتہ برکت کی اور ہاتہ پہیرتے اونکے سر پر یعنی ازراہ شفقت کے
پس لایا گیا میں بہی حضرت کے پاس اور میں تہا آلودہ ساتہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتہ زعفران وغیرہ کی پس نہ لگایا حضرت نے مجکو ہاتہ بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہ ابوداود نے ف خلوق خوشبوئی عورتوں کی ہی پس اوسکے لگانے سے لازم آتی ہی مشابہت ساتہ عورتوں کی اور یہہ منع ہے مردوں کو

وعن ابی قتادة انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان لی جمة افارجلها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم
واکرمها قال فکان ابو قتادة ربما دهنها فی الیوم مرتین من اجل قول رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم واکرمها رواه
مالک اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطے میرے ہین بال مونڈہون تک پس کنگہی کرون مین انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اور تعظیم کر اونکی یعنی ساتہہ تیل لگانے وغیرہ کی کہا راوی نے پس تہی ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تہے بالونکو ایک دن مین دو بار بسبب فرمانے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہان اور تعظیم کر اونکی نقل کی یہہ مالک نے موطا مین ف نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگہی کرنے کی بسبب اسکا ہے کہ تزین اور تکلف ہے لیکن
یہہ ملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتہہ بجا آوری حکم کی محمود ہوجاتا ہے اور کرنا انس کے مانگا گیسو نکہیاو بسبب کہینچنے اور پکڑنے آنحضرت کی بیچ گذرا ع وعن
الحجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی المغیرة قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح
راسک وبرک علیک وقال احلقوا هذین او قصوهما فان هذا زی الیهود رواه ابو داود اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہ کہا داخل
ہوئے ہم یعنی مین اور اہل میرے پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجکو بہن میری نے کہ نام اوسکا مغیرہ ہے یعنی مین یاد رکہتا ہون کہ لوگونکی ساتہہ انس کی پاس
گیا ہون لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہین رکہتا ہون پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اوس دن لڑکا تہا اور تہی تیری دو گیسو یعنی چوٹی
یا کہا تہی قصتان پس ہاتہہ پہیرا انس نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ مونڈ ڈالو ان دونون کو یا کتر ڈالو ان دونو کو اسلیے کہ یہہ
ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یا کہا تہی قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتہہ پیش قاف اور صاد کی
کہتے ہین اون بالونکو کہ سر کی آگے کی جانب ہوتے ہین ع وعن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تحلق المراة
راسها رواه النسائی اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مونڈا وے عورت سر اپنا نقل کی یہہ نسائی نے ف عورت
کو سر کی بال بمنزلہ ڈاڑہی کی ہین مرد کے لیے پس مرد کو ڈاڑہی اور اوسکو سر مونڈنا حرام ہے ع وعن عطاء بن یسار قال کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحية فاشار اليه رسول الله صلی الله علیه وسلم بيده كانه
يامره باصلاح شعره ولحيته ففعل ثم رجع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اليس هذا خيرا من ان ياتي احدكم
وهو ثائر الراس كانه شيطان رواه مالك اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ
بال سر کے اور ڈاڑہی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی ڈاڑہی اور سر مبارک
پر کہ اوس سے سمجہا جاتا تہا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین اوسکو ساتہہ سنوارنے بالون اوسکی کی اور ڈاڑہی اوسکی کی پس سنوارا اوسنے بالونکو پہر آیا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین یہہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت مین کہ پراگندہ ہون بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہے
یعنی جن بدہیئت پراگندہ بال ہے نقل کی یہہ مالک نے وعن ابن المسيب سمع يقول ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة
كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا اراه قال افنيتكم ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال
حدثنيه عامر بن سعد عن ابيه عن النبي صلی الله علیه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم رواه الترمذي اور روایت ہے
ابن مسیب تابعی سے کہ سنی گئی وہ کہ کہتے تہے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکہتا ہے پاکی کو اور نہایت ستہرا ہے دوست رکہتا ہے ستہرائی کو کرم کرنیوالا ہے دوست
رکہتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکہتا ہے بخشش کو پس صاف رکہو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کو کہ کہا اپنی صحنونکو اور نہ مشابہت کرو ساتہہ
یہود کی کہ صحن گہرون کی کوڑی کرکٹ سے ناپاک وخراب رکہتے ہین کہا روایت کرنیوالے نے ابن مسیب سے کہ پہر ذکر کیا مین نے یہہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار

تابعی کی کہ کہا اونہوں نے کہ حدیث کی مجھ کو یہہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند
قول ابن المسیب کے مگر بیچ اس تفاوت کہ کہا عامر نے ستہری رکہو صحن اپنی گہروں کی یعنی اونکی روایت میں لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے گمان کو اونہوں نے نہیں بلکہ
بیچ روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نے ف پاک ہی یعنی نقصانوں اور عیبوں سے اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتہہ زیر طا کی ہی یعنی دوست رکہتا ہی خوش
حالی اور خوش مقالی کو یا بوی خوش کو یعنی دوست رکہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنی بندوں سے اور راضی ہوتا ہی اون سے ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ میں لفظ طیب ساتہہ
کی اور زیر یی مشددہ کی ہی اور مراد اس سے وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوے ساتہہ طیبات کی یعنی اچھی عقیدوں اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافہ کی
معنی میں طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم اور جود سے اسلیے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی تو لوگوں کو اور مہمانوں کو رغبت
اور بیٹہکے اوسمیں بہت ہوتی ہی ع وعن یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول کان ابراہیم خلیل الرحمن اول الناس
ضیف الضیف واول الناس اختتن واول الناس قص شاربہ واول الناس رای الشیب فقال یا رب ما ہذا فقال الرب تبارک
وتعالی وقار یا ابراہیم قال رب زدنی وقارا رواہ مالک اور روایت ہی یحیی بیٹے سعید کے سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب سے کہتے تہے حضرت ابراہیم دوست
رحمن کے اول آدمی تہے کہ مہمانی کی مہمانوں کی یعنی رسم مہمانی کی اول انسے شروع ہوئی اور اول لوگوں کے ختنہ کیا اور اول لوگوں کے کترین لبیں اپنی اور اول لوگوں کے کہ دیکہا بڑہاپا یعنی
سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم اور یہہ وقار کا ہی کہ سبکو لہو و لعب سے اور اونکی سعادتی
باز رکہتا ہی اے ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نے ف اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ موطا کی
اور چیزیں بہی جو اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئیں ناخن لینے و مانگ نکالنے و سراویل پہننا خضاب کرنا ساتہہ مہندی اور وسمہ کے خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا
میں مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب پر معانقہ کرنا ساتہہ لوگوں کی اور ثرید تیار کرنا ع باب التصاویر یہہ باب ہی
بیچ بیان تصویروں کے ف تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہاں صورتیں جانداروں کی ہیں کہ کپڑوں پردوں وغیرہ پر الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی طلحۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر متفق علیہ
روایت ہی ابی طلحہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اوس گہر میں کہ ہووے اوس میں کتا اور نہ اوس گہر میں کہ ہوں اوسمیں تصویریں نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لکہا ہی تورپشتی نے کہ مراد وہ کتا ہی اور صورتیں ہیں کہ حرام ہی رکہنا اونکا اور جو کہ ایسی نہیں ہیں جیسے کتا پالیز شکار کی یا واسطے
محافظت زراعت اور مواشی کی یا صورتیں کہ خوار و پامال ہوں بچہونوں وغیرہ میں سو اونکا مانع دخول ملائکہ سے نہیں اور یہہ حکم استعمال صورتوں کا ہی اور بنانا
صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا سخت حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا
اوسکی اور بیجان جاندار کی نہیں حرام اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر میں مانع دخول ملائکہ ہی اگرچہ اون صورتوں میں کہ
رکہنا اونکا حرام نہو اور مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کی ہیں اور غیر حافظ کراما کاتبین کہ جدا نہیں ہوتے آدمی سے کسی حال میں ع وعن ابن عباس عن
میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما وقال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی
ام واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما
امسی لقیہ جبریل فقال لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط
الکبیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے اونہوں نے نقل کی میمونہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایکروز غمگین خاموش اور فرمایا یعنی

بیچ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہؓ سے یا کسی اور بیوی سے یا اپنے دل مین یا بطریق تعجب و تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیلؑ نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملاقات کرنیکا
آجکی رات پس نہ ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیلؑ نے مجھسے کبھی یعنی پہلی اسکی پھر آیا بیچ دل حضرتؐ کے کتی کا بچہ کہ پڑا تھا نیچے تخت حضرتؐ کے
یعنی حضرتؐ کو خیال آیا کہ جبرئیلؑ سبب اسکے نہین آئے پس حکم کیا حضرتؐ نے اوس کتے کے بچے کے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ
مین پانی پس چھڑکا پانی اوسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرتؐ سے جبرئیلؑ پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق تمنے وعدہ کیا تھا مجھسے ملنے کا شب گذشتہ
کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتے اوس گھر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن پس حکم فرمایا قتل کرنیکا
کتونکی یہانتک کہ حکم کیا ساتھ مار ڈالنے کتے باغ چھوٹے کے کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغونکی کتونکو کہ اونکی احتیاج نگہبانی کی
بہت ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا
نَقَضَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر مین ایسی چیز کہ جسمین تصویرین ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے
اوسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** تصالیب جمع تصلیب کے ہے یعنی بنائی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسیٰ کو یہود
نے سولی پر کھینچا تھا بشکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہے + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ع **وَعَنْهَا** أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً
فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ
قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ
يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
اوسی عائشہؓ سے کہ تحقیق اونسے خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تھین پس جبکہ دیکھا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیری رہی دروازہ پر اندر نہ آئے گھر مین
پس پہچانی حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی سبب اوس تکیہ تصویر دار کی کہا عائشہؓ نے پس کہا مین یا رسول اللہ توبہ کرتی
ہون مین طرف رضا اللہ اور رسول اوسکے کے کیا گناہ کیا مینے کہ آپ گھر مین نہین آئے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس
تکیہ کا اور کہانسے لائے ہو اوسکو کہا عائشہؓ نے کہ مینے خریدا ہے اسکو آپکے لیے تاکہ بیٹھیں آپ اسپر یعنی کبھی اور تکیہ لگائین اسپر یعنی کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق صورت بنانے والے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا اونکو زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تھا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اوسمین صورتین ہون
نہین داخل ہوتے اوسمین فرشتے یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتے اوسمین انبیاء اور اولیاء نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** أَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق اونھون نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تھین پس پھاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس بنائی حضرت عائشہؓ نے اوسکی دو تکیے پس تھے وہ دونون گھر مین بیٹھتے تھے حضرتؐ اونپر تکیہ لگاکر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث ظاہر مین منافی ہے
ہی ساتھ حدیث پہلی کی اسلیے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو لیکن کہتے ہین دونون حدیثونکی تطبیق
اوسکا یہ ہے کہ یہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی نہ تھین اور پھاڑنا پردہ کا اسلیے تھا کہ حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہین فرمایا کہ پہناوین ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑے لیکن ہم اور اگر فرض کرو تصویرین حرام ہی تھین تو سر اونکی تکیونکی بیچ مین کٹ گئی تھی اور بعض نے کہا کہ نہی تھا اوسکی قطع ہوجانا اوس تصویر کا
اور مین ہے ع **وَعَنْهَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ

حتی ہتکہ ثم قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسوا الحجارۃ والطین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکلے ایک جہاد مین پس لیا مینے ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانے حضرت کے پس پردہ کیا مینے اوسکا دروازہ پر پس جب آئی حضرت یعنی سفر سے پس دیکہا پردہ
پڑا ہوا پس کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتہر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
نمط ایک ساتہہ بہرلون اور نیم کے ایک قسم لطیف ہے فرش کی ریشمی باریک ہوتی ہین اوسمین اور اوسکو ہودج پر بہی ڈالتے ہین اور پردہ بہی اوسکا بناتے ہین اور شاید کہ وہ پردہ
نمط کا ہی اور حضرت عائشہؓ نے شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کی لیئے پردہ کی لیئے اسلیئے عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نے لکہا ہی کہ اوس نمط مین صورتین تہین گہوڑونکی
تہین پس حضرت نے تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تہا بلکہ بسبب کراہت لٹکانے دیوار
کی تہا ساتہہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ پہر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیئے کہ ہونا امر الہی کا ساتہہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نے جو پہاڑا اور
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی کی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر کہ منع کیا جاوی ڈہانکنے دیوارون وغیرہ سی اور دلالت کرتی ہی
اوپر تغیر کری بری چیز کو ہاتہہ سے اور غصہ کری وقت دیکہنے اوسکی کی +ع ح **وعنہا** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس
یوم القیمۃ الذین یضاہون بخلق اللہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا بہت سخت لوگونمین ازروے
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتہہ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتی ہین اپنی فعل کو ساتہہ
فعل الہی کی صورت بنانیمین یا بتقدیر کلام یہہ ہے کہ بناتے ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب برائی قبح کفر اوسکی کی والا پس حدیث محمول ہی تہدید پر +ع **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن ذہب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے فرمایا اللہ تعالی نی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ پیدا کری مانند پیدا کرنے
میری کی یعنی صورت بناوی مانند صورت بنانے میری کی اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اور ہی مواد سی کہ پیدا کیا ہی خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مینے بنایا ہی اگر یہان دعوی پیدا کرنیکا رکہتی ہین تو پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے و
عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون
متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی سخت تر لوگونکی ازروے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصورین ہین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی جن لوگونپر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ بہی ہین بعضی علما نے لکہا ہی کہ یہہ وعید وسے لوگونکے حق مین ہی کہ صورتین بتونکی بناتے ہین تا عبادت کیجاوین اونکی
یہہ شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نے کہا جو قصد مشابہت کی ساتہہ خدا تعالی کی صورت بناوی وہ بہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی
جو کہ بغیر اس قصد کی بناوی فاسق ہی نہ کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اوپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون وغیرہ کی اور عرف
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسری کو نقاش کہتے ہین اور مجاہد نے تصویر درخت بازدار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کی نزدیک تمام یہ بات خالی کراہت سے
نہین اور مزحل لہو ولعب لیے رجال العتی کی ہی +ح **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی
النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر
وما لا روح فیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا اونسے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی ہر صورت کہینچنے والا بیچ آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاویگا واسطے اوسکی بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نے پس اگر تو

ضرور بنانیوالا صورت کا پس بنا صورت درختونکی اور ان چیزونکی کہ نہیں ہی روح اونمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی صورت بنانی درختونکی و اسطے لڑکیونکی یعنی گڑیان رخصت ہی لیکن امام مالک نے مکروہ رکہا ہی خریدنا اونکا مردونکو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہی **ع وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ دعوی کری اوس خواب کا کہ نہین دیکہا یعنی جہوٹا خواب بنالیوی تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جوکی اور ہرگز نہ کرسکے گا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم اوس شخص کے سننے کو ناخوش رکہتے ہون یا بہاگتے ہون وہ اوس سے ڈالا جاویگا اوسکے کانمین شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوی کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکے روح اوسمین اور نہین ہی پہونک سکنے کا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ہرگز نہ کرسکیگا یعنے اوسکو عذاب کیا جاویگا اور کہتے ہین کہ وجہ جوکونکے آپسمین جوڑنے اور ایک کرنی اور جب نہ کرسکے گا تو پہر عذاب کیجئیگی پس اسی طرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل اور سزا کی کہ جہوٹا خواب بناتا ہی اور درمیان جوکونکے گرہ دینے کی یہہ ہے کہ جیسے باتین خواب کی جہوٹی جوڑلین دو جو ہی جوڑے اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی ولیکن شدت عذاب واسطے اسکے سبب یہہ ہے کہ وہ متعلق ساتہہ عالم غیب کے ہے اور خواب سچا ایک جز ہی اجزای نبوت سے ہی اور حکم وحی کا رکہتا ہی پس گویا حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اوسمین بہتان کہیلا شدید ہی اقسام جہوٹ مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہین یعنی کہا مینے خواب مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہی وغیرہ اسکا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اور ایسا حال ایکہ نہ دیکہا تہا اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکے کانمین یہہ وعید اوسکے حق مین ہی کہ سنی واسطے چغل خوری کی اور فساد پہیلانیکے بخلاف اسکی کہ سنی بات کسیکی واسطے منع کرنی اور بچنی فساد یا بچنے اونکے شر سے **ع وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہیلے ساتہہ نردشیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتہہ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کہیل کا ہی نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہون فارس سے تہا اور رنگا ہاتہہ اپنا یعنی داخل کیا ہاتہہ اپنا اوس مین اور اسکے لہو اور گوشت سور کے تجس ہین خاص کر انکو ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہووے اس کہیل سے اور کہیلنا مطلق نرد سے خواہ چوسار ہو یا تختہ نرد یا اور کچہہ حرام ہے سب علما کی نزدیک **ع**

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعْ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا مین آپکی پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجکو گہر مین آنیسے کسی چیز نے مگر اسنے کہ تہین دروازے پر تصویرین اور تہا گہر مین کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا تہا تہین اوسمین تصویرین اور تہا گہر مین کتا پس حکم کرو ساتہہ کاٹنے سر تصویرونکی کہ دروازے پر ہین یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹی جاوین سر اون صورتونکی اور ہوجاوین مانند صورت درخت کی یعنی جیسے شکل اون صورتونکی رہین اور حکم کرو تا کاٹا جاوی پردہ پس بنائی جاوین دو تکیہ ڈالے گئے یعنے واسطے بیٹہنے اور تکیہ کہنیکے روندی جاوین اور حکم کرو تا نکالا جاوی کتا گہر مین سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچہہ کہ جبرئیل نے کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہے بحال

ہیں کہ ہوں آگے مصلی کے یا اوپر اوسکی یا داہنی یا بائیں یا اوسکے کپڑے پر تصویریں اور بچھونے میں دور ہوا ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ نہیں بچھونے پر جبکہ نہ سجدہ کرے تصویروں پر اور پیدا ہو اس صورت میں ہے کہ وہ صورت بڑی کہ ظاہر ہوں واسطے دیکھنے والوں کی بغیر تکلف کی پس اگر ہوں چھوٹی یا سر اونکا مٹا ہو نہیں مضائقہ ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول اني وكلت بثلاثة بكل جبار عنيد وكل من دعا مع الله الها آخر وبالمصورين رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ میں سے دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کی نکلے گا کہ اوسکے دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والے اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والے کہینگے کہ تحقیق میں متعین کی گئی ہوں واسطے تین شخصوں کی یعنی متعین کیا ہے اللہ تعالی نے مجھکو اوپر کہ داخل کروں انکو دوزخ میں اور عذاب کروں انکو ساتھ فضیحت کی روبرو لوگوں کی واسطے تکبر کرنیوالے عناد کرنیوالے کی حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کے کہ پکاری ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم الخمر والميسر والكوبة وقال كل مسكر حرام قيل الكوبة الطبل رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حرام کی یعنی خمر کی یعنی شراب کو اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشہ کی چیز ہے حرام ہے کہا گیا کہ کوبہ طبل ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کوبہ کی معنوں میں تین قول ہیں علما کی نرد یا بربط یا طبل جیسا کہ مصنف نے بعضے راویوں حدیث سے نقل کیا اور طبل کی دو قسم ہوتی ہیں مانند ڈھولکی اور ڈھول وغیرہ کی اور میان حاجیل ہے وہ طبل مراد ہے کہ لہو و لعب کے لیے ہو و طبل غازیوں کا ع **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الخمر والميسر والكوبة والغبيراء و الغبيراء شراب تتخذه الحبشة من الذرة يقال له السكركة رواه ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ بناتے ہیں اوسکو حبشی جیسے سے کہا جاتا ہے اوسکو سکرکہ نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا جاتا ہے آخر تفسیر ابن عمر سے منقول ہے یا کسی اور نیچے کی راوی سے ع **وعن** ابي موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله رواه احمد وابوداود اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ نرد کھیلنا قمار ہے حقیقة یا صورة اور اوپر گذر چکا ہے کہ مطلق نرد کھیلنا حرام ہے ع **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة رواه احمد وابوداود وابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہے کبوتروں کی کہ کھیل میں اور اوڑانے میں مشغول ہو رہا ہے پس فرمایا کہ شیطان ہے پیچھے پڑ رہا ہے شیطان کی نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس شخص کو شیطان فرمایا اسوجہ سے کہ دور ہے اوسکی حق سے کہ مشغول ہے اوسکی لہو میں اور کبوتر کو شیطانہ فرمایا کہ باعث بازی اور لہو و لعب کے ہوئی اور ذکر خدا اور کاموں دونیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا لوگوں نے کہ پالنا کبوتروں کا واسطے انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہے بلا کراہت اور لڑانا اونکا مکروہ ہے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سعيد بن ابي الحسن قال كنت عند ابن عباس اذ جاءه رجل فقال يا ابن عباس اني رجل انما معيشتي من صنعة يدي واني اصنع هذه التصاوير فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعته يقول

مَن صَوَّرَ صُورَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا تھا میں پاس ابن عباس کے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص اور کہا کہ اے ابن عباس میں ایک شخص ہوں کہ نہیں زندگانی میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق میں بناتا ہوں یہہ تصویریں یعنی کیا کروں شارع نے اس پیشہ کو حرام کیا اور بیچ سوا اسکے کوئی پیشہ جانتا نہیں آیا مجکو حکم ضرورت پیشہ جاری رکھنے کا ہے یا نہیں پس ابن عباس نے جب دیکھا کہ تعلق اسکا ساتھ اس کام کی سخت ہے اور شاید منع کرنی سے باز نہ آوے روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہیں حدیث کرتا میں تجھکو مگر وہ چیز کہ سنی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بناوے صورت پس تحقیق اللہ عذاب کرنیوالا ہے اوسکو یہانتک کہ پھونکے اوسمیں روح اور نہیں پھونک سکیگا وہ روح اوسمیں ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی بسبب سننے اس وعید کی پس کہا ابن عباس نے وای ہے تجکو اگر انکار کرتا ہے تو سب پیشوں سے مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہے تجہپر تصویر کھینچنے ان درختوں کی اور اوس چیز کی کہ نہیں ہے اوسمیں روح نقل کی یہہ بخاری نے ف نہیں پھونک سکیگا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہے وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننے کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہے از راہ رحم کی اوس شخص کے سبب کہ پڑا ہلاکت میں کہ نہ مستحق ہوا اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہے اوسکے لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین انتہی ع

وَعَن عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضے بیویوں حضرت کی نے کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتے ہیں سو ایک کنیسہ تہا نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری میں کہ بیبیاں باتیں واسطے مشغولی خاطر آپ کی کرتی تہیں یعنی بیبیوں نے کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہیں ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکھا تھا کیا جیسیکہ کہا اور تہیں ام سلمہ و ام حبیبہ گئیں تہیں زمین حبشہ کی میں یعنی اور وہاں لوگ دین نصاری پر تہے پس ذکر کیں اون دونوں نے خوبیاں کنیسہ کے اور تصویریں کہ اوسمیں تہیں پس اوٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہیں جبکہ مرتا ہے اونمیں سے کوئی مرد نیک بخت بناتے ہیں اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتے ہیں اوپر قبر اوسکی کی مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہیں پہر تصویریں بناتے ہیں اوس مسجد میں یہہ تصویریں یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبب بنانے مسجد کے قبر پر کھینچنے تصویروں کی اور نماز پڑھنے کی طرف قبر کی جیسیکہ اور حدیثوں میں آیا ہے

+ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُونَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگوں کا از روی عذاب کی دن قیامت کے وہ ہے کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے میں سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہوا ساتھ علم اپنی کے یعنی موافق علم اپنے کے عمل نہ کیا ف یا قتل کری اوسکو نبی یعنی جہاد میں چنانچہ ایک روایت میں صریح آیا ہے اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ لیکن وہ ارادہ رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سے احتراز ہے اوس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو ع وَعَن

عَلِيٍّ اِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے عجمیونکا
انکا حقیقۃً یا صورۃً اور شبہ ساتھہ اونکے ممنوع ہی ہے وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ
بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسی اشعری نے کہا کہ نہین کہیلتا ساتھہ شطرنج کی مگر خطا کار وَعَنْهُ
اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اوسی ابن شہاب سے یہہ کہ وہ پوچہے گئے کہیلنے شطرنج کے پس کہا کہ یہہ کہیلنا ہے باطل مین
سے نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان مین ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا
شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلے شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتہہ اپنا سور کی لہو مین انتہی اور جامع صغیر
مین نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہی وہ شخص کہ کہیلے شطرنج اور دیکہنے والا طرف شطرنج کے مانند کہانیوالے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابوں مین جو اما
شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھہ کتنے ایک شرطونکے نقل کیا گیا ہے تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رحمہ سے نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک
حرام ہے پس معلوم ہوا کہ قول جوازکا امام شافعی سے اول ہوگا پہر رجوع کی اونہوں نے اوس سے اور در مختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہین سب کہیل ۱۲
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ
ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ
دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتے ایک قوم کی انصار مین حال آنکہ نزدیک اونکے گہر اورونکے تہے یعنی وہاں پہونچنے سے پہلے گذران
اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکے گہر اور نہ آنا انکے گہر پس عرض کیا اونہوں نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانے کی گہر مین اور
نہین تشریف لاتے ہو ہماری گہر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین تمہارے گہر مین
اسلیے نہین آتا کہ تمہاری گہر مین کتا ہی کہا اونہوں نے کہ تحقیق اونکے گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہی
مانند کتے کی پس کیا فرق ہی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ ہی
نقل کی یہہ دارقطنی نے ف یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین
رکہتی کہ مانع فرشتون کی ہووے بخلاف کتے کی کہ نجس ہی اور اوسمین
شیطنت ہی کہ ضد ساتہہ ملکیت کی رکہتے ہی اور اسی طرح
اسباب اور طبیعت ملائکہ کے ہین فقط

الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا
کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ
علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین

تمت